

جمالِ اولیاد

محمد شریف نقشبندی القادری

شہباز پبلشرز • توحید پارک
امامیہ کالونی، شاہدرہ لاہور

جمالِ اولیاء



محمد شریف نقشبندی قادری



شہباز پبلشرز
توحید پارک
امامیہ کالونی، شاہدرہ
لاہور

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

نام کتاب

98394

جمال اولیاء

مصنف

محمد شریف نقشبندی قادری

ناشر

صابر حسین

بار

اول

اشاعت

۶۱۹۹۸

تعداد

ایک ہزار

قیمت

دوپے



منگوانے کا پتہ

شمع بک ایجنسی اولمپک پلازہ الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

فہرست

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۳۰	خطبہ	۱
۸۰	عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی	۲
۸۲	حضرت عبداللہ بن مبارک اور ایک شہزادے کو زیارت نبوی کا حصول	۳
۸۳	عجائب و اسرارہ کا انکشاف	۴
۸۸	دو ہزار یہودیوں کا قبول اسلام	۵
۸۹	ظاہر میں زندہ حقیقت میں مردہ بن	۶
۹۲	دنیا کو بیت الخلاء تصور کرنا	۷
۹۳	پانچ اشیاء کا حصول باقی سب کچھ فضول	۸
۹۴	دعا کا مستجاب ہونا اور نذرانہ قبول نہ کرنا	۹
۹۵	مرد خدا سے ملاقات	۱۰
۹۶	حضرت عبداللہ بن مبارک کا تائب ہونا	۱۱
۹۷	انگلیوں کے سہارے عبادت کرنا	۱۲
۹۸	سچا عابد کون ہے؟	۱۳
۹۹	حضرت شفیق بلخی اور ایک بُت پرست کا مکالمہ	۱۴

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۱۰۰	قرآن خالق ہے یا مخلوق	۱۵
۱۰۱	صابر اور صانع فقر اور کی صحبت اختیار کرنا	۱۶
۱۰۲	ایک کو دوسرے پر بہتر سمجھنا	۱۷
۱۰۳	گاڑی جو تنا اور خواہش نفس پر را کرنا	۱۸
۱۰۴	ایسا کمال کر کہ مطلوب بن جائے	۱۹
۱۰۵	نجات کا حصول کیسے ؟	۲۰
۱۰۶	مخلوق کی اقسام	۲۱
۱۰۷	سب سے زیادہ طاقت ور کون ؟	۲۲
۱۰۸	عاشق صادق کی نشانی	۲۳
۱۱۰	ورع کسے کہتے ہیں ؟	۲۴
۱۱۱	توکل علی اللہ کیسے ؟	۲۵
۱۱۲	حضرت بایزید بسطامی کا اپنے مرید کو وصیت کرنا	۲۶
۱۱۳	مملکت پیش کرنا	۲۷
۱۱۴	جلوۂ نور دکھانا	۲۸
۱۱۵	عرش سر پر اٹھانا	۲۹
"	دنیا کے مال سے نفرت انگیزی	۳۰
۱۱۷	چار ماہ تک انگلی باندھنا	۳۱
"	ایک ولی کامل کے جنازے کی پورے شہر میں ندائے غیبی	۳۲
۱۱۹	بادشاہی برج میں مقیم ہونا	۳۳
۱۲۰	صبر و راحت کی کنجی ہے	۳۴

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۱۲۱	عرش کے نیچے سجدہ کرنا	۳۵
۱۲۲	جو کھواؤں پر خود بھی عمل کرو	۳۶
۱۲۳	بیت اسباح کیوں؟	۳۷
۱۲۴	ایک آتش پرست کا قبولِ اسلام	۳۸
۱۲۵	خالق کی بجائے مخلوق سے شرم کرنا	۳۹
۱۲۷	فقیر کی معراج کا حصول	۴۰
۱۲۸	توکل کا حصول	۴۱
"	حضرت سفیان ثوری کا تقویٰ	۴۲
۱۲۹	زیارت کے اشتیاق میں عمر کا گزرنا	۴۳
۱۳۰	نجات کا حصول کس میں؟	۴۴
۱۳۱	ہر کام رضا ئے الہی کے لیے کرو	۴۵
۱۳۲	تمام چیزوں کی اصل خوفِ الہی ہے	۴۶
۱۳۳	حقیقت کی تائید کرنا	۴۷
۱۳۴	حضرت داؤد طائی کا تائب ہونا	۴۸
۱۳۵	موت کو عید تصور کرنا	۴۹
۱۳۶	مقامِ توکل کیا ہے؟	۵۰
۱۳۷	نفس کشی کیسے کی جاسکتی ہے	۵۱
"	سنت سے علیحدگی	۵۲
۱۳۸	شوق کو خوف سے دُور کرنا	۵۳
۱۳۹	حلال ہے یا حرام	۵۴

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
	ہاتھ غیبی کا نہ کرنا	۵۵
۱۴۰	بندہ کا حق بن جانا	۵۶
۱۴۱	ندائے حق تعالیٰ	۵۷
۱۴۲	خالص توبہ حقیقت کی کنجی ہے	۵۸
۱۴۳	غرور و تکبر کا پتلا بننا	۵۹
۱۴۴	تصور شیخ کی اہمیت	۶۰
۱۴۵	ہادی و ہمدی بن جانا	۶۱
۱۴۷	دل میں پانچ اشیاء کا بسیرا ہونا	۶۲
۱۴۸	دریا کے کنارے کی تلاش کرنا	۶۳
۱۴۹	مردِ کامل کی ہم نشینی اختیار کرنا	۶۴
۱۵۰	اہلِ توکل کے لیے تین باتوں کا حصول	۶۵
۱۵۱	بے سرو سامانی اور توکل علی اللہ	۶۶
۱۵۲	قرآن و سنت کی پیروی کرنا	۶۷
۱۵۳	ہر ذرہ کو دیدار الہی سے مشرف فرانا	۶۸
"	دل کا زنگار کیسے دور ہو سکتا ہے	۶۹
۱۵۴	ایک ذرہ محبت الہی کی قدر و قیمت	۷۰
۱۵۵	امام احمد بن حنبل کی حکمت عملی	۷۱
۱۵۶	عارف کون؟	۷۲
۱۵۷	حضرت یوسف علیہ السلام کی جلوہ گری	۷۳
"	دروازہ الہی پر کھڑا ہونا	۷۴

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۱۵۸	سات سال کی عمر میں حافظ قرآن ہونا	۷۵
۱۵۹	حضرت معروف کرخی کا قبول اسلام	۷۶
۱۶۰	حضرت معروف کرخی کا ایک کتے کی خدمت کرنا	۷۷
۱۶۱	تصرفات الہی کے کرشمے	۷۸
۱۶۲	عابف کون ؟	۷۹
۱۶۳	خصوصیات عشق الہی	۸۰
۱۶۴	ایک ولی اللہ کا استقبال	۸۱
۱۶۵	حضرت بایزید بسطامی کا مناجات کرنا	۸۲
۱۶۷	سرمایہ عبادت کیا ہے ؟	۸۳
۱۶۸	چہرے پر پردہ ڈالنا	۸۴
۱۶۹	حیا اور انس کیا ہے ؟	۸۵
۱۷۰	ریاکار کی شناخت	۸۶
۱۷۱	نفس مردہ اور دل زندہ ہونا	۸۷
۱۷۲	مشتبہ کھانا تناول نہ فرمانا	۸۸
۱۷۳	مشتبہ چیز کی شناخت ہونا	۸۹
۱۷۴	رحمت کا بادل	۹۰
۱۷۵	ایک برہمی سے مناظرہ	۹۱
۱۷۶	کائنات دو اسٹگل میں دیکھنا	۹۲
۱۷۷	سات سو علماء کے ارشادات	۹۳
۱۷۸	عہد قاضی سے فرار ہونا	۹۴

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۹۵	قرآن کو مخلوق نہ کہنے پر قید کی سزا	۱۷۷
۹۶	حضرت عہد اللہ تستری اور ایک ولیہ کا مکالمہ	۱۷۸
۹۷	دنیا کا عشق میں جل جانا	۱۷۹
۹۸	ایک آتش پرست اور حضرت احمد بن حرب کا مکالمہ	۱۸۰
۹۹	رازد و نظر کرنا	۱۸۱
۱۰۰	حقیقت میں فقیر کون ہے؟	۱۸۲
۱۰۱	تقدیر کے ساتھ موافقت کرنا	۱۸۳
۱۰۲	شکم سیر ہو کر کھانے میں خرابی	۱۸۴
۱۰۳	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب دہن امام شافعی کے منہ میں	۱۸۵
۱۰۴	دیدار الہی سے مشرف فرمانا	۱۸۶
۱۰۵	منزل مقصود تک رسائی کیسے؟	۱۸۷
۱۰۶	آدمی کا شرم سے پانی پانی بن جانا	۱۸۸
۱۰۷	حضرت شفیق بلخی کا خلیفہ منصور کو نصیحت کرنا	۱۸۹
۱۰۸	ایک کافر کا قبول اسلام	۱۹۰
۱۰۹	مدعی اور عارف میں فرق	۱۹۱
۱۱۰	بہتر تو شہ کیا ہے؟	۱۹۲
۱۱۱	نفس کی پہچان خدا کی پہچان ہے	۱۹۳
۱۱۲	حضرت امام احمد بن حنبل کا تقویٰ	۱۹۴
۱۱۳	اللہ اکبر کہہ کر زمین پر گر پڑنا	۱۹۵
۱۱۴	حج کی حقیقت کیا ہے؟	۱۹۶

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۱۵	دو جلوے	۱۹۸
۱۱۶	ایک بڑھیا کا حضرت عبداللہ بن مبارک کو میدانِ عرفات میں لے جانا	۱۹۹
۱۱۷	ایمان کا نگہبان	۲۰۱
۱۱۸	معرفتِ الہی کا حصول اور زبان کا گنگ ہو جانا	۲۰۲
۱۱۹	عمل کے دریا میں غوطہ زن ہونا	۲۰۳
۱۲۰	عارف کے لیے اجر	۲۰۴
۱۲۱	مخلوق خدا سے پیار کرنے پر جنت کا حصول	۲۰۵
۱۲۲	حق تک رسائی کیسے؟	۲۰۶
۱۲۳	زبان کی حفاظت کرنا	۲۰۷
۱۲۴	صادق کون؟	۲۰۸
۱۲۵	قلب پر انوارِ الہی کا منقش ہونا	۲۰۹
۱۲۶	جھوٹے دعوے کی شناخت	۲۱۰
۱۲۷	خدا ہی ہر مشکل کا رفع کرنے والا ہے	۲۱۱
۱۲۸	آسمان تک پرواز کیسے؟	۲۱۲
۱۲۹	فتویٰ کی درستگی فرمانا	۲۱۳
۱۳۰	بادشاہی خزانوں کی اطلاع ہونا	۲۱۴
۱۳۱	ایک مال دار شخص کا نائب ہونا	۲۱۵
۱۳۲	اندھے کو بصارت دلوانا	۲۱۶
۱۳۳	امام شافعی کا دریائے دجلہ پر جائے نماز بچھانا	۲۱۷
۱۳۴	عارف کی مختلف حالتیں	۲۱۸

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۳۵	خانہ کعبہ کا طواف کرنا	"
۱۳۶	قوشہ آخرت اکٹھا کرنا کیسا ہے؟	۲۱۶
۱۳۷	خادمِ مخدوم بن جاتا ہے	۲۱۷
۱۳۸	نماز کی ادائیگی کیسے؟	۲۱۸
۱۳۹	بایزید ہمارا دوست ہے	۲۱۹
۱۴۰	معرفت کا پہلا قدم	۲۲۰
۱۴۱	ایک ولی اللہ کا پانی پر چلنا	۲۲۰
۱۴۲	عارف کے لیے معرفت الہی کا سہل ہو جانا	۲۲۱
۱۴۳	ہاتھ کا خشک ہو جانا	۲۲۲
۱۴۴	قبر کھود کر محراب میں نماز ادا کرنا	۲۲۳
۱۴۵	کائنات کو ترک کرنا	۲۲۴
۱۴۶	دوست داری سے فراغت	۲۲۵
۱۴۷	صوفی کون؟	۲۲۶
۱۴۸	ہر ایک کے فرض کے بارے میں پوچھا جائے گا	۲۲۷
۱۴۹	دنیا آفتوں کا مجسمہ ہے	۲۲۸
۱۵۰	زاہد کی اقسام	۲۲۹
۱۵۱	تقدیر کی معافیت کرنا	"
۱۵۲	علامتِ توکل تین ہیں	۲۳۰
۱۵۳	قرآن کو مخلوق نہ کہنے کا صلہ	۲۳۱
۱۵۴	ادیب اللہ کی پہچان	۲۳۲

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۵۵	اُمتِ محمدیہ کا زائد تکلف سے بُری ہے	۲۳۳
۱۵۶	امام کی تعظیم کے صدقہ میں نجات کا حصول	۲۳۴
۱۵۷	بعد از وفات انعام و اکرام کا حصول	//
۱۵۸	عارف کی نشانی	۲۳۵
۱۵۹	علاماتِ معرفتِ حقیقی	۲۳۶
۱۶۰	سائل کا خالی نہ جانا	۲۳۷
۱۶۱	حلالی و حرامی کی شناخت کرنا	۲۳۸
۱۶۲	نیکی کا بدلہ دنیا میں ملنا	//
۱۶۳	توبہ اور ندامت	۲۳۹
۱۶۴	نورِ خدا کی جلوہ گری	۲۴۰
۱۶۵	اہلِ تشیع اور اہل سنت کا جھگڑنا	۲۴۱
۱۶۶	تصوف تین باتوں کا نام ہے	//
۱۶۷	ایک حُر کا ملکیت ہونا	۲۴۲
۱۶۸	صدقہ کی دُعا سے بخشش کا حصول	۲۴۳
۱۶۹	جو کہتے ہیں وہی کرتے ہیں	۲۴۴
۱۷۰	قلم تراش کا سونا بن جانا	۲۴۵
۱۷۱	ضعفِ یقین کیا ہے ؟	//
۱۷۲	دین کی سلامتی کا علاج	۲۴۶
۱۷۳	دنیا کا طالب نہ بن	۲۴۷
۱۷۴	توبہ کی تعریف	۲۴۸

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۱۱	صادق کون؟	۱۷۵
۲۰۹	مسئلہ کا منکشف ہو جانا	۱۷۶
۲۵۰	گھر کا روشن ہونا	۱۷۷
۱۱	مومن کی فراست	۱۷۸
۲۵۱	ایک مرد خدا نے خوب کہا	۱۷۹
۲۵۲	نفس کے لیے آسائش نہ کرنا	۱۸۰
۲۵۳	ایک حور کی زیارت ہونا	۱۸۱
۱۱	کھانے والے چلے گئے اور دینے والے رہ گئے	۱۸۲
۲۵۴	نفس پر ملکیت ہونا	۱۸۳
۲۵۵	دُعا کی طرف راغب ہونا	۱۸۴
۱۵۶	ایک پری کا پانی پانی ہو جانا	۱۸۵
۱۱	خندہ پیشانی سے جواب نہ دینا	۱۸۶
۲۵۷	امور شرعیہ کی پاسداری کرنا	۱۸۷
۲۵۸	بھوک کے درجات	۱۸۸
۲۵۹	بحق معروف کرنی حاجت روا ہونا	۱۸۹
۲۶۰	زہد کا عیش کیسا؟	۱۹۰
۱۱	طالب مولا بن	۱۹۱
۲۶۱	ایک شخص کا نعرہ مار کر داصل بحق ہو جانا	۱۹۲
۲۶۲	مجتہد کا حصول کیا ہے؟	۱۹۳
۱۶۳	دیدار الہی کے بغیر مدہوش رہنا	۱۹۴

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۹۵	شامت اعمال کی نگہبانی کرنا	۲۶۴
۱۹۶	بازار میں آگ لگنا اور دکان کا محفوظ رہنا	۲۶۵
۱۹۷	نفس پر سختی کرنے والی چیز	۲۶۶
۱۹۸	جو انفرادی کسے کہتے ہیں	"
۱۹۹	سجدہ میں وصال ہونا	۲۶۷
۲۰۰	حضرت حادث محاسبی کا تقویٰ	۲۶۸
۲۰۱	مقصد تک رسائی ہونا	۲۶۹
۲۰۲	حضرت امام احمد کی دعا کا اثر	"
۲۰۳	حضرت امام شافعی کے انتقال کی پیشتر خبر دینا	۲۷۰
۲۰۴	پاؤں قبر سے باہر رہنا	۲۷۱
۲۰۵	ایک سانس کی قیمت	۲۷۲
۲۰۶	حضرت عبداللہ بن مبارک کا تقویٰ	"
۲۰۷	زبان نہ کھولنا	۲۷۳
۲۰۸	طریقت کے سبق کا حصول	۲۷۴
۲۰۹	رضائے الہی کس میں ہے؟	"
۲۱۰	حضرت سفیان ثوری شکرِ مادر میں	۲۷۵
۲۱۱	تھوڑی سی مٹی کا عوضانہ	۲۷۶
۲۱۲	نہہ کی کوئی قیمت نہیں	۲۷۷
۲۱۳	دس شیطان	"
۲۱۴	وردیش کون؟	۲۷۸

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۲۱۵	اللہ کے لیے دوستی کا ثمرہ	۲۷۹
۲۱۶	کتے کا پاسبانی کرنا	۲۸۰
۲۱۷	چھت پر عروں کی آمد	۲۸۱
۲۱۸	نورِ محفوظ سے گناہوں کا مٹ جانا	۲۸۲
۲۱۹	دعوت خانہ کا ماتم خانہ بن جانا	۲۸۳
۲۲۰	نفس کی خاطر آرام نہ کرنا	۲۸۴
۲۲۱	رحمت خداوندی سب سے بڑھ کر	۲۸۵
۲۲۲	تصوف کیا ہے؟	۲۸۶
۲۲۳	علوم حقیقی سے بے علمی	"
۲۲۴	سب سے بہتر سودا	۲۸۷
۲۲۵	لفظ ثوری کی وجہ تسمیہ	۲۸۸
۲۲۶	زاہد کسے کہتے ہیں؟	۲۸۹
۲۲۷	مشکتر کون؟	"
۲۲۸	سب سے بہتر کون؟	۲۹۰
۲۲۹	حضرت امام اعظم کا ادب و احترام کرنا	۲۹۱
۲۳۰	گنبدِ خضریٰ سے سلام کا جواب آنا	۲۹۲
۲۳۱	بخیل عادل نہیں ہوتا	"
۲۳۲	مالِ حلال کا مصرف کرنا	۲۹۳
۲۳۳	امام ابو حنیفہ رسول اللہ کی معیت میں	۲۹۴
۲۳۴	علیم ابو حنیفہ کی تلاش	۲۹۵

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۲۹۴	امام اعظم رسول اللہ کی گود میں	۲۳۵
۲۹۷	فتویٰ اور تقویٰ میں فرق	۲۳۶
۲۹۸	تمام مال فی سبیل اللہ صدقہ کمرہ	۲۳۷
۲۹۸	سنت کی پاسبانی کرنا	۲۳۸
۲۹۹	امام شافعی کا سید زادہ کی تعظیم کرنا	۲۳۹
۳۰۰	ایک ماہ میں قرآن کا حافظ بننا	۲۴۰
۳۰۱	تیرہ سال کی عمر میں مفتی بننا	۲۴۱
۳۰۱	اہل علم کی صحبت کے اثرات	۲۴۲
۳۰۲	رحمتِ خداوندی سب سے بڑھ کر	۲۴۳
۳۰۲	مرد کا دل کون؟	۲۴۴
۳۰۳	دل سے طواف کرنا	۲۴۵
۳۰۴	حضرت حاتمِ اصم کے لیے وصیت کرنا	۲۴۶
۳۰۵	دل کو رقیق بنانا	۲۴۷
۳۰۵	دل کی بات پہچاننا	۲۴۸
۳۰۶	علماء کی قسمیں	۲۴۹
۳۰۷	جہاد کی اقسام	۲۵۰
۳۰۸	تین قسم کے آدمی	۲۵۱
۳۰۸	فرشتوں کا آسمان سے اُتر کر جنازہ میں اپنے پر ملنا	۲۵۲
۳۰۹	اہل معرفت کے لیے جلوۂ نور	۲۵۳
۳۱۰	معرفتِ الہی کا بوجھ	۲۵۴

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۳۱۱	حقیقی عبادت کیا ہے ؟	۲۵۵
۳۱۲	قبر کا ہشتی مرغزار ہونا	۲۵۶
۳۱۳	آدمی کی ہلاکت کیسے ؟	۲۵۷
۳۱۴	ہمان کی عظمت	۲۵۸
۳۱۵	اچھے بُرے کی پہچان	۲۵۹
۳۱۶	حیاء کے پردہ کا اٹھ جانا	۲۶۰
۳۱۷	معرفتِ حق کیا ہے ؟	۲۶۱
۳۱۸	بھوکِ آخرت کی کنجی ہے	۲۶۲
۳۱۹	صبر اور رضا ئے الہی کیا ہے ؟	۲۶۳
۳۲۰	زار و قطار رونا	۲۶۴
۳۲۱	ایک مسافر کے لیے چند وصایا	۲۶۵
۳۲۲	علماء کا متکبر ہونا	۲۶۶
۳۲۳	علاماتِ دلالت کیا ہے ؟	۲۶۷
۳۲۴	ایک چور کا تائب ہونا	۲۶۸
۳۲۵	حضرت علی کا حضرت امام شافعی کو انگشتی عطا فرمانا	۲۶۹
۳۲۶	عارف کے لیے درجہ کمال	۲۷۰
۳۲۷	عمل کرو اور جنت پاؤ	۲۷۱
۳۲۸	دنیاوی خیالات سے توبہ	۲۷۲
۳۲۹	نیشاپور میں دو احمد نامی	۲۷۳
۳۳۰	دل کی اقسام	۲۷۴

تینہ

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۳۲۵	نبی کا وارث کون؟	۲۷۵
۳۲۶	دل کا روشن ہو جانا	۲۷۶
"	عارف کے دل کی آنکھ کی کیفیت	۲۷۷
۳۲۷	دریائے حیرت میں غرق ہونا	۲۷۸
۳۲۸	آئینہ ذات الہی	۲۷۹
۳۲۹	تین طلاق	۲۸۰
"	نفس کی حفاظت کرنا	۲۸۱
۳۳۰	دل کا راز شیخ ہی جانے	۲۸۲
۳۳۱	موت قریب ہے	۲۸۳
"	گناہ کا ترک کیسے؟	۲۸۴
۳۳۲	خیانت پہ عتاب کرنا	۲۸۵
۳۳۳	خوشی ایک حجاب	۲۸۶
"	تن من قربان	۲۸۷
۳۳۴	عذاب کی فراموشی	۲۸۸
۳۳۵	ایک ذرہ کی قیمت	۲۸۹
"	عارف کون؟	۲۹۰
۳۳۷	محبت الہی کے ثمرات	۲۹۱
۳۳۸	ہزار بار توبہ	۲۹۲



نمبر شمار	مضمون	نمبر صفحہ
۱	شانِ ولایت	۳۳۹
۲	رضائے الہی کس میں ہے؟	۱۶۴۵
۳	حضرت ذوالنون مصری اور ایک حسینہ کا مکالمہ	۱۶۴۶
۴	ظاہر کچھ اور باطن کچھ	۲۹۵
۵	چار سواریاں	۱۶۶۶
۶	حضرت بایزید بسطامی اور طاعتِ الہی	۱۶۶۷
۷	غائب شدہ لڑکے کی واپسی	۱۶۶۸
۸	مرضی مولانا پر راضی ہونا	۱۶۶۹
۹	علم کے ساتھ یقین کی ضرورت	۱۶۷۰
۱۰	حضرت امام جعفر صادق اور حضرت داؤد طائی کا مکالمہ	۳۵۱
۱۱	کشتی کا غرق ہونے سے بچ جانا	۲۹۲
۱۲	مشکبتر کون؟	۱۶۷۳
۱۳	حضرت ابراہیم ادہم اور اثر دہا	۱۶۸۲
۱۴	ایک انگشتی کی قیمت	۱۶۹۵
۱۵	ہمدہ ابدال تک رسائی	۳۵۶

نمبر صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۳۵۷	خوفِ خدا اور بشرِ حافی	۱۶
۳۵۸	توبۃ النصوح کا ثمر	۱۷
۳۵۹	مرد و عورت کا مکالمہ	۱۸
۳۶۰	حضرت مالک بن دینار کا نائب ہونا	۱۹
۳۶۱	ایک نماز سب نمازوں سے بہتر	۲۰
۳۶۲	عبادت کی عظمت	۲۱
۳۶۳	بیماروں کے لیے شفاء کا حصول	۲۲
۳۶۴	شریعت کی پابندی اصل ہے	۲۳
۳۶۵	خاندانی تقویٰ	۲۴
۳۶۶	درخت کی حالت بدل گئی	۲۵
۳۶۷	ایک آتش پرست کی مقبولیت	۲۶
۳۶۸	اسرارِ الہی کا نمودار ہونا	۲۷
۳۶۹	پوشین توکل علی اللہ پر	۲۸
۳۷۰	مسجد کا احترام	۲۹
۳۷۱	حقیقتِ درویش کیا ہے؟	۳۰
۳۷۳	ذاتِ باری تعالیٰ کی تلاش	۳۱
۳۷۴	عشقِ الہی کیا ہے؟	۳۲
۳۷۵	نفس کی اصلاح کرنا	۳۳
۳۷۷	اللہ کا بندہ کون؟	۳۴
۳۷۸	مرا ہوا گدھا دوبارہ زندہ ہو گیا	۳۵

نمبر شمار	مضمون	نمبر صفحہ
۳۶	حضرت خواجہ حسن بصری اور آتش پرست کا مکالمہ	۳۷۹
۳۷	ناپ قول میں کمی کرنے کی سزا	۳۸۱
۳۸	من وسلوی کا حصول	۳۸۲
۳۹	حضرت بایزید بسطامی کی باطنی قوت کا ظہور	۳۸۳
۴۰	درخت سونے کا بن گیا	۳۸۴
۴۱	دنیا کا مال ہلاکت کا سبب ہے	۳۸۵
۴۲	حضرت امام جعفر صادق اور خلیفہ منصور کا مکالمہ	۳۸۸
۴۳	بصرہ میں آگ لگ جانا	۳۸۹
۴۴	دوسروں کے لیے دعائے بخشش	۳۹۰
۴۵	گولی یا قوت بن گئی	۳۹۱
۴۶	غیر خدا کا استقبال کرنے کی سزا	۳۹۳
۴۷	اصلی شہر قبرستان	۳۹۴
۴۸	لفظ ذوالنون کی وجہ تسمیہ	۳۹۵
۴۹	نعمت دنیا اور قرب الہی میں فرق	۳۹۶
۵۰	حضرت رابعہ بصری اور دیدار الہی	۳۹۷
۵۱	حضرت ابراہیم ادہم اور حضرت خضر کا مکالمہ	۳۹۸
۵۲	جانفروں کا بھاگ جانا	۴۰۰
۵۳	بزرگانِ حرم کا استقبال کرنا	۴۰۱
۵۴	کشتی کا غرق ہونے سے بچ جانا	۴۰۲
۵۵	امت کے لیے بخشش کی دُعا	۴۰۳

نمبر شمار	مضمون	نمبر شمار
۴۶۳	ایک محبت اور حضرت حن بصری	
۴۹۵	بارگاہِ الہی سے کپڑوں کا حصول	
۴۶۶	خاندانِ نبوت کی سخاوت	
۴۶۷	ظلم کا انسداد	
۴۶۹	اہل قبور کا آپس میں جھگڑنا	
۴۷۰	والدہ کی اطاعت کا صلہ	
۴۵۱	اللہ کے نام کا ادب کرنے سے ولایت کا حصول	
۴۶۲	توکل علی اللہ کیا ہے؟	
۴۶۴	مخلوق سے حاجت روائی کا ٹکڑا	
۴۶۳	گوشت کا خون بن جانا	
۴۶۸	حضرت رابعہ بصری کی ولادت کا منظر	
۴۶۹	میدانِ عرفات کا منظر	
۴۷۰	سچائی کی حکمت عملی	
۴۵۱	قرآن کی تلاوت سن کر انتقال ہو جانا	
۴۶۱۲	تین باتوں کا فکرا دامن گیر ہے	
۴۶۵	دل کا دھل جانا	
۴۶۳	حضرت بشر حافی کا سطح آب پر چلنا	
۴۶۵	مال دنیا ولی کے قدموں پر نثار	
۴۶۶	ایک دل اور دو محبوب	
۴۶۷	سوئے کی سوئیاں لانا	

نمبر صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۲۲۸	پتھروں کا طواف کرنا	۷۶
۲۲۹	ایک سب سے دل کا سیاہ ہو جانا	۷۷
۲۳۰	پہاڑ کا چلنا	۷۸
۲۳۱	چلتے پانی سے گزر جانا	۷۹
۲۳۲	منکر نکیر اور حضرت عابدہ بصری کا مکالمہ	۸۰
۲۳۳	ایک اعرابی کے سوال کا شافی جواب	۸۱
۲۳۴	اہل اللہ سے سوال نہ کرنا چاہیے	۸۲
۲۳۵	ہو امیں مصیبتی بچھا کر نماز پڑھنا	۸۳
۲۳۶	انوار الہی کی بادش	۸۴
۲۳۷	اقسام درویش	۸۵
۲۳۸	رضائے الہی کا حصول	۸۶
۲۳۹	دنیاوی مال سے نفرت انگیزی	۸۷
۲۴۰	قرآن کا بھول جانا، پھر یاد ہو جانا	۸۸
۲۴۱	غیر کا سہارا ڈھونڈنا	۸۹
۲۴۲	ایک نظر کا عوضانہ	۹۰
۲۴۳	مرضی مولا کی پابندی	۹۱
۲۴۴	تقویٰ کیا ہے؟	۹۲
۲۴۵	نفس کی مخالفت پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم	۹۳
۲۴۶	شہنشاہیت کی بد آتما	۹۴
۲۴۷	کعبۃ اللہ کا دوبارہ استقبال کرنا	۹۵

98394

صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۲۴۹	حجاب کیوں؟	۹۶
۲۵۰	والدہ کی خدمت حج سے بہتر	۹۷
۲۵۱	ایک نوجوان کا نائب ہونا	۹۸
۲۵۳	تھیلی سے قرضہ کی ادائیگی	۹۹
۲۵۴	حضرت ذوالنون مصری اور خلیفہ متوکل عباسی کا مکالمہ	۱۰۰
۲۵۵	پتھر پر تحریر	۱۰۱
۲۵۶	ایک مست اور حضرت حن بصری	۱۰۲
۲۵۷	حضرت فضیل بن عیاض کے نائب ہونے کا قصہ	۱۰۳
۲۵۹	نفس پر کنٹرول کرنا	۱۰۴
۲۶۰	رسول اللہ کا جبہ اولیٰ کی خدمت میں	۱۰۵
۲۶۲	امانت میں خیانت نہ کرنی چاہیئے	۱۰۶
۲۶۵	حضرت مالک بن دینار کا بیہوش ہو جانا	۱۰۷
۲۶۶	سچ بولنے کی عظمت	۱۰۸
۲۶۷	سودا منوخ ہو گیا	۱۰۹
۲۶۸	عقل مند لوگوں کی نشانی	۱۱۰
۲۶۹	سونے کی گٹھلیوں کا حصول	۱۱۱
۲۷۰	ایک اعرابی اور حضرت ذوالنون مصری	۱۱۲
۲۷۱	حق بندگی کیا ہے	۱۱۳
۲۷۲	ایک دہریہ سے حضرت مالک بن دینار کا مکالمہ	۱۱۴
۲۷۳	اعمال نیک نجات کا سبب بنیں گے۔	۱۱۵

نمبر صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۴۷۴	حضرت مالک بن دینار کا ہمسایہ سے سلوک	۱۱۶
۴۷۵	صالحین کی صف کونسی ہے؟	۱۱۷
۴۷۶	کعبہ کا استقبال کے لیے آنا	۱۱۸
۴۷۷	چغلی کرنے پر تحفہ کا حصول	۱۱۹
۴۷۸	امداد الہی کا حصول	۱۲۰
۴۸۰	بیس سالہ تارک جماعت	۱۲۱
۴۸۱	دس دنیا ستر آخر	۱۲۲
۴۸۲	ایک ساعت غم کی خریداری	۱۲۳
۴۸۳	رزقِ حلال سے حج کا جواز	۱۲۴
۴۸۴	حضرت بایزید بطنانی شکم مادر میں	۱۲۵
۴۸۵	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے شرفیابی	۱۲۶
۴۸۶	حضرت ابراہیم ادہم اور نہشت کا منظر	۱۲۷
۴۸۷	قبر سے آواز آنا	۱۲۸
۴۸۸	خوشبودار غار	۱۲۹
۴۸۹	بنداد شریف گورہ سے محفوظ	۱۳۰
۴۹۰	سونے کی تقبلی	۱۳۱
۴۹۱	چور کا اندھا ہو جانا	۱۳۲
۴۹۲	دنیا سے نفرت انگیزی	۱۳۳
۴۹۳	ہزار سال بعد دوزخ سے رہائی کا حصول	۱۳۴
۴۹۴	جس کا خدا ہو گیا اُس کا سارا زمانہ ہو گیا	۱۳۵

نمبر شمار	مضمون	نمبر صفحہ
۱۲۶	حجاج کی بارگاہِ خداوندی میں گریہ زاری	۴۹۵
۱۲۷	تمام گھروشن ہو گیا	۴۹۷
۱۲۸	دونوں آنکھیں ایک طشت میں	۴۹۸
۱۲۹	شکریہ کا روزہ رکھنا	۴۹۹
۱۳۰	حضرت ایساں، حضرت خضر کی حضرت ابراہیم سے ملاقات	۵۰۰
۱۳۱	حضرت بشر حافی اور تقویٰ	۵۰۱
۱۳۲	بارگاہِ الہی میں حاضری کا خوف	۵۰۱
۱۳۳	پتھر زمرد بن گیا	۵۰۲
۱۳۴	تخت کیوں چھوڑا؟	۵۰۲
۱۳۵	بے عمل سے کتنا بہتر	۵۰۲
۱۳۶	بصرہ میں قحط کا پڑ جانا	۵۰۵
۱۳۷	ہاتھ کا کٹ جانا	۵۰۶
۱۳۸	حضرت حبیب عجمی کی دعا کا اثر	۵۰۷
۱۳۹	جنتی حور کا دیکھنا	۵۰۸
۱۴۰	ریت کا سونا بن جانا	۵۰۹
۱۴۱	علم و حکمت کا عطا ہو جانا	۵۱۰
۱۴۲	جنت کی انتہا نہیں	۵۱۱
۱۴۳	گوشت کا حصول	۵۱۱
۱۴۴	دنیا کی محبوبیت	۵۱۲
۱۴۵	انگلی کا روشن ہو جانا	۵۱۳

نمبر صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۵۱۴	نمائے الہی حضرت رابعہ کے حق میں	۱۵۶
۵۱۵	ہاتفِ غیب سے آواز آنا	۱۵۷
۵۱۶	موجود فانی کیا ہے؟	۱۵۸
۵۱۷	کھجور کا طلب کرنا	۱۵۹
۵۱۸	تیس سال عالمِ حجاب میں	۱۶۰
۵۱۹	دوست کا ورد	۱۶۱
۵۲۰	وہی اللہ کا فرمانِ حق ہے	۱۶۲
۵۲۱	پیر و مرشد کون؟	۱۶۳
۵۲۲	اولیاءِ کرام کا اطاعت کرنا	۱۶۴
۵۲۳	شیطان کا سولی پر لٹکنا	۱۶۵
۵۲۴	حضورِ غوثِ پاک کا نورِ ولایت	۱۶۶
۵۲۵	روپوں کی تحصیل سے خون نکلنا	۱۶۷
۵۲۶	ظلم سے نجات دلانا	۱۶۸
۵۲۷	ایک تاجر کی امداد فرمانا	۱۶۹
۵۲۸	ورندہ مصلیٰ نماز پر	۱۷۰
۵۲۹	ہاتھ کا ساکت ہو جانا	۱۷۱
۵۳۰	انگشتی کا کمال	۱۷۲
۵۳۱	ایک آتش پرست کا قبولِ اسلام	۱۷۳
۵۳۲	یہود و نصاریٰ کا قبولِ اسلام	۱۷۴
۵۳۳	بارش کا بند ہو جانا	۱۷۵

نمبر شمار	مضمون	نمبر صفحہ
۱۷۶	وجد طاری ہو جانا	۵۲۸
۱۷۷	صاحبِ مزار سے عطا ہونا	۵۲۹
۱۷۸	شقی کو سعید بنا دیا	۵۳۰
۱۷۹	بہشت کی پرواہ نہ کرنا	۵۳۱
۱۸۰	ایک ظالم قاضی کی معزولی	۵۳۲
۱۸۱	بے وضو نام لینے پر ہلاکت	۵۳۳
۱۸۲	چالیس سال عشاء کے وضو سے منہ باز فہر ادا کرنا	۵۳۴
۱۸۳	ایک موسیقار کا نائب ہونا	۵۳۵
۱۸۴	توکل علی اللہ کیا ہے؟	۵۳۶
۱۸۵	علم حقیقی کا حصول	۵۳۷
۱۸۶	عبادت میں لطف نہ آنا	۵۳۸
۱۸۷	ایک حیران کن کرامت	۵۳۹
۱۸۸	بارش کا نزول	۵۴۰
۱۸۹	حضرت خضر علیہ السلام کے ہاتھ میں ہاتھ	۵۵۰



بصد عجز و نیاز

رہبر شریعت و طریقت . معدن معرفت . سیاح

لأهوت . عالی قدس . والامرتبت . سیدی و مرشدی

سیدنا سید غلام رسول شاہ خساکی
مدظلہ العالی

کی خدمت اقدس میں نذرِ پُرا خلوص

گر قبول اُفتد ذہے عز و شرف

فردہ بے مقدار
محمد شریف نجندی

خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى مَلَكٌ سَبْعُونَ أَلْفَ جُنَّاحٍ. فِي كُلِّ جُنَّاحٍ
سَبْعُونَ أَلْفَ رَأْسٍ. وَفِي كُلِّ رَأْسٍ سَبْعُونَ أَلْفَ وَجْهِ
فِي كُلِّ وَجْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ فَمٍ. فِي كُلِّ فَمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ
لِسَانٍ. مِنْ كُلِّ لِسَانٍ يَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ تَعَالَى بِسَبْعِينَ
أَلْفَ لَفَافٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. وَيَكْتُبُ اللَّهُ لَهُ ثَوَابَ
ذَلِكَ كُلِّهِ.

مومن کے دل کو خوش کیا جائے تو حق تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرتے ہیں
جس کے ستر ہزار بازو ہوتے ہیں۔ ہر بازو پر ستر ہزار سر ہوتے ہیں
ہر سر پر ستر ہزار چہرے ہوتے ہیں۔ ہر چہرے پر ستر ہزار منہ ہوتے
ہیں اور ہر منہ میں ستر ہزار زبان ہوتی ہے۔ ہر زبان قیامت
تک حق تعالیٰ سے ستر ہزار اصطلاح میں مغفرت کی دعا مانگتی
رہتی ہے۔ حق تعالیٰ اس تمام استغفار کا ثواب دل خوش کرنے
والے کو عطا کرتا ہے۔

(حدیث شریف)

مَا تَقَرَّبَ إِلَى عَبْدِي بِشَيْءٍ أَدَّاهُ إِلَّا بِضَى وَإِنَّهُ
لَيَتَقَرَّبَ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ فَإِذَا أُحِبَّتَهُ
كُنْتُ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ وَلِسَانَهُ وَيَدَهُ وَرِجْلَهُ
وَقَوَادَهُ فَبِي يَسْمَعُ وَبِي يَبْصُرُ وَبِي يَنْطِقُ وَبِي
يَبْطِشُ وَبِي يَعْقِلُ

میرا بندہ فریض ادا کر کے میرے نزدیک ہو جاتا ہے۔ بیشک وہ
نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کر لیتا ہے حتیٰ کہ میں اس سے
محبت کرنے لگ جاتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں
تو میں اُس کے کان، اُس کی آنکھیں، اس کی زبان، اس کے
پاؤں اور اس کا دل بن جاتا ہوں۔ پس وہ مجھ سے سنتا ہے
مجھ سے دیکھتا ہے، مجھ سے گویا ہوتا ہے، مجھ سے پکڑتا ہے
اور مجھ سے سمجھتا ہے۔

(حدیث شریف)

لَا يَسْعَىٰ أَرْضِي وَلَا
سَمَائِي وَلَكِنْ يَسْعَىٰ قَلْبُ
عَبْدِي الْمُؤْمِنِ

میں زمین و آسمان کی وسعتوں میں نہیں سما سکتا
لیکن مومن بندے کا دل میرے انوار و تجلیات
کی آماجگاہ ہے۔

(حدیث قدسی)

أُولِيَائِي تَحْتَ قَبَائِي
لَا يَغْرَاهُمْ عَبْدِي إِلَّا
أُولِيَائِي

میرے دوست میری عظمت کے پرے
کے نیچے پوشیدہ ہوتے ہیں انھیں میرے
دوستوں کے بغیر اور کوئی نہیں جانتا۔

(حدیث قدسی)

(ارشاد غوث اعظم)

التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ
شَيْخٌ وَهُوَ تَائِبٌ

فَإِذَا صَارَ إِلَى هَذَا الْمَحَلِّ
فَقَدْ انْقَطَعَتِ الصِّفَاتُ وَ
انْقَطَعَ الْكَلَامُ

جب اللہ کا بندہ اس مقام پر پہنچتا ہے تو صفات
اس سے قطع ہو جاتی ہیں اور بولنا تک قطع
ہو جاتا ہے۔

(ارشادات غوث اعظم)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا عَيْنُ فَايُكِي وَلَا تَسْأَمِي

تر اے آنکھ خوب رو، آب یہ آنسو نہ ٹھہریں

وَحَقُّ الْبُكَاءِ عَلَى السَّيِّدِ

قسم ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر رونے کے حق کی

عَلَى خَيْرِ خَنَدِفٍ عِنْدَ الْبَلَاءِ

خندف کے بہترین فرزند پر آنسو بہا، جو غم و الم

أَمْسَى يُغَيَّبُ فِي الْمَدْحَدِ

کے ہجوم میں سرشام غمزدہ قبر میں چھپا دیا گیا

فَصَلِّ الْمَلِكُ وَرَأَى الْعَبَادِ

ملک الملک بادشاہ عالم ، بندوں کا والی

وَرَأَى الرَّبُّ الْعَبَادِ عَلَى أَحْمَدٍ

اور پروردگار ، احمد مجتبیٰ پر سلامت و رحمت بھیجے

فَكَيْفَ الْحَيَاةُ لِفَقْدِ الْحَبِيبِ

اب کیسی زندگی ، جو حبیب ہی بچھڑ گیا

وَزَيْنُ الْمَعَاشِرِ فِي الْمَشْهَدِ

اور وہ نہ رہا جو زینت دہ یک عالم تھا

فَلَيْتَ الْمَمَاتَ لَنَا كُلَّنَا

کاش موت آتی تو ہم سب کو ایک ساتھ آتی

فَكُنَّا جَمِيعًا مَعَ الْمُهِتَدَى

آخر ہم سب اس زندگی میں بھی ساتھ ہی آتے



حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

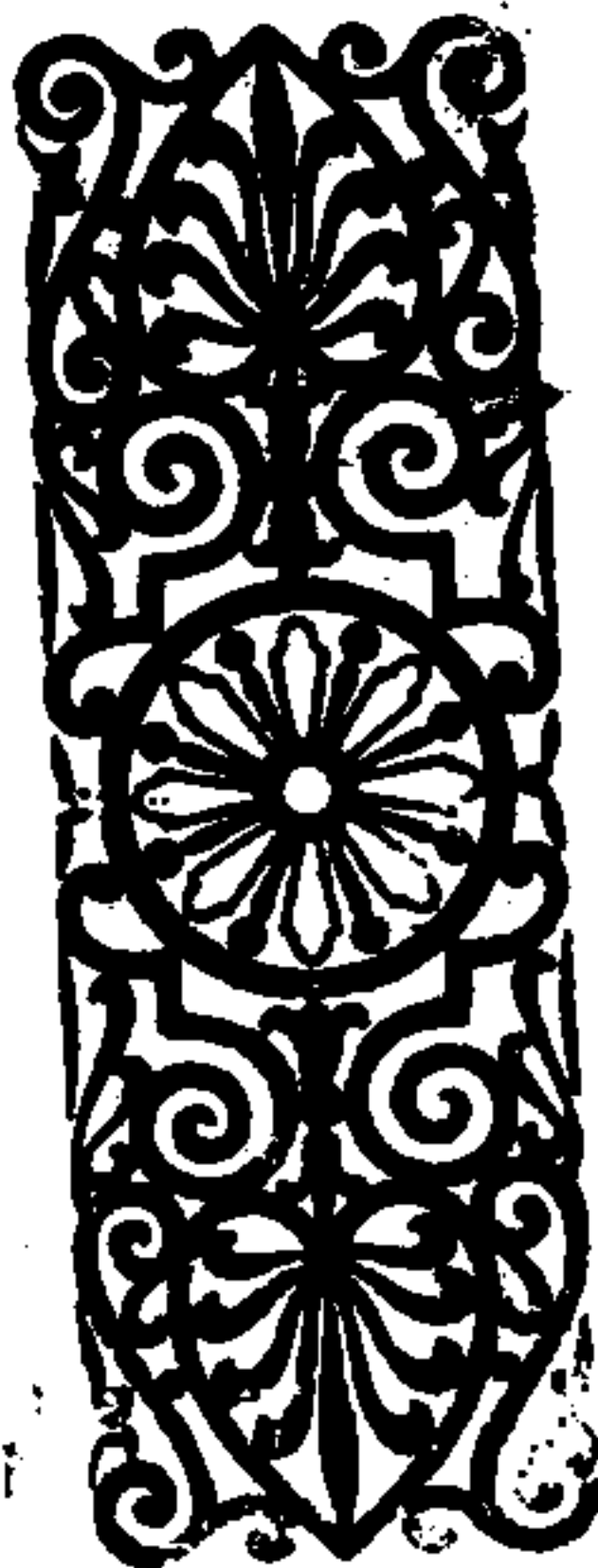


أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَظْهَرَ دِينَهُ
کیا نہیں دیکھا تم نے کہ اللہ نے اپنے دین کو غالب کر دیا
عَلَى كُلِّ دِينٍ قَبْلَ ذَلِكَ حَائِدٌ
ہر اس دین پر جو اس سے پہلے تھا حق سے پھرا ہوا

وَأَسْلَبَهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ بَعْدَ مَا
اور اللہ نے اہل مکہ کو محروم کر دیا حضور سے جب
تَدَاعَوْا إِلَى أُمْرِ مِنَ الْغَيِّ فَاسِدٍ
اُن لوگوں نے گمراہی کے خیال فاسد یعنی قتل پر کمر باندھی

غَدَاةَ آجَالِ الْخَيْلِ فِي عَرَصَاتِهَا
اور پھر وہ صبح جب گھوڑے اس کے میدانوں میں جولائیاں کھائے
مُسَوَّهَةً بَيْنَ الثُّبَيْرِ وَخَالِدٍ
جن کی باگیں چھوٹی ہوتی تھیں ، نہ بیر و خالد کے درمیان

فَأَمْسَى رَسُولُ اللَّهِ قَدْ عَزَّزْنَا نَصْرَهُ
پس رسول اللہ کو اللہ کی نصرت نے غلبہ بخشا
وَأَمْسَى عَدَاؤُهُ مِنْ قَتِيلٍ وَشَارِدٍ
اور ان کے دشمن مقتول ہوئے اور محنت گما کے بھاگے



حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ



فِيَا عَيْنِي ابْنِي وَلَا تُسَارِحِي

تو اے میری آنکھ آنسو بہا اور نہ تمک

وَحَقُّ الْبِكَاءِ عَلَى السَّيِّدِ

اپنے سردار پر آنسو بہانا تو لازم آچکا

حضرت علی المرتضیٰ شیر خدای رضی اللہ عنہ



أَمِنْ بَعْدُ تَكْفِينُ النَّبِيِّ وَدَفْنُهُ
نبی کو کپڑوں میں کفن دینے کے بعد، میں اس مرنے والے

بِاثْوَابِهِ اِیْسَى عَلٰی هَالِكٍ ثَوٰی
کے غم میں غم گین ہوں جو خاک میں جا بسا

ذَرَا اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ فِیْنَا فَلَکُنْ نَرٰی
رسول اللہ کی موت کی مصیبت ہم پر نازل ہوئی اور اب

بِذَاکَ عَدِیْدًا مَا حِیْنَا مِنَ الرَّوٰی
جب تک ہم غم جی رہے ہیں ان جیسا ہرگز نہیں دیکھیں گے

وَکَانَ لَنَا کَالْحِصْنِ مِنْ دُوْنِ اَهْلِهِ
نبی کریم ہمارے لیے ایک مضبوط قلعہ تھے کہ ہر دشمن

لَهُ مَعْقِلٌ حَرُّهُ حَرُّ نَارٍ حَرُّ نَارٍ مِنَ الرَّوٰی
سے پناہ اور حفاظت حاصل ہوتی تھی

وَكُنَّا بِمَرَاةِ نَرَى النَّوْصَ وَالْهُدَى

ہم جب انھیں دیکھتے تو سراپا نور و ہدایت کو دیکھتے

صَبَاحًا مَسَاءً رَاحَ فِينَا أَوْ اِغْتَدَى

صبح بھی اور شام بھی، جب وہ ہم میں چلتے پھرتے یا صبح کو گھر سے نکلتے

لَقَدْ غَشِيَتْنَا ظُلُمَةٌ بَعْدَ مَوْتِهِ

اُن کی موت کے بعد ہم پر ایسی تاریکی چھا گئی جس میں

نَهَارًا فَقَدْ نَرَا دْتَ عَلَى ظُلْمَةِ الدُّجَى

دن، کالی رات سے زیادہ تاریک ہو گیا

فِيَا خَيْرٍ مِنْ ضَمِّ الْجَوَاغِ وَالْحَشَا

انسانی بدن اور اس کے پہلو جتنی شخصیتوں کو چھپائے ہوئے ہیں ان میں

وَيَا خَيْرٌ مِمَّتِ ضَمَّةُ التُّرْبِ وَالْذُّرَى

بہتر آپ ہیں اور آپ ان تمام مرنے والوں میں جن کو خاک چھپایا ہے بہتر ہیں

كَانَ أُمُورُ النَّاسِ بَعْدَ كِ ضَمْنَتِ

گو یا معاملہ انسانی آپ کی موت کے بعد ایک کشتی میں

سَفِينَةٌ مَوْجِ جَيْنَ فِي الْبَحْرِ قَدْ سَمَاءَ

پڑ گیا ہے جو سمندر کے اندر اونچی موجوں میں گھری ہوئی ہے

فَضَاقَ فَضَاءَ الْأَرْضِ عَنْهُمْ بِرَحْمَةٍ

زمین اپنی وسعت کے باوجود تنگ ہو گئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

لَفَقْدِ رَسُولِ اللَّهِ إِذْ قِيلَ قَدْ مَضَى

کے وصال مبارک کی وجہ سے جب یہ کہا گیا کہ رسول گزر گئے

فَقَدْ نَزَلَتْ لِلْمُسْلِمِينَ مُصِيبَةٌ

مسلمانوں پر ایک ایسی مصیبت نازل ہوئی ہے

كَصَدْعِ الصَّنَاءِ لَا لِلصَّدْعِ فِي الصَّنَاءِ

جیسے چٹان میں شکاف پڑ جائے اور چٹان کے شکاف کی اصلاح کہاں

فَلَنْ يَسْتَقِلَّ النَّاسُ تِلْكَ مُصِيبَةٌ

اس مصیبت کو لوگ برداشت نہیں کر سکیں گے

وَلَنْ يَجْبِرَ الْعَظِيمُ الَّذِي مِنْهُمْ وَهَى

اور وہ کمزوری جو پیدا ہو گئی ہے اس کی تلافی ممکن نہیں ہے

وَفِي كُلِّ وَقْتٍ لِلصَّلَاةِ يَهِيْجُهُ

اور ہر نماز کے وقت بلال ایک نیا ہیجان پیدا کر دیتے ہیں

بَلَّالٌ وَ يَدْعُو بِأَسْمَاءِ كُلِّ مَا دَعَا

جب کہ وہ آپ کا نام لے کر پکارتے ہیں۔

حضرت عباس بن عبد المطلب



مِنْ قَبْلِهَا طَبْتُ فِي الظَّلَالِ وَفِي

آپ اس سے پہلے سایہ خاص میں بسر کر رہے تھے اور

مُسْتَوْدِعَ حَيْثُ يُخَصَفُ الْوَرَقُ

اُس منزل محفوظ میں تھے جہاں پتوں سے بدن ڈھانپا گیا

ثُمَّ هَبَطْتَ الْبِلَادَ وَلَا بَشَرُ

پھر آپ بستی میں اترے، مگر نہ تو آپ ابھی بشر تھے

أَنْتَ وَلَا مُضْغَةٌ وَلَا عَلَقُ

نہ گڑھت نہ پست اور نہ ہو کی پھٹکی !

بَلْ نُطْفَةٌ تَرَاكِبُ السِّفِينِ وَقَدْ

بلکہ وہ آبِ صافی، جو کشتیوں پر سوار تھا

الْجَمَ نَسْرًا وَ أَهْلُهُ الْغَرَقُ

جب سیلاب کی موجیں چوٹی کر چھو رہی تھیں اور لوگ ڈوب رہے تھے

تُنْقَلُ مِنْ صَالِبٍ إِلَى رَحِمٍ
منتقل ہوتا رہا صلب سے رحم کی طرف

إِذَا مَضَى عَالَمٌ بَدَا طَبَقٌ
پھر جب ایک عالم گزر چکا مرتبہ حال کا ظہور ہوا

وَرَادَتْ نَارًا نَخِيلٍ مُكْتَمًا
آپ آتش خلیل میں اترے، چھپے چھپے

فِي صَلْبِهِ أَنْتَ كَيْفَ يَحْتَرِقُ
آپ اُن کی صلب میں تھے تو وہ کیسے جلتے

حَتَّى احْتَوَى بَيْتَكَ الْمَمِينُ مِنْ
تا آنکہ آپ کا محافظ وہ صاحب شوکت گہرا نہ ہوا جو

خُنْدَفٌ ، عَلِيَاءٌ تَحْتَمَا النُّطْقُ
خندف جیسی رفیع المرتبت خاتون نکاہے جس کا دامن زمین پر پڑتا تھا

وَأَنْتَ لَمَّا وَلِدْتَ أَشْرَقَتْ أَلَا
اور آپ جب پیدا ہوئے تو چمک اُٹھی زمین

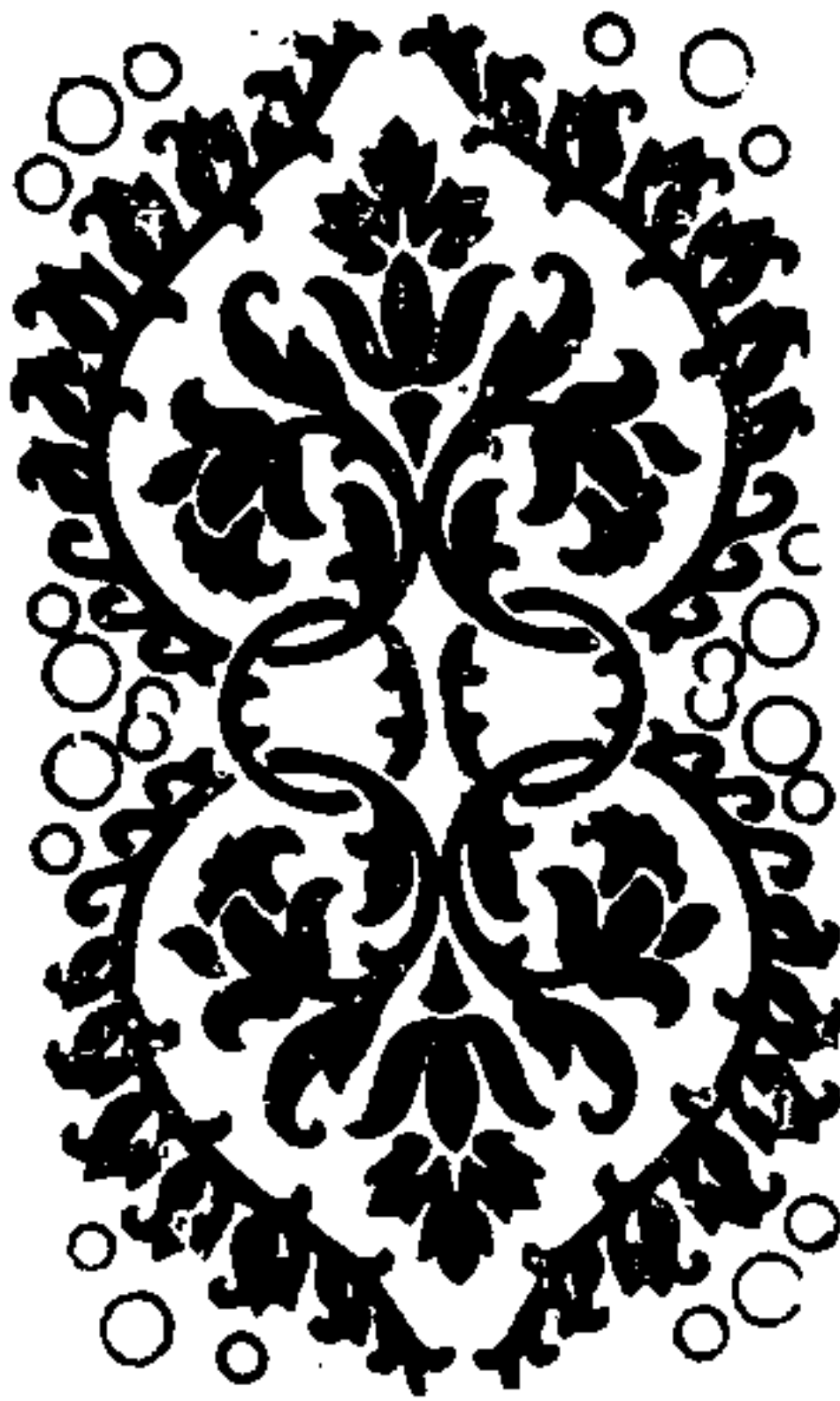
رُضٌ وَضَاءَةٌ بِنُورِكَ الْإِنْفِ
اور روشن ہو گئے آفاق سماوی آپ کے نور سے

فَنَحْنُ فِي ذَلِكَ الضِّيَاءِ وَ فِي

تو اب ہم لوگ اسی روشنی اور اسی نور میں

النُّورِ وَ سُبُلَ الرَّشَادِ نَحْتَرِقُ

ہیں اور ہدایت و استقامت کی راہیں نکال رہے ہیں



حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حَمِدْتُ اللَّهَ حِينَ فُؤَادِي

میں نے اللہ کا شکر ادا کیا جب اس نے میرے دل کو

إِلَى الْإِسْلَامِ وَالَّذِينَ الْمُنِيفِ

اسلام اور بلند مرتبہ دین کی توفیق بخشی

لِلدِّينِ جَاءَ مِنْ رَبِّ عَزِيزِ

اس دین کی جو عظمت و عزت مجھ سے پروردگار کی طرف سے آیا ہے

خَبِيرٍ بِالْعِبَادِ بِهِمْ لَطِيفِ

جو بندوں کے تمام حسابات سے باخبر اور ان پر بڑا مہربان ہے

إِذَا تَلَيْتُ رَسَائِلَهُ عَلَيْنَا

جب اس کے پیغاموں کی تلاوت ہمارے سامنے کی جاتی ہے

تَتَّحِدُ رُفُوعَ ذِي اللَّبِّ الْحَصِيفِ

تو یہ صاحب عقل اور صاحب الرائے کے آنسو رواں ہز جاتے ہیں

رَسَائِلُ جَاءَ أَحْمَدُ مِنْ هَذَا هَا
وہ پیغامات جن کی ہدایتوں کو احمد صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے
بِآيَاتٍ مُّبَيِّنَةٍ الْحُرُوفِ
واضح الفاظ و حروف والی آیتوں میں

وَ أَحْمَدُ مُصْطَفَىٰ فِينَا مُطَاعًا
اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں برگزیدہ ہیں جن کی اطاعت کی جاتی ہے
فَلَا تَفْشُوهُ بِالْقَوْلِ الْعَنِيفِ
لہذا تم ان کے سامنے نا ملائم لفظ بھی نہ سے نہ نکالنا

فَلَا وَاللَّهِ نُسَلِمُهُ لِقَوْمٍ
تو خدا کی قسم ہم ان کو اس قوم کے حوالے بھی نہیں کریں گے
وَلَمَّا نَقِضَ فِيهِمُ بِالْسُيُوفِ
جن کے بارے میں ہم نے ابھی تلواروں سے کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے



جناب ابوطالب بن عبدالمطلب



وَاللّٰهُ لَنْ يَّصِلُوْا اِلَيْكَ بِجَمْعِهِمْ

خدا کی قسم وہ اپنی جمعیت کے ساتھ تجھ تک ہرگز نہیں پہنچ سکتے

حَتّٰی اَوْسَدَ فِي الثُّرَابِ دَفِيْنًا

جب تک مجھے دفن کر کے مٹی میں ٹیک لگا کر ٹانہ دیا جائے

فَاَصْدَعُ بِأَمْرِكَ مَا عَلَيْكَ غَضَاظَةٌ

تو اپنا کام کیے جا تجھ پر کسی قسم کی تنگی نہیں ہے

وَ اَبْشُرْ وَ قَرِّبْ ذَاكَ مِنْكَ عِيُوْنًا

اور خوش رہ اور اس کام کے ساتھ اپنی آنکھیں ٹھنڈی کیے جا

وَدَعَوْتَنِيْ وَ نَرَعَمْتَ اِنَّكَ نَارِصِحِيْ

تو نے مجھے دعوت دی اور تیرا خیال ہے کہ تو میرا خیر خواہ ہے

وَلَقَدْ صَدَقْتَ وَ كُنْتَ ثَمَّرَ اَمِيْنًا

تو نے سچ کہا، اور پھر تو ایک امانت دار رہ چکا ہے

وَعَوَضْتُ دِينًا لَا مُحَالَهَ إِنَّهُ

اور تو نے وہ دین پیش کیا جو یقیناً

مِنْ خَيْرِ أَدْيَانِ الْبَرِيَّةِ دِينًا

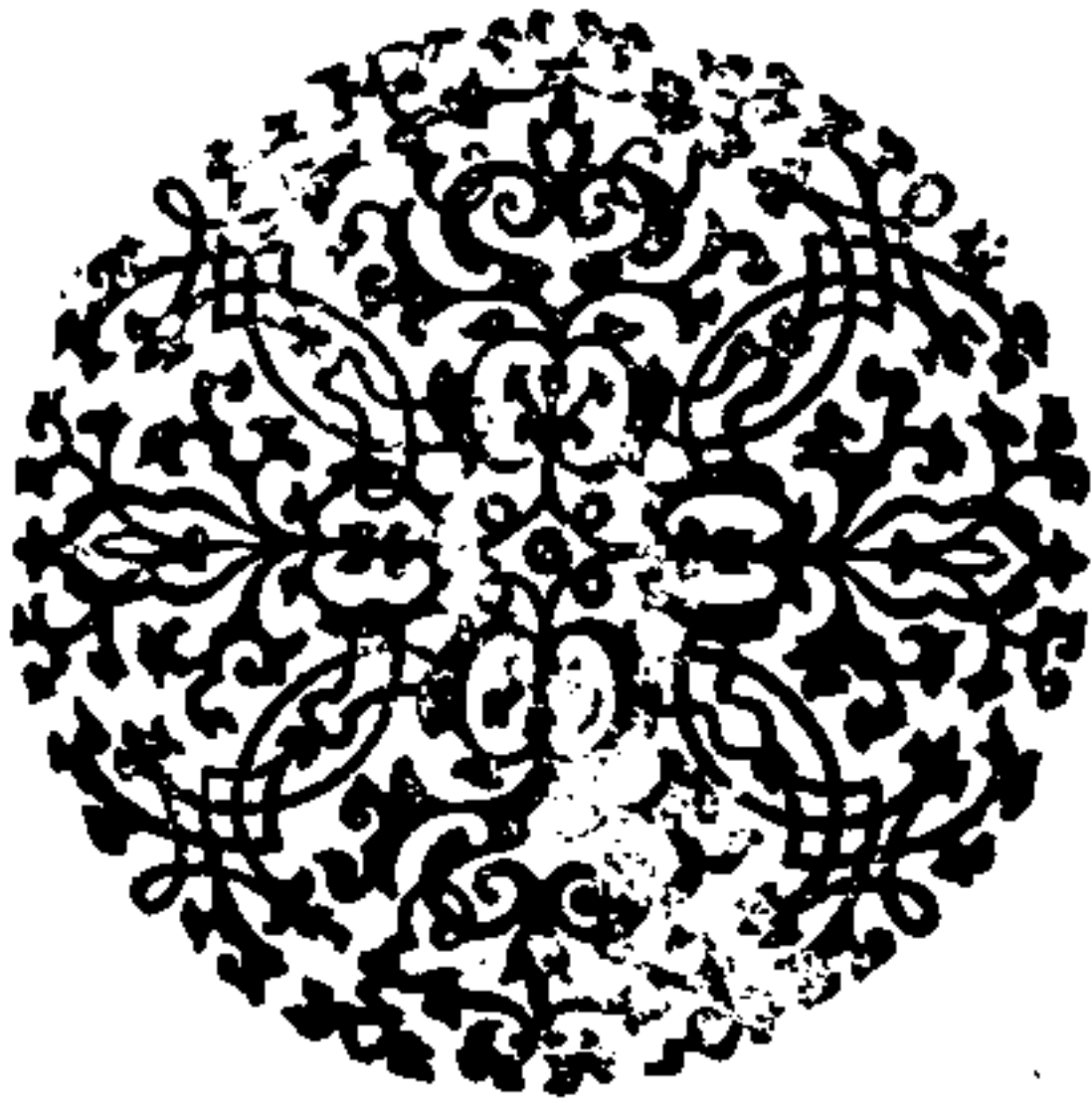
دنیا کے ادیان میں بہترین دین ہے

لَوْلَا الْمَلَامَةُ أَوْ حَذَارُ مَسْبِيَّةٍ

اگر ملامت کا خوف اور ہلکی کا اندیشہ نہ ہوتا

لَوْ جَدُّ ثَنَى سَمَحًا بِذَلِكَ مَبِينًا

تو اس زمین کو قبول کرینے میں تو یقیناً مجھے برملا فراخ دل پاتا



حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا



مَتَى يَبْدُ فِي الدَّارِ أَحْيَ الْبَهْمِ حَبْنُهُ
اندھیری رات میں آپ کے پیشانی نظر آتی ہے
يَلُحُّ مِثْلُ مِصْبَاحِ الدُّجَى الْمُتَوَقِّدِ
تو اس طرح چمکتی ہے جیسے روشن چراغ

فَمَنْ كَانَ أَوْ مَنْ قَدْ يَكُونُ كَأَحَدٍ
احمد مجتبیٰ کے جیسا کون تھا اور کون ہو گا
نِظَامٌ لِحَقٍّ أَوْ نَكَالٌ لِمُلْجِدٍ
حق کا نظام قائم کرنے والا اور ملحدوں کو سراپا عبرت بنادینے والا



سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا



مَا ذَا عَلَى مَنْ شِئْتُمْ تَرْبِيَةً أَحْمَدَ
جس نے ایک مرتبہ بھی خاکِ پائے احمدِ مجتبیٰ سو گئے لی
أَلَا يَشْتُمُّ مَدَى الزَّمَانِ غَوَايَا
تعجب کیا ہے اگر وہ ساری عمر کوئی اور غوشبو نہ سو گئے

صَبَّتُ عَلَى مَصَائِبُ لَوْ أَنَّهَُا
وہ مصیبتیں مجھ پر ٹوٹی ہیں کہ اگر
صَبَّتُ عَلَى إِيَّامِ عُدُنَ لَيَالِيَا
یہ مصیبتیں "دنوں" پر ٹوٹیں تو "دن" "راتوں" میں تبدیل ہو جاتے

إِغْبَرَّ افَاقُ السَّمَاءِ وَ كَوَسْرَتِ
آسمان کی پہنائیاں غبارِ آلود ہو گئیں اور پیٹ دیا گیا
شَمْسُ النَّهَارِ وَ أَظْلَمَ الْوُزْمَانُ
دن کا سورج اور تاریک ہو گیا سارا زمانہ

وَالْأَرْضُ مِنْ بَعْدِ النَّبِيِّ كَيْبَةٌ

اور زمین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہتلائے ورد ہے

أَسْفًا عَلَيْهِ كَثِيرَةُ الْأَحْزَانِ

دن کا سورج اور تاریک ہو گیا سارا زمانہ

فَلْيُبْكِهِ شَرْقُ الْبِلَادِ وَغَرْبُهَا

اب آنسو بہائے مشرق بھی اور مغرب بھی اُن کی جدائی پر

يَا فَخْرٌ مَنْ طَلَعَتْ لَهُ الْبُيُوتَانُ

فخر تو صرف اُن کے لیے ہے جن پر روشنیاں چمکیں

يَا خَاتَمَ الرُّسُلِ الْمُبَارَكِ صُنُوءٌ

اے آخری رسول آپ برکت و سعادت کی جوئے فیض ہیں

صَلَّى عَلَيْكَ مُنْزِلُ الْقُرْآنِ

آپ پر تو قرآن نازل کرنے والے نے بھی درود سلام بھیجا ہے

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ



رُوحِي الْفِدَاءُ لِمَنْ أَخْلَقَهُ شَهِدْتُ
میری جان آپ پر فدا جن کے اخلاق شاہد ہیں
بِأَنَّهُ خَيْرُ مَوْلُودٍ مِنَ الْبَشَرِ
کہ آپ بنی نوع انسان میں افضل ترین ہیں

عَمَّتْ فَضَائِلُهُ كُلَّ الْعِبَادِ كَمَا
آپ کے فضائل بلا امتیاز سب بندوں کے لیے عام ہیں
عَمَّ الْبَرِّيَّةُ ضَوْءُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ
جس طرح سورج اور چاند ساری مخلوق کے لیے عام ہے

لَوْلَمْ يَكُنْ فِيهِ آيَاتٌ مُبِينَةٌ
اگر آپ کی صداقت پر ہر تصدیق ثابت کرنے والی نشانیاں نہ ہوتیں
كَأَنْتَ بَدِيهَتُهُ تَكْفِي عَنِ الْخَيْرِ
تو خود آپ کی واضح شخصیت آپ کی صداقت کافی تھی

حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ



فَقَدْ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ مُعْتَذِرًا
میں اللہ کے رسول کی خدمت میں عذر خواہ ہو کر پہنچا
وَالْعَفْوُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ مَقْبُولٌ
اور معافی و درگزر تو اللہ کے رسول کے نزدیک پسندیدہ ہے
لَقَدْ أَقُومُ مَقَامًا لَوْ يَقُومُ بِهِ
میں اس مقام پر کھڑا تھا کہ اگر وہاں ہاتھی بھی
أَرَى وَأَسْمَعُ مَا لَوْ يَسْمَعُ الْفِيلُ
کھڑا ہوتا اور ہاتھی وہ دیکھتا اور سنا جو دیکھ اور سُن رہا تھا
لَظَلَّ يَرْعَدُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ لَهُ
ترقیٹا کانپنے لگتا اگر اللہ کے حکم سے
مِنَ الرَّسُولِ بِإِذْنِ اللَّهِ تَنْوِيلٌ
رسول اللہ کی طرف سے حمد و ثنا اور بخشش و عطا نہ ہوتی

حَتَّىٰ وَضَعْتُ يَمِينِي لَا أُنَازِعُهُ

یہاں تک کہ میں نے اپنا داہنا ہاتھ بغیر کسی منافی کے

فِي كَفِّ ذِي نِقْمَاتٍ قِيلَهُ الْقِيلُ

اس ہاتھ میں دے دیا جو کئے کی سزا دے سکتا تھا اور جس

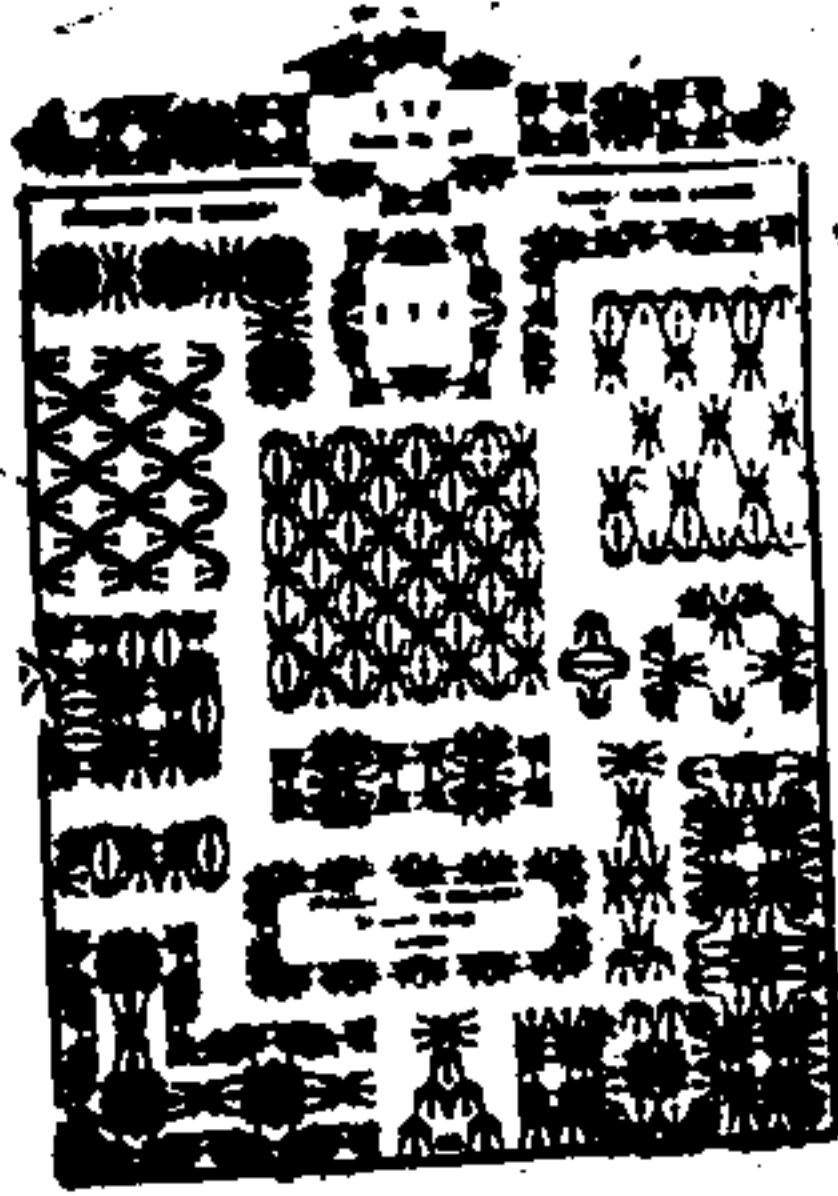
کا قول فیصل تھا۔

إِنَّ الرَّسُولَ لَسَيْفٌ يُّسْتَضَاءُ بِهِ

بیشک رسول اللہ وہ سیف ہیں جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے

مَهْنَدٌ مِنْ سَيُوفِ اللَّهِ مَسْلُوكٌ

وہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک کھینچی ہوئی تلوار ہیں۔



حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ



أَرَقْتُ وَ بَاتَ لَيْلِي لَا يَزُولُ

میری نیند اڑ گئی اور رات ایسی ہو گئی جیسے اب ختم نہ ہوگی

وَلَيْلُ أَخِي الْمَصِيبَةِ فِيهِ طُولُ

وہ رات جو مصیبت کی ہو وہ دراز ہی ہوتی ہے

فَقَدْ نَا الْوَحْيَ وَ التَّنْزِيلُ فِينَا

وحی و تنزیل کا جو سلسلہ ہمارے درمیان جاری تھا وہ کھول گیا

يُرْوَحُ بِهِ وَ يَعْدُو جِبْرِيلُ

جبریل کبھی رات کو آتے جاتے تھے کبھی دن کو

نَبِيٌّ كَانَ يَجْلُوا الشَّكَّ عَنَّا

حضور وہ نبی تھے جو ہمارے شک کو دُشہات دور کرتے تھے

بِمَا يُوحِي إِلَيْهِ وَمَا يَقُولُ

کبھی اس وحی کے ذریعے جو آتی تھی اور کبھی اپنی باتوں سے

و يَهْدِيَنَا فَلَاحُ نَحْشِي ضَلَالًا

وہ ہمیں ایسا راستہ دکھاتے تھے کہ پھر کسی گمراہی کا ڈر

عَلَيْنَا وَالرَّسُولُ لَنَا ذَلِيلٌ

ہمارے دل میں نہ ہوتا تھا، خود رسول ہمارے راہنما تھے

يُخَبِّرُنَا بَظَهْرِ الْغَيْبِ عَمَّا

وہ ہمیں غیب کی خبریں بھی سنا دیتے تھے کہ کیا ہو گا

يَكُونُ فَلَاحُ يَمْخُونُ وَلَا يَحُولُ

اور اس خبر میں نہ کوئی غامی ہوتی تھی نہ ہیر پھیر

فَلَمْ نَرَ مِثْلَهُ فِي النَّاسِ حَيًّا

نہ زندوں میں ہم نے ان کے جیسا کوئی انسان دیکھا

وَلَيْسَ لَهُ مِنَ الْمَوْتِ عَدِيلٌ

اور نہ مرنے والوں میں کوئی ان کی نظیر ہے

أَفَاطِمُ إِنْ جَزَعْتَ فَذَاكَ عُدْرٌ

اے فاطمہ اگر دامن صبر تجھ سے چھوٹ جائے تو مجبوری ہے

وَأِنْ لَّمْ تُجْزَعِي فَهُوَ السَّبِيلُ

لیکن اگر تو دامن صبر نہ چھوڑے تو اصل راستہ تو یہی ہے

فَعُوْذِي بِالْعَزَائِ فَإِنَّ فِيْهِ

تو اگر صبر و استقامت کا سہارا لے تو اس میں

ثَوَابُ اللَّهِ وَالْفَضْلُ الْجَزِيلُ

اللہ کی طرف سے جزا ہے اور بے اندازہ فضل

وَقَوْلِي فِي أَبِيكَ وَلَا تَمَلِيْ

اور اپنے باپ کی تعریف میں خوب دل کھول کے بول مگر

وَهَلْ يَجْزِي بِفِعْلِ أَبِيكَ قِيلُ

تیرے باپ نے جو کام کیے ہیں ان کا بدل کہیں یہ قول ہو سکتے ہیں

فَقَبْرُ أَبِيكَ سَيِّدُ كُلِّ قَبْرِ

تیرے باپ کی قبر بھی تمام قبروں کی سردار ہے

وَفِيْهِ سَيِّدُ النَّاسِ الرَّسُولُ

کیونکہ اس میں وہ رسول مدفون ہیں جو تمام انسانوں کا سردار ہے

صَلَاةُ اللَّهِ مِنْ شَرِّ رَّحِمٍ

رحمت والے پروردگار کی رحمتیں ہوں

عَلَيْهِ لَا تَحُولُ وَلَا تَزُولُ

حضور پر ایسی رحمتیں جو نہ ختم ہوں نہ کبھی ختم ہوں

عاشق محبوب خدا حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ



أَغْرَّ عَلَيْهِ لِلنُّبُوَّةِ خَاتَمٌ

یہ وہ ہیں جن پر ہر نبوت چمک رہی ہے

مِنَ اللَّهِ مَشْهُودٌ يُلَوِّحُ وَكُشِدٌ

اللہ کی طرف سے یہ شہادت ہے جو چمکتی ہے اور دیکھی جاتی ہے

وَضَمَّ إِلَيْهِ اسْمَ النَّبِيِّ إِلَى اسْمِهِ

اللہ نے اپنے نام کے ساتھ نبی کا نام ملا رکھا ہے

إِذْ قَالَ فِي الْخُمْسِ الْمَوْذِنُ أَشْهَدُ

جب کہ پانچ وقت مؤذن اشہد کہتا ہے

وَشَقَّ لَهُ مِنْ اسْمِهِ لِيُجْلَهُ

اللہ نے ان کا نام ان کے اعزاز کے لیے اپنے نام سے شق کیا ہو

فَذُو الْعَرْشِ مُحَمَّدٌ وَهَذَا مُحَمَّدٌ

صاحب عرش محمد ہے ، اور یہ محمد ہیں

نَبِيُّ آتَانَا بَعْدَ بَاسٍ وَفِتْرَةٍ

یہ ایسے نبی آج ہمارے پاس ایک خوف اور طویل وقفہ کے بعد آئے ہیں

مِنَ الرُّسُلِ وَالْأَوْتَانِ فِي الْأَرْضِ تَعْبُدُ

اور حال یہ تھا کہ زمین میں بت پرست پرستے جا رہے تھے

فَأَمْسَى سِرَاجًا مُسْتَنِيرًا وَهَادِيًا

یہ نبی آئے اور روشنی والے چراغ اور رہنما ہو گئے

يَلُوحُ كَمَا لَاحَ الصَّقِيلُ الْمُهَنْدُ

وہ اس طرح چمکے جیسے صیقل کی ہوئی ہندی تلوار چمکے

وَأَنْذَرَنَا نَارًا وَبَشَّرَ جَنَّةً

اور انہوں نے آگ سے ڈرایا، جنت کی بشارت دی

وَعَلَّمَنَا الْإِسْلَامَ فَإِنَّ اللَّهَ نَحْمَدُ

اور ہمیں اسلام کی تعلیم دی، ہم اللہ کے شکر گزار ہیں

وَأَنْتَ إِلَهُ الْخَلْقِ رَبِّي وَخَالِقِي

اے اللہ تو دنیا کا معبود ہے میرا رب اور خالق ہے

بِذَلِكَ مَا عَمَّرْتُ فِي النَّاسِ أَشْهَدُ

جب تک میں لوگوں میں زندہ رہوں گا اس کی شہادت دیتا رہوں گا

تَعَالَيْتَ رَبُّ النَّاسِ عَنْ قَوْلِ مَنْ دَعَا

اے تمام انسانوں کے پروردگار تو ان کے اقوال سے بلند

سِوَاكَ إِلَهًا أَنْتَ أَعْلَى وَأَمْجَدُ

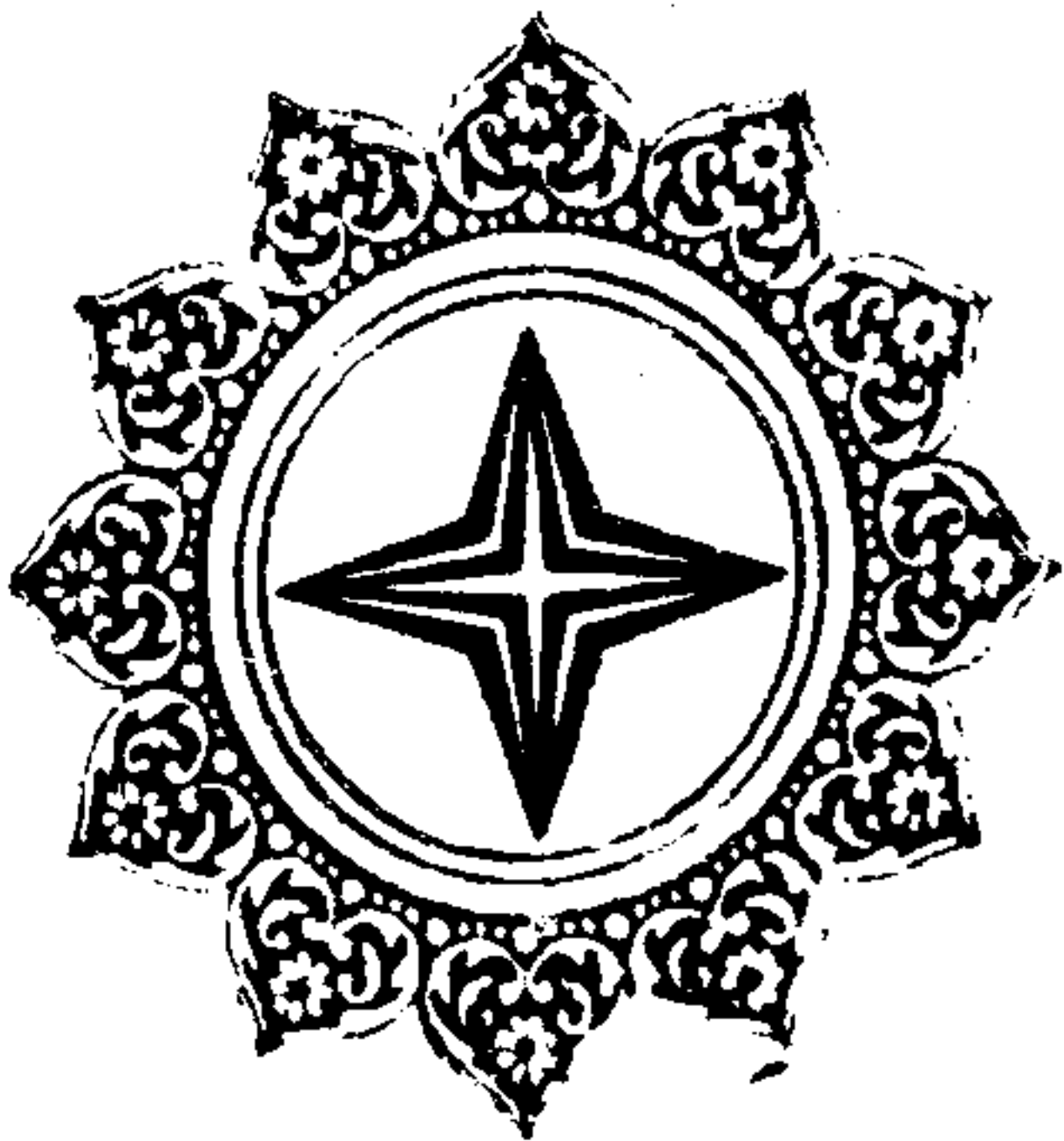
اعلیٰ اور برتر ہے جو تیرے سوا کسی اور کو معبود بنائیں

لَكَ الْخَلْقُ وَالنَّعْمَاءُ وَالْأَمْرُ كُلُّهُ

تو ہی پیدا کرنے والا نعمت دینے والا اور حاکم مطلق ہے

فَاِيَّاكَ نَسْتَهْدِيْ وَإِيَّاكَ نَعْبُدُ

ہم تجھ ہی سے ہدایت چاہتے اور تیری ہی پرستش کرتے ہیں



حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ



يَا سَيِّدَ السَّادَاتِ جُتُّكَ قَاصِدًا

اے سرداروں کے سردار میں آپ کے حضور حاضر ہوا ہوں

أَرْجُو رِضَاكَ وَاحْتِسَبِي بِجَهَاكَ

آپ کی خوشنودی کا اُمیدوار، آپ کی پناہ کا طلبگار

وَاللّٰهُ خَيْرُ الْخَلَائِقِ إِنَّ لِيْ

قسم بخدا! اے بہترین خلایق! میرا دل صرف

قَلْبًا مَّشُوقًا لَا يَرُومُ سِوَاكَ

آپ کی محبت سے لبریز ہے، وہ آپ کے سوا کسی کا طالب نہیں

أَنْتَ الَّذِي لَوْلَاكَ مَا خُلِقَ اِمْرَأٌ

اگر آپ نہ ہوتے تو پھر کوئی شخص ہرگز پیدا نہ کیا جاتا

كَلَّا وَ خُلِقَ الْوَسْرَى لَوْلَاكَ

اور اگر آپ مقصود نہ ہوتے تو یہ مخلوقات پیدا نہ ہوتیں

أَنْتَ الَّذِي لَمَّا تَوَسَّلَ آدَمُ

آپ وہ ہیں کہ جب حضرت آدم نے آپ کا توسل اختیار کیا

مِنْ نَرَلَةٍ بِكَ فَانَرَهُ وَهُوَ أَبَاكَ

اپنی لغزش پر، تو کامیاب ہوئے حالانکہ وہ آپ کے جدِ بزرگوار ہیں

وَبِكَ الْخَلِيلُ دَعَا فَعَادَتْ نَارُهُ

اور آپ ہی کے وسیلے سے حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے دعا کی تو

بَرْدًا وَقَدْ خَمَدَتْ بِنُورِ سَنَّاكَ

تو اُن کی آگ سرد ہو گئی، وہ آگ آپ کے نور کی برکت سے بجھ گئی

وَدَعَاكَ أَيُّوبُ لِضُرِّ مَسَّهُ

اور حضرت ایوب نے اپنی بیماری میں آپ کے وسیلے سے دعا کی

فَأَنْزِلَ عَنْهُ الضُّرُّ حِينَ دَعَاكَ

تو ان کی دعا مقبول ہوئی اور بیماری دور ہو گئی

وَبِكَ الْمَسِيحُ أَتَى بِشِيرًا مُخْبِرًا

اور آپ ہی کے ظہور کی خوشخبری لے کر حضرت مسیح آئے

بِصِفَاتِ حُسْنِكَ مَا دِحًا لِعُلَاكَ

انہوں نے آپ کے حسن و جمال کی مدح و ثنا کی اور آپ کے ربّ بندہ کی خبر دی

وَكَذَٰكَ مُوسَىٰ لَمَّا يُزَالُ مُتَوَسِّلًا

اور اسی طرح حضرت موسیٰ بھی آپ کا وسیلہ اختیار کیے رہے

بِكَ فِي الْقِيَامَةِ مُحْتَمِي بِحِمَاكَ

اور قیامت میں بھی آپ ہی کی حمایت کے طالب رہیں گے

وَهُودٌ وَيُونُسُ مِنْ بَهَاكَ تَحْمَلًا

اور حضرت ہود اور حضرت یونس نے بھی آپ ہی کے حسن سے زینت پائی

وَجَمَالُ يُوسُفَ مِنْ ضِيَاءِ سَنَاكَ

اور حضرت یوسف کا جمال بھی آپ ہی کے جمال با صفا کا پر تو تھا

قَدْ فُتَّتْ يَا طَهْ جَمِيعَ الْأَنْبِيَاءِ

اے طہ! آپ کو تمام انبیاء پر برتری حاصل ہوئی

طَرًّا أَفْسَبُ حَنِّ الذِّیْ أَسْرَاكَ

پاک ہے وہ جس نے ایک رات کو اپنے ملکوت کی سیر کرائی

وَاللّٰهُ يَا لَيْسِيْنُ مِثْلَكَ لَمْ يَكُنْ

خدا کی قسم، اے یسین! آپ جیسا تو تمام مخلوق میں

فِي الْعَالَمِيْنَ وَحَقٌّ مِنْ أَنْبَاكَ

نہ کوئی ہوا ہے نہ ہو گا، قسم ہے اُسی کی جس نے آپ کو سر بلند کیا

عَنْ وَصْفِكَ الشُّعْرَاءُ يَا مَدِّثُ

اے کسلی والے! آپ کے اوصافِ جمیلہ بیان کرنے سے بڑے بڑے

عَجَزُوا وَ كَلُّوا مِنْ صِفَاتِ عِلَاقِ

شعراء عاجز رہ گئے، آپ کے اوصافِ عالیہ کے سامنے زبانیں بند ہو جاتی ہیں

بِكَ لِي قَلْبٌ مُغْرَمٌ يَا سَيِّدِي

میرے سرکار! میرا حقیر دل آپ ہی کا شیدا ہے

وَحُشَاشَةٌ مَحْشُورَةٌ بِهَوَاكَ

اور میرے اندر تو آپ ہی کی محبت بھری ہوئی ہے

يَا أَكْرَمَ الثَّقَلَيْنِ يَا كَنْزَ الْوَرَى

اے تمام موجودات سے بزرگ و برتر! اے حاصلِ کائنات!

جُدُّ لِي بِجُودِكَ وَارْضِنِي بِرِضَاكَ

مجھے اپنی بخشش و عطا سے نوازیئے اور اپنی خوشنودی کی مسرت بخشئے

أَنَا طَامِعٌ بِالْجُودِ مِنْكَ وَلَمْ يَكُنْ

میں آپ کے جود و کرم کا دل سے طلب گار ہوں، کہ

لَا بِي حَنِيفَةٌ فِي الْأَنَاءِ سِوَاكَ

اس جہان میں ابو حنیفہ کے لیے آپ کے سوا اور کوئی نہیں ہے

صَلِّ عَلَيْكَ اللَّهُ يَا عِلْمَ الْهُدَى

اے ہدایت کے علم سر بلند! مشتاقینِ زیارت کے شوق بے حد

مَا حَنَّ مُشْتَاقٌ إِلَى مَثْوَاكَ

کے مطابق، قیامت تک اللہ کا درود سلام آپ پر نازل ہوتا ہے

حضرت امام شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ



حَمْدُ سَيِّدِ الْكَوْنَيْنِ وَالْثَّقَلَيْنِ

محمد سردار ہیں دونوں جہانوں کے، دونوں اہم مخلوق یعنی جن و

وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَمِنْ عَجَمٍ

انس کے اور عرب و عجم دونوں گروہوں کے

نَبِيِّنَا الْأَمْرُ النَّاهِي فَلَا أَحَدٌ

آپ ہمارے نبی ہیں اچھائیوں کا حکم دینے والے اور بُرائیوں کے

أَبْرَأَ فِي قَوْلٍ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمَ

روکنے والے آپ کے مقابلے میں ہاں اور نہیں کے اعتبار زیادہ سچا کوئی دوسرا نہیں ہے

هُوَ الْجَبِيبُ الَّذِي تُرْجَى شَفَاعَتُهُ

آپ ہی اللہ کے وہ حبیب ہیں جن کی شفاعت کی اُمید ہر خوف و ہراس

لِكُلِّ هَوْلٍ مِنَ الْأَهْوَالِ مُقْتَحِمٍ

میں اور قیامت کی شدید گھڑیوں میں لگائی جائے

دَعَا إِلَى اللَّهِ فَالْمُسْتَسْكُونَ بِهِ

آپ نے اللہ کی طرف دعوت عام دی پس جن لوگوں نے آپ کا دامن تمام یا

مُسْتَسْكُونَ بِحَبْلِ غَيْرِ مَنْقِصٍ

انہوں نے وہ رستی پکڑ لی جو سمجھی ٹوٹنے والی نہیں

وَفَاقَ النَّبِيِّينَ فِي خَلْقٍ وَفِي خُلُقٍ

آپ صورت و سیرت میں تمام پیغمبروں پر فوقیت رکھتے ہیں

وَلَمْ يَدَأْنُوهُ فِي عِلْمٍ وَلَا كَرَمٍ

اور علم ہو یا کرم کسی میں بھی کوئی بھی آپ کی برابری کو نہ پہنچا

وَكُلُّهُمْ مِنْ رَّسُولِ اللَّهِ مُلْتَمِسٌ

اللہ کے سب خواہاں ہیں اللہ کے رسول مقبول سے کہ

غُرْفًا مِنَ الْبَحْرِ أَوْ رَشَقًا مِنَ الدِّيمِ

اس دریائے کرم سے ایک چلو اور اس ابر رحمت سے ایک قطرہ مل جائے

مَنْزَرَةً عَنْ شَرِيكَ فِي مَحَاسِنِهِ

آپ کے محاسن میں کوئی شریک نہیں ہے

فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيهِ غَيْرُ مَنْقِصٍ

آپ حسن ذات کا وہ جوہر ہیں جو تقسیم نہیں ہوتا

دَعُ مَا دَعَتْهُ النَّصَارَىٰ فِي نَبِيِّهِمْ

صرف وہ بات چھوڑ دو جس کا دعویٰ نصراہوں نے اپنے نبی کے بارے میں کیا ہے

وَإِحْكُم بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِيهِ وَاحْكُم

اس کے بعد جو تمہارا جی چاہے حضور کی مدح میں کہو اور جو حکم چاہے لگاتے جاؤ

فَإِنَّ فَضْلَ رَسُولِ اللَّهِ لَيْسَ لَهُ

اللہ کے رسول کی فضیلتوں کی کوئی مد نہیں ہے

حَدٌّ فَيُعْرَبُ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمٍ

اور اس کا حق کوئی بولنے والی زبان ادا نہیں کر سکتی

وَكَيْفَ يُدْرِكُ فِي الدُّنْيَا حَقِيقَتَهُ

اور کیسے پائیں گے اس دنیا میں ان کی حقیقت کو

قَوْمٌ نِيَامٌ تَسْلَوْنَ عَنْهُ بِالْحُلُمِ

وہ لوگ جو خواب غفلت میں پڑے ہوئے ہوں

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيهِ إِنَّهُ بَشَرٌ

آپ کی ذات کے بارے میں علم کی رسائی یہیں تک ہے کہ آپ ایک بشر ہیں

وَأَنَّهُ خَيْرُ خَلْقِ اللَّهِ كُلِّهِمْ

اور اللہ کی مخلوق میں سب سے بہتر

أَبَانَ مَوْلِدُهُ عَنْ طَيْبِ عُنْصُرِهِ

آپ کی ولادت کے زمانے ہی سے آپ کی خوبیاں روشن ہوئیں

يَا طَيْبٌ مَبْتَدَأُ مِنْهُ وَمُخْتَمٌ

کیا کہنے آپ کی ابتداء کے اور کیا کہنے آپ کی انتہا کے

مولانا محمد فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ



مَلَأَ مَلَأَ ذِ سِوَى خَيْرِ الْوَرَى جَمَعًا

تو اب کوئی اُن کے ہوا نہیں ہے جو تمام مخلوقات سے

فِي الْخَلْقِ وَالْخُلُقِ وَالْإِحْسَانِ وَالْجُودِ

بہترین خلقت میں، عادت میں، احسان میں اور سخاوت میں

جَدَاةٌ نَقْدٌ لِمَنْ يَأْتِيهِ مُعْتَفِيًا

ان کی عنایت ہر اُس شخص کے لیے نجات ہے جو توبہ کر کے آئے

فَكَمْ هُنَاكَ مَنْ قُوْدٍ لِمَنْقُودٍ

یہاں مکافات گناہ کی بہترین شکلیں ہیں، پریشان حال کے لیے

أَحْمَى الصَّنَادِ يَدِ مَأْوَى النَّاسِ مَفْزَعُهُمْ

پریشانی اور گھبراہٹ میں سب سے بڑی پناہ ہیں لوگوں کے لیے

إِذْ يَفْزَعُونَ لِأَهْوَالِ صَنَادِ يَدِ

جب لوگ خوفناک صورتوں سے گھبرا اُٹھیں

إِخْتَارَهُ اللَّهُ مَحْبُوبًا وَارْسَلَهُ

اللہ نے انھیں محبوب منتخب کیا اور اپنی رحمت بنا کر

لِرَحْمَتِهِ وَارْشَادٍ وَتَسْدِيدٍ

ارشاد اور درستگی کے لیے بھیجا

وَقَاقِ النَّبِيِّينَ طُرًّا فِي الْكَمَالِ وَفِي

وہ تمام انبیاء پر فوقیت رکھتے ہیں، کمال میں بھی

الْجَمَالِ وَالْعِزِّ وَالْإِجْمَالِ وَالسُّودِ

جمال میں بھی، عزم میں بھی، خوبی میں بھی، سرداری میں بھی

إِنَّ الرَّسُولَ لَقَدْ فَاقَ وَاعْتَرَتْهُ

بلاشبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ گئے اور ان کی عمرت

سَفِينَةٌ مَسَوَاهَا الْجُودُ لَا الْجُودَى

ایک کشتی ہے جس کا مقام جود ہے جودی نہیں

أَفْدِيكَ يَا خَيْرَ الْمَوَارِدِ مُحْتَطًّا

میں آپ پر فدا، اسے بہترین پناہ حیرانی میں

قَدْ طَرَدَتْهُ الْمَعَاصِي أَيَّ تَطْرِيدٍ

خود گناہوں نے اسے دور پھینک دیا اور کتنی دور

أَشَدُّكَ فَأَقْبِلْ مَدْحِي كَرَامًا

میں نے آپ کے حضور یہ مدح پیش کی ہے اپنی کرم گتری سے قبول فرمائیے

حَتَّى أَفُوزَ بِأَنْشَادِي بِمَنْشُودِي

تاکہ میں اس شعر خوانی کے ذریعے دامن مقصود بھر پائوں

لَا شَكَّ أَنَّكَ غَوَتْ الْخَلْقُ أَجْمَعُ

اور اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ ساری مخلوقات کے فریادرس ہیں

وَلَا نُبَالِي أَبَاطِيلَ الْمَنَاقِدِ

اور میں اس سلسلے میں کسی کی ہرزہ سرائی پر واہ نہیں کرتا

عَلَيْكَ أَنْزَلِي صَلَوةُ اللَّهِ مَا مَدَحَتْ

آپ پر اللہ کی پاکیزہ ترین رحمتیں اس وقت تک برابر نازل ہوتی ہیں جتنک

فِي مَوْسِقِ الْبَانَ وَسَرَقَاعِ بَتَغْرَايِدِ

”بان“ کی ہر شاخوں پر (اس جنتانِ عالم میں) طائرانِ خوش الحان چماتے رہیں۔



ایک جن نے بارگاہ نبوی حاضر ہو کر پڑھا
کَلَّمَہُ اللّٰہُ بِالْحَجْرِ الْخَبِرِہِ

غُرُوشِ ہر غُوشِ خَرِاشَا

تیرا نور پہلے نمود تھا اوپر سے نیچے تک

شَغْلُوشِ قَعْرِ جَعْ طَرِاشَا

تو نے پردہ کیا ہم سے اتر کر عرش سے

صَغْرُوشِ بَغْرِ طَنَا شَا

تیرے عاشق نے پہچانا تجھے

مَزْ حَشْمِدِ طُشْكَاشَا

نام رکھا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرا

بَلْغَشِ مِزَا غَتِغِمَا

ملکوت میں تیرا نام احمد ہے

اَوِشْ نَعُشِ ہر غِشْہَا

اور لاہوت میں تیرا نام چھپا احد

فَعُشَا ضَغُشِ عَضْرَا

بندہ کیا اپنے کو بیچ دینا کے

اَوِشْ خُغُشِ وَضْ مُنْشَغَا

اور کچھ کہا حالتِ بندی میں

عَلْغَشِي ظُهْنُ غِرْفَشُ

عالموں نے ظاہر جانا عارفوں نے باطن

عَشِخْضُ مُغْنَا ظُهُشَا

عاشقوں نے ظاہر سے بھی اور مخفی بھی

حَضْشِغٌ وَ شُغْبٌ قَشْلِي

حدیث تیرا قال ہے
اَوْشٌ قَشُو طَغْرُ ضَشَا
اور باطن تم کو سمجھنا خراب کرے گا

اُظْفِئْنَا تَجْشُغْلُشَا

اور ظاہر تجھ کو اللہ سمجھنا کفر ہے

اَوْشٌ فَرْقِشُ حَلْفِشَا

اور فرقان تیرا حال کہے گا

مَعْجَشَا تَجْشِشُ فَغْشَا

معراج ہوا تجھ کو ایسا

كِنْخَفُ اَوْشُ طَغْرُ مَشَا

کہ نہیں ہوا نبیوں سے کسی کو

قُمْشِرْغُ فُخْشَا قَاشَا

چاند کر گیا انگلی سے دو ٹکڑے

وِضْغُشْنَا لُغْضُو غَاشَا

دونوں بفلوں میں سے دونوں نکل گئے

جَشْغَفَا كَفْشِرْ اِیْمَشْغَا

جن پر کافر ایمان نہیں لائے

مَغْشَغْرُ بَغْشِ كُكْغَشَا

میں اپنی قوم کے کروڑوں اس کے غلام کروں گا۔

اِیْمَشْ حَشْمِدْ شَغْشَا

ایمان لایا میں ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مع سب

اَغْشُغَا غُرْشَا غِشْغَشَا

قوم کے اب چاہتا ہوں کہ میری اولاد سب ایمان لائے

هَمْشِبْ عَرَفْشَقْشَا

ہمیشہ پہچاننے والے آپ کے قیامت تک رہیں

جَبْغَشُوا اَمَّا غِشْ عَرْضْشَا

اور امانت الہی کے ادا کرنے والے ہیں

یہ قصیدہ ایک جن نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت

قدسیتہ میں حاضر ہو کر پڑھا جس کا ترجمہ سلطان العارفین حضرت بابا

فرید الدین گنج شکر نے کیا۔



الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَمَرَ عَمَّ فَضْلُهُ وَإِحْسَانُهُ وَالْقَائِمُ
فِي كُلِّ شَيْءٍ دَلِيلُهُ وَبُرْهَانُهُ الَّذِي أَبْهَجَ فِي قُلُوبِ
الْعَارِفِينَ ذِكْرُهُ وَعِرْفَانُهُ وَأَدْرَكَ ذُنُوبَ
الْمُسْتَغْفِرِينَ عَفْوُهُ وَغُفْرَانُهُ وَأَهْلَكَ جُمُوعَ
الْمُسْتَكْبِرِينَ قَهْرُهُ وَسُلْطَانُهُ وَذَلَّ مَنْ أَذَلَّهُ
وَعِصْيَانُهُ سُبْحَانَهُ سُبْحَانَهُ فَهُوَ سَرَّاجِمُ
الْخَلْقِ وَرَحْمَانُهُ تَعَالَى عَنْ بِسْمَةِ الْحُدُوثِ
وَشَيْنِ الْعُيُوبِ وَشَانِهِ وَنَشْكُرُهُ عَلَى مَا
مَنْ عَلَيْنَا بِكِتَابِهِ لَا سِرْطُبٌ وَلَا يَابِسٌ إِلَّا
وَفِيهِ بَيَانُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَاقِبَةِ مَنْ غَرَّه
طُغْيَانُهُ نَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ

فِي ذَاتِهِ وَصِفَاتِهِ لَا شَرِيكَ لَهُ وَلَا نِدَّ لَهُ وَلَا حِدَّةَ
وَلَا شِدَّةَ لَهُ وَلَا مَكَانَ لَهُ وَلَا زَمَانَ لَهُ وَلَا كُفُولَهُ
وَلَا كِفِيلَ لَهُ وَلَا نُصِيرَ لَهُ وَلَا مِثْلَ لَهُ وَلَا مِثْلًا^{كَلَّةً}
وَلَا مِثِيلَ لَهُ وَلَا وَضِدَ لَهُ وَلَا نِدَّ لَهُ وَلَا وَلَدَ لَهُ
وَلَا وَالِدَ لَهُ وَلَا نَزْوَجَ لَهُ وَلَا مَوْلُودَ لَهُ وَلَا
عَدِيلَ لَهُ. أَحَدٌ وَاحِدٌ صَمَدِيٌّ أَشْرَافِيٌّ سُرْمَدِيٌّ
دِيمُومِيٌّ نُورِيٌّ أَبَدِيٌّ لَا نَزْوَالَ لَهُ وَلَا يَنْقُصُ
مِنْهُ شَيْءٌ وَلَا دَخِيلَ لَهُ وَشَهِدَ أَنَّ سَيِّدَنَا وَ
مَوْلَانَا وَشَفِيعَنَا وَطَبِيبَنَا وَطَبِيبَ قُلُوبِنَا
وَطَبِيبَ أَجْسَادِنَا وَطَبِيبَ أَبْصَارِنَا وَ
طَبِيبَ أَسْرُوحِنَا وَطَبِيبَ دُنْيَانَا وَطَبِيبَ
أَوَّلِنَا وَطَبِيبَ آخِرِنَا وَطَبِيبَ ظَاهِرِنَا وَ
طَبِيبَ بَاطِنِنَا وَطَبِيبَ أَرْضِنَا وَطَبِيبَ
سَمَاءِنَا وَطَبِيبَ قُرْآنِنَا وَطَبِيبَ عُلُومِنَا وَ
طَبِيبَ أَعْمَالِنَا وَطَبِيبَ أَقْوَالِنَا وَطَبِيبَ

حَیَاتِنَا وَطِیْبَ مَمَاتِنَا وَجِیْبِنَا وَجِیْبَ رَیْبِنَا
وَمُحِبُّوْنَا وَمُحِبُّوْبَ رَیْبِنَا وَغُوثُنَا وَغِثُنَا وَغِیَا
وَمُغِیْثُنَا وَغُوثُنَا وَغِیْثُنَا وَمُعِیْنُنَا وَنُورُنَا وَ
نُورَ رَیْبِنَا وَنُورَ اَجْسَادِنَا وَنُورَ اَسْرَ وَاِحْنَا وَ
نُورَ یَمِیْنِنَا وَنُورَ اَیْدِیْنَا وَنُورَ دِیْنِنَا وَنُورَ
اِیْمَانِنَا وَنُورَ اِسْلَامِنَا وَنُورَ دُنْیَانَا وَنُورَ اَوَّلِنَا
وَنُورَ اٰخِرِنَا وَنُورَ ظَاهِرِنَا وَنُورَ بَاطِنِنَا وَنُورَ
بُیُوْتِنَا وَنُورَ قُبُوْرِنَا وَقُلُوْبِنَا وَنُورَ اَبْصَارِنَا
وَنُورَ اَسْمَاعِنَا وَنُورَ اَسْرَضِنَا وَنُورَ سَمَاعِنَا
وَنُورَ قُرْاٰنِنَا وَنُورَ عُلُوْمِنَا وَنُورَ اَعْمَالِنَا وَ
نُورَ اَقْوَالِنَا وَنُورَ حَیَاتِنَا وَنُورَ مَمَاتِنَا وَنُورَ
عُیُوْنِنَا وَهُوَ نُورٌ وَنُورٌ عَلٰی نُورٍ وَهُوَ اَوَّلُ مِنْ
كُلِّ نُورٍ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ
وَاَهْلِ بَيْتِهِ وَذُرِّائِهِ وَعِثْرَتِهِ وَعَشِیْرَتِهِ وَ
اَحْبَائِهِ وَاَوْلِیَائِهِ وَجَمِیْعَ اَبْرَارِهِ وَصَلَحَائِهِ وَ
اُمَّتِهِ اَجْمَعِیْنِ

أَمَّا بَعْدُ

فَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي الْكَلَامِ الْقَدِيمِ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْآنَ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ۝

”خبردار۔ تحقیق اللہ کے دوستوں کو کچھ خوف نہیں ہوتا اور نہ ہی ان کو کوئی غم ہوتا ہے۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں۔“

تفسیر

اس آیت کی تفسیر یہ ہے کہ جس مضمون کے انکار کا احتمال ہو وہاں عربی میں اَلَا یَا رَانَ یَا هَا وغیرہ حروف تنبیہ لائے جاتے ہیں۔ چونکہ رب کو علم تھا کہ اولیاء اللہ کے فضائل و کمالات، اُن کے مراتب و درجات اور اُن کے قدرت و اختیارات، اور اُن کے مناقب کے بہت سے منکر پیدا ہونے والے ہیں۔ لہذا اس مضمون کو دو حروف تاکید سے شروع فرمایا۔ اَلَا۔ رَانَ۔ خبردار۔ بیشک۔ تحقیق۔ اولیاء ولی کی جمع ہے۔ ولی کے چند معنی ہیں :-

قریب۔ دوست۔ ناصر۔ مددگار۔ والی۔ اس جگہ ولی بمعنی قریب ہے یا بمعنی دوست۔ یعنی اللہ کے قریب۔ دوست۔ رہنے والے یا اللہ کے دین کے مددگار۔

اللہ کے دوست اولیاء اللہ کہلاتے ہیں جنہیں رب نے منتخب فرمایا اور شیطان کے دوست جنہیں شیطاں یا ہمارے نفوس نے منتخب کیا اولیاء الشیاطین یا اولیاء من دون اللہ یا حزب الشیاطین کہلاتے ہیں۔ قرآن کریم نے اولیاء من دون اللہ کی سخت مذمت فرمائی۔ ان کے ماننے والوں کو کافر فرمایا اور اولیاء کے مناقب بیان کیے۔ یہ آیت اولیاء اللہ کے محامد کی ہے۔ اسی لیے فرمایا اولیاء اللہ تاکہ اولیاء شیطاں نکل جاویں۔ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ فرما کر اللہ تبارک و تعالیٰ نے اولیاء اللہ کو دنیا کے خطرات سے بے خوف کر دیا ہے اور قیامت سے ان کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے محفوظ کر دیا ہے۔ یعنی اولیاء اللہ کو نہ دنیا کا خوف ہے اور نہ ہی قیامت کا غم ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان حضرات کو دونوں جہان میں محفوظ کر رکھا ہے۔

امام اہل سنت و جماعت حضرت مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان مجید کے حاشیہ پر رقم طراز ہیں کہ:

ولی کی اصل دلاء سے ہے جو قرب و نصرت کے معنی میں ہے۔ ولی اللہ وہ ہے جو بقیہ سے قرب الہی حاصل کرے اور طاعت الہی میں مشغول رہے اور اس کا دل نور جلال کی معرفت میں مستغرق ہو۔ جب وہ دیکھے تو دلائل قدرت الہی کو دیکھے اور جب سنے تو آیات الہی سنے، اور جب بولے تو اپنے رب کی ثناء ہی کے ساتھ بولے، اور جب حرکت کرے تو طاعت الہی میں حرکت کرے، اور جب کوشش کرے تو اسی امر میں کوشش کرے جو ذریعہ قرب الہی ہو۔ اللہ کے ذکر سے نہ تھکے اور دل کی آنکھ سے خدا کے سوا کوئی نہ دیکھے۔ یہ صفت اولیاء اللہ کی ہے۔ جب بندہ اس حال پر پہنچتا ہے تو اللہ اس کا ناصر اور معین و مددگار ہوتا ہے۔ ابن زید نے کہا کہ ولی اللہ وہ ہے جو اس آیت میں آیت مذکور ہے الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ۔ یعنی ایمان و تقویٰ دونوں کا جامع ہو۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہیں تشریف لے جا رہے تھے کہ ایک نوجوان نے آپ کے قدم پر قدم رکھ کر کہا کہ یوں شیخ کے قدم پر قدم رکھا کرتے ہیں۔ ایک پوچھتا ہے آپ کی بغل میں تھی اُس نے کہا کہ یا شیخ ایک ٹکڑا اس سے مجھے بھی عنایت فرمائیں تاکہ آپ کی برکات مجھے بھی حاصل ہوں۔ فرمایا اگر تو بایزید کی پوچھتا رہا ہے تو تجھے کچھ فائدہ حاصل نہ ہو گا جب تک کہ بایزید جیسا کام نہ کرے گا۔

نیک میں بائیں اگر اسل ولی

تو اگر اسل دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمن ایشیاں سزائے لعنت است

ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ناقصاں پیر کامل کا ملاں راہنما

ناقصوں کے کامل پیر اہل کامل کو راستہ دکھانے والے

نور حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیر کامل صورتِ خلیل الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُب درویشاں کلیدِ جنت است

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنج بخش فیض عالم مظہر نورِ خدا

غزائے بخشش عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اہل کامل کو راستہ دکھانے والے

جنتی اور دوزخی کا فیصلہ فرمانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ خلیفہ ہارون الرشید اپنی بیوی زبیدہ سے مناظرہ کر رہا تھا اثنائے گفتگو زبیدہ نے ہارون الرشید کو دوزخی کہہ دیا۔ ہارون الرشید نے کہا کہ اگر میں دوزخی ہوں تو تمہیں میری طرف سے طلاق ہے۔ غرض دونوں آپس سے جُدا ہو گئے۔ چونکہ خلیفہ کو زبیدہ سے بہت محبت تھی۔ اور زبیدہ بھی خلیفہ کو نہایت محبوب رکھتی تھی۔ اس لیے دونوں بے قرار ہوئے۔ تمام علماء کرام کو جمع کر کے فتویٰ طلب کیا۔ مگر چپ سے اور کہنے لگے کہ سوائے ذاتِ الہ العالین کے کوئی نہیں جانتا کہ خلیفہ دوزخی ہے یا بہشتی۔ اس وقت حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی آپ کی مجلس میں موجود تھے اور عمر میں بھی گیارہ سال سے کم تھے۔ آپ نے کھڑے ہو کر کہا کہ اس مسئلہ کا جواب میں دیتا ہوں۔ سب لوگ حیران رہ گئے کہ ایک بچہ کیا جواب دے سکتا ہے۔ تب ہارون الرشید نے آپ کو بلا کر پوچھا تو آپ نے کہا کہ چونکہ آپ سائل ہیں اس لیے تخت سے نیچے اتر جائیں اور مجھے تخت پر بیٹھنے دیں۔ تب میں جواب دوں گا۔ خلیفہ نے ایسا ہی کیا۔ جب آپ تخت پر بیٹھ گئے تو فرمایا کہ تمہارے سوال کا جواب بعد میں دوں گا پہلے تم میری بات کا جواب دو۔ پوچھا کیا سوال ہے۔ فرمایا کہ کیا کبھی کسی گناہ کے کر سکنے کی ہمت ہوتے ہوئے تم نے خوفِ خداوندی سے اس گناہ کو ترک کیا۔ خلیفہ نے کہا کہ ہاں۔ تب آپ نے فرمایا کہ میں حکم دیتا ہوں کہ تم بہشتی ہو۔ تمام علماء کرام نے یہ سُن کر کہا کہ یہ کس طرح اور کس حکم سے۔ آپ نے فرمایا قرآن کتاب ہے "وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنْ الْهَوَىٰ فَيَا لِحُجَّةٍ هِيَ الْمَأْوَىٰ"۔ یہ آیت سُن کر تمام علماء کرام آفرین کہتے ہوئے کہنے لگے کہ جب بچپن میں یہ حال ہے تو جوانی میں کیا ہوگا۔



گفتہ او گفتہ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے

اگرچہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو

سایہ یزدال بود بندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے

مردہ ایں عالم و زندہ خدا

بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا

سوسال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

چون محمّد در میانِ انبیاء

ایسا ہے جیسا کہ محمّد انبیاء کے درمیان

حضرت عبد اللہ بن مبارک اور ایک شہزادے کو زیارت نبوی کا حصول

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک مسجد سے نکلے۔ راستے میں ایک سید زادے سے ملاقات ہوئی تو اُس نے آپ سے کہا کہ اے ہندو زادے یہ کیا ٹھاٹھ بنا رکھا ہے؟ میں باوجود اس کے کہ رسول خدا علیہ التیمۃ والثناء کا فرزند ہونے کے بڑی مشکل سے مدوزی کہا کرتا ہوں اور تو اس قدر شان و شوکت کے ساتھ آپ نے فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ جو کچھ تیرے جد ماجد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میں اس پر عمل پیرا ہوں اور تم عمل پیرا نہیں ہو۔ اسی رات آپ نے خواب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی کہ آپ ناراض ہیں۔ ناراض ہونے کی وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا اے عبد اللہ! تو نے میرے فرزند کو طعنہ دیا ہے۔ جب عبد اللہ خواب سے بیدار ہوئے تو اس سید زادے کی تلاش میں نکلے تاکہ معافی مانگیں۔ اللہ کی قدرت کہ اُسی رات اُس سید زادے کو بھی نبی کریم علیہ السلام کی زیارت نصیب ہوئی اور اُسے فرمایا کہ جب تیری یہ حالت تھی تو تو نے عبد اللہ بن مبارک کے ساتھ ایسا سلوک کیوں کیا

اگر تو یہ لفظ نہ کہتا تو نہ طعنہ سنتا۔ وہ بھی خواب سے بیدار ہو کر آپ کی تلاش میں نکلا تا کہ ملے
مانگے۔ راستہ میں دونوں کی ملاقات ہو گئی۔ ایک دوسرے نے اپنا خواب بیان کر کے
معافی مانگی اور آئندہ کے لیے توبہ کی۔

اَللّٰهُ حَقٌّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحْبَتِ طَالِعٍ تَرِاطَالِعُ كُنْدٍ

اُدُر بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

اِسْ هِزَارِ اَلْكَعْبِيَّةِ دَلْ بَهْتَرِ

اِس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دَلْ تَحِلِّيْ جَلِيْلٍ اَبْسَرِ

دل اللہ تعالیٰ کی تجسّی گاہ ہے

اَللّٰهُ كُفْتَةُ اللّٰهِ

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحْبَتِ صَالِحٍ تَرِاطَالِعُ كُنْدٍ

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دَلْ بَدَسْتِ اَوْرْ كِهْ رَجْ اَكْبَرِ

دوسروں کی بدلداری کر کہ یہ حج اکبر ہے

كَعْبَةُ تَقْمِيْرِ خَلِيْلٍ اَطْهَرِ

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

عجائب و اسرار کا انکشاف

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا
کہ جب میرے پروردگار نے مجھے تمام موجودات سے مستغنی کر دیا اور اپنے نور سے منور کر کے
اپنے عجائب و اسرار کا محرم بنایا اور اپنی عظمت و ہیبت مجھ پر ظاہر فرمائی تو میں نے یقین
کی آنکھوں سے حق تعالیٰ کو دیکھا اور حق سے اپنی طرف دیکھ کر اپنی صفات پر نظر کی تو معلوم
ہوا کہ نور الہی کے مقابلے میں میرا نور سراسر تاریکی ہے اور میری عظمت اُس کی عظمت کے
مقابلے میں سراسر حقارت۔ اور اُس کی عزت کے مقابلے میں میری عزت بالکل نابود۔
وہاں ہر طرف صفائی ہی صفائی ہے اور مجھ میں کدورت ہی کدورت۔ پھر نگاہ کی تو

اپنے نور میں اس کا نور دیکھا۔ اور اُس کی عزت و عظمت میں اپنی عزت و عظمت کو دیکھا۔ اور معلوم ہوا کہ جو میں کرتا ہوں اُسی کی قدرت سے کرتا ہوں۔ جب اس کا نور میرے دل میں چمکا تو انصاف و حقیقت کی نگاہ سے دیکھنے پر معلوم ہوا کہ ساری عبادت حق کی طرف سے ہی تھی نہ کہ میری طرف سے۔ میرا خیال تھا کہ میں اُس کی عبادت کرتا ہوں لیکن معاملہ برعکس نکلا۔ میں نے عرض کیا۔ الہی! کیا معاملہ ہے۔ جواب ملا کہ سب کچھ میں ہی ہوں اگرچہ افعال تجھ سے سرزد ہوتے ہیں لیکن ان کی توفیق میں ہی دیتا ہوں۔ پھر میں نے حق تعالیٰ کی طرف نگاہ کی۔ تو حق تعالیٰ کو حقیقت میں دیکھ کر وہاں پر قیام اور اکرام کیا اور کوشش کے کان بند کر دیے اور زُبان کی زُبان کو نامرادی کے منہ میں بند کر کے کسی علم کو ترک کر دیا اور نفسِ امارہ کی زحمت کو درمیان سے اٹھا دیا۔ تب میں نے تمام موجودات کو حق سے دیکھا اور جب میں نے زُبانِ لطف سے اُس کی مناجات کی اور علم حق حاصل ہوا اور اسی کے نور سے اسے دیکھا اور اُس نے مجھ سے فرمایا۔ اے بایزید! تو بغیر سب کے سب کے ساتھ ہے۔ میں نے عرض کی الہی! میں اس پر مغرور نہیں ہوں۔ اور اپنی ہستی پر تجھ سے بے پرواہ نہیں ہو سکتا۔ ہاں تو بغیر میرے میرا ہو جا۔ یہ میرے واسطے بہ نسبت اس کے کہ میں تیرے بغیر اپنا بن جاؤں بہتر ہے کیونکہ میں تیرے ذریعے سے باتیں کرتا ہوں اس لیے یہ دستور ہے کہ تیرے بغیر نفس کے ساتھ تیرے کوچہ میں آؤں۔ ارشاد ربانی ہوا کہ اب شریعت کا خیال کر۔ اور امر و نہی کی حد سے باہر ہرگز نہ نکل تا کہ تیری کوششوں کو ہم منظور کر لیں۔ میں نے عرض کی کہ میری مراد ہے۔ اور اگر تو مذمت کرے تو تو عیب و نقصان سے پاک و منزہ ہے۔ مجھ سے فرمایا کہ یہ تو نے کس سے سیکھا۔ عرض کیا کہ سائل مسئلہ کی نسبت بہتر جانتا ہے کیونکہ وہ مراد یہی ہے اور مرید بھی حجاب میں ہے اور عجیب بھی۔

جب مجھے صفائی حاصل ہو گئی تو میرے دل نے رضائے حق کی ندا کو سنا اور وہ

مجھ سے خوش ہوا اور اپنے نور سے مجھے منور کیا اور ظلمتِ نفس اور کدورتِ بشریت کو نظر انداز کر دیا۔ تب میں سمجھا کہ میں زندہ ہوں اور اس کے فضل و کرم سے خوشی کی بساط بچھائی ہے فرمایا کہ جو کچھ تو چاہتا ہے مانگ لے۔ میں نے کہا میں تجھے چاہتا ہوں جو کہ افضل سے افضل تر اور کرم سے بزرگ تر ہے اور تجھ سے تجھی پر قناعت کرتا ہوں۔ جب تو میرا ہے تو میں فضل و کرم کی کتاب کو پیٹ دیتا ہوں تو ماسوا کو میرے سامنے نہ لا۔ اور اپنے آپ سے مجھے کو باز نہ رکھ۔ چنانچہ تھوڑی دیر تک مجھے اس غرض کا کوئی جواب نہ ملا۔ پھر کرامت کے تاج کو میرے سر پر رکھ کر فرمایا کہ تو سچا ہے اور سچ کا متلاشی ہے۔ تو نے حق دیکھ لیا اور سن لیا۔ میں نے عرض کیا کہ سب کچھ سنا تجھ ہی سے ہے۔ پھر میں نے ثناء کی اور مجھے کبریائی کے بازو دیئے گئے جن کی مدد سے میں نے عزا کے میدان طے کر لیے اور اس کی کارگیری کے کمالات کو دیکھا جب اُس نے میری کمزوری کو دیکھا اور نیاز مندی کو پہچان لیا تو اپنی قوت کے ساتھ مجھے قوی بنادیا اور اپنی زینت سے آراستہ فرمایا اور تاج کرامت میرے سر پر رکھ کر توجید کا دروازہ مجھ پر کھول دیا۔ جب مجھے میری صفات کا اس کی صفات میں مل جانے کی اطلاع ہوئی تو اپنی خودی سے مشرف فرما کر اپنی بارگاہ سے میرا نام رکھا۔ ڈوئی جاتی رہی اور یکتائی ظاہر ہو گئی۔ پھر فرمایا کہ جو تیری رضا ہے وہی میری رضا ہے۔ تیری بات میں کسی قسم کی آلائش نہیں ہونی چاہیے تاکہ مجھے کوئی مغرور نہ کر سکے۔ اس کے بعد مجھے زخم لگایا اور دوبارہ زندہ کر دیا۔ جب امتحان کی بھٹی سے نکلا تو زیادہ خالص بن کر نکلا۔ فرمایا **حسن المملک** "یعنی کس کی بادشاہی ہے۔ میں نے عرض کی تیری۔ پھر فرمایا کہ کس کا حکم ہے۔ عرض کیا کہ تیرا۔ پھر پوچھا کہ کس کا اختیار ہے جواب دیا تیرا۔ چونکہ یہ عہد و پیمان کی بات تھی۔ جو اس نے شروع میں سننی چاہی تاکہ مجھ پر یہ حقیقت ظاہر کر دے کہ اگر میری رحمت بر دے گا نہ آئی تو مخلوقات کو بالکل ایلام

نہ ہوتا۔ اگر محبت نہ ہوتی تو نہ ہی قدرت ہوتی اور نہ ہی میں ہوتا۔ پھر جباری کے باعث قہر کی نگاہ سے میری طرف دیکھا تو میرا نام و نشان بھی نظر نہ آیا۔ پھر جب مستی میں میں نے تمام جنگل طے کر لیے اور آتش غیرت سے ساری کھٹالیوں میں پگھلا کر رکھ دیا اور میدانِ قضا میں طلب کے گھوڑے کو دوڑایا تو نیاز سے بڑھ کر اور کوئی شکار نظر نہ آیا اور خاموشی سے بہتر اور کوئی چراغ نظر نہ آیا اور کوئی بات سوائے اُس کے اچھی نظر نہ آئی اس لیے سر اٹے ملکوت میں قیام کر لیا۔ صبر کا پیرا ہن پہن لیا۔ پھر طلب اس حد تک پہنچ گیا کہ بشریت کا ظاہر و باطن خالی دیکھا۔ اس کے بعد قضا و خدا نے میرے تاریک سینے پر فراخی کر دی۔ توحید اور تجربہ کی زبان دی۔ اس لیے اب میری زبان لطفِ صمدانی سے ہے اور میرا دل نورِ ربانی سے اور آنکھ صفتِ یزدانی سے۔ میں اس مدد سے بولتا ہوں اور قوت حاصل کرتا ہوں۔ چونکہ میں اسی سے زندہ ہوں۔ اس لیے ہرگز نہیں مرتا۔ اور چونکہ میں اس مقام پر پہنچ گیا ہوں اس لیے میری زبان توحید کی زبان ہے۔ میری زبان ابدی ہے اور اشارات ازلی۔ میری جان تجرید کی جان ہے۔ میں خود بخود نہیں کہتا تا کہ محدث نہ بن جاؤں۔ اور نہ ہی خود کہتا ہوں تا کہ مذکر نہ بن جاؤں۔ جس طرح چاہتا ہے زبان کو وہی حرکت دیتا ہے۔ میں تو درمیان میں صرف مرجان ہوں۔ حقیقت میں گفتگو کرنے والا وہی ہے۔ میں نہیں ہوں۔ چونکہ اس نے مجھے یزدانی دی ہے اس لیے فرمایا کہ خلقت تجھے دیکھنا چاہتی ہے۔ لیکن میں نے عرض کیا کہ میں مخلوق سے وابستہ نہیں چاہتا۔ یا اگر تو مخلوق پر میرا ظور چاہتا ہے تو میں تیرے احکام کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا۔ مجھے اپنی وحدانیت سے آراستہ کرتا کہ مخلوق مجھے دیکھے۔ میرے درمیان کوئی واسطہ نہیں رہے۔

میری یہ مراد پوری کر دی گئی اور کرامت کا تاج میرے سر پر رکھا گیا اور عددِ بشریت سے مجھے پار کر دیا اس کے بعد حکم کیا کہ میری مخلوق کے پاس جاؤ۔ میں نے ابھی ایک ہی قدم بارگاہ سے باہر رکھا تھا کہ دوسرے قدم پر گر پڑا۔ اسی وقت لطفِ غیب سے آواز

سنائی دی کہ میرے دوست کو واپس لے آؤ کیونکہ وہ میری بے ادبی نہیں کر سکتا اور میرے
سوا کسی اور کی راہ پر نہیں چلتا۔ جب میں وحدانیت کو پہنچا تو وہ پہلا ہی لمحہ تھا جب میں
نے توحید کو دیکھا کئی سال تک فہم کے قدموں سے اس وادی میں چلتا رہا۔ پھر ایک
پردہ بن گیا جس کی آنکھ یگانگی کی تھی۔ جب میں مخلوق سے غائب ہوا تو میں نے
کہا کہ میں خالق تک پہنچ گیا ہوں۔ اس کے بعد میں نے وادی ربوبیت سے سر نکالا
اور ایک پیالہ پیا جس سے ابد تک ذکر کی پیاس نہ بجھی۔ اس کے بعد وحدانیت
کے میدان میں اُتر آئیں ہزار سال تک وہاں اُڑتا رہا اور پھر تیس ہزار سال تک اُلوہیت کے
میدان میں اُڑتا رہا۔ اور تیس ہزار سال تک فردانیت کے میدان میں۔ نوے ہزار سال
گزر جانے کے بعد میں نے بایزید کو دیکھا۔ جو کچھ دیکھا وہ میں ہی تھا۔ اس کے بعد چار ہزار
واہیاں طے کیں اور ولایت کے آخری درجے کو پہنچا۔ غور کرنے پر معلوم ہوا کہ میں انبیاء
کے ابتدائی درجے پر ہوں۔ انبیاء کے انتہائی درجے کی کوئی حد نہیں۔ میری رُوح ملکوت
کے تمام ملک پر پھری۔ اُسے بہشت و دوزخ دکھایا گیا لیکن اُس نے کسی طرف بھی کوئی توجہ
نہ کی جو اُس کے سامنے آیا کسی میں بھی اس کی طاقت تھی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی جان تک پہنچ سکے۔ مگر سلام کیا۔ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جان تک میری
رُوح پہنچی تو اُسے لاکھوں آتشی دریاؤں کی طرح دیکھا جس میں ہزاروں نور کے حجاب
تھے۔ اگر میں پہلے ہی دریا میں قدم رکھتا تو جل جاتا اور تباہ و برباد ہو جاتا۔ چنانچہ اس خوف
و دہشت سے میں اس قدر مدہوش ہو گیا کہ میں کچھ بھی نہ رہا۔ اگرچہ میں نے بہت چاہا کہ حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خیمے کی رسی ہی کو دیکھ سکوں لیکن میری جرأت نہ ہو سکتی تھی حالانکہ میں
اللہ تعالیٰ تک پہنچ گیا تھا۔ جب تک کوئی شخص لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی وادی کو طے نہ
کرے گا تو مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ تک نہیں پہنچ سکے گا۔ اگرچہ یہ دونوں وادیاں
ایک ہی ہیں۔

ازاں بعد حضرت بایزید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا اے اللہ العلیین میں نے جو کچھ دیکھا وہ میں ہی تھا اب میں اپنا آپ لے کر تیری راہ تک پہنچ نہیں سکتا اور خودی کے باعث نہیں گزر سکتا۔ اب مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ ارشاد خداوندی ہوا کہ اے بایزید تو ہمارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کے سوا اپنی خودی سے نجات نہیں پاسکتا اس لیے اپنی آنکھوں میں اس کی خاک قدم کو سرسبز بنا کر ڈال اور اسی کی فرماں برداری پر قائم رہو۔

نیک میں باشی اگر اسل دلی

تو اگر اسل دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دید پیر دید کبریا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمن ایشیاں سزائے لعنت است

ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ماقصاں پیر کامل کا ملاں ارہمنا

ماقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

نور حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیر کامل صورت ظل الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُب درویشاں کلید جنت است

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا

غزائے بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

دو ہزار یہودیوں کا قبول اسلام

جب حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ہوا اور جنازہ اٹھایا گیا تو پرندے آپ کے جنازے پر ٹپکتے تھے۔ اس دن دو ہزار یہودی اور آتش پرست مشرف بہ اسلام ہوئے۔ کسی نے ایک بزرگ سے پوچھا کہ یہ کیا وجہ ہے۔ فرمایا آپ کی دعائیں مقبول ہوئیں جو آپ نے بوقت وصال کی تھیں، اول یہ کہ الہی! جسے تو نے ایمان سے سرفراز فرمایا ہے اسے حالت ایمان میں ہی موت دے اور شیطان کی شیطنت سے محفوظ فرما۔ اور جسے ایمان نہیں دیا اسے ایمان سے سرفراز فرما۔

ظاہر میں زندہ حقیقت میں مُردہ بن

ایک کا ذکر ہے کہ حضور غوث اعظم محبوب سبحانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ:

”اے قوم! اس خالق کو پہچانو اور اس کے سامنے اُوب سے رہو جب تک تمہارے دل اس سے دور ہیں تم بے اُوب بنے رہو گے۔ پس جب تمہارے قلوب اس سے نزدیک ہو جائیں گے قلوب اچھا اوب کرنے لگیں گے۔ غلاموں کی دروازہ پر بیہودہ بکو اس بادشاہ کے سوار ہونے سے پہلے تک رہتی ہے پس جب بادشاہ سوار ہو جاتا ہے تو غلاموں کو گونگا پن آ جاتا ہے اور با اُوب ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ بادشاہ سے نزدیک ہونے والے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک ایک گوشے کی طرف بھاگنے لگتا ہے خلق کی طرف توجہ بھی بعینہ اللہ تعالیٰ سے اعراض ہے۔ تجھے فلاح و نجات جب تک حاصل نہیں ہو سکتی کہ جب تک تو دوستوں سے علیحدہ نہ ہو اور اسباب سے قطع تعلق نہ کرے اور نفع و نقصان میں مخلوق کی طرف توجہ کو نہ چھوڑ دے۔ تم بظاہر تندرست ہو لیکن باطن میں بیمار۔ تم بظاہر غنی ہو حقیقتہً فقیر، بظاہر زندہ ہو حقیقتہً مردہ، بظاہر موجود ہو حقیقتہً معدوم۔ یہ اللہ تعالیٰ سے بھاگنا، اس سے روگردانی کرنا کب تک رہے گی۔ دنیا کی تعمیر و آبادی آخرت کی بربادی و خرابی کب تک کرو گے۔ تم میں سے ہر ایک کے ایک ہی قلب تو ہے پس اس سے دنیا و آخرت دونوں کی کیسے محبت کرو گے اس میں خلق و خالق دونوں کیسے سما جائیں گے۔ یہ بات ایک حالت میں کیونکر حاصل ہو سکتی ہے۔ یہ دعویٰ جھوٹا ہے اور حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ

والتسليم نے فرمایا کہ جھوٹ ایمان سے دوری رکھنے والا ہے۔ ہر ہر برتن سے وہی پکتا ہے جو اس میں موجود ہو تیرے عمل تیرے اعتقاد پر دلیل ہیں۔ تیرا ظاہر تیرے باطن پر دلیل ہے اور اسی واسطے بعض اہل اللہ نے فرمایا کہ ظاہر باطن کا عنوان ہے۔ تیرا باطن اللہ تعالیٰ اور اس کے خاص بندوں کے نزدیک ظاہر ہے۔ ان خاص بندگان خدا سے اگر کوئی تیرے ہاتھ لگ جائے تو اس کے روبرو ادب کے ساتھ رہ اور توبہ کر اور اس کی ملاقات سے پہلے اپنے گناہوں سے توبہ کر، اس کے روبرو ذلیل ہو کر رہ اور اس کے لیے تواضع کر۔ جب تو صلحین کے لیے تواضع کرے گا پس تو نے اللہ تعالیٰ کی تواضع کی۔ تواضع اختیار کر بہ تحقیق جو تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بلند کر دیتا ہے۔ جو تجھ سے بڑا ہو اس کے روبرو نہایت ادب سے پیش آ۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسليم نے فرمایا ہے کہ برکت تمہارے بڑوں کے ساتھ ہے۔ پھر جناب غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے شرح حدیث میں فرمایا کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسليم نے اس حدیث میں محض عمر کی بڑائی مراد نہیں لی بلکہ کبریا کے ساتھ اوامر میں بجا آوری احکام الہی اور منہیات میں امور منہیہ سے باز رہنا، اور کتاب و سنت کا لازم پکڑنا جو تقویٰ کے ساتھ ہو ان کا بھی اضافہ فرمایا ہے۔ حقیقتاً فرمانبردار ہی بڑا ہے ورنہ کتنے باعتبار عمر کے بوڑھے ہیں جن کی تعظیم اور ان پر سلام کرنا بھی جائز نہیں اور ان کے دیکھنے میں برکت بھی نہیں۔ اکابر وہ ہیں جو متقی، صالح، پرہیزگار، علم پر عمل کرنے والے عمل میں اخلاص کرنے والے ہیں۔ اکابر وہی ہیں جن کے قلوب صاف اور ماسوی اللہ سے اعراض کرنے والے ہیں۔ اکابر وہی

اہل قلوب ہیں جو عارف باللہ ہیں اور خدا کے لیے عمل کرنے والے اور اس سے قریب۔ قلوب کا علم جب بڑا ہو جاتا ہے وہ اپنے اللہ تعالیٰ سے قریب ہو جاتا ہے۔ ہر وہ دل جس میں دنیا کی محبت ہے وہ اللہ تعالیٰ سے محبوب ہے اور ہر قلب جس میں آخرت کی محبت ہے پس وہ اللہ کے قرب سے محبوب ہے۔ جس قدر تجھے دنیا میں رغبت ہوگی اُسی قدر تیری آخرت میں رغبت کم ہو جائے گی اور جس قدر تیری رغبت آخرت میں ہوگی اُسی اندازہ سے تیری محبت اللہ تعالیٰ کے ساتھ کم ہو جائے گی۔ تم اپنی حیثیت و مراتب کو پہچانو اور اپنے نفوس کو ایسی منزل پہ نہ چھوڑو جس میں اللہ تعالیٰ نے انھیں جگہ نہیں دی ہے اور اسی وجہ سے بعض اہل اللہ نے فرمایا کہ جس نے اپنا مرتبہ نہ پہچانا اس کو تقدیر الہی اس کے مرتبہ کی پہچان کرادے گی۔ تو ایسی جگہ میں نہ بیٹھ جہاں سے اٹھا دیا جائے۔ جب تو کسی گھر میں داخل ہو تو ایسی جگہ پر نہ بیٹھ جہاں تجھ کو مالک مکان نے نہ بٹھایا ہو کیونکہ تو وہاں سے ہٹا دیا جائے گا اور تجھ سے اجازت بھی نہ لی جائے گی اور اگر تو منع کرے گا تو ذلت کے ساتھ کھڑا کر کے تجھے نکال دیا جائے گا۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود	گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود
اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے	اگرچہ مبد اللہ کا کہا ہوا ہو
سایہ یزدال بود بندہ خدا	مردہ ایں عالم و زندہ خدا
اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے	اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے

ایک زمانہ صحبت با اولیا
دلی کی ایک گھڑی کی صحبت

بہتر از صد سالہ طاعتِ پیا

سوسال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

چوں محمد در میان انبیاء

ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

غوثِ اعظم در میان اولیا

اولیاء کے درمیان غوثِ اعظم کا مرتبہ

دنیا کو بیتِ الخلا تصور کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور داتا غریب نواز علی ہجویری ثم لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ:

”اے میرے طالب! تو میرا محنت جگر ہے۔ میری ان باتوں پر عمل کر۔ اے علی! تو کیوں باتیں بناتا ہے اپنا کام کر۔ کیا تو نے تجربہ کاروں کا یہ قول نہیں سنا کہ تعلقات کو قطع کر دو اور حق کے واصل بنو اور اللہ کے سوا کسی کے متلاشی نہ ہو۔ میرے پاس بہت عجیب باتیں ہیں۔ میں ہر وقت اپنے محبوب کے سوا کسی اور سے پیار نہیں کرتا صرف اسی کا دیدار غفلت سے مقصود ہے۔ اس کے ذکر کے علاوہ مجھے کوئی اور کام نہیں۔ کبھی میں اس کے چاند سے دیوانہ کر دینے والے رخسار کو دیکھتا ہوں اور کبھی اس کے دونوں رخساروں پر نظر کرتا ہوں اور کبھی اس کے نقش پا کو چوم دھویں کا چاند خیال کرتا ہوں کبھی اس کے دھکتے دانتوں کی لڑی پر جان جاتی ہے۔ رات بھر اس کے عشق سے خواہ ہوتا ہوں اور سارا دن اس کی منت و زاری میں گزار دیتا ہوں۔ میرا دل اس کا اہل قدر دیوانہ ہے کہ میں نے اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے یہاں تک کہ نکلا ہو گیا۔ میں خطا کار ہوں اور دھول۔ فقیر ہوں۔ میرا دل اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کے حبیب صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عشق میں اس قدر پاگل ہوا ہے کہ میں اس کے سوا اور کچھ نہیں کرتا کہ ہر دم عشق میں ڈوبا ہوا ہوں۔ میں دنیا کو بیت الخلا سمجھتا ہوں۔ میں نے کبھی بھی اسے آرام کی جگہ تصور نہیں کیا۔ کبھی اپنے عشق کے ہاتھوں آسمان تک جا پہنچتا ہوں تو کبھی زمین پر رہ جاتا ہوں۔ میں نے عشق میں اپنے آپ کو خاک کی مانند بنالیا ہے۔

ایں سخن حق است باللہ می شود

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبت طالع ترا طالع کند

اور بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

ایں ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دل تجلی جلیل کبر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجستی گاہ ہے

اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ کہتے ہیں اللہ ہو جاتا ہے

صُحبت صالح ترا صالح کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ رج اکبر است

دوسروں کی دلداری کر کہ یہ رج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

پانچ اشیاء کا حصول باقی سب کچھ فضول

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ سوائے پانچ اشیاء کے باقی تمام دنیا بالکل فضول ہے:

اول یہ کہ کھانا اس قدر کھایا جائے کہ جس سے آدمی زندہ رہ سکے۔

دوم یہ کہ پانی اس قدر پیا جائے کہ جس سے پیاس بجھ سکے۔

سوم یہ کہ کپڑا اس قدر پہنا جائے کہ جس سے ستر چھپایا جائے۔

چہارم یہ کہ عمل اس قدر حاصل کرے کہ جس پر عمل کر سکے۔

نیک میں بائیں اگر اس دلی
تو اگر اس دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا
یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمن ایشیاں سزائے لعنت
ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ماقصاں پیر کامل کا ملاں اراہنا
خزانہ بخشے والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے فکر کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

نور حق ظاہر بود اندر ولی
اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیر کامل صورتِ ظلِ الہ
کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُب درویشاں کلیدِ جنت
درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
خزانہ بخشے والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے فکر کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

دُعا کا مستجاب ہونا اور نذرانہ قبول نہ کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ عمرو لیث بیماری میں مبتلا ہو گئے۔ ہر چند علاج معالجہ کیا مگر کچھ بھی فائدہ حاصل نہ ہوا۔ آخر لوگوں نے کہا کہ کسی ایک ایسے شخص سے دُعا کرائیں جس کی دعا مستجاب ہو۔ کسی نے حضرت عبداللہ قسری رحمۃ اللہ علیہ کا پتہ دیا۔ آپ کو بلایا گیا۔ آپ عمرو لیث کے سامنے آکر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ دُعا اس کے حق میں منظور ہوتی ہے جو تائب ہو کر رجوع الہی ہو جائے اور قید خانہ میں سے تمام بے گناہ قیدیوں کو رہا کر دے۔ عمرو لیث نے ایسا ہی کیا۔ خدا کی قدرت کہ عمرو لیث کو فوراً صحت و تندرستی مل گئی۔ عمرو لیث نے بہت سا مال فقراء آپ کی خدمت میں پیش کیا مگر آپ نے لینے سے انکار کر دیا۔ جب آپ باہر نکلے تو ایک مرید نے عرض کیا کہ اگر آپ نذرانہ لے لیتے تو ہمارا قرض ادا ہو جاتا۔ فرمایا کیا تجھے زر کی ضرورت ہے۔ دیکھ جب اس نے اوپر نظر کی تو ہر چیز سونا نظر آئی۔ پھر فرمایا کہ جس کا واسطہ خدا کے ساتھ ہو وہ کسی سے کیا قبول کر سکتا ہے۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود	گر چہ از حلقوم عبد اللہ بود
اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے	اگر چہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو
سایہ یزدال بود بندہ خدا	مردہ ایں عالم و زندہ خدا
اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے	اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے
یک مانہ صحبت با اولیا	بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا
دلی کی ایک گھڑی کی صحبت	سوسال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے
عنوث اعظم در میان اولیا	چون محمد در میان انبیا
اولیاء کے درمیان عنوث اعظم کا مرتبہ	ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

مرد خدا سے ملاقات

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک جنگل میں کہیں جاتے ہوئے راستہ بھول گئے۔ وہاں ایک طرف ایک اعرابی کو بیٹھے ہوئے دیکھا آپ راستہ دریافت کرنے کی غرض سے اُس کی طرف گئے۔ جب جا کر پوچھا تو اس نے رونا شروع کر دیا۔ آپ سمجھے کہ شاید بھوکا ہے۔ ایک ٹکڑا روٹی کا آپ کے پاس تھا وہ اُسے دیا مگر وہ ناراض ہو گیا اور کہنے لگا تو کون ہے کہ خدا کے گھر کو جاتا ہے مگر اس کے روزی رساں ہونے پر ایمان نہیں رکھتا تب ہی تو راستہ بھول گیا۔ یہ سُن کر آپ آتشِ حسرت سے جل گئے اور بارگاہِ خداوندی میں عرض کی الہی! تیرے ایسے ایسے باکمال بندے گوشوں میں چھپے بیٹھے ہیں۔ اُس نے کہا کہ تم نے کیا کہا کہ اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے موجود ہیں کہ جس بات کی وہ اللہ تعالیٰ کو قسم دیں کہ ایسا ہی کر تو اللہ تعالیٰ ایسا ہی کر دے۔ اس وقت ہاتھ غیبی سے آواز آئی کہ احمد دل کو نگاہ میں کیوں نہیں رکھتے ابھی تو ہم نے تمہیں صرف ایک ہی بندہ دکھایا ہے۔

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبت صالح ترا صالح کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ رج اجہ رست

دوسروں کی دل داری کر کہ یہ رج اکبر سے ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

ایں سخن حق است باللہ می شود

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبت طالع ترا طالع کند

اُدُر سے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

ایں ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دل تجلی جلیل کبر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجلی گاہ ہے

حضرت عبداللہ بن مبارک کا نائب ہونا

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک عورت پر اس قدر فریفتہ تھے کہ کسی پہلو چین نہ آتا تھا۔ جاڑے کے موسم میں ایک رات معشوقہ کی دیوار کے ساتھ صبح تک لگے کھڑے رہے۔ جب صبح کی اذان ہوئی تو آپ نے سمجھا کہ عشاء کی نماز کا وقت ہے لیکن فوراً ہی لوگوں کی آمد و رفت اور روشنی نمودار ہونے پر معلوم ہوا کہ میں تمام رات معشوقہ کی دیوار سے لگا کھڑا رہا ہوں اور صفت میں ایک مخلوق کا اس قدر منتظر رہا اپنے آپ سے کہنے لگا کہ مبارک کے بیٹے شرم کر۔ ہو اے نفسانی کی خاطر تو نے ساری رات گزار دی اگر نماز میں ساری رات کھڑا رہتا تو کیا نہ ہوتا تو قرأت و تہ کی اور عبادت الہی میں مشغول ہو گئے اور یہاں تک درجہ حاصل کیا کہ ایک روز آپ کی والدہ نے دیکھا کہ آپ ایک درخت کے نیچے سوئے ہوئے ہیں اور ایک سانپ زرخ کی شاخ منہ میں لیے آپ کی نگس رانی کر رہا ہے۔

نیک میں باشی اگر اسلِ ولی

تو اگر اسلِ دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمن ایشیاں سزائے لعنت است

ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ناقصاں پیرِ کامل کا ملاں ارہمنما

نقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

نورِ حقِ ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نورِ ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیرِ کامل صورتِ ظلِّ الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُبِّ درویشاں کلیدِ جنت است

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنجِ بخشِ فیضِ عالمِ مظہرِ نورِ خدا

خزانہ بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

انگلیوں کے سہارے عبادت کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک رات حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عشاء کی نماز کے بعد صبح تک پاؤں کی انگلیوں کے سہارے کھڑے رہے اور آنکھوں سے خون ٹپک رہا تھا۔ خادم یہ حالت دیکھ رہا تھا۔ بڑا حیران و پریشان ہوا۔ صبح کو آپ سے دریافت کیا کہ یہ کیا حال تھا اس میں سے کچھ خاکسار کو بھی حصہ عطا فرمائیں۔ فرمایا کہ پہلا قدم جو میں نے اٹھایا تو عرش پر پہنچا لیکن اس کو بھوکے بھیر پیٹنے کی طرح خالی پیٹ پایا۔ میں نے کہا اے عرش تیرا پتہ تو الرحمن علی العرش استوی ملتا ہے۔ دکھا تو کیا رکھتا ہے۔ عرش نے کہا کہ ہم بھی تمہارے دل کا نشان دیتے ہیں انا عند المنکسرۃ قلوبہم میں متواضع منکسر القلب شخصوں کے پاس ہوں۔ آسمان والے زمین والوں سے طلب کرتے ہیں۔ زاہد خراباتی سے اور خراباتی زاہد سے۔ بوڑھے جوانوں سے اور جوان بوڑھوں سے دریافت کرتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ مقامِ قرب پر پہنچا تو حکم ہوا کہ مانگ کیا مانگتا ہے؟ میں نے کہا میری کوئی خواہش نہیں۔ بجز اس کے کہ تجھ کو حاصل کروں

جواب ملا کہ جب تک بایزید کا وجود ذرہ بھر بھی درمیان ہے یہ خواہش پوری نہ ہو سکے گی۔ اپنے نفس کو چھوڑ دو اور آؤ۔ میں نے کہا کہ بغیر کوئی کلمہ کہے نہ جاؤں گا۔ فرمایا کہ کیا چاہتے ہو؟ عرض کیا کہ تمام مخلوق پر رحم کر۔ حکم ہوا غور سے دیکھو۔ جب میں نے غور سے دیکھا تو کسی مخلوق کو بغیر شفیع کے نہ پایا اور ذات باری تعالیٰ کو اپنے آپ سے ان پر زیادہ مہربان پایا۔ چنانچہ خاموش ہو گیا۔ اس کے بعد میں نے کہا کہ ابلیس پر بھی رحم کر۔ فرمایا تو گستاخی کرتا ہے خاموش ہو جاوہ آگ سے ہے۔ آگ کیلئے آگ درکار ہے تو اس بات کی کوشش کر کہ اپنے آپ کو آگ کے قابل بنانے کی طرف توجہ نہ کرے کہ تو اس آگ کی طاقت نہیں رکھتا۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے اگرچہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو

سایہ یزدال بود بندہ خدا مُردہ ایں عالم و زندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مُردہ ہے

یک زمانہ صحبت با اولیا بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا

دلی کی ایک گھڑی کی صحبت سو سال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

عنوتِ اعظم درمیانِ اولیا چوں محمد درمیانِ انبیا

اولیاء کے درمیان عنوتِ اعظم کا مرتبہ ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

سچا عابد کون؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ سچا عابد اور سچا عامل وہ شخص ہے جو کوشش کی تلوار سے اپنی تمام مرادوں کو قتل کر دے اور تمام خواہشات کو محبتِ خداوندی میں تباہ و برباد کر دے۔ اور مولیٰ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہے اور ہر اُس بات کی تمنا کرے جس کا حق تعالیٰ شاہد ہو۔

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبت طالع ترا طالع کند

صُحبت طالع ترا طالع کند

دل بدست آور کہ حج اکبر است

دل بدست آور کہ حج اکبر است

کعبہ تعمیر خلیل اطر است

کعبہ تعمیر خلیل اطر است

حضرت شفیق بلخی اور ایک بُت پرست کا مکالمہ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت شفیق بلخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دوران تجارت ترکستان کے ایک بُت خانہ کو دیکھنے کے لیے تشریف لے گئے۔ وہاں ایک بُت پرست کو بتوں کی عبادت میں نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ مصروف دیکھا۔ آپ نے اس سے مخاطب ہو کر کہا کہ تیرا خالق زندہ اور قادر ہے۔ اس کی عبادت کر اور بتوں کو چھوڑ کیونکہ یہ تیرے کسی کام بھی نہیں آئیں گے۔ یہ کلمات سن کر بُت پرست نے کہا کہ اگر تیرا خدا ایسا ہی ہے تو کیا تجھے تمہارے اپنے شہر میں روزی نہیں دے سکتا۔ یہ سن کر آپ کے دل پر سخت چوٹ لگی۔ آپ نے اسی وقت بلخ کا رخ کیا۔ واپسی پر ایک آتش پرست آپ کے ساتھ تھا اس نے پوچھا کہ کیا کام کرتے ہو۔ آپ نے کہا سوداگری کا کام کرتا ہوں۔ آتش پرست نے کہا ایسی روزی کی خاطر کوشش کرنا جو تمہاری قسمت میں نہ ہو عمر ضائع کرنا ہے۔ اگر ایسی روزی کے لیے جدوجہد کرتے ہو جو تمہاری قسمت میں لکھی ہے تو یہ اور فضول بات ہے۔ ایسی روزی ہر حال میں تمہیں مل کر رہے گی۔ یہ کلام سن کر آپ کے دل پر اور سخت چوٹ لگی اور

دنیا کی محبت آپ کے دل سے نکل گئی۔

نیک میں بائیں اگر اسل دی

تو اگر اسل دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمن ایشیاں سزائے لعنت

ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ناقصاں پیر کامل کا ملاں اراہنا

ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

نور حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیر کامل صورتِ ظلِ الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُب درویشاں کلیدِ حبیبیت

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا

غزائے بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

قرآن خالق ہے یا مخلوق

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ بغداد شریف میں فرقہ معتزلہ کا غلبہ ہوا۔ لوگوں نے حضرت امام احمد غنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو تکلیف دینی چاہی تاکہ آپ بھی قرآن مجید کو مخلوق کہیں آپ کو خلیفہ کے دربار میں لے گئے۔ وہاں دروازے پر ایک دربان کو دیکھا۔ اُس نے کہا امام المسلمین خبردار رہنا اور بہادروں کی طرح مقابلہ کرنا۔ میں نے ایک دفعہ چوری کی تھی مجھے ہزار ہا تکالیف دی گئیں لیکن میں نے اقبال نہیں کیا آخر بری کر دیا گیا۔ یاد رکھو میں نے باطل پر صبر کیا اور تم حق پر ہو اس لیے تمہیں مجھ سے زیادہ صبر کرنا چاہیے امام احمد غنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ دربان کی یہ بات میرے دل میں بہت اثر کر گئی۔ اگرچہ آپ ضعیف تھے اور آپ کو ہر طرح سے تکلیف دی گئی مگر آپ نے قرآن کو مخلوق نہ کہا۔ اسی اثناء میں جبکہ ظالم آپ کو مار پیٹ رہے تھے اور آپ کے دونوں ہاتھ بندھے ہوئے تھے کہ آپ کا کمر بند کھل گیا اور ابھی برہنہ نہ ہونے پائے تھے کہ قدرتِ الہی

سے دو ہاتھ غیب سے نمودار ہوئے جنہوں نے آپ کے کریند کو باندھ دیا۔ یہ حال دیکھ کر آپ کو رہا کر دیا گیا۔ اسی تکلیف دہی کے دوران آپ کا وصال ہو گیا اور وصال کی وجہ بھی یہی تکالیف بنیں، وصال کے وقت لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ جن لوگوں نے آپ کو تکالیف دی ہیں ان کے حق میں آپ کا کیا خیال ہے۔ فرمایا کہ انہوں نے مجھے خدا کے لیے مارا ہے کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ ہم حق پر ہیں۔ بروز محشر میں ان سے کوئی بدلہ طلب نہیں کروں گا۔

گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

اگرچہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو

مردہ ایں عالم و زندہ خدا

اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے

بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا

سوا سال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

چوں محمد در میانِ انبیاء

ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

گفتہ او گفتہ اللہ بود

اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوتا ہے

سایہ یزدال بود بندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے

یک زمانہ صحبت با اولیا

دلی کی ایک گھڑی کی صحبت

عنوث اعظم در میانِ اولیا

اولیاء کے درمیان عنوث اعظم کا مرتبہ

صابر اور صالح فقراء کی صحبت اختیار کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جس شخص نے ریاضت کر کے اپنے نفس کو مہذب بنا لیا اُسے جادہ سلوک پر گامزن ہونا چاہیئے جو شخص بہشت کی لذت حاصل کرنا چاہے اُسے لازم ہے کہ وہ صابر اور صالح فقراء کی صحبت اختیار کرے۔

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

ایں سخن حق است باللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

غدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صحبت صالح ترا صالح کند

صحبت طالع ترا طالع کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

اورد برے آدمی کی صحبت تجھے برا کر دے گی

دل بدست آور کہ رج اکبر است

ایں ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

دوسروں کی دلداری کر کہ یہ حج اکبر ہے

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

دل تجلی جلیل کبر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

دل اللہ تعالیٰ کی تجسنی گاہ ہے

ایک کو دوسرے پر بہتر سمجھنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت عمارت محاسبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا کہ:

اول یہ کہ قسم ہرگز نہ کھاؤ خواہ سچی ہو یا جھوٹی۔

دوم یہ کہ جھوٹ سے قطعی پرہیز کرو۔

سوم یہ کہ اگر وعدہ وفا کر سکتے ہو تو وعدے کی خلاف ورزی نہ کرو۔

چہارم یہ کہ جہاں تک ہو سکے کوئی وعدہ ہی نہ کرو۔

پنجم یہ کہ کسی پر لعنت نہ بھیجو خواہ وہ ظالم ہی کیوں نہ ہو۔

ششم یہ کہ کسی کے لیے بُری دعا نہ مانگو بلکہ ہر تکلیف کو خدا کے لیے برداشت کرو۔

ہفتم یہ کہ کسی قسم کی شہادت نہ دو چاہے سچی ہو یا جھوٹی۔

ہشتم یہ کہ ظاہر و باطن میں کسی قسم کے گناہ کا ارادہ نہ کرو۔ اپنے اعضاء کو گناہوں سے

دور رکھو۔ کسی کو تکلیف نہ دو۔ اپنا بوجھ خود اٹھاؤ۔ مخلوق سے کسی قسم کا طمع نہ رکھو اور سب سے ناامید

ہو جاؤ۔ عزت و بلندی کی تلاش کرو۔ مخلوق میں ہر شے کو اپنے سے بہتر سمجھو۔

نور حق ظاہر بود اندر ولی نیک میں باشتی اگر اسل ولی
 اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے تو اگر اسل دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

پیر کامل صورتِ ظلِ الہ یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا
 کامل پیر اللہ کا سایہ ہے یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

حُب درویشاں کلیدِ جنت است دشمن ایشاں سزائے لعنت است
 درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

گنج بخش فیض عالم منظرِ نورِ خدا ناقصاں پیر کامل کا ملاں اراہنما
 خزانہ بخشنے والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

گاڑی جوتنا اور خواہش نفس پورا کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سہل بن عبد اللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں ریاضت و مجاہدہ کے لیے جگہ جگہ پھرا اور کمال حاصل کیا اور تمام مال و زرِ خدا کی راہ میں لٹا کر نفس سے کہا کہ اب میں مفلس ہوں کسی چیز کی بھی مجھ سے خواہش نہ کرنا۔ اس کے بعد آپ حج کے لیے مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہوئے۔ جب کوفہ پہنچے تو نفس نے کہا کہ اب مجھے ایک ٹکڑا روٹی اور مچھلی کھلا دو۔ پھر میں مکہ معظمہ تک آپ سے کوئی چیز طلب نہ کروں گا۔ آپ نے ایک گاڑی میں ایک اونٹ جتا دیکھ کر گاڑی والے سے پوچھا کہ ایک دن کے لیے اسے کتنے درہم دو گے۔ اُس نے کہا دو درہم۔ آپ نے فرمایا اونٹ کھول دو اور شام تک مجھے گاڑی میں جوت دو۔ آپ صبح سے شام تک گاڑی میں جتے رہے۔ شام کو ایک درہم حاصل ہوا جس نے آپ نے روٹی اور مچھلی خرید کر اپنے نفس کے سامنے رکھی اور کہا کہ یاد رکھ اگر تو پھر ایسی آرزو کرے گا تو سارا سارا دن بیوں کا کام کرنا پڑے گا۔ پھر آپ مکہ معظمہ پہنچے۔ مثنیٰ سے ملاقات کر کے فیض حاصل کیا اور کبھی دیوار سے پشت نہیں لگائی۔ کبھی پاؤں نہ پھیلانے۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود گر چہ از خلق موم عبد اللہ بود

اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے

سایہ یزدال بود بندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے

یک نہ مانہ صحبت با اولیا

ولی کی ایک گھڑی کی صحبت

بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا

سوسال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

چوں محمّد در میانِ انبیا

ایسا ہے جیسا کہ محمّد انبیاء کے درمیان

ایسا کمال کر کہ مطلوب بن جائے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت غوث اعظم محبوب سبحانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ:

مے غلام! چاہیئے کہ گونگا پن تیری عادت ہو اور گمنامی تیرا لباس ہو اور مخلوق سے بھاگنا تیرا مقصود ہے۔ اور اگر تو اس بات پر قدرت رکھتا ہے کہ زمین میں سرنگ لگا کر اس میں پھپھپ جائے پس کر گزر۔ یہ طریقہ تیرا اُس وقت تک رہے کہ تیرا ایمان بڑھ جائے اور تیرے ایقان کا قدم مضبوط ہو جائے اور تیری سچائی کے بازوؤں پر پرنکل آئیں اور تیرے قلب کی دونوں آنکھیں کھل جائیں۔ اس حالت پر پہنچ کہ تو اپنے گھر کی زمین سے بلند ہو جائے گا اور علم الہی کے میدان میں اڑنے لگے گا۔ خشک و تر، شرق و غرب، زم زمین اور پہاڑ، اور آسمان و زمین کا طواف کرے گا اور تیرے ساتھ راہبر امان دینے والا اس سفر و حضر کا رفیق ہو گا۔ پس اس حالت

میں تو اپنی زبان کو گفتگو میں گویا کر دینا اور گنہامی لباس اُتار دینا اور مخلوق کی طرف سے بھاگنے کو چھوڑ دینا اور اپنی سزگ خلوت خانہ سے نکل کر اُن کی طرف آجانا۔ پس بہ تحقیق تو اُن کی دوا ہے اور اپنے نفس کے لیے کسی سے طالب مدد نہیں تو اُن کی کمی اور زیادتی اور توجہ اور بے توجہی اور ان کی تعریف و بُرائی کی پرواہ نہ کر تو کسی قسم کی پرواہ نہ کر جہاں بھی گرے گا اُٹھایا جائے گا اور تو اپنے رب تعالیٰ جل جلالہ کے ساتھ ہو گا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ سَخِنَ حَقَّ اَسْتِ بِاللّٰهِ مِیْ تَشُوْد

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحْبَتِ طَالِعٍ تَرَا طَالِعَ کُنْد

اور بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

اِسْ هِزَارِ اِلْ کَعْبِیْکِ دِلْ بَهْتَرِ اَسْت

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دِلْ تَحِلِّیْ جَلِیْلِ اَبْرَسْت

دل اللہ تعالیٰ کی تجسّی گاہ ہے

اَللّٰهُمَّ کُفْتَهُ اَللّٰهُ مِیْ تَشُوْد

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحْبَتِ صَالِحٍ تَرَا صَالِحَ کُنْد

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دِلْ بَدَسْتْ اَوْرْ کِهْ رَجْ اَبْرَسْت

دوسروں کی دل داری کر کہ یہ حج اکبر ہے

کَعْبِیْہِ تَعْمِیْرِ خَلِیْلِ اَطْهَرِ اَسْت

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

نجات کا حصول کیسے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ: ”جو گناہ شہوت کی وجہ سے ہو گا اُس کی بخشش کی اُمید رکھنی چاہیئے اور جو گناہ غرور و تکبر کے باعث ہو گا اُس کی کوئی اُمید نہیں کہ بخشا جائے یا نہ بخشا جائے۔“

نور حق ظاہر بود اندر ولی
انہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیر کامل صورتِ حقلِ الہ
کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حب درویشاں کلیدِ جنت است
درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
خزانہ بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

نیک میں باشی اگر اسل ولی
تو اگر اسل دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دید پیر دید کبریا
یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمن ایشاں سزائے لعنت است
ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ناقصاں پیر کامل کا ملاں اراہنا
ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

مخلوق کی اقسام

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور غوث الثقلین نے فرمایا کہ مخلوق کی تین قسمیں ہیں:

پہلی قسم عامی۔

دوسری قسم خاص۔

تیسری قسم خاص الخاص۔

عامی وہ مسلمان ہے جو متقی پرہیزگار ہو۔ شریعت کو اپنے ہاتھ میں لے کر اس پر عمل پیرا ہے۔ اسی کو لازم پکڑے اور اس سے دور نہ ہو۔ پس جب یہ اس کے حق میں تمام ہو جاتا ہے اور وہ اس پر ظاہراً باطناً عمل کرنے لگتا ہے تو اس کا قلب ایسا منور ہو جاتا ہے کہ وہ اس سے ہر شے کو دیکھنے لگتا ہے۔ پس جب وہ کوئی شے شریعت کے ہاتھ سے لیتا ہے تو اپنے قلب سے فتویٰ چاہتا ہے اور الہام الہی طلب کرتا ہے اس واسطے کہ الہام الہی ہر شے میں عام ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے فلم یہم الخ پس اللہ نے نفس کو کر دیا اس کا مجبور اور تقویٰ۔ الغرض وہ قلب سے فتویٰ لیتا ہے اور

اللہ تعالیٰ کے الہام کا منتظر رہتا ہے اور اس کی علامت یہ ہے کہ جو کچھ اس معیشت تیار کرنے والی دکان میں ہے دینے والا دے رہا ہے۔ سب اس کی ملکیت اور اس کے قبضے کا بھگتا ہے۔ اس کے بعد وہ رجوع کرتا ہے اور اپنے نور قلبی سے فتویٰ چاہتا ہے اور اس معاملے میں حکم قلب کا منتظر رہتا ہے اور اس مرتبہ کا حصول جب ہوتا ہے جب کہ وہ عمل بالشرع سے فارغ ہونے والے اور اس کی قوت ایمانی اور قوت توحیدی قوی ہو جائے اور اس کا قلب دنیا اور مخلوق سے علیحدہ ہو جائے ان کے جنگلوں اور دنیاؤں کو عبور کرے پھر اس حصول کے بعد اس کی صبح نمودار ہوتی ہے۔ نور ایمان اور نور قرب حق تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اور نورِ عمل اور نورِ بصیر اور نورِ اطمینان و آہستگی اسے مل جاتا ہے۔ تمام امور حقوق شرع کے ادا کرنے اور اس کی پیروی گنی برکت کا نتیجہ ہوتے

گفتہ او گفتہ اللہ بود گر چہ از خلقم عبد اللہ بود

اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے اگر چہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو

سایہ یزدال بود بندہ خدا مُردہ ایں عالم و زندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مُردہ ہے

یک زمانہ صحبت با اولیا بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا

ولی کی ایک گھڑی کی صحبت سو سال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

عنوث اعظم در میان اولیا چوں محمد در میان انبیا

اولیاء کے درمیان عنوث اعظم کا مرتبہ ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

سب سے زیادہ طاقت ور کون ؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ :
”سب سے زیادہ طاقت ور وہ ہے جو اپنے غصے پر غالب آجائے۔“

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

ایں سخن حق است باللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبتِ صالح ترا صالح کند

صُحبتِ طالع ترا طالع کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

اور بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

دل بدست آور کہ حج اکبر است

ایں ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

دوسروں کی دلداری کر کہ یہ حج اکبر ہے

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

دل تجلی جلیل کبر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

دل اللہ تعالیٰ کی تجسّی گاہ ہے

عاشق صادق کی نشانی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور داتا علی بھویری ختم لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے

ارشاد فرمایا کہ:

”میں نے کالمین سے سنا کہ اُنھوں نے ایک بھورے کو چنبیلی کے
اُگنے کی جگہ پر لٹٹے دیکھا کہ زمین پر لٹٹا ہے اور غمگین ہے استغناء
کیا کہ اے بھورے تیری چنبیلی کو کیا ہوا۔ اُس نے کہا کہ میں نے
سنا ہے کہ وہ جل چکی ہے۔ اس پر لوگوں نے کہا کہ اے بھورے
تیرا عشق خام ہے اگر تیرا عشق صادق ہوتا تو تو اس سے پیچھے نہ رہتا۔
اسی کے ساتھ جل مرتا۔ اُس نے کہا دوستو میں پردیس میں تھا یہ سب
بمہبادی میری غیر موجودگی میں ہوئی اب میں واپس آیا ہوں۔ تو اسے
بھی ہست جانتا ہوں کہ اس کے پیدا ہونے کی جگہ ہی نظر پڑے
تاکہ اس مٹی کو میں سرکا تاج بناؤں۔ یہی وجہ ہے کہ میں اس مٹی پر لٹ

رہا ہوں اور اسے سر پر ڈالتا ہوں۔ اے دوست اگر تو اپنے شیخ
کامل کا سچا عاشق ہے تو تجھ پر لازم ہے کہ اپنے شیخ کے قدموں میں
جان دے، تو ہمیشہ مرشد کے نزدیک رہ تاکہ تو اس کے دیدار سے
فیضیاب ہوتا رہے اور اس کی صحبت سے تجھ پر حقیقت کے راز ہائے
سربستہ آشکار ہوتے رہیں۔“

نیک میں باطنی اگر اسل ولی
تو اگر اسل دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا
یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمن ایشیاں سمنائے لعنت
ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ناقصاں پیر کامل کا ملاں ارہمنما
نقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

نور حق ظاہر بود اندر ولی
اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیر کامل صورتِ ظلّ الہ
کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُبّ درویشاں کلیدِ جنت
درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
خزانہ بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

فقر کی غارت گری

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور داتا غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ:
”فقیروں کے لیے لازم ہے کہ وہ اُمراء اور بادشاہوں کے ساتھ میل ملاپ
اور دوستی کو سانپ اور اژدہا کے ساتھ دوستی تصور کرے۔ کیونکہ جب
کوئی فقیر بادشاہ سے قریب ہو جائے تو گویا اس کا زار و راہ اور فقر
غارت ہو گیا۔“

گفتہ او گفتہ اللہ بود

اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے

سایہ یزدال بود بندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے

یک مانہ صحبت با اہلبیت

دلی کی ایک گھڑی کی صحبت

عنوث اعظم در میان اولیا

اولیاء کے درمیان عنوث اعظم کا مرتبہ

گرچہ از خلقم عبد اللہ بود

اگرچہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو

مردہ ایں عالم و زندہ خدا

اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے

بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا

سومال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

چوں محمد در میان انبیا

ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

ورع کسے کہتے ہیں؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سہیل بن عبد اللہ تبری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ورع کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ:

”ورع کے معنی ترک دنیا کے ہیں اور دنیا نفس ہے جو شخص اپنے نفس کو دوست رکھتا ہے وہ خدا کے دشمن کو دوست رکھتا ہے اور نفس سے خدا کی طرف سفر کرنا کار و بار ہے اور نفس ہر حال میں تین حالتوں سے خالی نہیں ہوتا۔ یہ کافر ہے یا منافق ہے یا ریاکار ہے۔ نفس کی شرارتیں بہت سی ہیں۔ ان میں ایک یہ ہے کہ فرعون کو خدائی دعویٰ پر آمادہ کر دیا۔“



اے سخن حق است باللہ می شود

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبتِ طالع ترا طالع کند

اور بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

اے ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دل تجلی جلیل کبر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجستی گاہ ہے

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بسندہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبتِ صالح ترا صالح کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ رج اکبر است

دوسروں کی دلداری کر کہ یہ رج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

وکل علی اللہ کیسے؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ بلخ میں سخت قحط پڑا اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ لوگ ایک دوسرے کو کھانے لگے۔ اس حالت میں حضرت شفیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک غلام و خوش و خرم پھرتے دیکھ کر پوچھا کہ یہ کونسی خوشی کا وقت ہے کیا تو مخلوق کو بھوکوں مرتے ہیں دیکھتا۔ غلام نے کہا مجھے کیا فکر میرا آقا امیر آدمی ہے اور غلے کے سینکڑوں انبار اس کے پاس موجود ہیں۔ یہ سن کر آپ کے دل پر اور چوٹ لگ گئی اور کہا الہی! ایک غلام ایک محتاج آقا پر اس قدر ناز کرتا ہے تو تیری ذات بابرکات پر جس قدر بھی ناز کیا جائے ہم ہے۔ اُسی وقت دنیاوی شغل کو ترک کر دیا اور توبہ کر کے توکل کو مضبوطی سے تھام لیا اور اکثر فرمایا کرتے کہ میں ایک غلام کا شاگرد ہوں۔



نیک میں باشتی اگر اسلی ولی

تو اگر اسلی دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمن ایشیاں سزائے لعنت است

ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ناقصاں پیر کامل کا ملاں ارہمنا

ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

نور حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیر کامل صورتِ ظلِ الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُب درویشاں کلیدِ جنت است

درویشوں کی محبت جنت کی پابی ہے

گنج بخش فیض عالم منظر نور خدا

خزانہ بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

حضرت بایزید کا اپنے مرید کو وصیت کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک مرید نے سفر کی تیاری کی اور روانگی کے وقت آپ سے وصیت طلب کی۔ آپ نے مرید سے فرمایا کہ دورانِ سفر تین باتوں کی طرف دھیان رکھنا،

اول یہ کہ اگر تجھ کو کسی بد اخلاق سے واسطہ پڑے تو اس کی بد خلقی کو اپنی خوش خلقی سے تبدیل کر دینا۔

دوم یہ کہ اگر کوئی تجھ پر احسان کرے تو اول خدا کا شکر ادا کرنا اور پھر محسن کا کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی نے اس کے دل کو تجھ پر مہربان کیا ہے۔

سوم یہ کہ اگر تجھے کوئی مصیبت پیش آجائے تو فوراً اپنی عاجزی کا اقرار کرنا اور فریاد کرنا کہ میں اس مصیبت کو برداشت نہیں کر سکتا۔



گفتہ او گفتہ اللہ بود	گر چہ از حلقوم عبد اللہ بود
اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے	اگر چہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو
سایہ یزدال بود بندہ خدا	مردہ ایں عالم و زندہ خدا
اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے	اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے
یک مانہ صحبت با اولیا	بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا
دلی کی ایک گھڑی کی صحبت	سوسال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے
عنوتِ اعظم در میانِ اولیا	چون محمد در میانِ انبیا
اولیاء کے درمیان عنوتِ اعظم کا مرتبہ	ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

مملکت پیش کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے دو ہزار مقام پر مجھے اپنے سامنے حاضر کیا اور ہر مقام پر مجھے ایک مملکت پیش کی۔ مگر میں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ آخر کار پوچھا گیا کہ تمہاری کیا خواہش ہے۔ میں نے کہا میری کوئی خواہش نہیں۔ لوگ بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر دُعا کا سوال کرتا تو آپ فرماتے کہ اے اللہ العالمین تو ان کا خالق ہے اور یہ تیری مخلوق ہے میں کون ہوں جو تیرے اور تیری مخلوق کے درمیان واسطہ بنوں۔ پھر خود سے فرماتے ہیں کہ وہ ذاتِ اللہ العالمین واقف اسرار ہے مجھے ایسی فضول باتوں سے کیا کام؟



اے سخن حق است باللہ می شود

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صحبت طالع ترا طالع کند

اور برے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

اے ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دل تجلی جلیل کبر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجسّی گاہ ہے

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صحبت صالح ترا صالح کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ رج اکبر است

دوسروں کی دلداری کر کہ یہ رج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

جلوہ نور دکھانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ازلی علم کا دعویٰ کرنا اس شخص کو زیبا ہے جو سب سے پہلے جلوہ نور اپنے آپ پر دکھائے۔

نیک میں باشی اگر اسل و لی

تو اگر اسل دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دید پیر دید کبریا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمن ایشان سزائے لعنت است

ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ماقصاں پیر کامل کا ملاں ارہنما

ماقصاں پیر کامل کے ملاں کو راستہ دکھانے والے

نور حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیر کامل صورتِ خلیل الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُب درویشاں کلیدِ جنت است

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا

خزانہ بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

عرش سر پر اٹھانا

حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایک خاص مرید جس کا نام ابو موسیٰ تھا نے بیان کیا کہ جس رات حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا اس رات میں پاس نہیں تھا۔ میں نے خواب دیکھا کہ عرش کو سر پر اٹھائے ہوئے لا رہا ہوں۔ میں اس خواب سے بہت حیران ہوا۔ صبح اس خیال سے کہ خواب کا ذکر اپنے شیخ سے کروں۔ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا لیکن آپ کا انتقال ہو چکا تھا۔ بہت سے لوگوں نے جب آپ کے جنازے کو اٹھایا تو میں نے بھی کوشش کی کہ کسی طرح مجھے ایک کونہ جنازے کا مل جائے مگر موقع نہ ملا۔ آخر میں جنازے کے نیچے ہو گیا۔ خواب مجھے بھول چکا تھا۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ خواجہ صاحب نے فرمایا کہ یہ تمہارے رات کے خواب کی تعبیر ہے۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود	گر چہ از حلقوم عبد اللہ بود
اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے	اگرچہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو
سایہ یزدال بود بندہ خدا	مردہ ایں عالم و زندہ خدا
اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے	اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے
یک مانہ صحبت با اولیا	بہتر از صد سالہ طاعت ریا
دلی کی ایک گھڑی کی صحبت	سوسال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے
عنوت اعظم در میان اولیا	چون محسّد در میان انبیا
اولیاء کے درمیان عنوت اعظم کا مرتبہ	ایسا ہے جیسا کہ محسّد انبیاء کے درمیان

دنیا کے مال سے نفرت انگیزی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ خلیفہ ہارون الرشید نے ابو یوسف سے درخواست کی کہ

مجھے حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں لے چلو۔ جب ابو یوسف خلیفہ کو لے کر آپ کے پاس آئے تو آپ نے ملاقات کے لیے اجازت نہ دی۔ پھر آپ کی والدہ محترمہ کی سفارش حاصل کی گئی۔ آپ کی والدہ محترمہ نے فرمایا بیٹا! میرے دودھ کے صدقہ میں تم ابو یوسف اور خلیفہ کی درخواست قبول کرو۔ تب آپ نے فرمایا الہی! میں ان ظالم لوگوں سے ملاقات نہیں چاہتا مگر چونکہ تیرا حکم ہے کہ میری رضا والدہ کی رضا میں مضمر ہے اس لیے میں ماں کا حکم ماننا ہوں۔ تب آپ نے ان سے ملاقات کی۔ رخصتی کے وقت خلیفہ ہارون الرشید نے اشرفیوں کی تھیلی نذرانہ کے طور پر پیش کی اور عرض کی حضور! یہ مال حلال ہے اسے قبول فرمائیے۔ آپ نے نذرانہ قبول کرنے سے انکار کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کی مجھے ضرورت نہیں میں نے اپنا مکان حلال طور پر فروخت کر دیا ہے وہ میرے لیے کافی ہے اور بارگاہِ الہ العالمین میں دُعا ہے کہ جب یہ خرچ ہو جائے تو میری جان قبض کر لے تاکہ دنیا میں کسی کا محتاج نہ ہونا پڑے۔

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبتِ صالح ترا صالح کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ حج اکبر است

دوسروں کی دلداری کر کہ یہ حج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

ایں سخن حق است باللہ می شود

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبتِ طالع ترا طالع کند

اُد بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

ایں ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دل تجلی جلیل کبر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجلی گاہ ہے

چار ماہ تک اُننگلی باندھنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ نے چار ماہ تک پاؤں کی اُننگلی بندھی رکھی۔ ایک درویش نے پوچھا کہ اُننگلی کیوں بندھی ہے۔ فرمایا کچھ نہیں۔ پھر وہ درویش مصر میں گیا تو حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاؤں کی اُننگلی کو بھی بندھا دیکھا۔ پوچھا کیا ہوا۔ فرمایا درد کی وجہ سے۔ پھر پوچھا کب سے درد ہوتا ہے۔ حضرت ذوالنون نے فرمایا چار ماہ سے۔ پھر درویش نے حساب کیا تو وہی زمانہ نکلا جبکہ حضرت سہل بن عبداللہ تستری کی اُننگلی بندھی دیکھی تھی۔ یہ بات درویش نے حضرت ذوالنون مصری سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ اس وقت دنیا میں صرف ایک ہی شخص ہے کہ جو ہمارے درد سے واقف ہے اور ہماری موافقت کرتا ہے۔

نیک میں باشی اگر اہل ولی

تو اگر اہل دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمن ایشیاں سزائے لعنت است

ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ناقصاں پیرِ کامل کا ملاں اراہنا

خزانہ بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے فکر کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر آدمیوں کو راستہ دکھانے والے

نورِ حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیرِ کامل صورتِ ظلِّ الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُب درویشاں کلیدِ جنت است

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنج بخش فیض عالم مظہر نورِ خدا

خزانہ بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے فکر کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر آدمیوں کو راستہ دکھانے والے

ایک ولی کامل کے جنازہ کی پورے شہر میں ندائے غلبی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس ہو رہی تھی کہ خلیفہ

وقت کا ایک مصاحب جس کا نام احمد تھا۔ بڑی شان و شوکت کے ساتھ اُدھر سے گئے۔ اُس وقت آپ یہ فرما رہے تھے کہ تمام کائنات میں انسان سے زیادہ ضعیف و کمزور اور کوئی چیز نہیں ہے اور اس سے بڑھ کر اور کوئی گنہ گار بھی نہیں ہے۔ یہ بات تیرے طرح احمد کی جان پر لگی اور روتا ہوا گھر چلا گیا۔ دوسرے دن پھر آیا مگر پہلے جیسی شان و شوکت نہ تھی۔ تیسرے دن لباس درویش میں آپ کے پاس آیا اور کہہ کہ آپ کی بات نے میرے دل پر نشتر کا کام کیا ہے اور دنیا کو سو کر دیا ہے۔ میری خدا کی طرف جانا چاہتا ہوں۔ راستہ بیان کریں۔ آپ نے فرمایا دو راستے ہیں ایک عام اور دوسرا خاص

احمد نے کہا کہ دونوں راستے بیان کریں۔
آپ نے فرمایا کہ:

عام راستہ شریعت کا ہے۔ شریعت کی پوری پوری پابندی کرو۔ خاص راستہ طریقت کا ہے۔ پابندی شریعت کے علاوہ دنیا کو بھی ترک کر دو۔ یہ سن کر احمد جنگل کی طرف چلا گیا۔ تھوڑے دنوں کے بعد ایک بڑھیا جو نہایت غمزدہ تھی آپ کے پاس آئی اور کہا کہ میرا نوجوان بچہ کچھ دنوں سے غائب ہے۔ آپ نے بڑھیا سے فرمایا کہ غم نہ کرو ہر طرف سے خیریت ہے۔ جب وہ آئے گا تو آپ کو خبردار کر دیا جائے گا۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ لڑکا درویشانہ حالت میں آپ کے پاس آیا۔ آپ نے اس کی والدہ کو اطلاع دی۔ چند دنوں بعد اس کی والدہ بیوی اور بچے بھی آگئے۔ احمد نے کہا یا شیخ آپ نے انھیں میری خبر کیوں کی۔ آپ نے فرمایا میں نے وعدہ کیا تھا۔ ماں نے ہر چند اُسے گھر لے جانا چاہا مگر وہ نہ گیا۔ اور بال بچوں کو روتا چھوڑ کر جنگل کی طرف نکل گیا۔ چند برس گزر جانے کے بعد عشاء کی نماز کے وقت ایک شخص آیا اور کہا کہ مجھے احمد نے بھیجا ہے۔ آپ گئے تو دیکھا کہ احمد پر وقت

نزع طاری ہے۔ احمد نے آنکھ کھول کر دیکھا اور کہا کہ یہاں شیخ آپ وقت پہی پہنچ گئے۔ یہ کہا اور جان قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ آپ روتے ہوئے جنگل سے واپس آئے تاکہ تجھیز و تکفین کا انتظام کریں۔ شہر میں ہاتف غیبی سے آواز آئی کہ جو شخص ایک خاص ولی اللہ کا جنازہ پڑھنا چاہے وہ شونیز یہ قبرستان کی طرف چلا جائے۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے اگرچہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو

سایہ یزدال بود بندہ خدا مرده این عالم و زندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مرده ہے

یک زمانہ صحبت با اولیا بہتر از صد سالہ طاعت ریا

دلی کی ایک گھڑی کی صحبت سو سال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

عنوث اعظم در میان اولیا چوں محمد در میان انبیا

اولیاء کے درمیان عنوث اعظم کا مرتبہ ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

بادشاہی برج میں مقیم ہونا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ: ”اے قوم! رسول خدا علیہ التیمۃ والثناء کی نصیحتوں کو قبول کرو اور اُن کے قول کو مانو۔ تمہارے دل کس قدر سخت ہو گئے ہیں۔ وہ پاک ذات ہے جس نے مجھے مخلوق کے اندازہ کرنے، ان کے رنج کھینچنے پر قدرت دے دی ہے۔ جب میں اُڑنے کا قصد کرتا ہوں تو تقدیر کی قینچی آکر میرے بازو کاٹ دیتی ہے اور اُڑنے سے روک دیتی ہے لیکن میں اطمینان سے رہتا ہوں کیونکہ بادشاہی برج میں مقیم ہوں۔“

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبتِ صالح ترا صالح کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ رج اکبر است

دوسروں کی دلداری کر کہ یہ رج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

ایں سخن حق است باللہ می شود

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبتِ طالع ترا طالع کند

اُور بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

ایں ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دل تجلی جلیل کبر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجسّی گاہ ہے

صبر راحت کی کنجی ہے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ غریب نواز داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ :

”اے میرے طالب! اللہ کی رضا پر قائم رہ جس حال میں بھی رکھے۔ اگر وہ تجھے جنگل بخشے تو وہیں رہ اور اگر آبادی میں رکھے تو آبادی میں آباد ہو اور اگر وہ تجھے وطن نصیب کرے تو وطن میں رہ اور اگر غریب الوطنی سے گزر رہو تو اسی پر قناعت کر۔ غرضیکہ جس حال میں اللہ رکھے اس پر مطمئن رہ۔ اگر وہ گڈری ہے تو اسے پہن بے اور اگر وہ قائم دے تو اسے بھی اوڑھ لے۔ اور اگر وہ تجھے گھوڑا دے تو اس پر سواری کر اور اگر گدھا بخشے تو اس سے بھی منہ نہ موڑ غرض کہ اللہ تعالیٰ جس حال میں رکھے اُسی میں خوش رہ۔ جو کچھ وہ عطا کرے اُس پر صبر کر تاکہ تو راہ حق کا مرد بنے اور خدا رسیدہ ہو جائے۔ صبر بھی عجیب دولت ہے۔ حدیث میں آتا

ہے کہ صبرِ راحت کی کنجی ہے۔

نورِ حق ظاہر بود اندر ولی
اللہ کا نورِ ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیرِ کامل صورتِ ظلِ الہ
کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُبِ درویشاں کلیدِ جنت است
درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنجِ بخشِ فیضِ عالم منظرِ نورِ خدا
غزانہ بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

نیک میں باطنی اگر احسن ولی
تو اگر احسن دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا
یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمنِ انیشاں سمنائے لعنت است
ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ماقصاں پیرِ کامل کا ملاں ارہنما
ماقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

عرش کے نیچے سجدہ کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سہل بن عبد اللہ قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ مجھے اب بھی یاد ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَلَسْتُ بِمَا تَبْكُ تو میں نے بکلی کہا تھا۔ ماں کے پیٹ میں رہنا بھی مجھے یاد ہے۔ تین سال کی عمر میں رات بھر نماز پڑھا کرتا تھا۔ میرے ماموں بھی ساری رات نماز پڑھا کرتے تھے اور مجھے فرمایا کرتے تھے ابھی سو ہو۔ کہ تم میرے دل کو مشغول رکھتے ہو۔ میں ظاہراً اور پوشیدہ طور پر مشاہدہ نظارۃ الہی کیا کرتا تھا آخر نوبت یہاں تک پہنچی کہ مجھے اپنے ماموں سے کہنا کہ میری حالت سخت ہو گئی ہے اور مجھے ایسا دکھائی دیتا ہے کہ میرا سر عرش کے نیچے سجدہ کر رہا ہے۔ پوچھا کہ کب تک۔ میں نے عرض کیا کہ اب تک۔ فرمایا بیٹا اس حالت کو پوشیدہ رکھو اور کسی سے مت ظاہر کرو۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود
اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے اگرچہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو

سایہ یزدال بود بندہ خدا مرده ایں عالم و زندہ خدا
اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مرده ہے

یک مانہ صحبت با اولیا بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا
ولی کی ایک گمڑی کی صحبت سو سال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

غوثِ اعظم در میانِ اولیا چوں محمد در میانِ انبیا
اولیاء کے درمیان غوثِ اعظم کا مرتبہ ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

جو کہو اُس پر خود بھی عمل کرو

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:
”تجھ پر افسوس کہ تو قرآن بھی حفظ کرتا ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا۔ تو
حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی احادیث کو حفظ کرتا ہے مگر ان
پر عمل نہیں کرتا۔ تو یہ کہہ رہا ہے تو دوسرے آدمیوں کو حکم دیتا ہے اور
خود وہ کام نہیں کرتا اور تو دوسروں کو روکتا ہے اور خود اس کام سے باز
نہیں رہتا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا
مَا لَا تَفْعَلُونَ۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے کہ وہ باتیں جو
کہ کرتے نہیں ہو۔ کیوں کہتے ہو اور مخالفت کرتے ہو شرماتے نہیں
کیوں ایمان کا دعویٰ کرتے ہو اور ایمان نہیں لاتے۔ ایمان تو آفتوں کا
مقابلہ کرنے والا اور ان کے بوجھوں کے نیچے صابر ہے۔ ایمان ہی
مقابل کو زیر کرنے والا اور قتل کرنے والا ہے۔ ایمان ہی تو مومن کے

نزدیک تمام دنیاوی چیزوں سے مکرم ہے۔ ایمان کی کرامت و عظمت اللہ تعالیٰ کے واسطے کی جاتی ہے اور نفس و ہوا کی کرامت و تعظیم شیطان اور اغراض نفسانیہ کے لیے۔ جو خدا کا دروازہ چھوڑ دیتا ہے وہ مخلوق کے دروازہ پر بیٹھتا ہے۔ جو اللہ کے راستہ کو ضائع کر دیتا ہے اور اس سے بہک جاتا ہے مخلوق کے راستہ پر بیٹھ جاتا ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بہتری کا ارادہ کرتا ہے اس پر مخلوق کے دروازے بند کر دیتا ہے اور ان کے عطیات کو ان سے قطع کر دیتا ہے تاکہ اس کو اس طریقہ سے اپنی طرف پھیر لے اور اس کو حوضوں سے ہٹا کر کنارے پر کھڑا کر دے اس کو لاشے محض سے نکال کر شے کی طرف کھڑا کر دے۔“

اَللّٰهُ كَفْتَهُ اللّٰهُ مِى شُوْد

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحْبَتِ طَالِعِ تَرَا طَالِعِ كُنْد

اور بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

اِسْ هِزَارِ اِنْ كَعْبِيَّةِ يَكْ دِلْ بَهْتَرِ

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دِلْ تَحِلِّيْ جَلِيْلِ كَبِيْرِ

دل اللہ تعالیٰ کی تجسّی گاہ ہے

اَللّٰهُ كَفْتَهُ اللّٰهُ مِى شُوْد

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحْبَتِ صَالِحِ تَرَا صَالِحِ كُنْد

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دِلْ بَدِستِ آوَرِ كِهْ رَجْ اَكْبَرِ

دوسروں کی دلدادہی کر کہ یہ حج اکبر ہے

كَعْبِيَّةِ تَقْمِيْرِ خَلِيْلِ اَطْهَرِ

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

بیت اسباح کیوں؟

حضرت عبد اللہ شتری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں اکثر طور پر شیر اور دوسرے درندے جانور حاضر ہوتے۔ آپ ان کا خوب خیال رکھتے۔ اور انھیں خورد و نوش پہنچاتے آج تک اس مکان کو بیت اسباح کہتے ہیں۔

نیک میں باشی اگر اسلی ولی

تو اگر اسلی دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمن ایشیاں سزائے لعنت است

ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ماقصاں پیر کامل کا ملاں ارہما

خزانہ بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے کفر کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

نور حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیر کامل صورتِ ظلِ الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُب درویشاں کلیدِ جنت است

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا

ایک آتش پرست کا قبولِ اسلام

ایک شخص نے بیان کیا کہ حضرت عبد اللہ تبری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بہت بڑے عالم اور واعظ تھے۔ بہت سے لوگ آپ کے وعظ سے راہِ راست پر آگئے تھے آپ کے وصال کے وقت آپ کے مریدوں کی تعداد چار سو تھی جو آپ کے سر ہانے بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے عرض کیا اے شیخ! آپ کی وفات کے بعد آپ کی جگہ کون بیٹھا کرے گا اور آپ کے منبر پر وعظ کون کہا کرے گا۔ آپ نے ایک آتش پرست جس کا نام شاد دل تھا کہا کہ میری جگہ شاد دل بیٹھے گا اور وعظ بھی بیان کیا کرے گا۔ لوگوں نے خیال کیا کہ شاید شیخ کی عقل عالم برزخ میں خراب ہو گئی ہے اس لیے شاد دل آتش پرست کا نام لے رہے ہیں۔ شیخ نے فرمایا خاموش ہو جاؤ اور شاد دل کو بلا کر لاؤ۔ چنانچہ لوگ اسے لے آئے۔ شیخ نے اس کی طرف دیکھ کر کہا کہ جب میری وفات کو تین دن گزر جائیں تو میرے منبر پر بیٹھ کر وعظ کہنا۔ یہ کہہ کر آپ نے وفات پائی۔ دوسرے دن لوگ نماز کے بعد جمع ہوئے اس وقت شاد دل آیا۔ آتش پرستوں کی ٹوہنی سر پر تھی

زنا کر میں ڈالے ہوئے منبر پر گیا اور کہا کہ تمہارے اس سردار نے مجھے تمہارے پاس قاصد بنا کر بھیجا ہے اور کہا ہے کہ اے شاد دل! زنا کر توڑنے کا وقت آ گیا ہے یہ کہہ کر اُس نے سب کے سامنے زنا کر توڑ ڈالا اور ٹوپی اُتار کر پھینک دی اور اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَ رَسُوْلُكَ کہا۔ اور پھر کہا کہ شیخ نے فرمایا ہے کہ اُستاد کی نصیحت کو بھول نہ جانا۔ میں نے ظاہر کی زنا کر توڑ ڈالی ہے۔ اگر قیامت کے دن مجھے دیکھنا چاہتے ہو تو باطن کی زنا کر توڑ ڈالو۔ یہ سنتے ہی سب لوگوں میں کھرام مچ گیا اور عجب حالات ظہور پذیر ہوئے۔

گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

اگرچہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو

مردہ ایں عالم و زندہ خدا

اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے

بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا

سو سال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

چوں محمد در میانِ انبیاء

ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

گفتہ او گفته اللہ بود

اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوتا ہے

سایہ یزدال بود بندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے

یک مانہ صحبت با اولیا

دلی کی ایک گھڑی کی صحبت

عوث اعظم در میانِ اولیا

اولیاء کے درمیان عوث اعظم کا مرتبہ

خالق کی بجائے مخلوق سے شرم کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور عوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ: ”تم مجھ پر افسوس ہے! تو اپنی آخرت کو دنیا کے عوض اور مولیٰ تعالیٰ کی طاعت کو نفس اور خواہش اور شیطان اور خلق کی طاعت کے عوض

اور تقویٰ کو شکوہ و گلہ کے عوض جو غیر خدا سے کرتا ہے کیسے فاسد کر رہا ہے تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ پر ہیز گاروں کا محافظ و مددگار ہے اور ان کی طرف سے مدافعت فرمانے والا اور ان کا تعلیم دینے والا اور انہیں اپنی معرفت سکھانے والا اور ان کا ہاتھ پکڑنے والا ہے اور انہیں تکلیف دہ چیزوں سے نجات دیتا ہے اور ان کے قلوب کی طرف دیکھنے والا اور جہان سے ان کو بھی گمان نہیں۔ وہاں سے ان کو رزق پہنچانے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم تو مجھ سے شرمنا جیسا کہ تو اپنے پڑوسی سے شرماتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی اپنے دروازوں کو بند کر لیتا ہے اور اُس پر پردے ڈال لیتا ہے اور مخلوق سے چھپ کر خلوت میں بیٹھ کر معصیت الہی میں مشغول ہوتا ہے۔ تب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! تو نے اپنی طرف دیکھنے والوں میں سب سے زیادہ مجھے ادنیٰ درجہ کا سمجھا تو مخلوق سے شرمایا اور مجھ سے شرم نہ کی۔

اے سخن حق است باللہ می شود

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبت طالع ترا طالع کند

اور بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

اے ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دل تجلی جلیل کبر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجلّی گاہ ہے

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبت صالح ترا صالح کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ حج اکبر است

دوسروں کی دلداری کہ یہ حج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

فقیر کی معراج کا حصول

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور داتا علی، بجویری ثم لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ:

”ایک دن میں ماوراء النہر میں حوض کے کنارے بیٹھا وضو کر رہا تھا کہ کوزہ میں میں نے اپنے محبوب کا نظارہ کیا اور سمجھا کہ دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔ چنانچہ پہلے معشوق کو اپنا اور پھر اس پر اپنی جان واردے اور یقین رکھ کہ اگر جان محبوب کی راہ میں چلی جائے تو بہتر ہے۔ پھر تو اللہ کی صفت کا مشاہدہ کر۔ تو اپنے معشوق کا پردانہ بن جا اور یہ نہ سوچ کہ عاشقی میں تیری جان روگی ہو جائے گی جو ہوتا ہے ہونے دے کہ عاشقی میں جان کا گزر جانا ہی معراج ہے۔“

نیک میں باقی اگر اسل دی

تو اگر اسل دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمن ایشیاں سنزائے لعنت است

ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ناقصاں پیر کامل کا ملاں راہنما

ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

نور حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیر کامل صورتِ ظلِّ الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُب درویشاں کلیدِ جنت است

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنج بخش فیض عالم منظر نورِ خدا

غزائے بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

توکل کا حصول

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سہیل بن عبد اللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ:

”متوکل پر لازم ہے کہ وہ کسی صورت میں بھی اللہ تعالیٰ پر الزام نہ لگائے کیونکہ جس چیز کے پہنچانے کا اس نے وعدہ کیا ہے وہ پہنچائے گا۔

متوکل پر لازم ہے کہ کسی چیز کے ہونے یا نہ ہونے کی حالت میں مطمئن رہے۔

اور توکل اس دل کو حاصل ہوتا ہے جو کسی علاقہ کے بغیر اللہ تعالیٰ کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود
اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے

سایہ یزدال بود بندہ خدا
اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے

یک زمانہ صحبت با اولیا
وہی کی ایک گھڑی کی صحبت

عنوث اعظم در میان اولیا
اولیاء کے درمیان عنوث اعظم کا مرتبہ

حضرت سفیان ثوری کا تقویٰ

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہمیشہ جامع مسجد کے حجرے میں بیٹھے رہتے جب شاہی مال سے خرید اہوا عود اور مشک وہاں خوشبو کے لیے جلایا جاتا تو آپ

وہاں سے بھاگ جاتے تاکہ خوشبو نہ پہنچ سکے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ سَخِنَ حَقَّ اَسْتَبَلُّکَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ سَخِنَ

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحْبَتِ طَالِعٍ تَرَا طَالِعَ کَنْدٍ

اور بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

اِنِّیْ ہزاراں کعبہ یک دَل بہتر اَسْت

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دَل تَحِلِّیْ جَلِیل اَبْسَرَسْت

دل اللہ تعالیٰ کی تجسّنی گاہ ہے

اَللّٰهُمَّ کُفِّتَ اللّٰہَ مِیْ شُوْد

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحْبَتِ صَالِحٍ تَرَا صَالِحَ کَنْدٍ

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دَل بَدَسْت اَوْر کہ حج اکبر اَسْت

دوسروں کی دل داری کہ یہ حج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر اَسْت

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

زیارت کے اشتیاق میں عمر کا گزرنا

حضرت احمد حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت کے بہت مشتاق رہا کرتے تھے۔ ایک دن اتفاقاً حضرت عبداللہ بن مبارک آپ کے دولت خانہ پر حاضر ہوئے۔ بیٹے نے آپ کو اطلاع دی مگر آپ نے ملاقات کرنے کی اجازت نہ دی۔ بیٹے نے پوچھا کہ یہ کیوں آپ تو ہمیشہ اُن کی زیارت کے مشتاق رہا کرتے تھے۔ فرمایا اس لیے کہ اُن کی زیارت سے اُن کی خُود کے لطف کا دلدادہ ہو جاؤ گا اور وہ اپنے گھر چلے جائیں گے تو مجھے فراق میں جلنا پڑے گا جس کی میں تاب نہیں رکھتا اس لیے میں اُن کی زیارت کے اشتیاق ہی میں عمر گزاردوں گا۔



نیک میں بائیں اگر اسل ولی

تو اگر اسل دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمن ایشیاں سزائے لعنت است

ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ناقصاں پیر کامل کا ملاں راہنما

ناقصوں کے کامل پیر اللہ کاملوں کو راستہ دکھانے والے

نور حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیر کامل صورتِ ظلِ الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُب درویشاں کلیدِ جنت است

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنج بخش فیض عالم مظہر نورِ خدا

خزانہ بخشنے والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اللہ کاملوں کو راستہ دکھانے والے

نجات کا حصول کس میں؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی شخص نے حضرت عبداللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کچھ وصیت چاہی تو آپ نے اُسے وصیت کرتے ہوئے فرمایا کہ تیری نجات چار مندرجہ ذیل باتوں میں ہے کہ :

اول یہ کہ تو بھوک سے کم کھانا کھائے۔

دوم یہ کہ تو تنہائی اختیار کرے۔

سوم یہ کہ تو شب زندہ دار بن جائے۔

چہارم یہ کہ تو زیادہ تر خاموش رہے۔

اس نے عرض کیا حضور میں آپ کی صحبت میں رہنے کا خواہش مند ہوں۔ فرمایا

کہ جب میں مردوں گا تو تو کس کی صحبت میں رہے گا۔ عرض کیا کہ خدا کے ساتھ۔ فرمایا اب بھی خدا کی صحبت میں رہو۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے اگرچہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو

سایہ یزدال بود بندہ خدا مُردہ ایں عالم و زندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مُردہ ہے

یک مانہ صحبت با اولیا بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا

دلی کی ایک گھڑی کی صحبت سو سال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

عنوث اعظم در میان اولیا چوں محمد در میان انبیا

اولیاء کے درمیان عنوث اعظم کا مرتبہ ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

ہر کام رضائے الہی کے لیے کرو

ایک دفعہ کا ذکر ہے حضور عنوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد

فرمایا کہ:

”اے جماعت منافقین اپنے نفاق سے توبہ کرو اور اپنے بھاگنے سے

باز آؤ۔ شیطان کو اپنے اوپر ہنسنے اور نزدیک ہونے کے لیے کیوں

چھوڑتے ہو۔ اگر تم ایسی ہی نماز پڑھو گے اور روزہ رکھو گے تو یہ سب

مخلوق کے لیے ہوگا نہ کہ اللہ تعالیٰ کے لیے۔ اور ایسے ہی اگر صدقہ دو

گے اور زکوٰۃ دو گے اور حج کرو گے تو سب کا سب بے کار ہوگا۔ تم

کام کرنے والے اور مشقت میں پڑنے والے ہو۔ عنقریب تم سخت گرم

وتیر آگ میں جل جاؤ گے۔ اگر تم نے اس کا تدارک نہ کیا اور توبہ و معذرت

نہ کی۔ تم بغیر بدعت کے اتباع شرع کو لازم پکڑو، سلف صالحین کے

طریقوں کو اختیار کرو تم سیدھے راستے یعنی صراطِ مستقیم پر چلو جس میں نہ

تشبیہ ہے اور نہ تعطیل۔ بلکہ محض نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طریقوں پر چلو۔ بلا تکلف و بناوٹ کے اور بلا تشدد اور بلا دریدہ دہنی اور بغیر غور و فکر کے اس سے تمہیں وہ وسعت مل جائے گی جو تم سے پہلوں کو تھی۔

<p>اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے صُحبتِ صالح ترا صالح کند نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی دل بدست آور کہ رج اکبر است دوسروں کی دل داری کہ یہ رج اکبر ہے کعبہ تعمیر خلیل اطہر است کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے</p>	<p>اے سخن حق است باللہ می شود خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے صُحبتِ طالع ترا طالع کند اُدبُ رے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی اے ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے دل تجلی جلیل کبر است دل اللہ تعالیٰ کی تجلی گاہ ہے</p>
--	---

تمام چیزوں کی اصل خوفِ الہی ہے

حضرت فضیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرزند آیت عذاب الہی سننے کی طاقت نہ رکھتے تھے۔ یہی بات حضرت ابوسلیمان دارانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بیان کی گئی تو آپ نے فرمایا کہ جسے خوف زیادہ ہوگا گناہوں کی کثرت سے ہوگا نہ کہ کم ہونے سے اور فرمایا کہ دنیا اور آخرت میں تمام چیزوں کی اصل خوفِ الہی ہے۔ جب رجا خوف پر غالب ہوگی تو دل خراب ہو جائے گا۔

نیک میں باشی اگر اسلِ ولی

تو اگر اسلِ دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمنِ ایشیاں سزائے لعنت است

ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ناقصاں پیرِ کامل کا ملاں اراہنا

خزانہ بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے فکر کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

نورِ حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیرِ کامل صورتِ ظلِّ الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُبِّ درویشاں کلیدِ جنت است

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنجِ بخشش فیضِ عالم مظہر نورِ خدا

حقیقت کی تائید کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک شوریدہ سر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اے میرے رب میری طرف دیکھ۔ آپ نے نہایت جوش اور غیرت سے کہا کہ تو ایسی منہ رکھتا ہے جو اللہ تیری طرف دیکھے وہ کہنے لگا کہ اے اللہ کے بندے میں اسی لیے تو کہہ رہا ہوں کہ اللہ میری طرف دیکھے تاکہ میرا منہ عمدہ ہو جائے۔ یہ بات آپ کو بہت پسند آئی اور فرمایا کہ تو نے بالکل سچ کہا۔

گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

اگرچہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو

مردہ ایں عالم و زندہ خدا

اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے

گفتہ او گفتہ اللہ بود

اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے

سایہ یزدان بود بندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے

یک ماہ صحبت با اولیا بہتر از صد سالہ طاعت ریا

دلی کی ایک گھڑی کی صحبت

سول سال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

چوں محمد در میان انبیا

اولیاء کے درمیان غوث اعظم کا مرتبہ

ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

حضرت داؤد طائی کا تائب ہونا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک نومہ گر کی زبان سے ایک شعر سنا جس کا مطلب یہ تھا کہ:

وہ کون سا چہرہ ہے جو خاک میں نہیں ملا اور وہ کون سی آنکھ ہے جو زمین میں دفن نہیں ہوئی۔

یہ سنتے ہی آپ کے دل میں ایک خاص خوف اور درد پیدا ہوا اور بے قراری غالب آگئی اسی حالت میں آپ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس گئے۔ پوچھنے پر بتایا کہ میرا دل دنیا سے بیزار ہو گیا ہے اور ایک ایسی چیز مجھ میں پیدا ہو گئی ہے کہ میں اللہ تعالیٰ تک پہنچنا چاہتا ہوں مگر نہیں پاتا۔ کسی بھی کتاب میں اس کے معنی نظر نہیں آتے۔ کسی فتویٰ میں اس کا علاج نہیں پایا جاتا۔ امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ تم مخلوق سے علیحدگی اختیار کرو۔ آپ نے دنیا سے منہ پھیر لیا اور ایک مکان میں معتکف ہو گئے۔ ایک عرصہ کے بعد پھر امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس گئے اور فرمایا یہ تو کوئی بات نہیں کہ تم گھر میں معتکف ہو جاؤ اور کسی سے بات نہ کرو بلکہ اہل دنیا میں بیٹھو۔ نامعلوم بات سن کر صبر کرو اور کچھ نہ کہو اور مسائل کے نکات کو ان سے بہتر طور پر جانو۔ اس بات سے آپ بخوبی سمجھ گئے کہ جو کچھ اُستاد نے فرمایا۔ پھر نے روزانہ امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے درس پر جانا شروع کیا۔ مشائخین کی خدمت سے فیض اُٹھایا۔ لیکن خود کچھ نہ کہتے تھے

جو کوئی کہتا اطمینان سے سنتے جواب نہ دیتے تھے۔ فرمایا کہ ایک صبر و اطمینان نے مجھے تیس سال کا کام دیا۔ اس کے بعد اپنے پیر طریقت حضرت حبیب راعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں رہنے لگے اور مردانہ وار اس راہ میں قدم رکھا۔ تمام کتب خانہ کو دریا بردہ کر کے عیلمدگی اختیار کر لی اور مخلوق سے بالکل قطع تعلق ہو گئے۔

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبت طالع ترا طالع کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ حج اکبر است

دوسروں کی دلداری کہ یہ حج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

دل تجلی جلیل کبر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجسّی گاہ ہے

موت کو عید تصور کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت قدسیہ میں حاضر ہو کر ایک شخص نے وصیت طلب کی جس پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ :

اول یہ کہ دنیا سے روزہ رکھو۔

دوم یہ کہ آخرت سے افطار کرو۔

سوم یہ کہ موت کو عید سمجھو۔

چہارم یہ کہ مخلوق سے اس قدر دُور رہو جیسے درندوں سے دور رہتے ہیں۔

نیک میں بائیں اگر غسل دلی
تو اگر غسل دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا
یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمن ایشیاں سزائے لعنت است
ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ناقصاں پیر کامل کا ملاں راہنما
نقصوں کے کامل پیر اللہ کامل کو راستہ دکھانے والے

نور حق ظاہر بود اندر ولی
اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیر کامل صورتِ حلال الہ
کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُب درویشاں کلیدِ جنت است
درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
غزائے بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اللہ کامل کو راستہ دکھانے والے

مقام توکل کیا ہے؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سہیل بن عبد اللہ تبری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ
”توکل میں پہلا مقام یہ ہے کہ تم قدرت کے سامنے ایسے بن جاؤ جیسے مردہ
غسل دینے والے کے سامنے ہوتا ہے۔“

گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود
اگرچہ منہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو

مردہ ایں عالم و زندہ خدا
اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے

بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا
سو سال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

چوں محمد در میانِ انبیا
ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

گفتہ او گفتہ اللہ بود
اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے

سایہ یزدال بود بندہ خدا
اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے

یک نامہ صحبت با اولیا
ولی کی ایک گھڑی کی صحبت

عنوتِ اعظم در میانِ اولیا
اولیاء کے درمیان عنوتِ اعظم کا مرتبہ

نفس کشی کیسے کی جاسکتی ہے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ:

”میں نے ایک ولی کامل جس کا نام حسام الدین تھا سنا ہے کہ نفس کا فر ہے اور اسے صرف:

۱۔ حق تعالیٰ کی مدد ۲۔ خاموشی ۳۔ بھوک ۴۔ تنہائی ۵۔ مخلوقات کے ساتھ میل جول کو ترک کرنا ۶۔ ہر دم خلوت میں خدا کو یاد کرنے سے ہی ختم کیا جاسکتا ہے۔

اِس سَخْنِ حَقِّ اسْتِ بِاللّٰہِ مِیْ شُوْدُ

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحْبَتِ طَالِعِ تَرَا طَالِعِ کُنْدِ

اور بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

اِس ہزاراں کعبہ یکِ دِل بہتر اَسْتِ

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دِلِ تَحِلِّی جَلِیلِ کَبِیر اَسْتِ

دل اللہ تعالیٰ کی تجسّی گاہ ہے

اللّٰہ اللّٰہ گُفْتِہ اللّٰہ مِیْ شُوْدُ

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحْبَتِ صَالِحِ تَرَا صَالِحِ کُنْدِ

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دِلِ بَدِستِ آوَر کہ رَجِجِ اکْبَر اَسْتِ

دوسروں کی دلداری کہ یہ رجج اکبر ہے

کعبہ تعمیرِ خلیلِ اطہر اَسْتِ

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

سُنّت سے علیحدگی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سہیل بن عبد اللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ جو مبتدع سے دوستی رکھتا ہے اس سے سنت علیحدہ ہو جائے گی اور جو مبتدع کے ساتھ مذاق کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے ایمان چھین لیتا ہے۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بڑی نہ زن بڑا آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم درمیانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشتِ گے

ایک مشت مٹی یکمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحبِ بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا طین کی صحبت اختیار کرے

شوق کو خوف سے دور کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابوسلیمان دارانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جب تم اپنے دل کو شوق میں ڈالو تو اُس کے بعد خوف میں ڈالو۔ تاکہ اس شوق کو وہ خوف دور کر دے۔

نیک میں باشی اگر اہلِ ولی

تو اگر اہلِ دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمنِ ایشان منزاتِ لعنتِ است

ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ناقصاں پیرِ کامل کا ملاں رانما

خزانہ بخشے والے عالم کو فیض پہنچا دے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اللہ کامل کو راستہ دکھانے والے

نورِ حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیرِ کامل صورتِ ظلِ الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُب درویشاں کلیدِ جنتِ است

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنجِ بخشِ فیضِ عالم منظرِ نورِ خدا

حلال ہے یا حرام

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بزرگ جن کا نام ابو بکر عباس تھا فرماتے ہیں کہ میں حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حجرے میں گیا تو دیکھا کہ آپ خشک روٹی کا لٹا ہاتھ میں لیے دو رہے ہیں۔ میں نے پوچھا کیا ہوا۔ تو فرمایا کہ میں اس ٹکڑے کو مانا چاہتا ہوں مگر معلوم نہیں کہ حلال ہے یا حرام۔

تیر جستہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا ترسہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

بیمیا پیدا کن از مشتِ گلے

ایک مشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساجد بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا طہین کی صحبت اختیار کرے

انفِ غیبی کا ندا کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابوسلیمان دارائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رات کے وقت مسجد میں تھے۔ سخت سردی کا موسم تھا۔ دُعا کے وقت آپ نے ایک ہاتھ بغل میں لے دیا جس سے کچھ گرمی محسوس ہوئی اور آنکھ لگ گئی۔ اُسی وقت ہاتھِ غیبی نے ندا لے لے ابوسلیمان جو ہاتھ تمھارا باہر تھا صرف اُسی ہاتھ کی روزی تمھیں دی جاتی ہے۔ دوسرا ہاتھ بھی باہر ہوتا تو دونوں ہاتھوں کا حقہ ملتا۔ اس واقعہ کے بعد آپ نے کھائی کہ آئندہ خواہ کوئی بھی موسم ہو دعاء کے وقت دونوں ہاتھ باہر رکھوں گا۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود
اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے
گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود
اگرچہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو
سایہ یزدال بود بندہ خدا
اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے
یک زمانہ صحبت با اولیا
دلی کی ایک گھڑی کی صحبت
غوث اعظم در میان اولیا
اولیاء کے درمیان غوث اعظم کا مرتبہ
چون محمد در میان انبیا
ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

بندہ کا حق بن جانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت
کسی نے سوال کیا کہ عرش کیا ہے تو آپ نے فرمایا میں ہوں۔ پھر سوال کیا کہ کرسی کیا ہے
فرمایا میں ہوں۔ پھر سوال کیا کہ لوح کیا ہے فرمایا میں ہوں۔ پھر سوال کیا کہ قلم کیا ہے
میں ہوں۔ پھر سوال کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے بندے حضرت جبرائیل، اسرافیل، میکائیل
علیہم السلام جیسے بھی ہیں فرمایا میں ہوں۔ وہ شخص یہ تمام جواب سن کر خاموش ہو گیا۔
آپ نے فرمایا کہ جو شخص حق تعالیٰ میں محو ہو جاتا ہے وہ حق بن جاتا ہے اور جو کچھ
حق ہے۔ ایسی صورت میں سب کچھ ہوں کوئی تعجب کی بات نہیں۔

اولیا را ہست قدرت از الہ
اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے
تیر جستہ باز گردانند ز راہ
کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں
یکمیا پیدا کن از مشت گلے
ایک مشت مٹی کیمیا بن جائے گی
بوسہ زن بر آستان کامل
کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم درمیانِ اولیا
غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد درمیانِ انبیاء
جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
جو اللہ کا مصاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا
وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

اے حق تعالیٰ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سہیل بن عبد اللہ قسری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد کیا کہ:

”کوئی دن ایسا نہیں گزرتا کہ حق تعالیٰ نہ کہتا ہوا اے میرے بندے
تو انصاف نہیں کرتا۔ میں تجھے یاد کرتا ہوں لیکن تو مجھے یاد نہیں
کرتا۔ میں تجھے اپنی طرف بلاتا ہوں لیکن تو دوسروں کی طرف جاتا
ہے۔ میں تجھے آفتوں سے علیحدہ رکھتا ہوں لیکن تو آفت کی طرف
جاتا ہے۔ جب تو قیامت کے دن حاضر ہوگا تو کیا عذر کرے گا۔“

اے سخن حق است باللہ می شود

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبت طالع ترا طالع کند

اور بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

اے ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دل تجلی جلیل کبر است

وہ اللہ تعالیٰ کی تجلّی گاہ ہے

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبت صالح ترا صالح کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ حج اکبر است

دوسروں کی دلدادگی کہ یہ حج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

خالص توبہ حقیقت کی کنجی ہے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ:

”اے دنیا میں مشغول رہنے والو! تم ان مقامات میں چہ میگوئیاں چھوڑ دو، کلام نہ کرو، تم تو محض اپنی زبانوں سے کلام کرتے ہو نہ کہ دلوں سے۔ تم اللہ تعالیٰ کے اور اس کے کلام سے اور اس کے نبیوں اور اُن کی پیروی کرنے والوں سے جو کہ ان کے سچے جانشین اور وصی ہیں۔ روگردانی کرنے والے ہو۔ تم تو تقدیر و قدرت میں جھگڑا کرنے والے ہو۔ تم نے خلق کی عطا پر اللہ تعالیٰ کی عطیہ سے اور اس کے نیک بندوں کے نزدیک جب تک کہ تم توبہ اخلاص کے ساتھ نہ کرو اور اس پر ثابت قدم نہ رہو اور ہر نفع و نقصان میں اور عزت و ذلت، امیری و فقری، عافیت و مرض اور پسندیدہ اور مکروہ چیزوں میں جو موافق تقدیرِ الہی ہوتی ہیں موافقت نہ کرو گے معتبر و مسموع نہ ہو گا۔“

تیر جستہ باز گردانند ز راہ
کمان سے چھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کامل
کسی کامل کے آستانے کی گدائی کہ

اولیاء را ہست قدرتِ ازالہ
اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے
ایک مِشت مٹی کیمیا بن جائے گی



غوثِ اعظم در میانِ اولیا
غوثِ اعظم کا ترجمہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیاء
جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
جو اللہ کا مساجد بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا
وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

غرور و تکبر کا پتلا بننا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور داتا علی، بحوری ثم لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد

فرمایا کہ:

”صرف تر کی ٹوپی پہن لینے سے فقیری نہیں مل جاتی۔ بیشک تم کافرانہ
ٹوپی سر پر رکھو اور اپنا طریق فقیری نہ چھوڑو اور اللہ کی رضا کے پابند
رہو تم یقیناً فقیر ہو، لیکن اگر کوئی فقیر اس نیت کو مد نظر رکھ کر فقیرانہ لباس
پہنے کہ وہ اہل زر کا مقرب ہو جائے گا تو یہ ایسا ہے کہ وہ فقیر نہیں بلکہ
آتشِ نفس نے اُسے غرور و تکبر کا پتلا بنا رکھا ہے۔“

نیک میں بائش اگر اہلِ ولی
تو اگر اہلِ دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا
یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمنِ ایشیاں سزائے لعنت است
ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ناقصاں پیرِ کامل کا ملاں اڑھنا
ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

نورِ حق ظاہر بود اندر ولی
اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیرِ کامل صورتِ ظلِ الہ
کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُب درویشاں کلیدِ حُسن است
درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنجِ بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
غزائے بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

تصور شیخ کی اہمیت

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

”لوگوں کو چاہیئے کہ محبوب حقیقی سے محبت کریں جو اسے یاد کرتا ہے خدا اس پر مہربانی کرتا ہے تو معشوق مجازی اختیار کر کیونکہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجاز حقیقت کا پل ہے۔“ فقیروں کی محبت کو دل میں جگہ دے کیونکہ میرے استاد حضرت شیخ ابوالقاسم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ فقیر کے لیے تصور شیخ سے بڑھ کر اور کوئی چیز نہیں۔ فقیر کو چاہیئے کہ اپنے مرشد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھے اور مرشد وہ ہے جو مراقبے سے اپنے مرید پر نظر رکھے، فقیر کو چاہیئے کہ وہ بیعت اس وقت کرے جب وہ اس کی اہلیت رکھتا ہو بصورت دیگر مرید اور مرشد دونوں ہی خراب ہوتے ہیں۔ فقیر کا مسلک بہت کٹھن ہے میں اپنے دل میں ٹھان چکا ہوں کہ سفر اختیار کروں تاکہ میرے قلب پر زنگ نہ لگے بلکہ صیقل ہوتا رہے۔ لوہے پر جب زنگ لگ جائے تو صیقل سے ہی دور ہوتا ہے۔ اے میرے محبوب! اللہ سے دعا کر۔ اے اللہ میرے دل کو روشن کر۔ مجھے اپنی یاد کا منبع بنا۔ میرے مرشد کو مجھ پر مہربان کر۔ پہلے مجھے شاکر بنا بعد میں دولت دے۔ پہلے مجھے کدورت ورنجش سے پاک کر۔ پھر اپنی عنایت سے نواز۔ پہلے مجھے صبر و حوصلہ دے پھر بیماری دے۔ الہی! مجھے وہ چیز عطا فرما جو نیکی سے بھرپور ہو اور اپنی رضا پر سر تسلیم خم کرنے کی توفیق دے کہ یہ تیرے نزدیک پسندیدہ فعل ہے۔“

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے چپکے جھٹے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کہ

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا قریبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی مطلق اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مہشتِ گلے

ایک مہشت مٹی یکمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا قریب کی صحبت اختیار کرے

ہادی و مہدی بن جانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ النورانی

نے ارشاد فرمایا کہ:

”اے جاہل! تو ایسے کلام سننے سے دوڑتا ہے اور اپنے نفس و خواہشات کو لے کر تنہا اپنے خلوت خانہ میں بیٹھتا ہے تو اولاً صحبتِ مشائخ اور نفس و طبیعت کے قتل کرنے کا حاجت مند اور ماسوی اللہ سے قطع تعلق کا محتاج ہے۔ اولاً مشائخ کی چوکھٹ اور دروازہ کو لازم پکڑ اور اس کے بعد ان کے فیضِ صحبت میں رکھ کر ان سے علیحدہ ہو جانا اور خلوت کدہ میں تنہا اللہ تعالیٰ کی معیت میں بیٹھ جانا۔ پس جب یہ مرتبہ تجھے پورے طور پر حاصل ہو جائے گا اس وقت تو خدا کے حکم سے خلق کی دوا اور ان کا ہادی و مہدی بن جا گا تیری زبان پر ہمیز گار بننے والی ہے اور قلب فاسق و فاجر تیری

نہ بان حمد الہی کرتی ہے اور تیرا قلب اس پر معترض ہے۔ تیرا ظاہر
مسلمان ہے اور باطن کافر، تیرا ظاہر موحد ہے اور تیرا باطن مشرک۔
تیرا زہد اور تیری دینداری سب ظاہر ہے اور تیرا باطن خراب و
ویران جیسے بیت الخلاء پر قلعی اور سپیدی اور کوڑا گھر پر قفل۔ جب
تو اس حالت پر ہے تو تیرے قلب پر شیطان نے خیمہ لگایا ہے
اور اسے اپنا مسکن بنالیا ہے۔ اہل ایمان تو اپنے باطن کو آباد
کرتا ہے۔ پھر ظاہر کی آبادی کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ مثل گھریا
کرنے والے کے کہ وہ اولاً اندرونی عمارت میں زیرِ تعمیر صرف کر دیتا
ہے اور اس کا دروازہ ہنوز غراب رہتا ہے۔ پھر جب گھر
کی اندرونی عمارت تکمیل کو پہنچ چکی ہے اس وقت دروازہ بناتا
ہے۔ اس طور سے سالک کے لیے اللہ تعالیٰ ابتداء اور اس کی
رضامندی سے ہونی چاہیئے۔ پھر مخلوق کی طرف توجہ خدا کے حکم
سے ابتداء ساتھ تحصیل آخرت کے ہونا چاہیئے۔ پھر ساتھ حاصل
کرنے دنیا کے حقوق کے جو کہ مقوم ہیں۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود	گر چہ از حلقوم عبد اللہ بود
اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے	اگر چہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو
سایہ یزدان بود بندہ خدا	مردہ ایں عالم و زندہ خدا
اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے	اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے



یک ماہِ صُحبتِ با اولیا

دلی کی ایک گمڑی کی صحبت

بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا

سو سال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

عوثِ اعظم درمیانِ اولیا

اولیاء کے درمیانِ عوثِ اعظم کا مرتبہ

دل میں پانچ اشیاء کا بسیرا ہونا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ اگر دل میں کوئی اور چیز ہوتی ہے تو دل میں ہرگز نہیں ٹھہرتیں:

خدا تعالیٰ سے خوف۔ اُمید اور دوستی۔ حیا و اُنس۔

ہر شخص اس قدر فہم رکھتا ہے کہ جس قدر وہ خدا کے نزدیک ہوتا ہے۔ سب سے زیادہ فہیم وہ شخص ہے جو اسرارِ قرآن کو سمجھے اور ان میں تدبر کرے۔ اور سب مخلوق سے سابق وہ ہے جو حق پر صبر کرے۔

بروزِ محشر اُمتوں کو ان کے نبیوں کی طرف بلایا جائے گا لیکن اولیاء اللہ کو ان کے اللہ کی طرف بلایا جائے گا۔

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

ایں سخن حق است باللہ می شود

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبتِ صالح ترا صالح کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

صُحبتِ طالع ترا طالع کند

اور بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی



دل بدست آور کہ حج اکبر است

دوسروں کی دلداری کر کہ یہ حج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

ایں ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دل تجلی جلیل کبر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجلی گاہ ہے

دریا کے کنارے کی تلاش کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ: ”تجھ پر افسوس! کہ تو موسم سرما میں اپنے حوضوں پر بیٹھنے پر خوش ہوتا ہے۔ عنقریب موسم گرما آ رہا ہے جو پانی تیرے پاس ہے اُس کو وہ چوس لے گا وہ خشک ہو جائے گا اور مر جائے گا۔ تو دریا کے کنارے کو اپنی جگہ مقرر کر جس کا پانی گرمیوں میں بکثرت بڑھ جاتا ہے۔ تو اللہ کے ساتھ رہ۔ غنی عزیز و امیر و حاکم و سردار بن جائے گا۔ جو خدا کے تعلق کی وجہ سے ماسوی اللہ سے مستغنی ہو جاتا ہے، ہر شے اس کی محتاج بن جاتی ہے اور یہ ایسی چیز ہے جو کہ زینت و آراستگی و آرزو سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ ایسی شے سے حاصل ہوتی ہے جو سینوں کے اندر جگہ پکڑے ہوئے ہے اور عمل اس کی تصدیق کرتا ہے۔“

اولیاء بہت قدرت ازالہ

اللہ تعالیٰ کی محنت سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

کیمیا پیدا کن از مشیت گلے

ایک مشیت مٹی کیمیا بن جائے گی

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھیکے ہوئے تیر کو واپس کہہ دیتے ہیں

بوسہ زن بر آستان کاہلے

کسی کاہلے کے آستانے کی گدائی کر

غوث اعظم در میان اولیا
غوث اعظم کا تربہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میان انبیاء
جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
جو اللہ کا مساجد بنا چاہے

اونشیند در حضور اولیا
وہ اولیاء کا طین کی صحبت اختیار کرے

مرد کامل کی ہم نشینی اختیار کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور خواجہ غریب نواز داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

کہ: "دنیا ایسے ہی ہے جیسے سطح آب پر کشتی۔ تو غوطہ خور بن نہ کہ طوب جانے والا۔ اپنے دل کو کشادہ کر اور ایسے کام کر جس سے دوسروں کو فائدہ پہنچے کسی کا دل نہ دکھا۔ تجھے دین پناہ شاہ کی طرح ظلم کا مٹانے والا اور رعایا کے دکھ درد کا احساس کرنے والا ہونا چاہیئے۔ تجھے غافل نہیں ہونا چاہیئے دنیا داری کو پسند نہ کر اور نہ ہی عقبی کا طالب بن بلکہ اسے عذاب ہی خیال کر تو مولا کا طالب ہوتا کہ تو مرد بنے لایح اور ذلت کو اچھی طرح سمجھ اور دنیا داری کے جھیلوں کو خود سے دور رکھ۔ عقل و سمجھ اور ایمان کے لیے اللہ سے دعا کرتا رہ۔ مرشد کو اپنا قبلہ سمجھ اور اپنے نفس کی پرورش نہ کر اور میری نصیحت پر عمل کر۔"

نیک میں باشی اگر اسلی ولی
تو اگر اسلی دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دید پر دید کبریا
یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

نور حق ظاہر بود اندر ولی
اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیر کامل صورتِ خلیل الہ
کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُب درویشاں کلیدِ جنت است

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

دشمن ایشاں سزائے لعنت است

ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

گنج بخش فیضِ عالم منظرِ نورِ خدا

ماقصاں اہمیرِ کامل کا ملاں اراہنا

خزانہ بخشے والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اہل کامل کو راستہ دکھانے والے

اہل توکل کے لیے تین باتوں کا حصول

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سہیل بن عبد اللہ ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اہل توکل کو تین باتیں دی جاتی ہیں:

۱۔ حقیقت یقینی

۲۔ مکاشفہ غیبی

۳۔ مشاہدہ قرب حق تعالیٰ جل شانہ

اولیاءِ اہمست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطیہ اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مٹت گلے

ایک مٹت مٹی یکمیا بن جاسے گی

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساجد بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیاء

وہ اویلد کافین کی محبت اختیار کرے

تیر جہتہ باز گردانند زراہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیاء

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیاء

جیسا کہ نبی پاں کا انبیاء کے درمیان

بے سرو سامانی اور توکل علی اللہ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت شفیق لمحنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ایک شخص نے کہا کہ حضورؐ لوگ آپ کو ملامت کرتے ہیں تم خواہ تو اہ تکلیف اٹھاتے ہو۔ آؤ میں اپنے پاس تمہاری کچھ خدمت کروں۔ آپ نے فرمایا۔ اے شخص اگر تجھ میں پانچ عیب نہ ہوتے تو میں ایسا کر لیتا

اول یہ کہ تیرا مال کم ہو جائے گا۔
دوم یہ ممکن ہے کہ تیرا مال چور لے جائیں۔

سوم یہ کہ شاید تو بعد میں پشیمان ہو۔
چہارم یہ کہ اگر تو مجھ میں کوئی عیب دیکھے گا تو مجھے دی ہوئی چیز واپس لے لے گا۔

پنجم یہ کہ تم نے ایک دن مرنا ہے پھر میں بے سرو سامان رہ جاؤں گا لیکن میرا خدا ایسا ہے جو ان تمام عیوب سے پاک ہے۔

گر چه از حلقوم عبد اللہ بود

اگر چه عبد اللہ کا کہا ہوا ہو

مردہ ایں عالم و زندہ خدا

اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے

بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا

سوسال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

چوں محمد در میانِ انبیاء

ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

گفتہ او گفته اللہ بود

اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوتا ہے

سایہ یزدال بود بندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے

یک مانہ صحبت با اولیا

ولی کی ایک گھڑی کی صحبت

عنوث اعظم در میانِ اولیا

اولیاء کے درمیان عنوث اعظم کا مرتبہ

قرآن و سنت کی پیروی کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہیں جا رہے تھے کہ راستہ میں ایک لڑکے کو دیکھ کر فرمایا کہ بٹھل کر چل تاکہ کپڑے میں نہ گر پڑے لڑکا بولا حضور! اگر میں گر پڑا تو کوئی بات نہیں اکیلا ہی گروں گا لیکن اگر آپ کا پاؤں پھسل گیا تو وہ تمام مسلمان جو آپ کے بعد آئیں گے پھسل جائیں گے اور پھر اُن کا اُٹھ سکرنا مشکل ہو جائے گا۔ آپ کو اس لڑکے کے فہم پر تعجب ہوا فوراً مجلس میں آکر اپنے معتقدین اور اصحاب کو فرمایا۔ خبردار! اگر کسی مسئلہ میں تمہیں میری نسبت کوئی بات زیادہ معلوم ہو تو میری اطاعت نہ کرو اور اگر میرے قول کو قرآن کو سنت کے مطابق نہ پاؤ تو قول کو زمین پر پڑنا دو۔

اولیٰ را ہست قدرت ازالہ

اللہ تعالیٰ کی حلا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشت گلے

ایک مِشت مٹی یکمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضور اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

تیر جستہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا قریبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

ہر ذرہ کو دیدارِ الہی سے مشرف فرمانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اگر پروردگار عالم مجھ سے ستر سال کا حساب طلب کرے گا تو میں اُس سے ستر ہزار سال کا حسا نوں گا کیونکہ ستر ہزار سال میں اُس نے اَلنَّسْتُ بِسَیِّئَاتِکُمْ کہہ کر سب کو شور میں ڈال دیا بلی کہنے سے۔ یہ تمام شور جو زمین و آسمان میں ہے شوقِ اَلنَّسْتُ ہے۔ اس کے بعد بارگاہِ الہ العالمین سے خطاب آیا کہ جواب سنو۔ بروزِ محشر ہم تمہارے ہفت اندام کو ذرہ ذرہ کر کے ذرہ کو دیدار سے مشرف فرمائیں گے۔ میں کہتا ہوں کہ ستر ہزار سال کا حساب ہے اور حاصل و باقی کو ہم تیرے پاس رکھیں گے۔

اِس سَخْنِ حَقِّ اسْتِ بِاللّٰہِ مِی شُوْد

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحْبَتِ طَالِعِ تَرَا طَالِعِ کُنْد

اور بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

اِس ہزاراں کعبہ یکِ دِل بہتر اَسْت

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دِل بہتر ہے

دِلِ تَحَلّی جَلِیل کَبِیر اَسْت

دِل اللہ تعالیٰ کی تجسّی گاہ ہے

اللّٰہ اللّٰہ کُفْتِہ اللّٰہ مِی شُوْد

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحْبَتِ صَالِحِ تَرَا صَالِحِ کُنْد

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دِلِ بَدِست آوَر کہ رِجِ اکبر اَسْت

دوسروں کی دلداری کر کہ یہ رِجِ اکبر ہے

کعبہ تعمیرِ خلیل اطر اَسْت

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

دِل کا زنگار کیسے ہو سکتا ہے؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ پیٹ بھر کر روٹی کھانا فوراً دِل کا زنگار ہے۔

اولیاءِ اہست قدرت از الہ

اللہ تعالیٰ کی عظمت و بڑائی کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشت گلے

ایک مشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ھر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بنتا چاہے

اونشیند در حضور اولیاء

وہ اذیلا کا لیں کی صحبت اختیار کرے

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جتنے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کا گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیاء

غوثِ اعظم کا ترسہ اذیلا کے درمیان بیٹھے

چوں محمد در میانِ انبیاء

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

ایک ذرہ محبت الہی کی قدر و قیمت

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی محبت کا ایک ذرہ بھر بہشت کے ہزاروں محلات سے بد رہا بہتر ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ لوگوں کو اپنی رضا مندی سے بہشت میں نہیں لے جاتا۔ فرمایا ہاں! مگر جب وہ کسی کو اپنی رضا دیتا ہے تو وہ بہشت کو لے کر کیا کرے گا۔ اس کی رضا کے مقابلے میں بہشت بے معنی ہے۔

نور حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیرِ کامل صورتِ خلیلِ الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

نیک میں باقی اگر اس ولی

تو اگر اس دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

حُب درویشاں کلیدِ جنت است دشمن ایشاں سزائے لعنت است
درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

گنج بخش فیض عالم مظہر نورِ خدا ناقصاں پیرِ کامل کمالاں را ہنما
خزانہ بخشے والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیرِ آفدہ کاملوں کو راستہ دکھانے والے

امام احمد حنبل کی حکمت عملی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کچھ لوگوں نے حضرت احمد حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمتِ سیۃ میں حاضر ہو کر سوال کیا کہ اخلاص کیا ہے۔ فرمایا آفاتِ اعمال سے خلاصی نام اخلاص ہے۔ پھر پوچھا تو کل کیا ہے؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پر یقین رکھنا ہی تو کل ہے۔ پوچھا ماضی کیا ہے؟ فرمایا اپنے کام کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دینا رضائے۔ پوچھا کہ بت کیا ہے؟ فرمایا یہ بات حضرت بشر حافی سے پوچھو۔ اُن کی زندگی میں اس سوال کا جواب نہیں دے سکتا۔ پوچھا کہ نُسُہ کیا ہے؟ فرمایا نہ ہد کی تین قسمیں ہیں :
اول یہ کہ ترکِ حرام عوام کا نہ ہد ہے۔

دوم یہ کہ ترکِ زیادتی مالِ حلال خاص لوگوں کا نہ ہد ہے۔
سوم یہ کہ جو چیز یاد حق سے غافل کرے اُس کا ترک کرنا عارفوں کا نہ ہد ہے۔

اولیٰ را ہست قدرتِ ازالہ تیر جستہ باز گردانند ز راہ
اللہ تعالیٰ کی حلا سے اُویا کر یہ طاقت حاصل ہے کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں
یکمیا پیدا کن از مشیتِ گلے بوسہ زن بر آستانِ کاملے
ایک نشست مٹی کیمیا بن جائے گی کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوث اعظم درمیان اولیا

غوث اعظم کا قریبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد درمیان انبیاء

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضور اولیا

وہ اولیاء کا طہین کی صحبت اختیار کرے

عارف کون؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سہیل بن عبد اللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:

عارف وہ ہے کہ کبھی اس کا مزہ نہ جانے اور ہر دم خوشبو میں مست رہے۔
کے بغیر کسی کو مددگار نہ سمجھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر کسی کو راہبر نہ جانے۔ اور یہ
کہ تقویٰ کے سوا کوئی زاہد نہیں۔ اور ان پانچ چیزوں پر صبر کے سوا کوئی عمل نہیں۔

گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

اگرچہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو

مردہ ایں عالم و زندہ خدا

اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے

بہتر از صد سالہ طاعت ریا

سو سال کا بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

چوں محمد درمیان انبیاء

ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

گفتہ او گفته اللہ بود

اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے

سایہ یزدال بود بندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے

یک مانہ صحبت با اولیا

ولی کی ایک گھڑی کی صحبت

غوث اعظم درمیان اولیا

اولیاء کے درمیان غوث اعظم کا مرتبہ

حضرت یوسف علیہ السلام کی جلوہ گری

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت یعقوب علیہ السلام کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ حضرت آپ نے پورے جہان میں کیا شور مچا رکھا ہے کہ اگر آپ کو ذات باری تعالیٰ سے کامل محبت ہے تو یوسف علیہ السلام کا ذکر چھوڑ دیں۔ اُسی وقت ہاتھ غیبی سے ندا آئی کہ سری ذرا دل کو قابو میں رکھو۔ اس کے ساتھ جلوہ یوسفی بکھایا گیا۔ اور آپ لغو مار کھو بیہوش ہو گئے اور تیرہ دن تک بیہوش رہے۔ ہوش آنے پر ہاتھ غیبی سے ندا آئی کہ ایسے شخص کی ہی سزا ہے جو ہماری بارگاہ کے متوالوں پر تہ چینی کرتا ہے۔

تیرجستہ بازگردانند زراہ

کمان سے پیچھے جھٹنے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا قریبہ اولیائے درمیان ہیں

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا محمد نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیاءِ اہمست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی محفل سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشتِ گلے

ایک مشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ھر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مسابقت بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اویںد کاملین کی محبت اختیار کرے

در وازہ الہی پر کھڑا ہونا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ: ”تجدد پر افسوس! تو میرے ساتھ استہزاء کرتا ہے حالانکہ میں اللہ تعالیٰ

کے دروازہ پر کھڑا ہوا مخلوق کو اس کی طرف بلا رہا ہوں۔ عنقریب
تو اپنا جواب ملاحظہ کر لے گا۔ بہ تحقیق میں اُوپر کی طرف ایک ہاتھ ہوں
اور نیچے ہزاروں ہاتھ۔

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبتِ صالح ترا صالح کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ رج اکبر است

دوسروں کی دلدادگی کر کہ یہ رج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

ایں سخن حق است باللہ می شود

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبتِ طالع ترا طالع کند

اُدھر بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

ایں ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دل تجلی جلیل کبر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجسّی گاہ ہے

سات سال کی عمر میں حافظ قرآن اور بارہ سال کی عمر میں عالم دین

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سہل بن عبد اللہ قسری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ
جب میں مکتب جانے کے قابل ہوا تو مجھے مکتب میں بھیج دیا گیا۔ اود میں نے اُستاد سے یہ بات
طے کر لی کہ سبق پڑھنے کے بعد میں مکتب سے فوراً واپس چلا آیا کروں گا۔ میں نے سال کی عمر میں
قرآن حفظ کر لیا اور بارہ سال کی عمر میں ایک ایسا مسئلہ مجھے درپیش آیا جسے کوئی حل نہ کر سکتا تھا
میری مرضی کے مطابق مجھے بصرہ بھیج دیا گیا۔ میں نے وہاں کے علماء کرام سے مسئلہ دریافت کیا
مگر کسی سے تسلی بخش جواب نہ مل سکا۔ آخر آبادان میں حبیب حمزہ نے میرے مسئلہ کو حل کیا
اور میں انہی کے ہاں ٹھہر گیا اور بہت سے فوائد کا حصول ہوا۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ
کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے
کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیاء
غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

پہلے محمد در میانِ انبیاء
جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیاء ہست قدرتِ ازالہ
اللہ تعالیٰ کی عطائے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشتِ گلے
ایک مشت مٹی یکمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیاء
وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

حضرت معروف کرخی کا قبولِ اسلام

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والدین نصرانی تھے۔ جب والدین نے آپ کو مکتب بھیجا تو استاد نے آپ سے کہا کہ خدائیں میں ایک ہے۔ فرمایا نہیں خدا ایک ہے۔ استاد نے بہت زور لگایا کہ آپ خدا کو تین میں سے ایک کہیں۔ لیکن آپ نے نہ کہا۔ آخر بہت سی مار کھا کر بھاگ نکلے۔ ہر چند آپ کو تلاش کیا مگر آپ نہ مل سکے۔ مکتب سے بھاگ کر آپ حضرت امام علی بن موسیٰ رضا کے دستِ حق پرست پر مسلمان ہوئے۔ اور کچھ عرصہ بعد گھر واپس آئے۔ دروازے پر آکر دستک دی تو اندر سے آواز آئی۔ کون ہے؟ آپ نے کہا معروف کرخی ہوں۔ پوچھا کس دین پر ہو؟ فرمایا زین محمدی پر ہوں۔ یہ سن کر والدین جوشِ اشتیاق سے باہر نکلے اور خود بھی مشرف بہ اسلام ہو کر اس کے بعد آپ حضرت داؤد طائی کی خدمت میں پہنچے اور طاعت و ریاضت میں مشغول ہو گئے۔

نیک میں باطنی اگر اسل ولی
تو اگر اسل دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا
یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمن ایشیاں سزائے لعنت است
ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ناقصاں پیر کامل کا ملاں راہنما
نقصان کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

نور حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیر کامل صورتِ ظلِ الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُب درویشاں کا دیدِ جنت است

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا

خزانہ بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

حضرت معروف کرخی کا ایک کتے کی خدمت کرنا

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایک ماموں جو شہر کا حاکم اعلیٰ تھا۔ ایک دن وہ کسی بڑی جگہ جا رہا تھا کہ راستہ میں حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا جو ایک جگہ بیٹھ ہوئے دُٹی کھا رہے تھے۔ ایک لقمہ اپنے منہ میں ڈالتے اور دوسرا لقمہ لپکتے کتے کے منہ میں ڈالتے جہاں اس بیٹھا ہوا تھا۔ ماموں نے کہا: معروف شرم کرو کتے کے ساتھ دُٹی کھا رہے ہو۔ فرمایا کہ میں شرم ہی کی وجہ سے کتے کے ساتھ کھا رہا ہوں۔ پھر سر اٹھایا اور ایک پرندے کی طرف اشارہ کیا جو ہوا سے اُتر کر آپ کے ہاتھ پر آکر بیٹھ گیا۔ فرمایا: ماموں جان! جو شخص اللہ تعالیٰ سے شرم رکھتا ہے اس سے تمام چیزیں ملتی ہیں۔ یہ بات سن کر آپ کا ماموں شرمسار ہو گیا۔



گفتہ او گفتہ اللہ بود	گر چہ از حلقوم عبد اللہ بود
اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے	اگر چہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو
سایہ یزدال بود بندہ خدا	مردہ ایں عالم و زندہ خدا
اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے	اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے
یک مانہ صحبت با اولیا	بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا
ولی کی ایک گھڑی کی صحبت	سوسال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے
غوثِ اعظم در میانِ اولیا	چون محمد در میانِ انبیا
اولیاء کے درمیان غوثِ اعظم کا مرتبہ	ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

تصرفاتِ الہی کے کرشمے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ:

”اے منافقو! تم اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اُس کے دنیا و آخرت کے عقاب کو عنقریب دیکھ لو گے۔ زمانہ مالمہ ہے جو کچھ اس سے پیدا ہونے والا ہے تم عنقریب دیکھ لو گے میں تو تصرفاتِ الہی کے قبضہ میں ہوں۔ کبھی وہ مجھے پہاڑ بنا دیتا ہے اور کبھی وہ مجھے ذرہ بنا دیتا ہے اور کبھی دریا کرتا ہے، اور کبھی وہ مجھے قطرہ بنا دیتا ہے اور کبھی آفتاب اور کبھی چمک اور روشنی۔ وہ مجھے دیباہی پلٹا دیتا رہتا ہے۔ جیسے رات اور دن کو اس کی شان ہر دن بلکہ ہر لحظہ جدا جدا ہے، سارا دن تمہارے لیے ہے اور ایک لحظہ میں تمہارے غیر کے لیے۔“

اے سخن حق است باللہ می شود

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبت طالع ترا طالع کند

اُد بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

اے ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دل تجلی جلیل کبر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجلی گاہ ہے

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبت صالح ترا صالح کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ حج اکبر است

دوسروں کی دل داری کہ کہ یہ حج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

عارف کون؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:

”عارف وہ ہے جس کا کھانا بیماروں کی طرح اور سونا مارگزیدہ کی

طرح اور عیش غرق شدہ کی طرح ہو۔“

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

”اے میرے بندے جب میرا ذکر تجھ پر غالب ہوتا ہے تو میں

تیرا عاشق بن جاتا ہوں۔“

پھر فرمایا کہ:

”عارف آفتاب کی مانند ہے کہ سب پر روشنی ڈالتا ہے اور

زمین کی مانند ہے کہ تمام موجودات کا بوجھ اٹھاتا ہے۔ پانی کی

طرح ہے کہ اس سے دلوں کو زندگی ملتی ہے۔“

نیک میں باشی اگر اسلِ دلی

تو اگر اسلِ دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمن ایشیاں سزائے لعنت است

ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ناقصاں پیرِ کامل کا ملاں اراہنا

ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

نورِ حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیرِ کامل صورتِ ظلِ الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُب درویشاں کلیدِ جنت است

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنج بخش فیضِ عالم مظہر نورِ خدا

خزانہ بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

خصوصیاتِ عشقِ الہی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید سماعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ عشق

الہی نے ماسوا کو دور کر دیا اور اس کا نشان تک باقی نہ رہنے دیا جب تک ذاتِ باری تعالیٰ کی طرح یگانہ نہ ہو گیا۔

گر چہ از حلقومِ عبد اللہ بود

اگر چہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو

مردہ ایں عالم و زندہ خدا

اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے

بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا

سوسال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

گفتہ او گفتہ اللہ بود

اس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے

سایہ یزدال بود بندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے

یک مانہ صحبت با اولیا

ولی کی ایک گھڑی کی صحبت

عنوتِ اعظم در میانِ اولیا

اولیاء کے درمیان عنوتِ اعظم کا مرتبہ

ایک ولی اللہ کا استقبال

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت بایزید بطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک مسجد میں تشریف فرما تھے کہ یکایک آپ نے فرمایا اٹھو! اولیاء اللہ میں سے ایک اللہ کے ولی اللہ کا استقبال کریں۔ جب دروازے سے باہر نکلے تو حضرت ابراہیم ہرودی کو دیکھا جو ایک گدھے پر سوار تشریف لارہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے اطلاع دی گئی ہے کہ اٹھ کر استقبال کرو اور ہمارے حضور میں اُسے شفیع بنا کر لاؤ۔ ابراہیم ہرودی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اگر شفاعتِ اولین تمہیں اور شفاعتِ آخرین مجھے دی گئی تو سید العالمین شفیع المذنبین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلے میں ایک مشیتِ خاک کے برابر ہوں گے۔ آپ نے جب یہ بات سنی تو بہت حیران ہوئے۔ جب کھانا کھانے کا وقت ہوا تو عمدہ عمدہ کھانے لائے گئے۔ ابراہیم ہرودی کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ شیخ ایسے کھانے کھاتے ہیں۔ لیکن آپ کو یہ بات معلوم ہو گئی۔ جب کھانے سے فارغ ہو گئے تو آپ ابراہیم ہرودی کا ہاتھ پکڑ کر ایک طرف کولے گئے اور ایک دیوار پر ہاتھ مارا۔ جہاں ایک دروازہ کھل گیا۔ دیکھا کہ ایک دریا ئے ذخار موجیں مار رہا ہے۔ فرمایا کہ آؤ اس دریا سے پار چلیں۔ لیکن ابراہیم ڈر گئے اور کہا کہ یہ میرا مقام نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ صحرا سے وہ جو جن کو آپ نے چن کر کھانا پکایا ہے اور توشہ دان میں رکھا ہے۔ وہ جو چار پایوں کے کھائے ہوئے ہیں لیکن تم نے دانوں کو اکٹھا کر کے روٹی پکائی اور کھائی جب اس کے متعلق زیادہ تحقیق کی گئی تو ایسا ہی پایا۔ چنانچہ ابراہیم نے توبہ کی۔



اِس سخن حق است باللہ می شود

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبتِ طالع ترا طالع کند

اُدھر بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

اِس ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

اِس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دل تجلی جلیل کبر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجسنی گاہ ہے

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبتِ صالح ترا صالح کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ حج اکبر است

دوسروں کی دلداری کر کہ یہ حج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

حضرت پایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا مناجات کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت پایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بارگاہِ الہ العالمین میں عرض کی الہی! میرے اور تیرے درمیان کب تک دُور رہے گی اسے درمیان سے نکال دے تاکہ میں ”تو“ ہو جائے اور میں کچھ نہ رہوں۔ الہی! جب تک تو میرے ساتھ ہے میں سب سے بڑا ہوں اور جب تک میں اپنے ساتھ ہوں سب سے ادنیٰ ہوں۔ الہی! فقر و فاقہ نے مجھے تجھ تک پہنچایا ہے الہی! مجھے زہد و عبادت درکار نہیں۔ اگر تو مجھے نیک بنانا چاہتا ہے تو اپنے اسرار کا ایک ذرہ مجھے بھی عنایت فرما اور اپنے دوستوں کے درجے تک پہنچا۔ یہ کوئی تعجب کا مقام نہیں کہ میں باوجود عاجز، کمزور اور ضعیف بندہ ہونے کے تجھے دوست رکھتا ہوں بلکہ تعجب کی بات یہ ہے کہ تو مالک، خالق اور قادرِ بے پرواہ ہونے کے سبب مجھ سے محبت کرتا ہے۔ الہی! جب خوف کی حالت میں تجھ سے اس قدر خوش ہوں تو بے خوف ہونے پر میں کس قدر خوشی نہ کروں گا۔ الہی! میں عمر بھر کی ریاضت کو فروخت نہیں کرتا۔ رات کی نمازیں پیش نہیں کرتا۔ تجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ ان باتوں

پر مجھے ذرہ بھر بھروسہ نہیں اور جو کچھ عرض کر رہا ہوں فخر کے طور پر نہیں۔ میرا مذہب یہ ہے کہ کچھ میں نے آج تک اس پر شرمندہ ہوں جبکہ تو نے مجھے اس قدر عطا کیا۔ تیرا کام امان سے نہیں۔ تیری قبولیت اطاعت پر موقوف نہیں۔ مجھ سے گناہ کی گرد کو جھاڑ دے کیونکہ اطاعت کے گمان کی گرد کو میں نے صاف کر دیا۔

نور حق ظاہر بود اندر ولی
اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے
نیک میں باقی اگر اس دل
تو اگر اس دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ
پیر کامل صورتِ ظلِ الہ
کامل پیر اللہ کا سایہ ہے
یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا
یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے
دشمن ایشیاں سزائے لعنت
ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے
گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
خزانہ بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اللہ کاملوں کو راستہ دکھانے والے
ناقصاں پیر کامل کا ملاں ارہنما

عالم ملکوت کے خیال میں محو ہونا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چاندنی رات میں اپنے مکان کی چھت پر چڑھ گئے اور آسمان کی طرف نظر کر کے عالم ملکوت کے خیال میں محو ہو گئے اور رونے لگے۔ یہاں تک کہ بے خود ہو کر گر پڑے۔ ہمسایہ سمجھا کہ شاید کوئی چور چھت پر چڑھ گیا ہے تلوار لے کر چھٹا مگر قریب پہنچ کر دیکھا کہ حضرت داؤد طائی ہیں۔ پوچھا تمہیں کس نے گرایا۔ فرمایا خبر نہیں۔



گرچہ از خلقم عبد اللہ بود
اگرچہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو

مردہ ایں عالم و زندہ خدا
اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے

بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا
سو سال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

چوں محمد در میانِ انبیاء
ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

گفتہ او گفتہ اللہ بود
اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوتا ہے

سایہ یزدال بود بندہ خدا
اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے

یک مانہ صحبت با اولیا
دلی کی ایک گھڑی کی صحبت

عوث اعظم در میانِ اولیا
اولیاء کے درمیان عوث اعظم کا مرتبہ

سرمایہ عبادت کیا ہے؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ
”سرمایہ عبادت دنیا میں نہ ہد ہے اور سرمایہ فتوت دنیا بے بیر غبتی“

ایں سخن حق است باللہ می شود
خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صحبت طالع ترا طالع کند
اُد بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

ایں ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است
اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دل تجلی جلیل کبر است
دل اللہ تعالیٰ کی تجلّی گاہ ہے

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود
اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صحبت صالح ترا صالح کند
نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ رج اکبر است
دوسروں کی ولہاری کر کہ یہ رج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطر است
کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

چہرے پر پردہ ڈالنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ایک روز میں قرآن اور مصلیٰ مسجد میں چھوڑ کر طہارت کے لیے دجلہ پر گیا۔ اتنے میں ایک بوڑھی عورت آئی اور میرے قرآن اور مصلیٰ کو اٹھا کر لے گئی۔ میں اس کے پیچھے پیچھے جاتا تھا۔ جب اس کے پاس پہنچا تو میں نے اپنا سر نیچے جھکا لیا تاکہ اس کے چہرے پر میری نظر نہ پڑے۔ بوڑھی عورت سے پوچھا کہ کیا تمہارے ہاں کوئی قرآن پڑھنے والا ہے۔ اُس نے کہا نہیں۔ پھر میں نے کہا کہ تو پھر قرآن مجھے دے دو اور مصلیٰ تم لے جاؤ۔ یہ بات سن کر وہ عورت حیران ہو گئی۔ اور دونوں چیزیں واپس کر دیں۔ میں نے کہا کہ مصلیٰ تو میں نے تمہیں دے ہی دیا ہے۔ یہ اب تمہاری ملکیت ہے۔

نور حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیر کامل صورتِ خلیلِ الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُب درویشاں کلیدِ جنت است

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنج بخش فیض عالم مظہر نورِ خدا

غزائے بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اللہ کامل کو راستہ دکھانے والے

حمیا اور افس کیا ہے؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:

”حیا اور انس دل کی طرف آتے ہیں۔ اگر دل میں زہد و ورع دیکھتے ہیں تو ٹھہر جاتے ہیں ورنہ واپس چلے جاتے ہیں۔“

گفتہ او گفته اللہ بود	گر چہ از خلقم عبد اللہ بود
اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوتا ہے	اگرچہ مبدلہ اللہ کا کہا ہوا ہو
سایہ یزدال بود بندہ خدا	مردہ ایں عالم و زندہ خدا
اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے	اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے
یک مانہ صحبت با اولیا	بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا
ولی کی ایک گھڑی کی صحبت	سوسال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے
عنوتِ اعظم در میانِ اولیا	چون محمد در میانِ انبیا
اولیاء کے درمیان عنوتِ اعظم کا مرتبہ	ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

ریا کار کی شناخت

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ:

”ریا کار کے کپڑے صاف سحرے اور دل نجس ہوتا ہے۔ وہ مباح چیزوں میں رغبت کرتا ہے اور کمانے میں کاہلی کرتا ہے اور دین کے بدلہ میں کھانا کھلاتا ہے۔ پہ پہیز گاری ذرا بھی نہیں کرتا کھلا ہوا حرام کھاتا ہے اور اس کا معاملہ عام لوگوں پر مخفی رہتا ہے اور اللہ کے خاص بندوں پر مخفی نہیں رہتا۔ کل زہد و طاعت اس کی ظاہر داری کی ہے اس کا ظاہر آباد ہے اور باطن ویران۔“

اے سخن حق است باللہ می شود

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صحبہ طالع ترا طالع کند

اگر بڑے آدمی کی صحبت تجھے بڑا کر دے گی

اے ہزاراں کعبہ پیکر دل بہتر است

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دل تجلی جلیل بہر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجلی گاہ ہے

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صحبت صالح ترا صالح کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ رج اکبر است

دوسروں کی دلداری کر کہ یہ رج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اظہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

نفس مردہ اور دل زندہ ہونا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سہیل بن عبد اللہ قسری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:
”جب تک نفس مردہ نہ ہو دل زندہ نہیں ہو سکتا ہے۔“

نیک میں باشی اگر اصل ولی

تو اگر اصل دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دید پیر دید کبرا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمن ایشیاں سزائے لعنت است

ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ماقصاں پیر کامل کا ملاں اراہنا

مقصود کے کامل پیر اللہ کامل کو راستہ دکھانے والے

نور حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیر کامل صورت خلیل الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حب درویشاں کلید جنت است

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا

خزانہ بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے

مشتبہ کھانا تناول نہ فرمانا

ایک دن کا ذکر ہے کہ ایک بزرگ جن کا نام نامی اکرم گرامی حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہے فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت عارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ میرے ہاں تشریف لائے۔ میں نے انھیں قیافہ سے بھوکا سمجھ کر عرض کیا کہ حضور! کھانا تناول فرمائیں گے۔ آپ نے فرمایا۔ لے آؤ۔ چنانچہ میں کھانا لینے کے لیے گیا۔ رات کو کسی کے ہاں سے کچھ آیا تھا وہ لا کر آپ کے سامنے رکھ دیا لیکن کھاتے وقت آپ کے ہاتھ نے متابعت نہ کی۔ پھر اٹھ کر چلے گئے۔ پھر حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے پوچھا تو فرمایا کہ میں بھوکا تھا لیکن میں نہ کھا سکا کیونکہ وہ کھانا مشتبہ تھا۔ نامعلوم وہ کہاں سے آیا تھا۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود
گر چہ از حلقوم عبد اللہ بود

اگر چہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو

مردہ ایں عالم و زندہ خدا

اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے

بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا

سو سال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

چوں محمد در میانِ انبیاء

ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

سایہ یزدال بود بندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے

یک زمانہ صحبت با اولیا

ولی کی ایک گھڑی کی صحبت

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

اولیاء کے درمیان غوثِ اعظم کا مرتبہ

مشتبہ چیز کی شناخت ہونا

حضرت محاسبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اگر کسی مشتبہ چیز کھانے کی طرف ہاتھ بڑھاتے تو آپ کی انگلیوں کی رگیں کھینچ جاتی تھیں اور آپ وہ لقمہ اٹھا سکتے تھے۔ آپ سمجھ جاتے تھے کہ یہ مشتبہ چیز ہے اور ترک کر دیتے۔

اے سخن حق است باللہ می شود

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبت طالع ترا طالع کند

اُدھر بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

اے ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دل تجلی جلیل کبر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجستی گاہ ہے

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبت صالح ترا صالح کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ رج اکبر است

دوسروں کی دلداری کر کہ یہ رج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اظہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

رحمت کا بادل

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ
بھوک ایک ایسا بادل ہے جس سے رحمت کی بارش کے سوا اور کچھ نہیں برستا۔

نیک میں باشی اگر اسل ولی

تو اگر اسل دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمن ایشیاں سزائے لعنت است

ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ماقصاں اسیر کامل کا ملاں را ہنما

ماقصوں کے کامل پیر اللہ کاملوں کو راستہ دکھانے والے

نور حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیر کامل صورتِ ظلّ الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُب درویشاں کلیدِ جنت است

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنج بخش فیض عالم مظہر نورِ خدا

غزائے بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اللہ کاملوں کو راستہ دکھانے والے

ایک برہمی سے مناظرہ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ محمد بن خفیف شیرازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک برہمی سے مناظرہ کیا۔ برہمی نے کہا کہ اگر آپ کا مذہب سچا ہے تو آئیے ہم دونوں چالیس دن تک کھانا نہ کھائیں۔ دونوں نے ایسا ہی کیا لیکن حضرت شیرازی نے چالیس دن پورے کیے مگر برہمی پورے نہ کر سکا۔ اسی طرح ایک اور برہمی نے آپ کو پانی کے نیچے رہنے کی دعوت دی۔ مدت معینہ ختم نہیں ہوئی تھی کہ برہمی مر گیا اور آپ زندہ سلامت عرصہ پورا کر کے پانی سے باہر تشریف لائے۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے ہوئے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گہائی کہ

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا قریب اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی حلاوت اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیتِ گلے

ایک مشیت مٹی کی مٹی بن جاتے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اذیدہ کا مین کی صحبت اختیار کرے

کائنات دو انگلی میں دیکھنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بستانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میرے پروردگار جل شانہ نے مجھے وہ مقام عطا فرمایا ہے کہ میں تمام کائنات کو اپنی دو انگلیوں میں دیکھتا ہوں۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا قریبہ اولیاء کے درمیان بیٹھے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی حلائے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشتِ گلے

ایک مشت مٹی کی میسا بن جائے گی

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا طہین کی صحبت اختیار کرے

سات سو علماء کے ارشادات

حضرت شفیق بلخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں نے سات سو علماء کرام سے پانچ باتیں دریافت کیں جو درج ذیل ہیں اور سب نے ایک جیسا ارشاد فرمایا:

۱۔ عقل مند کون ہے؟

۲۔ امیر کون ہے؟

۳۔ ذریک کون ہے؟

۴۔ بخیل کون ہے؟

۵۔ درویش کون ہے؟

۱۔ عقل مند وہ ہے جو دنیا کو محبوب نہ رکھے۔

۲۔ ذریک وہ شخص ہے جو دنیا کو اپنے آپ پر فریفتہ نہ کرے۔

۳۔ امیر وہ ہے جو خدا کی تقدیر پر راضی رہے۔

۴۔ بخیل وہ شخص ہے جو زکوٰۃ ادا نہ کرے۔

۵۔ درویش وہ شخص ہے جس کے دل میں دنیا کی زیادتی کی خواہش نہ ہو۔

نور حق ظاہر بود اندر ولی
اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیر کامل صورتِ ظلِ الہ
کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُب درویشاں کلیدِ جنت است
درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
خزانہ بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

نیک میں باقی اگر اس دل
تو اگر اس دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا
یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمن ایشاں سزائے لعنت است
ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ناقصاں پیر کامل کا ملاں ارہنما
ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

عہدہ قاضی سے فرار ہونا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ خلیفہ وقت نے ایک مجلس قائم کی جس میں حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے استاد شیعی اور دوسرے اکابر علماء کو جمع کیا اور داروغہ کو حکم دیا کہ ہر ایک خادم کے نام کچھ جائداد ملک کر کے اقرار نامہ کے طور پر تحریر لکھ دو اور علماء کرام کی گواہی کروالو۔ کاغذ پر تحریر لکھی گئی۔ تمام علماء کرام اور آپ کے استاد نے اس کاغذ پر دستخط کر دیئے۔ جب وہ کاغذ امام اعظم کے پاس پہنچا تو آپ نے فرمایا کہ امیر المومنین یہاں آئیں یا میں اُن کے پاس چلا جاؤں تب گواہی صحیح ہوگی۔ یہ لفظ سُن کر داروغہ نے کچھ درشتی سے کام لیا اور کہا کہ سب علمائے کرام نے شہادت لکھ دی آپ کیوں نہیں لکھتے فضول باتیں بناتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہر ایک فعل اس کے اپنے لیے ہے۔ آپ نے شہادت لکھنے سے انکار کر دیا۔ جب خلیفہ کو خبر ہوئی تو اُس نے آپ کے استاد شیعی کو بلا کر پوچھا کہ گواہی میں اپنی آنکھوں سے دیکھنا ضروری ہے۔ کہا کہ ہاں۔ پھر خلیفہ نے پوچھا کہ اگر یہ بات صحیح ہے تو

تم نے بغیر دیکھے گواہی کیوں لکھ دی۔ شیعہ نے کہا کہ مجھے معلوم تھا کہ آپ کے حکم سے ہے۔
خلیفہ نے کہا یہ بات حتیٰ سے دور ہے اور تم منصبِ قضا کے قائل نہیں ہو۔ اس کے بعد خلیفہ
نے اکابر علماء کے مشورے کے بعد ابو حنیفہ۔ سفیان۔ مسخر بن خرام اور شریح کو منتخب
کیا کہ ان میں سے کسی ایک کو قاضی بنانا چاہیئے۔ ان چاروں کو طلب کر کے خلیفہ نے
اپنی رائے کا اظہار کیا اور کہا کہ آپ لوگ اپنے میں سے کسی ایک کو قاضی مقرر کر لیں۔
یہ سن کر آپ نے فرمایا کہ میں تو قضا کو قبول نہیں کروں گا۔ آپ نے اپنے دوسرے ساتھیوں
سے فرمایا کہ نجات کی ایک سبیل میں تمہیں بتاتا ہوں۔ سب کے اتفاق پر آپ نے فرمایا
کہ سفیان کو بھاگ جانا چاہیئے۔ مسخر بن خرام آپ کو دیوانہ بنا لیں۔ میں انہیں قبول نہیں
کروں گا۔ اور شریح کو قاضی بنالیا جائے۔ چنانچہ اسی تجویز کے مطابق سفیان تو بھاگ گیا
اور باقی تینوں دربار میں پہنچے۔ خلیفہ نے آپ کو قاضی بنانا چاہا مگر آپ نے فرمایا کہ
میں اس قابل نہیں ہوں۔ اگر میں اس بات میں سچا ہوں تو فی الحقیقت قاضی بننے
کے قابل نہیں۔ اگر جھوٹا ہوں تو جھوٹا شخص بھی قاضی نہیں بن سکتا۔ علاوہ ازیں میں
قریشی نہیں ہوں بلکہ سواہی ہوں اور عرب کے لوگ میری قضا کو قبول بھی نہیں کریں گے
اس کے بعد مسخر نے آگے بڑھ کر خلیفہ کا ہاتھ پکڑا اور دیوانہ پن کی باتیں شروع کیں۔
انہیں بھی نکال دیا گیا اس کے بعد شریح کو قاضی بنادیا گیا۔

تیر جہتہ بازگردانند زراہ

کمان سے پھینکے ہوئے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

اولیاء ہست قدرت ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اویا کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشت گلے

ایک مشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

غرث اعظم در میان اولیا

غرث اعظم کا ترجمہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

پہلے محمد در میان انبیاء

بسیا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اونشیند در حضور اولیا

وہ اولیاء کا طین کی صحبت اختیار کرے

قرآن کو مخلوق نہ کہنے پر قید کی سزا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت محمد بن اسلم طوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو معتزلہ نے دو سال تک آپ کو قید رکھا کہ قرآن کریم کو مخلوق کہو۔ لیکن آپ نے نہ کہا۔ ہر جمعہ کے دن جیل میں ہی غسل فرماتے اور جائے نماز کا ندھ پر ڈال کر دروازے تک آتے۔ جب داروغہ جیل منع کرتے تو واپس لوٹتے ہوئے فرماتے الہی! میں نے اپنا حق ادا کر دیا اب تو جانے اور تیرا کام۔ قید سے رہائی کے بعد حاکم نیشاپور آپ کے شہر میں آیا جس کا اُمرام نے خوب استقبال کیا۔ اور تین دن تک تمام شہر کے لوگ قدم بوسی کو آتے رہے تیسری سون پوچھا کہ کیا کوئی ایسا شخص شہر میں رہ گیا ہے جو میرے سلام کو نہ آیا ہو۔ لوگوں نے کہا صرف دو شخص احمد حرب اور محمد بن اسلم طوسی نہیں آئے۔ پوچھا کہ کیوں تو لوگوں نے کہا کہ وہ عالم بانی ہیں۔ بادشاہوں کے سلام کو نہیں آتے۔ عبداللہ بن طاہر حاکم نیشاپور نے کہا کہ اگر وہ ہمارے سلام کو نہیں آتے تو ہم اُن کے سلام کو جاتے ہیں۔ پہلے وہ احمد حرب کی خدمت میں گیا۔ دیکھا کہ احمد حرب سر نیچا کیے بیٹھے ہیں۔ دیر تک حاکم بیٹھا رہا۔ جب شیخ نے سر اٹھایا تو فرمایا کہ میں نے سنا تھا تو بہت خوب صورت ہے ویسا ہی پایا۔ اسے عبداللہ! ایسے منہ کو معصیت اور حکم خدا کی مخالفت سے بد صورت نہ بنانا۔ پھر عبد اللہ حاکم نیشاپور آپ کی خدمت میں آیا لیکن آپ نے ملاقات کی اجازت نہ دی۔ مگر وہ دروازے پر کھڑا رہا۔ کہ جب نماز کے وقت نکلیں گے تو سلام کر لوں گا۔ غرض جب

آپ نماز کے لیے باہر آئے تو عبد اللہ گھوڑے پر سے کود پڑا۔ اور آپ کے پاؤں پر سے بوسہ دے کر کہا کہ الہی تیرے دوست اس وجہ سے مجھے دشمن سمجھتے ہیں کہ میں بُرا ہوں لیکن میں ان لوگوں کو ان کے اچھا ہونے کی وجہ سے دوست رکھتا ہوں تو اپنے فضل سے مجھ بُرے کو اُن اچھے لوگوں کا طفیلی بنا دے۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود گر چہ از حلقوم عبد اللہ بود

اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے اگر چہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو

سایہ یزدال بود بندہ خدا مُردہ ایں عالم و زندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مُردہ ہے

یک مانہ صحبت با اولیا بہتر از صد سالہ طاعت ریا

دلی کی ایک گمڑی کی صحبت سو سال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

عنوث اعظم در میان اولیا چوں محمد در میان انبیا

اولیاء کے درمیان عنوث اعظم کا مرتبہ ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

حضرت عبد اللہ تبری اور ایک ولیہ کا مکالمہ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سہیل بن عبد اللہ تبری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ میں نے جنگل میں ایک بوڑھی عورت کو دیکھا جو عصا ہاتھ میں لیے اور سر پر کپڑا باندھے ہوئے ہے۔ میں خیال کیا کہ شاید قافلہ سے پیچھے رہ گئی ہے اسے کچھ دینے کے لیے جیب میں ہاتھ ڈالا مگر اس عورت نے ہوا میں ہاتھ اُچھال کر اور مٹھی بند کر کے کہا کہ تم جیب سے لیتے ہو لیکن میں غیب سے لیتی ہوں۔ یہ کہہ کر وہ عورت غائب ہو گئی۔ میں اس کی تلاش میں مکہ مکرمہ تک پہنچا۔ اور اس عورت کو کعبہ کے گرد طواف کرتے دیکھا۔ مجھے دیکھ کر اس نے فرمایا کہ اے سہیل جو شخص جمال کعبہ کے لیے قدم اُٹھائے اُسے طواف ضرور کرنا چاہیئے۔

اولیاء را ہست قدرت ازالہ
اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ
کمان سے چھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے
کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیاء
غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیاء
جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

یکمیا پیدا کن از مشتِ گلے
ایک مشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیاء
وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

دُنیا کا عشق میں جل جانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت مہرِی سقطنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ہمشیرہ نے چاہا کہ آپ کے گھر کو صاف کر دوں۔ مگر صفائی کرنے کی اجازت نہ دی۔ ایک دن آپ کی ہمشیرہ نے دیکھا کہ ایک بوڑھی عورت آپ کے گھر کی صفائی کر رہی ہے۔ ہمشیرہ نے آپ سے کہا کہ بھائی تم نے مجھے کیوں صفائی کے لیے نہ کہا اور صفائی کی اجازت کیوں نہ دی اور آپ نے ایک غیر محرم کو بلا کر صفائی کروائی۔ فرمایا اے میری ہمشیرہ دل کو قابو میں رکھو۔ غم کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ یہ دُنیا ہے جو ہمارے عشق میں جل گئی اور ہم سے محروم تھی۔ اب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے صفائی کرنے کی اجازت مل گئی ہے۔



تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مقربہ اولیائے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مصاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

ایک آتش پرست اور حضرت احمد حنبل کا مکالمہ

حضرت احمد عرب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک آتش پرست ہمایہ جس کا نام بہرام تھا۔ ایک دفعہ اس کے گھر میں چوری ہو گئی۔ آپ اپنے چند مریدوں کو ساتھ لے کر اس کے گھر افسوس کے لیے گئے۔ اس وقت سخت قحط پڑا ہوا تھا۔ آتش پرست نے خیال کیا کہ شاید کچھ کھانے کے لیے آئے ہیں۔ آتش پرست نے اُٹھ کر آپ کی تعظیم کی اور اسی خیال میں تھا کہ آپ کے سامنے کیا چیز رکھے۔ لیکن آپ نے اس کے خیال کو بھانپ کر فرمایا باخاطر جمع رکھو ہم آپ کے پاس اظہارِ افسوس کے لیے آئے ہیں کچھ کھانے پینے کے لیے نہیں آئے۔ بہرام نے کہا فی الحقیقت میرے ہاں چوری ہو گئی لیکن پھر بھی تین شکر واجب ہیں :

اول یہ کہ کسی نے میرا مال چورایا میں نے کسی کی چوری نہیں کی۔

دوم یہ کہ آدھا مال چوری ہوا۔

سوم یہ کہ دنیا چوری ہوئی ہے اور میرا دین سلامت ہے۔

آپ کو یہ بات بہت پسند آئی اور فرمایا کہ:
”لکھ لو اس سے محبت اور دوستی کی خوشبو آتی ہے“

پھر آپ نے فرمایا کہ:
”تم آگ کی پرستش کیوں کرتے ہو؟“
آتش پرست نے کہا کہ:

”کل قیامت کے دن مجھ کو عذاب نہ کرے“
آپ نے فرمایا کہ:

”بیرایہ خیال بالکل غلط ہے۔ جو چیز اس قدر ضعیف ہو کہ اگر ایک لڑکا اس پر پانی ڈال دے تو یہ فوراً بجھ جائے وہ کل تم کو خدا کے عذاب سے کیسے نجات دے سکتی ہے۔ اسے ذرہ بھر تمیز نہیں وہ ادنیٰ اعلیٰ سب کو جلا دیتی ہے۔ اگرچہ تم نے ستر سال تک اس کی پوجا کی ہے اور میں نے اس کی پوجا نہیں کی۔ آئیے ہم دونوں آگ میں ہاتھ رکھیں دیکھیں کہ وہ تمہارا ہاتھ کس قدر کرتی ہے۔ اس بات نے بہرام کے دل پر بہت گہرا اثر کیا اور پوچھا کہ چار باتوں کا جواب دیں:

اول یہ کہ ذات باری تعالیٰ نے مخلوق کی تخلیق کیوں فرمائی۔

دوم یہ کہ اگر تخلیق فرمائی تو رزق کیوں دیا۔

سوم یہ کہ اگر رزق دیا تو موت کیوں۔

چہارم یہ کہ اگر موت دی تھی تو پھر قیامت کے دن زندہ کس لیے کرے گا۔

حضرت احمد حرب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس آتش پرست کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ:

اول یہ کہ اُس نے خالقیت سے کام لیکر خلق کو پیدا کیا تا کہ اسے پہچانیں۔

دوم یہ کہ راز قیامت سے رزق دیا تا کہ وہ اسے پہچانیں۔

سوم یہ کہ موت اس لیے دی کہ وہ اُس کے قہر الہی کو سمجھیں۔

چہارم یہ کہ دوبارہ اس لیے زندہ کیا کہ وہ اس کی قدرت کو پہچانیں۔

آپ کا یہ جواب سن کر آتش پرست نے کہا کہ آگ لائیں اور تجربہ کریں۔ چنانچہ حضرت احمد حرب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کافی دیر تک اپنا ہاتھ آگ میں ڈالے رکھا لیکن آگ نے کچھ بھی اثر نہ کیا۔ آتش پرست یہ دیکھ کر کلمہ پڑھ کر مشرف بہ اسلام ہو گیا۔ آپ نے اُس وقت نعرہ مارا اور بیہوش ہو کر گر پڑے۔ بہت دیر بعد ہوش آیا تو دوستوں نے وجہ دریافت کی۔ فرمایا کہ جب بہرام نے کلمہ شہادت پڑھا تو میرے دل نے کہا کہ بہرام ستر (۷۰) سال کے بعد ایمان لے کر بارگاہِ خداوندی میں جائے گا۔ تو ستر سال سے مسلمان ہے آخر خدا کے ہاں کیا لے جائے گا۔

اَلْحَقُّ اِنَّ سِتْرَ اللّٰهِ مِثْلُ

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحْبَتِ طَالِعِ تَرَاظَالِحِ كُنْد

اُد بُرے آدمی کی صحبت تجھے برا کر دے گی

اِنَّ هٰذَا رَاۤى كَعْبِیْكَ دِلْ بَہْتَرَا

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دِلْ تَحِلِّیْ جَلِیلِ اَبَسْت

دل اللہ تعالیٰ کی تجسّی گاہ ہے

اللّٰہ اللّٰہ کُفْتِہُ اللّٰہ مِثْلُ

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحْبَتِ صَالِحِ تَرَاظَالِحِ كُنْد

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دِلْ بَدَسْتِ اَوْرْ کَمِ رَجِ اَبْرَا

دوسروں کی دل داری کہ کہ یہ رج اکبر ہے

کَعْبِہٖ تَعْمِیْرِ خَلِیلِ اَطْرَا

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

راز و نظر کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سہیل بن عبد اللہ تہری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی تخلیق کر کے فرمایا کہ راز مجھ سے کہو۔ اگر راز نہ کہو تو نظر مجھ پر رکھو۔ اور اگر

یہ بھی نہ ہو تو حاجت مجھ سے طلب کرو۔

تیر جتہ باز گردانند زِ راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا قریبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

حقیقت میں فقیر کون ہے؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد

فرمایا کہ:

”فقیر کے لیے اپنے مرشد کی رضا سے بڑھ کر کچھ نہیں پس مرشد کے کسی

نشان کو تو ہمیشہ ذہن میں رکھ، آدمی حقیقتاً اُسی وقت فقیر ہے

جب وہ مسافر، مفلس، قلاش اور مصیبت زدہ ہو۔“

نیک میں باشی اگر اسلِ ولی

تو اگر اسلِ دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

نور حقِ ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیرِ کامل صورتِ ظلِ الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُب درویشاں کلیدِ جنت است دشمن ایشاں سزائے لعنت است

درویشوں کی محبت جنت کی پابی ہے ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

گنج بخش فیض عالم منظرِ نورِ خدا ناقصاں پیرِ کامل کمالاں را ہنما

خزانہ بخشے والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

تقدیر کے ساتھ موافقت کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ :

”اے قوم! اللہ تعالیٰ کے تصرفات تم میں اس لیے ہوتے ہیں کہ وہ ظاہراً تمہارے اعمال کو دیکھے کہ آیا تم ثابت قدم رہتے ہو یا بھاگ جاتے ہو۔ آیا امورِ تقدیری کی تصدیق کرتے ہو یا انہیں جھٹلاتے ہو۔ جو شخص تقدیر کے ساتھ موافقت نہیں کرتا وہ موافقت نہیں کیا جاتا، اور نہ ہی توفیق دیا جاتا ہے۔ جو احکامِ قضا و قدر سے راضی نہیں ہوتا اس سے رضا مندی نہیں کی جاتی۔ جو دوسروں کو نہیں دیتا وہ عطا نہیں کیا جاتا۔ جو ملاقات نہیں کرتا سوار نہیں کیا جاتا۔“

گفتہ او گفتہ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

اگرچہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہے

مردہ ایں عالم و زندہ خدا

اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے

سایہ یزدال بود بندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے

یک ماہ صُحبت با اولیا

دلی کی ایک گھڑی کی صحبت

بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا

سوسال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

عوثِ اعظم درمیانِ اولیا

اولیاء کے درمیان عوثِ اعظم کا مرتبہ

شکم سیر ہو کر کھانے میں خرابی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ ابوسلیمان دارائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جو شخص شکم سیر ہو کر کھاتا ہے اُس میں چھ باتیں ظاہر ہوتی ہیں:

اول یہ کہ عبادت میں لطف نہیں آتا۔

دوم یہ کہ قوتِ حافظہ کمزور ہو جاتی ہے۔

سوم یہ کہ مخلوق پر شفقت کرنے سے محروم ہو جائے گا۔ کیونکہ وہ سارے جہان کو

سیر ہی سمجھے گا۔

چہارم یہ کہ شہوت زیادہ ہوگی اور عبادت کرنا مشکل ہو جائے گی۔

پنجم یہ کہ بھوکا رہنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک خزانہ ہے۔ جسے وہ اُسے

ہی دیتا ہے جسے وہ دوست رکھتا ہے۔

ششم یہ کہ جب آدمی سیر ہو جاتا ہے تو تمام اعضاء شہوت کے بھوکے ہوتے

ہیں اور جب تمام اعضاء بھوکے ہوتے ہیں تو شہوت سیر ہوتی ہے یعنی جب تک پیٹ نہ بھرے گا تو کسی شہوت کی آرزو نہ ہوگی۔

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

ایں سخن حق است باللہ می شود

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبت طالع ترا طالع کند

اور بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

صُحبت صالح ترا صالح کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ حج اکبر است

دوسروں کی دلداری کر کہ یہ حج اکبر ہے

ایں ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دل تجلی جلیل کبر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجلی گاہ ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب دہن امام شافعی کے منہ میں

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ خواب میں مجھے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ نے مجھ سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ کا اُمتی ہوں۔ تب آپ نے فرمایا کہ قریب آؤ چنانچہ جب میں آپ کے نزدیک ہوا تو آپ نے اپنا لعاب دہن میرے منہ میں ڈالا اور فرمایا جاؤ اب اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے گا۔

نور حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیر کامل صورتِ ظلِ الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُب درویشاں کلیدِ جنت است

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنج بخش فیض عالم منظر نور خدا

خزانہ بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کامل کو راستہ دکھانے والے

نیک میں باقی اگر اسل ولی

تو اگر اسل دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمن ایشیاں سزائے لعنت است

ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ناقصاں پیر کامل کا ملاں اراہنا

ناقصوں کے کامل پیر اور کامل کو راستہ دکھانے والے



ویدار الہی سے مشرف فرمانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ میرے رب نے چاہا کہ ہم کو دیکھے مگر ہم نے چاہا کہ اسے دیکھیں۔ یعنی بندے کی کوئی خواہش نہیں ہوتی۔ چالیس سال تک میں دنیا کی طرف متوجہ رہ کر اہل دنیا کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتا رہا لیکن ایک شخص بھی نہ آیا۔ جب میں لوگوں سے منہ پھیر کر حق تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوا تو اہل دنیا کو اپنے آپ سے پہلے وہاں موجود پایا۔ مطلب یہ ہے کہ مخلوق کے حق میں اپنی عنایت کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کی عنایت نو زیادہ پایا۔ جس بات کا میں خواہش مند تھا میری التجا ہے پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے خود بخود ان کو دے دیا۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے اگرچہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو

مردہ ایں عالم و زندہ خدا

اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے

بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا

سو سال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

چوں محمد در میانِ انبیاء

ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

سایہ یزدال بود بندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے

یک زمانہ صحبت با اولیا

دلی کی ایک گھڑی کی صحبت

عوث اعظم در میانِ اولیا

اولیاء کے درمیان عوث اعظم کا مرتبہ

دنیا کی حیثیت کیا ہے؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ دنیا

چیز ہی کیا ہے جسے ترک کرنے کو ایک کام خیال کیا جائے۔

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

ایں سخن حق است باللہ می شود

صحبت صالح ترا صالح کند

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

ایں ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

دل بدست آور کہ رجحان ہجرت

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دوسروں کی ولایتی کر کہ یہ رجحان کعبہ ہے

دل تجلی جلیل کعبہ است

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجسّی گاہ ہے

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

منزل مقصود تک رسائی کیسے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ستر زنا اپنی کمر سے کھولے۔ ایک زنا رہ باقی رہ گیا۔ ہر چند کوشش کی مگر وہ نہ تار نہ ٹوٹا۔ بالآخر بارگاہِ عالمین میں آہ و زاری کی کہ اے میرے پروردگار مجھے ایسی قوت عطا فرما کہ میں اسے بھی توڑ ڈالوں۔ آواز آئی کہ اس کو توڑنا تیرا کام نہیں۔ فرماتے ہیں کہ میں نے تمام ہاتھوں سے اللہ کو ڈھونڈا مگر جب تک بلی کے ہاتھ سے نہ ڈھونڈا نہ ملا۔ تمام قدموں سے اس راہ میں گیا مگر جب تک دل کے قدموں سے نہ گیا منزل مقصود تک نہ پہنچ سکا۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

اولیا را ہست قدرت از الہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

بوسہ زن بر آستانِ کامل

یکمیا پیدا کن از مشیت گلے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

ایک مشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

غوثِ اعظم در میان اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیائے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میان انبیاء

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا طین کی صحبت اختیار کرے

آدمی کا شرم سے پانی بن جانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص نے حضرت خواجہ بایزید بطنامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمتِ قدسیہ میں حاضر ہو کر ”حیا“ کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے انھیں ”حیا“ کے متعلق ایسا جواب کہ وہ شخص خدا کی قدرت سے شرم کے مارے حقیقت میں پانی ہی بن گیا۔ اس کے بعد ایک مرید آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اُس نے یہ پانی دیکھ کر پوچھا کہ یہ پانی کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ایک شخص نے حیا کے متعلق سوال کیا تھا جواب کی طاقت نہ رکھنے کے باعث وہ پانی ہو گیا ہے۔

نیک میں باشی اگر اسلِ دلی

تو اگر اسلِ دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمنِ ایشیاں سزائے لعنت است

ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ناقصاں پیرِ کامل کا ملاں اراہنا

ناقصوں کے کامل پیر اللہ کاملوں کو راستہ دکھانے والے

نورِ حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیرِ کامل صورتِ ظلِّ الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُبِّ درویشاں کلیدِ جنت است

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنجِ بخشِ فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا

خزانہ بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اللہ کاملوں کو راستہ دکھانے والے

حضرت شفیق بلخی کا خلیفہ ہارون رشید کو نصیحت کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت شفیق بلخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حج کی غرض سے مکہ مکرمہ تشریف لے جا رہے تھے۔ جب بغداد پہنچے تو خلیفہ ہارون رشید نے آپ کو بلایا۔ جب خلیفہ کے پاس گئے تو خلیفہ نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور کچھ نصیحت فرمائیں۔ نے خلیفہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ:

اللہ تعالیٰ نے تجھے صدیق کا جائنشین کیا تجھ سے صدق طلب کرے گا۔
اللہ تعالیٰ نے تجھے فساروق کی جگہ بخشی تجھ سے حق و باطل کی تمیز طلب کرے گا۔

اللہ تعالیٰ نے تجھے ذوالنورین کی گدی پر بٹھایا تجھ سے حیا اور کرم کا مطالعہ کرے گا۔

اللہ تعالیٰ نے تجھے حیدر کرار کی جگہ عطا کی تجھ سے عدل اور علم طلب کرے گا۔
ہارون رشید نے کہا اور فرمائیے۔ آپ نے فرمایا کہ:
اللہ تعالیٰ نے دوزخ بنا کر تجھے اس کا دربان مقرر کیا ہے اور مال شمشیر اور تانے دے کر تجھے حکم دیا ہے کہ لوگوں کو دوزخ کی طرف مت آنے دو۔ اس لیے جو حاجت تیرے پاس آئے اُسے مال دے۔ جو حکم خدا کے خلاف کرے اُسے تازیانہ سے سولا اور جو کوئی کسی کو قتل کرے اس کا قصاص لے۔ اگر ایسا نہ کرے گا تو دوزخیوں کا سردار تو ہی ہوگا۔

ہارون نے کہا اور کچھ فرمائیے۔ آپ نے فرمایا کہ:
تو چشمہ ہے اور تیری رعایا کے اعمال نہریں۔ اگر چشمہ صاف ہے تو نہروں کا میلان ہونے سے کوئی حرج نہیں۔ لیکن اگر چشمہ ہی گدلا ہوگا تو نہروں کے صاف ہونے کی کوئی صورت ہی نہیں ہے۔

پھر خلیفہ نے کہا کچھ اور فرمائیے۔ آپ نے فرمایا کہ:
اگر تو جنگل میں اس قدر پیاسا ہو جائے کہ قریب المرگ ہو جائے اور کوئی شخص
ایک گھونٹ پانی آدھی سلطنت کے عوض بیچے تو کیا تو خرید لے گا۔
پھر فرمایا کہ:

اگر تیرا پیشاب بند ہو جائے اور کوئی شخص کہے کہ اگر آدھی سلطنت مجھے دے
دے تو تیرا علاج کرتا ہوں تو تو پھر کیا کرے گا۔

ہارون نے کہا:
میں اُسے آدھی سلطنت دے دوں گا۔

پھر آپ نے فرمایا کہ:

ایسی حکومت پر کیا ناز ہے جس کی قیمت پانی کا ایک گھونٹ ہو۔
یہ سن کہ ہارون رشید رونے لگا اور احترام کے ساتھ آپ کو واپس کیا۔
جب آپ مکہ معظمہ پہنچے تو لوگ آپ کے گرد جمع ہو گئے۔ آپ نے فرمایا کہ اس
جگہ روزی کی تلاش کرنا نادانی ہے اور روزی کے لیے کام کرنا حرام ہے۔ پھر حضرت ابراہیم
ادہم رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی۔ آپ نے پوچھا کہ ابراہیم معاش کے بارہ میں تم کیا کرتے
ہو۔ حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اگر مل جائے تو شکر کرتے ہیں۔ اگر
نہیں ملتی تو صبر کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ حالت تو ہمارے شہر کے کتوں کی بھی ہے
ابراہیم نے پوچھا کہ تم کیا کرتے ہو؟ آپ نے فرمایا کہ اگر مل جائے تو خیرات کرتا ہوں۔
اگر نہیں ملتا تو شکر کرتا ہوں۔

یہ سن کر ابراہیم ادہم نے آپ کا سر منہ چوما اور کہا کہ تم میرے بھی استاد ہو۔



اولیاء ہست قدرت ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

کیمیایا کمن از مشقت گلے

ایک مشقت مٹھی کیمیابن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساحب بننا چاہے

اونشیند در حضور اولیا

وہ اولیاء کا طہین کی صحبت اختیار کرے

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوث اعظم در میان اولیا

غوث اعظم کا ترسہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میان انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

ایک کافر کا قبول اسلام

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جہاد میں ایک کافر سے لڑ رہے تھے کہ اسی اثناء میں کافر کی نماز کا وقت آ گیا۔ اُس نے آپ سے ہمت مانگی۔ آپ نے اجازت دے دی۔ جب وہ بُت کی عبادت میں مشغول ہو گیا تو آپ کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اب موقع ہے کہ اسے قتل کرنا چاہیے فوراً تلوار سونت لی۔ وار کرنا ہی چاہتے تھے کہ غیب سے آواز آئی۔ اے عبداللہ! اقوا بالہدایان ان العہد کان مسئلہ۔ اقرار کو پورا کر دو بیشک اقرار کی بابت پوچھا جائے گا۔ یہ آواز سن کر آپ رونے لگے۔ جب کافر نے اپنی عبادت سے فارغ ہو کر دیکھا تو رونے کی وجہ پوچھی۔ فرمایا کہ تجھے عبادت میں مصروف دیکھ کر خیال آیا کہ اب تمہیں ہلاک کرنے کا اچھا موقع ہے چنانچہ تلوار سونت کر وار کرنا ہی چاہتا تھا کہ بارگاہِ الہی سے تمہاری خاطر مجھے منع کیا گیا۔ یہ سن کر بُت پرست نے ایک نعرہ لگا کر کہا کہ ایسے خدا کا نافرمان ہونا جو دشمن کی خاطر دوست کو عتاب کرتا ہے جو انفرادی کے خلاف ہے اور فوراً اسلام قبول کر لیا۔

گرچه از حلقوم عبد اللہ بود

اگرچہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو

مردہ ایں عالم و زندہ خدا

اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے

بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا

سو سال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

چون محمد در میان انبیاء

ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

گفتہ او گفتہ اللہ بود

اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوتا ہے

سایہ یزدال بود بندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے

یک مانہ صحبت با اولیا

دلی کی ایک گھڑی کی صحبت

عنوث اعظم در میان اولیا

اولیاء کے درمیان عنوث اعظم کا مرتبہ

مدعی اور عارف میں فرق

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ عارف لوگ عیاں میں مکان کو دیکھتے ہیں اور عین میں نشان نہیں بتاتے مگر عرش تا فرش لاکھوں آدمی ہوں اور اُن کی اولاد جن میں جبرائیل و میکائیل جیسے مقرب فرشتوں کا سادرجہ رکھنے والے عارف کے دل رکھ دیئے جائیں تو معرفت الہی کے مقابلے میں ان سب کی موجودگی محض یہ سچ ہو اور اُن کے آنے جانے کی اطلاع تک بھی اسے نہ ہو۔ اگر معاملہ اس کے برخلاف ہے تو وہ صرف مدعی ہے عارف نہیں ہے۔

اے سخن حق است باللہ می شود

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صحبت طالع ترا طالع کند

اور بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صحبت صالح ترا صالح کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دل تجلی جلیل کبر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجسّی گاہ ہے

دل بدست آور کہ حج اکبر است

دوسروں کی ولداری کر کہ یہ حج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

بہتر توشہ کیا ہے؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص حضرت شفیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ میں حج کے لیے جا رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا تو اپنے پاس کیا توشہ رکھتا ہوں اس نے کہا چار چیزیں بطور توشہ رکھتا ہوں:

اول یہ کہ اپنی روزی سے کسی کو اپنے سوا نزدیک نہیں دیکھتا۔

دوم یہ کہ نہ ہی اپنے سے زیادہ دور کسی کو دیکھتا ہوں۔

سوم یہ کہ خدا کا حکم جہاں بھی میں ہوں گا مجھے پہنچ جائے گا۔

چہارم یہ کہ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جہاں بھی ہو اور جس حال میں بھی ہو مجھے دیکھتا ہے۔

یہ سن کر آپ نے فرمایا کہ تمہارے پاس بہت اچھا توشہ ہے۔ تجھے یہ توشہ مبارک ہو۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستان کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

اولیا را ہست قدرت از الہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیت گلے

ایک نشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

غوثِ اعظم در میانِ اولیا
غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیاء
جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
جو اللہ کا مساجد بنا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا
وہ اولیاء کا طین کی صحبت اختیار کرے

نفس کی پہچان خدا کی پہچان ہے

ایک ذفقہ کا ذکر ہے کہ حضرت سہیل بن عبد اللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:
”نفس کی مخالفت سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی اور کوئی عبادت نہیں ہے جس
نے اپنے نفس کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔ وہ دریائے
اندوہ و شادی میں غرق ہو گیا۔“

نیک میں باشی اگر اہلِ ولی
تو اگر اہلِ دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا
یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمنِ ایشیاں سزائے لعنت است
ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ناقصاں پیرِ کامل کا ملاں اراہنما

غزائے بخشش فیضِ عالم منظرِ نورِ خدا

نورِ حق ظاہر بود اندر ولی
اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیرِ کامل صورتِ ظلِ الہ
کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُبِّ درویشاں کلیدِ جنت است
درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنجِ بخشش فیضِ عالم منظرِ نورِ خدا



حضرت امام احمد حنبل کا تقویٰ

حضرت احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ بغداد میں رہائش پذیر ہونے کے باوجود بھی بغداد کے آٹے کی روٹی نہیں کھاتے تھے بلکہ موصل سے آٹا منگوا کر روٹی پکا کر کھایا کرتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ بغداد کو خلیفۃ المسلمین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غازیوں پر وقف کر دیا تھا۔

اولیاءِ اہست قدرت ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از ممت گلے

ایک ممت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضور اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

اللہ اکبر کہہ کر زمین پر گر پڑنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو صبح کے وقت دیکھ رہا تھا کہ بایزید کیا کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ حضرت خواجہ بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ اکبر کہا اور زمین پر گر پڑے۔ زمین پر گرتے ہی جسم سے خون جاری ہو گیا۔ لوگوں نے پوچھا کہ حضرت یہ کیا حالت تھی۔ فرمایا۔ ہاتھ غلی سے ندا آئی کہ تو کون ہے؟ جو ہماری باتیں کرتا ہے۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

گفتہ او گفتہ اللہ بود
اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے
سایہ یزدال بود بندہ خدا
اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے
یک زمانہ صحبت با اولیا
ولی کی ایک گھڑی کی صحبت
عنوث اعظم در میان اولیا
اولیاء کے درمیان عنوث اعظم کا مرتبہ
گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود
اگرچہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو
مردہ ایں عالم و زندہ خدا
اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے
بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا
سوسال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے
چو محمد در میان انبیا
ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

حج کی حقیقت کیا ہے؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حج سے فراغت کے بعد حرم شریف میں ہی سو گئے خواب میں دیکھا کہ دو فرشتے آسمان سے آئے۔ ایک نے دوسرے سے پوچھا کہ اس سال کتنے فرد حج کے لیے آئے۔ دوسرے نے کہا چھ لاکھ۔ پھر پوچھا کہ کتنے لوگوں کا حج قبول ہوا۔ دوسرے نے جواب دیا کہ کسی کا بھی حج قبول نہیں ہوا۔ یہ باتیں سن کر آپ گھبرا گئے کہ اس قدر مخلوق کی تمام سفر کی تکالیف اور اخراجات سب کے سب اکارت گئے۔ اس کے دوسرے فرشتے نے کہا کہ دمشق میں ایک شخص جس کا نام علی بن موفی موفی ہے اگرچہ وہ حج کو نہیں آیا لیکن اس کا حج قبول ہو گیا اور باقی تمام مخلوق کا حج محض اس کی وجہ سے مقبول ہوا۔ یہ خواب دیکھ کر آپ نیند سے بیدار ہو گئے اور دمشق میں جا کر علی بن موفی موفی کی زیارت کے لیے چل پڑے۔ وہاں جا کر اُسے اس کے گھر پر ملے۔ علیک سلیک کے بعد فرمایا کہ میں نے تم سے کچھ دریافت کرنا ہے۔ اُس نے کہا فرمائیے۔ آپ نے اس سے خواب کا

تمام واقعہ بیان کیا۔ علی بن موفی نے کہا آپ کا نام بچہ ہے۔ آپ نے اپنا نام بتایا۔ علی بن موفی آپ کا نام سنتے ہی ایک نعرہ مار کر بیہوش ہو گیا۔ جب کچھ عرصہ بعد ہوش میں آیا تو کہہ میں نے حج کے ارادے سے ساری عمر چمڑا سی کر تیس ہزار درم جمع کیے تھے حج کے لیے بالکل تیار تھا کہ ایک دن میری بیوی نے کہا کہ ہمسائے کے گھر سے گوشت پکنے کی خوشبو آ رہی ہے۔ ذرا سا سالن لے آؤ۔ میں ان کے گھر گیا اور تھوڑا سا سالن طلب کیا۔ اس نے کہا کہ یہ گوشت تمہارے لیے حلال نہیں ہے کیونکہ سات فاقہ کے بعد بچوں کی بھوک سے بتایا ہو کہ آج تھوڑا سا مردار پکایا ہے جو تمہارے لیے حلال نہیں ہے۔ یہ سن کر میرے تن بدن میں آگ لگ گئی فوراً آ کر تیس ہزار درم لے کر ہمسایہ کی خدمت میں پیش کر دیئے تاکہ وہ اپنے بال بچوں پر صرف کرے۔ یہ واقعہ سن کر آپ نے کہا کہ واقعی ملائکہ نے سچ کہا ہے۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ
کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کامل
کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا
غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

پہل محمد در میانِ انبیا
جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ
امداد تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

کیمیایِ سدا کن از مشیتِ گلے
ایک مشیت مٹی کیمیابن جاسے گی

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
جو اللہ کا مصاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا
وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

دو جلوے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ سانپ کی کنبلی اُتارنے کی مانند جب میں بایزید سے نکلا تو دیکھا کہ عاشق و معشوق ایک ہی ذات کے دو جلوے ہیں۔ کیونکہ توحید کے عالم میں ایک ہی کو دیکھا جاسکتا ہے۔

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبت طالع ترا طالع کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ حج اکبر است

دوسروں کی دل داری کہ یہ حج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اظہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

دل تجلی جلیل کبر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجلی گاہ ہے

ایک بڑھیا کا حضرت عبد اللہ بن مبارک کو میدان عرفات میں لیجانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ذوالحجہ کے مہینے میں جنگل میں تشریف لے گئے۔ حج کی آرزو سے جنگل میں چل پھر رہے تھے۔ دل میں کہنے لگے کہ اگرچہ میں خانہ کعبہ میں نہیں ہوں تاہم لازم ہے کہ حاجیوں کے سے اعمال بجالاؤں کہ ان کی متابعت کے باعث حاجیوں جیسا ثواب حاصل کروں کیونکہ حجامت نہ بنوانے نہ ناخن نہ اُتروانے سے حج کا ثواب ملتا ہے۔ اسی اثناء میں ایک بڑھیا کو دیکھا جو حصا اتھ میں بیٹھے آپ کے پاس آئی اور کہا کہ عبد اللہ کیا تو حج کی تمنا رکھتا ہے۔ آپ نے کہا ہاں۔ بڑھیا نے کہا مجھے تمہارے لیے ہی بھیجا گیا ہے تاکہ میں تجھے میدان عرفات میں پہنچا دوں۔ آپ نے دل میں کہا کہ صرف تین دن حج میں باقی ہیں اس قدر دور دراز کا سفر ہے یہ کمزور عورت کس طرح مجھے تین دن میں عرفات تک پہنچا سکتی ہے۔ آپ کے دل کے اس غم شے کو بڑھیا نے معلوم کر کے کہا کہ جس عورت نے صبح کی سنتیں سناپ میں ادا کی ہوں اور فرض دیائے جیوں پر ادا کر کے سورج نکلنے تک مرد میں پہنچ گئی ہو اس کے

ساتھی بن سکتے ہو۔ کہا بڑے شوق سے اس کا ساتھی بنوں گا۔ آپ بڑھیا کے ہمراہ چل پڑے۔
ساتے میں کئی دیا آئے جن کو کشتی میں عبور کرنا مشکل تھا لیکن کنارے پر پہنچ کر بڑھیا عورت
آپ کو آنکھ بند کرنے کا حکم دیتی اور جب آپ آنکھ کھولتے تو اپنے آپ کو دریا کے دوسرے
کنارے پر پاتے۔ غرض تین دن میں اس عورت نے آپ کو میدانِ عرفات میں پہنچا دیا۔ مراکز
حج ادا کرنے کے بعد اُس بڑھیا نے آپ سے کہا کہ آئیے میرا ایک بیٹا ایک غار میں ضیعت
کر رہا ہے اس کی خبر بھی لیتے جائیں۔ چنانچہ آپ اس بڑھیا کے ساتھ چل دیئے۔ جب غار
میں پہنچے تو دیکھا کہ ایک نوجوان جو ریاضتِ شاقہ کے باعث صرف ہڈیوں کا پنجر ہی
رہ گیا ہے محو عبادت ہے۔ جب اُس نے اپنی والدہ کو دیکھا تو تعظیم کے لیے کھڑا ہو گیا
والدہ کی قدم بوسی کے بعد عرض کی کہ میں جانتا ہوں کہ تو خود ہی نہیں آئی بلکہ میری
تجھیز و تکفین کی غرض سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھیجا ہے۔ یہ سن کر اُس عورت نے کہا
کہ عبد اللہ ذرا اٹھو تاکہ کفن دفن کا انتظام کر لیں۔ اس کے بعد نورانی چہرے والے نوجوان
کی رُوح پرواز کر گئی۔ اس کے دفن کرنے کے بعد بڑھیا نے کہا کہ اب دنیا میں میرا کوئی
کام باقی نہیں ہے میں اس کی قبر پر ہی بیٹھی رہوں گی۔ جب تم اگلے سال آؤ گے تو مجھے
بھی نہ پاؤ گے۔ میرے لیے دُعا ئے خیر کرنا۔

تیر جنتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

اولیا را ہست قدرت از الہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیتِ گلے

ایک مشیت مٹی کیمیا بن جائے گی۔



غوثِ اعظم در میان اولیا

غوثِ اعظم کا ترجمہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میان انبیاء

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مناسب بننا چاہے

اونشیں در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

ایمان کا نگہبان

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص جس کا نام عبداللہ مہدی تھا اس نے کہا حضرت خواجہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بوقت نزع فرمایا کہ میرا منہ زمین کی طرف رکھو۔ چنانچہ تعمیل حکم کے بعد میں باہر نکلا تا کہ لوگوں کو خبر کروں۔ واپس آنے پر دیکھا کہ سب لوگ جمع ہیں اور آپ نے سر ہانے سے ایک روپوں کی تھیلی نکالی اور فرمایا کہ اسے صدقہ کر دو۔ لوگوں نے کہا کہ آپ تو فرمایا کرتے تھے کہ دنیا کا مال جمع نہیں کرنا چاہیے اور خود اس قدر مال جمع کر رکھا ہے۔ فرمایا کہ یہ میرے ایمان کا نگہبان ہے اس سے میں نے اپنے ایمان کو سلامت رکھا کیونکہ اس کی موجودگی میں شیطان مجھ پر غالب نہ آسکا۔ کیونکہ اگر وہ کہتا کہ آج کیا کھاؤ گے اور کیا پہنؤ گے تو میں کہہ دیتا کہ میرے پاس زرہ ہے۔ اگر کہتا کہ تیرے پاس کفن نہیں تو میں اسے یہ روپے دکھا دیتا تھا اور اُس کے وسوسے کو رفع کر دیتا تھا اگرچہ مجھے اس کی ضرورت نہ تھی۔ یہ کہہ کر کلمہ شہادت پڑھا اور رُوح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

نیک میں باشی اگر اسلِ ولی

تو اگر اسلِ ولی ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

نورِ حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نورِ ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیرِ کامل صورتِ ظلِ الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُب درویشاں کلیدِ حیات و دشمن ایشاں سزائے لعنت است

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

گنج بخش فیض عالم منظرِ نورِ خدا ناقصاں اسیرِ کامل کمالاں را ہنما

خزانہ بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے فضل کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

معرفت الہی کا حصول اور زبان کا گنگ ہو جانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہما کی غرض سے روم گئے۔ وہاں دیکھا کہ ایک جگہ ایک آدمی کو ٹھٹھکی سے باندھا ہوا ہے۔ بہت سے لوگ اس کے گرد جمع ہیں اور اسے کہہ رہے ہیں کہ اگر تو ذرہ بھر بھی اُف کرے گا تو بڑا بُت تجھ سے سخت ناراض ہو جائے گا۔ وہ بیچارہ سخت تکلیف میں تھا لیکن منہ سے اُف تک نہیں کہتا تھا۔ آپ نے دریافت کیا کہ اتنی تکلیف ہونے کے باوجود بھی تو اُف تک بھی نہیں کرتا۔ وہ کہنے لگا کہ مجھ سے ایک بہت بڑا گناہ سرزد ہو چکا ہے اور میرے مذہب کا یہ قاعدہ ہے کہ جب تک کوئی شخص گناہوں سے پاک نہ ہو جائے بڑے بُت کا نام نہیں لے سکتا۔ تو مجھے مسلمان معلوم ہوتا ہے۔ سُن میں نے ترازو کے پلڑوں کے درمیان بڑے بُت کا نام لیا ہے جس کی پاداش میں مجھے یہ سزا مل رہی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے مذہب میں یہ سزا ہے کہ جو شخص اُسے پہچان لیتا ہے وہ اُسے یاد نہیں کر سکتا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو پہچان لیتا ہے وہ زبان سے گونگا ہو جاتا ہے۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے اگرچہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو

سایہ یزدال بود بندہ خدا مُردہ ایں عالم و زندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مُردہ ہے

یک نہ مانہ صحبت با اولیا

بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا

ولی کی ایک گھڑی کی صحبت

سوسال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

عوثِ اعظم درمیانِ اولیا

چوں محمد درمیانِ انبیا

اولیاء کے درمیانِ عوثِ اعظم کا مرتبہ

ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

عمل کے دریا میں غوطہ زن ہونا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ہر شخص عمل کے دریا میں غرق ہوتا ہے یعنی ریاضت کا خیال کرتے ہیں لیکن میں مراد کے سمندر میں غرق ہوا۔ یعنی عنایت الہی سے اُمید واپس ہوا۔

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

ایں سخن حق است باللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صحبتِ صالح ترا صالح کند

صحبتِ طالع ترا طالع کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

اگر بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

دل بدست آور کہ حج اکبر است

ایں ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

دوسروں کی دلداری کہ یہ حج اکبر ہے

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

دل تجلی جلیل کبر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

دل اللہ تعالیٰ کی تجسّی گاہ ہے

عارف کے لیے اجر

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے عارف کا اجر و ثواب خود ذاتِ باری تعالیٰ ہے۔

نور حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیر کامل صورتِ ظلِ الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُب درویشاں کلیدِ جنت است

درویشوں کی محبت جنت کی پابی ہے

گنج بخش فیض عالم منظر نور خدا

خزانہ بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

نیک میں باقی اگر اسل ولی

تو اگر اسل دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمن ایشیاں سزائے لعنت است

ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ناقصاں پیر کامل کا ملاں ارہنما

ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

مخلوق خدا سے پیار کرنے پر جنت کا حصول

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بازار سے گزر رہا تھا دیکھا کہ ایک پرندہ پنجرہ میں پڑا ترپ رہا ہے۔ آپ نے اسے فوراً خرید کر آزاد کر دیا۔ پھر وہ پرندہ روزانہ آپ کے گھر آتا۔ آپ تمام رات نماز میں مشغول رہتے تو وہ پرندہ آپ کو دیکھتا کہ جب لوگ آپ کا جنازہ لے کر جا رہے تھے تو وہ پرندہ اپنے آپ کو قبر پر دے مارتا تھا۔ پھر قبر سے آواز آئی کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے سفیان کو اسی وجہ سے بخش دیا کہ وہ اللہ کی مخلوق سے بہت پیار کرتا تھا۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود

اس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے

سایہ یزدال بود بندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے

گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

اگرچہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو

مردہ ایں عالم و زندہ خدا

اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے

بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا

سوسال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

یک زمانہ صحبتِ با اولیا

دلی کی ایک گھڑی کی صحبت

عنوثِ اعظم در میانِ اولیا

اولیاء کے درمیان عنوثِ اعظم کا مرتبہ

حق تک رسائی کیسے؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمتِ قدسیہ میں حاضر ہو کر وصیت کے لیے عرض پر دازہ ہوا جس پر آپ نے فرمایا کہ: اقل یہ کہ مردہ لوگ تمہارے منتظر ہیں ان کے لیے کچھ نہ کچھ ہدیہ بھیجتے رہا کرو۔ تاکہ انہیں قبر میں راحت پہنچے۔

دوم یہ کہ اگر تو سلامتی چاہتا ہے تو دنیا کو رخصتی سلام کر۔ سوم یہ کہ اگر تو کرامت کا طالب ہے تو آخرت کو بھول جا۔ چہارم یہ کہ دونوں جہانوں سے بے نیاز ہو جا تب تجھے حق تک رسائی ہو جائے گی ورنہ نہیں۔

زبان کی حفاظت کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص نے حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمتِ قدسیہ میں حاضر ہو کر عرض کی حضور کچھ وصیت کیجئے جس پر آپ نے فرمایا کہ: اقل یہ کہ دنیا میں سلامتی ایمان کی کوشش کرو۔ دوم یہ کہ زبان کی حفاظت کرو۔ سوم یہ کہ مخلوق سے علیحدگی اختیار کرو۔

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

نیک آدمی کی محبت تجھے نیک کر دے گی

دوسروں کی دلہاری کر کہ یہ حج اکبر ہے

کعبہ ابراہیم (خیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

صداق کون؟

خود اکی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

اور بڑے آدمی کی محبت تجھے بڑا کر دے گی

اس لیے کہ ہزاروں کبجوں سے ایک دل بہتر ہے

دل اللہ تعالیٰ کی جستجو گاہ ہے

”صادق وہ ہے کہ جس پر اللہ تعالیٰ فرشتہ مقرر کرے۔ جب نماز کا وقت آئے تو اُسے نماز میں مشغول کر دے۔ سویا ہوا ہو تو اُسے بیدار کر دے۔“

اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے

اگرچہ عجب اللہ کا کہا ہوا ہو

اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مُردہ ہے

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے



یک زمانہ صحبت با اولیا بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا
دلی کی ایک گھڑی کی صحبت سو سال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے
عنوثِ اعظم درمیانِ اولیا چوں محمّد درمیانِ انبیا
اولیاء کے درمیانِ عنوثِ اعظم کا مرتبہ ایسا ہے جیسا کہ محمّد انبیاء کے درمیان

قلب پر انوارِ الہی کا منقش ہو جانا

ایک شخص کے متعلق مشہور ہے کہ وہ عرصہ تیس سال سے مجاہدہ میں مستغرق تھا۔ اُس سے پوچھا کہ تو نے یہ رتبہ کیسے پایا؟ اس نے کہا کہ حضرت ستری سقطی کی دُعا سے پوچھا کیسے؟ کہا کہ ایک دفعہ میں ان سے ملاقات کے لیے گیا۔ آپ اُس وقت عالم نہا میں تھے۔ دستک دینے پر پوچھا کہ کون ہے۔ میں نے کہا کہ آشنا ہوں۔ فرمایا کہ اگر تو آشنا ہے تو اس کی طرف مشغول کیوں نہیں ہوتا اور ہماری پرواہ نہ کرتا۔ پھر بارگاہِ خداوندی میں دُعا کی۔ الٰہی اسے اپنی طرف مشغول کرے تاکہ اسے کسی اور کی پرواہ نہ رہے۔ اُسی وقت میرے دل میں نورِ الٰہی منقش ہو گیا۔

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود
اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے
صُحبتِ صالح ترا صالح کند
نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی
دل بدست آور کہ حج اکبر است
دُوسروں کی دلدادگی کر کہ یہ حج اکبر ہے
کعبہ تعمیر خلیل اطہر است
کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے
ایں سخن حق است باللہ می شود
خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے
صُحبتِ طالع ترا طالع کند
اُدھر بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی
ایں ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است
اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے
دل تجلی جلیل کبر است
دل اللہ تعالیٰ کی تجستی گاہ ہے

جھوٹے دعوے کی شناخت

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ ”اے جاہل! تو امور تقدیر میں تغیر و تبدل چاہتا ہے تیرا ارادہ کیا ہے؟ کیا تو دوسرا معبود ہے؟ تو چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تیری نفقت کرے۔ یہ امر تو بالعکس ہے تو اس کا برعکس کر راہِ ثواب پائے گا۔ اگر مقدرات و خدائی اندازہ نہ ہوتے تو جھوٹے دعوے نہ پہچانے جاتے۔ جو ہر تجربہ کے وقت ہی ظاہر ہوتے ہیں۔ اپنے نفس کا اس طرح انکار کر جیسا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا انکار کرتا ہے جب تو اپنے نفس پر منکر ہو جائے گا تو دوسرے کے انکار پر بھی قدرت پالے گا۔ اپنی قوت ایمانیہ کے اندازہ کے مطابق تو خرابیوں کا ازالہ کر سکتا ہے اور اس کے ضعف کے اندازہ کے مطابق گھر میں بیٹھے گا تو بزدل ہو جائے گا اور اس کے دور کرنے سے عاجز اور گونگا ہو جائے گا۔ ایمان کے قدم ہی ایسے ہیں جو انس و جن کے شیطانوں کے مقابلہ کے وقت ثابت قدم رہے گا۔ وہی ایسے ہیں جو مصیبتوں اور بلاؤں کے نازل ہوتے وقت سنبھلے رہتے ہیں۔ تیرے ایمان کے قدموں کو جب اثبات و قرار نہ ہو تو ایمان کا دعویٰ ہی نہ کر۔ اگر دعویٰ ہے تو ہر ایک کا دشمن بن اور کل کے خالق سے درستی کر۔ پس اگر اس کی مشیت و مرضی ہوگی کہ تو مبغوض چیزوں میں کسی کو دست نہ رکھے تو تو اس میں محفوظ رہے گا اس واسطے کہ اس کی محبت ڈالنے والا وہ ہو گا نہ کہ تو۔ اور اسی واسطے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہاری دنیا میں سے تین چیزیں ایسی ہیں جو میری محبوب بنادی گئی ہیں۔ خوشبو، عورتیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماں میں ہے۔ یہ چیزیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبوب اس کے بعد کی گئیں کہ آپ ان کو مبغوض سمجھتے تھے۔ آپ نے انہیں چھوڑ دیا تھا۔ ان سے زہد

اعراض فرماتے تھے۔ تو اپنے دل سے ماسویٰ اللہ سے فارغ کر لے تاکہ وہ ان میں سے جس کی بھی چاہے تیرے دل میں محبت ڈال دے۔

نیک میں باشی اگر اسلِ ولی

تو اگر اسلِ ولی ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمن ایشیاں سزائے لعنت

ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ناقصاں پیرِ کامل کا ملاں اراہنا

خزانہ بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

نورِ حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیرِ کامل صورتِ ظلِ الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُب درویشاں کلیدِ جنت

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنج بخش فیضِ عالم مظہر نورِ خدا

خدا ہی ہر مشکل کا رفع کرنے والا ہے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ:

”اے غلام! جب تو خدمت کرے گا تو مخدوم بنا دیا جائے گا جب

تو تقدیر کے ساتھ موافقت کرے گا تو فائق خیر دے دیا جائے گا۔

اللہ کی خدمت گزاری کر اور دنیا کے ان بادشاہوں کی خدمت میں

مشغول ہو کر جو تجھے نفع و نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ خدا کی طرف سے

لاپرواہی مت کر یہ تجھے کیا دیں گے۔ جو چیز تیری قسمت میں نہیں

کیا وہ تجھے دے سکتے ہیں اور کیا تیرے لیے ایسی چیز مقوم کر دینے

پر انھیں قدرت ہے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے مقرر و مقدور نہیں

فرمائی ان کے نزدیک کوئی چیز نئی نہیں ہے جو بھی تیرا مقوم ہے

وہی دے سکتے ہیں۔ اگر تو یہ کہے کہ ان کی عطا مستقلاً جدید انہیں
کی طرف سے ہے تو تو کافر بن جائے گا کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ
کے سوا کوئی دینے والا منع کرنے والا نفع و نقصان پہنچانے والا
نہیں ہے اور نہ ہی کوئی اس سے مقدم ہے اور نہ ہی مؤخر۔ بعد
میں باقی رہنے والا اللہ ہی اللہ ہے۔ پس اگر تو یہ کہے کہ میں اسے
جانتا ہوں تو میں تجھ سے کہوں گا کہ تو اسے کیسے جانتا ہے۔ اگر تو اسے
جانتا تو پھر غیر خدا کو اس پر کیسے مقدم رکھتا۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود

اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے

سایہ یزدال بود بندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے

یک زمانہ صحبت با اولیا

دلی کی ایک گھڑی کی صحبت

عنوت اعظم در میان اولیا

اولیاء کے درمیان عنوت اعظم کا مرتبہ

آسمان تک پرواز کیسے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بزرگ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن میں حضرت عبداللہ تری
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں گیا۔ آپ کے گھر میں ایک سانپ دیکھ کر میں ڈر گیا اور
آپ سے پوچھا کہ کیا میں اندر آؤں۔ فرمایا اندر آ جاؤ۔ پھر فرمایا کہ کوئی شخص حقیقت کے
آسمان تک نہیں پہنچتا جب تک کہ زمین کی کسی شے سے ڈرتا ہے۔

اِس سخن حق است باللہ می شود

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبتِ طالع ترا طالع کند

اور بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

اِس ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دل تجلی جلیل کبر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجسّی گاہ ہے

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبتِ صالح ترا صالح کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ حج اکبر است

دوسروں کی دلہاری کر کہ یہ حج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

فتویٰ کی درستگی کروانا

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ زیادہ تر حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دروازے پر کھڑے رہتے۔ جو شخص فتویٰ لے کر آتا اُسے دیکھتے اگر وہ درست نہ ہوتا تو آپ کہہ دیتے اسے واپس لے جاؤ اور درست کروا کر لاؤ۔ وہ شخص واپس جا کر فتویٰ کی صحت طلب کرتا۔ جب امام مالک فتویٰ کو دوبارہ ملاحظہ کرتے تو حق امام شافعی کی طرف پاتے اور مالک اس پر ناز کرتے۔

نیک میں باشی اگر اہل ولی

تو اگر اہل دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

نور حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیر کامل صورتِ ظلّ الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُب درویشاں کلیدِ حُبست
دشمنِ ایشیاں سزائے لعنتِ است

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے
ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں پیرِ کامل کا ملاں اراہنا

خزانہ بخشے والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

بادشاہی خزانوں کی اطلاع ہونا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سہیل بن عبد اللہ تتری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ:

جو شخص مدعی ہو گا وہ خائف نہیں۔ جو خائف نہیں وہ امین نہیں جو امین نہیں وہ بادشاہی خزانوں پر مطلع نہیں ہو سکتا۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود
گرچہ از حلقومِ عبد اللہ بود

اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے
اگرچہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو

سایہ یزدال بود بندہ خدا
مردہ ایل عالم و زندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے
اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے

یک مانہ صحبت با اولیا
بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا

دلی کی ایک گھڑی کی صحبت
سو سال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

عنوتِ اعظم در میانِ اولیا
چون محمد در میانِ انبیا

اولیاء کے درمیان عنوتِ اعظم کا مرتبہ
ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان



ایک مالدار شخص کا تائب ہونا

ایک امیر شخص جو کہ حضرت ذوالنورین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اختلاف رکھتا تھا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہودی کہتا تھا جب یہ بات آپ کے کانوں تک پہنچی تو آپ نے اسے بلایا اور فرمایا کہ میں تمہاری لڑکی کا نکاح فلاں یہودی سے کر دوں گا۔ امیر کہنے لگا آپ امام المسلمین ہو کر ایسا گناہ کا کام کریں گے کہ ایک مسلمان کی لڑکی کا نکاح یہودی سے کر دیں گے اور میں یہ کیسے برداشت کروں گا کہ میری لڑکی کا نکاح یہودی سے ہو جائے۔ آپ نے فرمایا سبحان اللہ! تمہیں اپنی لڑکی یہودی کے گم برداشت نہیں اور حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دو لڑکیاں یہودی کے حوالے کر دی۔ یہ بات سُن کر وہ شخص فوراً سمجھ گیا اور اپنی بات سے تائب ہو گیا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ سَخِنَ حَقَّ اَسْتَبَلُّدِیْ شُوْد

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحْبَتِ طَالِعِ تَرَا طَالِعِ کُنْد

اور بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

اِیْنَ ہِزَارِ اَلْکَعْبِیَّیْہِ دَلْہِیْہِ تَرَا

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دَلْہِیْہِ تَحْلِیِّ جَلِیْلِ اَبْسَرَات

دل اللہ تعالیٰ کی تجسّی گاہ ہے

اَللّٰهُمَّ کُفِّتَہُ اللّٰہُ مِیْ شُوْد

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحْبَتِ صَالِحِ تَرَا صَالِحِ کُنْد

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دَلْہِیْہِ تَرَا کَرِجِ اَبْرَات

دوسروں کی دل داری کر کہ یہ حج اکبر ہے

کَعْبِیْہِ تَعْمِیْرِ خَلِیْلِ اَطْہَرَات

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

اندھے کو بصارت دلوانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کہیں جا رہے تھے کہ ایک اندھے

کو دیکھ کر فرمایا کہ عبد اللہ بن مبارک آرہے ہیں جو چاہتا ہے مانگ اس نے عرض کیا کہ دعا کہ
کہ اللہ تعالیٰ مجھے بصارت عطا کرے۔ آپ نے دعا کی تو فوراً اُسے بصارت مل گئی۔

نورِ حق ظاہر بود اندر ولی
نیک میں باقی اگر اسل ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیرِ کامل صورتِ ظلِ الہ
یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُب درویشاں کلیدِ جنت است
دشمن ایشاں سزائے لعنت است

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنج بخش فیض عالم منظرِ نورِ خدا
ماقصاں پیرِ کامل کا ملاں ارہما

خزانہ بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

امام شافعی کا دریائے دجلہ پر جانے نماز بچھانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ خلیفہ کے دربار میں روم سے ہر سال خراج آیا کرتا تھا۔ ایک
قیمصر روم نے مال کے ساتھ کچھ اپنی قوم کے مذہبی عالموں کو بھیجا اور پیغام دیا کہ تم مسلمانوں سے
بحث کرو۔ اگر مسلمان غالب آئے تو خراج بھیج دیا جائے گا اور اگر تم غالب آگئے تو مال خراج
بند کر دیا جائے گا۔ چنانچہ حسبِ خواہش قیصر روم خلیفہ نے تمام علماء کو جمع کیا۔ سب نے بالاتفاق
کہا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بحث کریں گے پھر خلیفہ کے حکم سے سب لوگ دریائے دجلہ
کے کنارے جمع ہوئے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنا جالے نماز پانی کے اوپر یعنی دریا
کے درمیان بچھا دیا اور بیٹھ گئے اور کہا کہ جس شخص کو بحث کرنا ہو وہ میرے پاس آجائے
یہ حال دیکھ کر وہ سب کے سب مسلمان ہو گئے۔ جب قیصر کو اس بات کا علم ہوا تو کہنے لگا
کہ شکر ہے کہ وہ شخص روم میں نہیں آیا ورنہ سب لوگ اسلام قبول کر لیتے۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود
اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے
گرچہ از خلقم عبد اللہ بود
اگرچہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو
مردہ ایں عالم و زندہ خدا
اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مُردہ ہے
یک مانہ صحبت با اولیا
دل کی ایک گھڑی کی صحبت
غوث اعظم در میان اولیا
اولیاء کے درمیان غوث اعظم کا مرتبہ
بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا
سو سال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے
چون محمد در میان انبیا
ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

عارف کی مختلف حالتیں

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بطنامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جب عارف چپ ہو جاتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بات کرے جب عارف آنکھوں کو بند کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ آنکھیں کھولنے پر دیدار الہی کا جلوہ دیکھے اور جب عارف سر بہ زانو ہوتا ہے تو اس کی یہ تمنا ہوتی ہے کہ اسرافیل علیہ السلام کے صور پھونکنے تک سر کو نہ اٹھائے کیونکہ ذات اللہ العالمین سے اس کی آمیدیں وابستہ ہوتی ہیں۔

خانہ کعبہ کا طواف کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بطنامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ مدت تک میں طواف کعبہ کرتا رہا لیکن جب خدا تک پہنچ گیا تو کعبۃ اللہ میرا طواف کرنے لگا۔

اے سخن حق است باللہ می شود

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صحبت طالع ترا طالع کند

اور برے آدمی کی صحبت تجھے بڑا کر دے گی

اے ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دل تجلی جلیل کبر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجسّی گاہ ہے

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صحبت صالح ترا صالح کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ حج اکبر است

دوسروں کی دلداری کر کہ یہ حج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

توشہ آخرت اکٹھا کرنا کیسا ہے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت قدسیہ میں حاضر ہو کر کچھ وصیت کے لیے درخواست کرنے لگا جس پر آپ نے فرمایا کہ:

اول یہ کہ دنیا کے لیے صرف اتنی کوشش کر جو دنیا میں رہنے تک کام آئے
دوم یہ کہ آخرت کے لیے اس قدر کوشش کر کہ جو آخرت میں ہمیشہ رہنے تک کام آئے۔

سوم یہ کہ دنیا میں سلامتی ایمان کی کوشش کر جیسے کہ دنیا کے لوگ دنیا کی حفاظت کی کوشش کیا کرتے ہیں۔

نیک میں باشی اگر اس دل

تو اگر اس دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دید پیر دید کبریا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

نور حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیر کامل صورت مخلد الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُب درویشاں کلیدِ جنت است دشمن ایشاں سزائے لعنت است
درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے
گنج بخش فیض عالم مظہر نورِ خدا ناقصاں پیرِ کامل کمالاں راہنما
خزانہ بخشے والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

خادمِ مخدوم بن جاتا ہے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ:
”اے قوم! تم خدا کی اطاعت کرو تاکہ تمہاری اطاعت کی جائے
خدمت کرو تاکہ تمہاری خدمت کی جائے۔ قضاء و قدر کی پیروی کر کے
اس کے خادم بن جاؤ۔ تم ان کے سامنے جھک جاؤ تاکہ وہ تمہارے
سامنے جھکیں۔ کیا تم نے نہیں سنا جیسی کرنی ویسی بھرنی، جیسے تم ہو گے
ویسا ہی تم پر حاکم مقرر کیا جائے گا۔ تمہارے عمل تمہارے حاکم
ہیں۔ اللہ تعالیٰ بندوں کے واسطے ظالم نہیں۔ تھوڑے عمل پر وہ
بہت اجر عطا کرتا ہے۔ وہ صحیح کا فائدہ اور سچے کا جھوٹا نام تجویز
نہیں کرتا۔“

نورِ حق ظاہر بود اندر ولی نیک میں باشی اگر اسل ولی
اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے تو اگر اسل دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ
پیرِ کامل صورتِ ظلِ الہ یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا
کامل پیر اللہ کا سایہ ہے یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

حُبِّ درویشاں کلیدِ جنت است دشمنِ ایشیاں سزائے لعنت است

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا ناقصاں پیرِ کامل کمالاں را ہنما

خزانہ بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اہل کمال کو راستہ دکھانے والے

نماز کی ادائیگی کیسے؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کرنے لگا کہ آپ نماز کس طرح ادا فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، جب نماز کا وقت آتا ہے تو پانی سے ظاہر کا وضو اور توبہ سے باطن کا وضو کرتا ہوں پھر مسجد سے جا کر مسجد الحرام کا مشاہدہ کرتا ہوں۔ مقامِ ابراہیم کو فوایدوں کے درمیان تصور کرتا ہوں۔ بہشت کو دائیں ہاتھ اور دوزخ کو بائیں ہاتھ دیکھتا ہوں۔ پہل صراط کو زیر قدم سمجھتا ہوں۔ اور ملک الموت کو پشت پر۔ پھر خدا کے سپرد کر کے تعظیم کے ساتھ حرمت سے قیام، ہیبت سے قرأت، تواضع سے رکوع، تضرع سے سجدہ، حکم سے نعوذ اور شکر سے سلام کرتا ہوں۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے اگرچہ جب عبد اللہ کا کہا ہوا ہو

سایہ یزدان بود بندہ خدا مرده ایں عالم و زندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مرده ہے



یک ماہِ صُحبتِ با اولیا

دلی کی ایک گھڑی کی صُحبت

بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا

سوسال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

عوثِ اعظم درمیانِ اولیا

اولیاء کے درمیانِ عوثِ اعظم کا مرتبہ

بایزید ہمارا دوست ہے

جب حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دفن کیا گیا تو حضرت احمد خضرویہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بیوی آپ کی زیارت کے لیے آئی اور زیارت سے فارغ ہو کر پوچھا کہ کیا تم جانتے ہو بایزید کون تھا۔ لوگوں نے کہا آپ بہتر جانتی ہیں۔ فرمایا کہ میں ایک رات خانہ کعبہ کا طواف کر رہی تھی۔ ایک گھڑی آرام کے بعد آنکھ لگ گئی تو کیا دیکھا کہ مجھے آسمان پر لے گئے ہیں۔ عرش کے نیچے ایک بے پایاں جنگل دیکھا جس میں ہر درخت کے پتے پر بایزید ہمارا دوست لکھا ہوا دیکھا۔

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

ایں سخن حق است باللہ می شود

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبتِ طالع ترا طالع کند

اور بُرے آدمی کی صُحبت تجھے بُرا کر دے گی

دل بدست آور کہ رج اکبر است

دوسروں کی دلدادگی کہ یہ رج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

دل تجلی جلیل کبر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجلّی گاہ ہے

معرفت کا پہلا قدم

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں تیس سال تک باگاہ اللہ العلیین میں عرض پرداز رہا کہ اے میرے پروردگار تو ایسا کر۔ ایسا کر۔ مگر جب معرفت کے پہلے قدم پر پہنچا تو میں نے کہا کہ ابھی تو میرا بننا اور جس طرح چاہے کر۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود
گر چہ از حلقوم عبد اللہ بود
اس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے
اگر چہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے

سایہ یزدال بود بندہ خدا
مردہ ایل عالم و زندہ خدا
اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے
مردہ ایل عالم و زندہ خدا

یک زمانہ صحبت با اولیا
بہتر از صد سالہ طاعت ریا
دلی کی ایک گھڑی کی صحبت
سوسال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

عنوت اعظم در میان اولیا
چون محسن در میان انبیا
اولیاء کے درمیان عنوت اعظم کا مرتبہ
ایسا ہے جیسا کہ محسن درمیان انبیاء کے درمیان

ایک ولی اللہ کا پانی پر چلنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت عتبہ بن الغلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دریائے کنارے کنارے کہیں جا رہے تھے کہ یکایک پانی کے اوپر چلنے لگے حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ جو آپ کے استاد بھی تھے ساتھ تھے۔ آپ کو پانی کے اوپر چلتے دیکھ کر پوچھا کہ یہ مقام کیسے حاصل کیا۔ آپ نے جواب دیا کہ لا تم وہ کرتے ہو جس کا حکم دیا جاتا ہے اور میں وہ کرتا ہوں جو وہ چاہتا ہے۔

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبت طالع ترا طالع کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ حج اکبر است

دوسروں کی دلداری کر کہ یہ حج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

دل تجلی جلیل کبر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجستی گاہ ہے

عارف کے لیے معرفت الہی کا سہل ہو جانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کچھ لوگوں نے حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ دریافت کیا کہ کیا آپ نے کبھی کوئی عجب بات دیکھی یا سنی ہے۔ فرمایا کہ ہاں۔ ایک دفعہ ایک پادری کو دیکھا جو ریاضت کے سبب کمزور ہو گیا تھا۔ میں نے اُس سے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کی کس قدر راہیں ہیں اور وہ کیسی ہیں۔ پادری نے جواب دیا کہ اگر تو اسے جان لے تو اس تک پہنچنے کے راستے بھی تمہیں معلوم ہو جائیں۔ میں تو بغیر دیکھے اس کی عبادت کرتا ہوں جو اسے پہچان لیتا ہے گنہ گار ہو جاتا ہے۔ مطلب یہ کہ معرفت خوف کی مقتضی ہے لیکن تیرے دل میں خوف نہیں ہے اور کفر و جہالت کا مقتضی ہے۔ اُس نے محض خوف کے باعث اپنے آپ کو نحیف کر لیا ہوا تھا۔ اس کی یہ بات میرے لیے ایک نصیحت ہو گئی اور بہت سی ناکر نے والی باتوں سے بچ گیا۔



نیک میں بائیں اگر اسل ولی

تو اگر اسل دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمن ایشیاں سنزائے لعنت است

ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ماقصاں پیر کامل کا ملاں ارہمنا

ماقصوں کے کامل پیر اہل کاملوں کو راستہ دکھانے والے

نور حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیر کامل صورتِ ظلِ الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُب درویشاں کلیدِ جنت است

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا

خزانہ بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اہل کاملوں کو راستہ دکھانے والے

ہاتھ کا خشک ہو جانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بزرگ محمد رازی نامی نے فرمایا کہ میں کئی سال تک حضرت حاتم اہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں رہا لیکن میں نے صرف ایک مرتبہ آپ کو غصے کی حالت میں دیکھا اور اس دن غصہ کی یہ بات تھی کہ بازار میں جاتے ہوئے ایک دکاندار نے آپ کے شاگرد کو پکڑ لیا اور کہا کہ تو نے میری فلاں چیز کھالی ہے اس کے دام دے دے۔ آپ نے یہ ماجرا دیکھ کر دکاندار سے کہا کہ بھائی اسے معاف کر دے۔ دکاندار نے کہا میں ہرگز اسے معاف نہیں کروں گا۔ اس بات پر آپ کو غصہ آگیا اور اپنی چادر کندھے سے اتار کر زمین پر پٹخ دی۔ اُسی وقت وہ چادر سیم و زر سے بھر گئی۔ آپ نے دکاندار سے فرمایا کہ جتنا تیرا حق ہے اس میں سے لے لے مگر خبردار زیادہ نہ لینا اگر زیادہ لے گا تو ہاتھ خشک ہو جائے گا۔ دکاندار نے اپنے حق کے مطابق اٹھا لیا لیکن پھر وہ لالچ کی وجہ سے جو دوبارہ ہاتھ بڑھایا تو ہاتھ خشک ہو گیا۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود
اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے اگرچہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو

سایہ یزدال بود بندہ خدا مردہ ایں عالم و زندہ خدا
اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے

یک مانہ صحبت با اولیا بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا
ولی کی ایک گھڑی کی صحبت سو سال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

خوش اعظم در میان اولیا چوں محمد در میان انبیا
اولیاء کے درمیان خوشِ اعظم کا مرتبہ ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

قبر کھود کر محراب میں نماز ادا کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت عبداللہ بن مبارک کا ایک غلام تھا جس پر کسی نے کفن چور ہونے کا الزام لگایا اور آپ کے کان میں بھی یہ بات ڈالی گئی۔ یہ سُن کر آپ بہت غمگین ہوئے لیکن جب تک اپنی آنکھوں سے اسے کفن چراتے نہ دیکھ لیں کچھ نہیں کہہ سکتے تھے۔ ایک دن آپ غلام کے پیچھے اس طرح ہو لیے کہ اسے اس کی خبر نہ ہو سکے۔ قبرستان میں گئے دیکھا کہ آپ کے غلام نے ایک قبر کھودی جس میں ایک محراب نمودار ہوئی۔ غلام اُس قبر میں نماز کے لیے کھڑا ہو گیا تو آپ نے بڑھ کر دیکھا کہ غلام ٹماٹ کی دسی گلے میں گودری ڈالے سر بسود ہو کر نہ ارد و قطار رو رہا ہے۔ آپ یہ دیکھ کر پیچھے ہٹ گئے۔ غلام صبح تک وہیں روتا رہا۔ پھر غلام نے قبر کو بدستور بند کر دیا اور مسجد کی طرف آ گیا۔ آپ بھی اس کے پیچھے پیچھے آ گئے۔ غلام نے نماز ادا کرنے کے بعد بارگاہِ خداوندی میں دعا مانگی۔ الہی! اب دن چڑھ آیا ہے میرا آقا مجھ سے دام طلب کرے گا تو ہی مجھ جیسے ناکارے کی عزت کا محافظ ہے۔ معاً ایک چاندی کا

دام غلام کے ہاتھ میں آپڑا۔ یہ حالت دیکھ کر آپ بیتاب ہو گئے۔ فوراً تڑپ کر غلام کو بغل میں لے کر پیار کیا اور کہا کہ ایسے غلام پر آقا کی ہزار جانیں قربان ہوں کاش کہ تو آقا ہوتا اور میں غلام ہوتا۔ یہ حالت دیکھ کر آپ کے غلام نے بارگاہ الہی میں دعا کی کہ الہی باب میرا راز ظاہر ہو گیا۔ اب دنیا میں میرا زندہ رہنا مناسب نہیں۔ تجھے اپنی عزت کی قسم مجھے رسوا نہ کرنا۔ ابھی دعا ختم نہ ہونے پائی تھی کہ غلام کی روح پرواز کر گئی۔ آپ بہت غم ناک ہوئے مجبوراً غلام کو اسی ٹاٹ میں لپیٹ کر دفن کر دیا۔ رات کو خواب میں دیکھا کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے اور فرمایا عبد اللہ تو نے ہمارے دوست کو ٹاٹ میں کیوں دفن کیا۔

اے سخن حق است باللہ می شود

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبت طالع ترا طالع کند

اور بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

اے ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دل تجلی جلیل کبر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجسّی گاہ ہے

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبت صالح ترا صالح کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ رج اکبر است

دوسروں کی دلداری کر کہ یہ رج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

کائنات کو ترک کرنا

ایک دفعہ کافر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ عارف کا ادنیٰ ترین فرض یہ ہے کہ جملہ ماسوائے بیزار ہو جائے اور اگر اس کی دوستی میں کائنات کو بھی ترک کرنا پڑے تو اس کی بھی پرواہ نہ کرے۔

نیک میں بائیں اگر اسل دی

تو اگر اسل دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمن ایشیاں سزائے لعنت

ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ناقصاں پیر کامل کا ملاں ارہنما

ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

نور حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیر کامل صورتِ ظلِ الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُب درویشاں کلیدِ جنت

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنج بخش فیض عالم مظہر نورِ خدا

غزائے بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے

دوست داری سے فراغت

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ دوستاں
الہی کے دل میں کبھی بہشت کا خیال تک نہیں آنے پاتا۔ باوجودیکہ اہل محبت محض محبت کی وجہ
سے مجبور ہیں۔ پھر بھی وہ ان لوگوں کا سا کام کرتے ہیں جو سوئے ہوئے ہوں یا جاگتے مطلوب
کے طالب نہیں اور دوست داری کی طلب سے قطعی فارغ ہیں اور مشاہدہ حق کے مطلوب ہیں
کیونکہ عاشق کے لیے عشق کا دیکھنا گناہ ہے اور مطلوب کے مقابلے میں طلب گاری کا خیال سرکشی
کے مترادف ہے۔

گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

اگرچہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو

مردہ ایں عالم و زندہ خدا

اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے

گفتہ او گفتہ اللہ بود

اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے

سایہ یزداں بود بندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے

یک نہ مانہ صُحبت با اولیا

دلی کی ایک گھڑی کی صُحبت

عنوثِ اعظم درمیانِ اولیا

اولیاء کے درمیانِ عنوثِ اعظم کا مرتبہ

بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا

سو سال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

چوں محسُند درمیانِ انبیا

ایسا ہے جیسا کہ محسُندِ انبیاء کے درمیان

صوفی کون؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سہیل بن عبد اللہ تسری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ:

”صوفی وہ ہے جو کہ دُور سے صاف ہو اور تَفکر سے پُر ہو اور خدائے

عز و جل میں بشر سے منقطع ہو۔ اس کی آنکھوں میں خاک اور سونا یکساں

ہو۔ اور تصوف کے معنی کم کھانا اور خدا سے آرام حاصل کرنا اور خلق سے

بھاگنا ہے اور توکل رکھنا ہے۔“

اے سخن حق است باللہ می شود

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبت طالع ترا طالع کند

اُدھر بُرے آدمی کی صُحبت تجھے بُرا کر دے گی

اے ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دل تجلی جلیل کبر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجلی گاہ ہے

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبت صالح ترا صالح کند

نیک آدمی کی صُحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ رج اکبر است

دوسروں کی دلداری کہ یہ رج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

ہر ایک کے فرض کے بارے میں پوچھا جائے گا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ: ”اے غلام! تو نے عمر کو علم کے لکھنے، اس کے یاد کرنے میں بغیر اس پر عمل کرنے کے ضائع کر دیا، یہ تجھے کیا فائدہ دے گا؟ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن انبیاء اور علماء سے فرمائے گا کہ تم مخلوق کے نگہبان تھے پس تم نے اپنی رعایا کے ساتھ کیا معاملہ کیا اور بادشاہوں اور امیروں سے فرمائے گا کہ تم میرے خزانوں کے خزانچی تھے آیا تم نے فقیروں کو ان کے حقوق پہنچائے اور کیا تم نے یتیموں کی پرورش کی اور خزانوں سے وہ میرا حق جو تم پر ہے میں نے فرض کر دیا تھا تم نے نکالا؟

نیک ہیں بائیں اگر اسلی

تو اگر اسلی دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمن ایشیاں سزائے لعنت است

ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ماقصاں پیر کامل کا ملاں ارہنما

ماقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

نور حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیر کامل صورتِ ظلِّ الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُب درویشاں کلیدِ جنت است

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنج بخش فیض عالم مظہر نورِ خدا

گزانہ بخشنے والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

دُنیا آفتوں کا مجسمہ ہے؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور غوث الثقلین حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ:

”اے قوم! تم صبر کرو اس لیے دنیا سرتاپا آفتوں اور مصیبتوں کا مجسمہ ہے اور اس کے سوا دنیا سے کچھ شاذ و نادر ہی ہے۔ دنیا کی کوئی نعمت ایسی نہیں کہ جس کے پہلو میں مصیبت و غم نہ ہو۔ اس کی کوئی خوشی ایسی نہیں جس کے ساتھ رنج نہ ہو۔ اس کی کوئی فراخی ایسی نہیں جس کے ساتھ تنگی نہ ہو۔ دنیا کو پیٹھ دے کر شرع کے ہاتھوں دنیا سے اپنے حصہ تقدیری لیتے رہو۔ پس یہ تحقیق دنیا سے حصہ حاصل کرنے کا یہی علاج ہے۔“

گفتہ او گفتہ اللہ بود	گر چہ از حلقوم عبد اللہ بود
اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے	اگرچہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو
سایہ یزدال بود بندہ خدا	مردہ ایل عالم و زندہ خدا
اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے	اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے
یک زمانہ صحبت با اولیا	بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا
دلی کی ایک گھڑی کی صحبت	سوا سال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے
غوثِ اعظم در میانِ اولیا	چون محمد در میانِ انبیا
اولیاء کے درمیان غوثِ اعظم کا مرتبہ	ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان



زاهد کی اقسام

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سہیل بن عبد اللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ زاهد چار چیزوں سے بنتا ہے :

اول یہ کھانے میں ۔

دوم یہ کہ لباس میں ۔

سوم یہ کہ بھائیوں میں ۔

چہارم یہ کہ دنیا میں ۔

اے سخن حق است باللہ می شود

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبت طالع ترا طالع کند

اُد بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

اے ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دل تجلی جلیل کبر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجسّی گاہ ہے

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبت صالح ترا صالح کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ رج اکبر است

دوسروں کی دلداری کر کہ یہ رج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

تقدیر کی موافقت کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ ”اے منافق! تجھ پر افسوس ہے کہ تو میرے اس شہر سے نکل جانے کی

آرزو کرتا ہے۔ اگر میں حرکت کروں تو امر بدل جائے اور اعضا جدا ہو جائیں اور بات بدل جائے۔ تمام تغیرات پیدا ہو جائیں لیکن میں عجلت سے اللہ تعالیٰ کے عذاب آنے سے ڈرتا ہوں۔ میں خود سے تیار نہیں ہوں بلکہ میرے اوپر تقدیر کا پہنچنا ہے وہ ضرور پہنچے گی پس میں تقدیر کی موافقت کرنے والا ہوں۔ الہی تو سلامتی اور توفیق عطا فرما۔

نیک میں پاشی اگر اسل ولی

تو اگر اسل دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دید پیر دید کبریا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمن ایشیاں سزائے لعنت است

ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ماقصاں پیر کامل کا ملاں ارہمنا

ماقصاں پیر کامل کے ملاں کو راستہ دکھانے والے

نور حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیر کامل صورتِ محفل الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حب درویشاں کلیدِ جنت است

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا

غزائے بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ماقصود کے کامل پیر آدم کامل کو راستہ دکھانے والے

علامات توکل تین ہیں

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سہیل بن عبد اللہ تفسیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ توکل کی تین مندرجہ ذیل علامات ہیں :

اول یہ کہ متوکل کسی سے سوال نہ کرے۔

دوم یہ کہ جب ملے تو اسے قبول نہ کرے۔

سوم یہ کہ اگر قبول کرے تو اسے خرچ کر دے۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود	گر چہ از حلقوم عبد اللہ بود
اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے	اگر چہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو
سایہ یزدال بود بندہ خدا	مردہ ایں عالم و زندہ خدا
اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے	اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے
یک زمانہ صحبت با اولیا	بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا
دلی کی ایک گھڑی کی صحبت	سوسال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے
عنوث اعظم در میان اولیا	چون محمد در میان انبیا
اولیاء کے درمیان عنوث اعظم کا مرتبہ	ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

قرآن کو مخلوق نہ کہنے کا صلہ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بزرگ محمد بن خزیمہ نامی نے فرمایا کہ حضرت امام احمد حنبل کے وصال کے بعد میں نے آپ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ العالمین نے آپ کے ساتھ کیسا سلوک کیا۔ فرمایا میری مغفرت فرما کر میرے سر پر تاج رکھ کر فرمایا جاؤ جنت میں چلے جاؤ کیونکہ ہر طرح تکالیف برداشت کیں مگر قرآن کو مخلوق نہ کہا۔

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود	ایں سخن حق است باللہ می شود
اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے	خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے
صحبت صالح ترا صالح کند	صحبت طالع ترا طالع کند
نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی	اُد بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

دل بدست آور کہ حج اکبر است
دل بدست آور کہ حج اکبر است
دوسروں کی دلداری کہ یہ حج اکبر ہے
دوسروں کی دلداری کہ یہ حج اکبر ہے

ایں ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است
ایں ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است
اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے
اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دل تجلی جلیل کبر است
دل تجلی جلیل کبر است
دل اللہ تعالیٰ کی تجلی گاہ ہے
دل اللہ تعالیٰ کی تجلی گاہ ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است
کعبہ تعمیر خلیل اطہر است
کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے
کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

اولیاء اللہ کی پہچان

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جسے دوست بنا لیتا ہے اُسے تین خصلتوں سے نوازتا ہے :

۱۔ دریا کی مانند سخی ہو جاتا ہے۔

۲۔ زمین جیسی عاجزی اور تواضع کرتا ہے۔

۳۔ آفتاب کی طرح مشفق ہو جاتا ہے۔

نور حق ظاہر بود اندر ولی
نور حق ظاہر بود اندر ولی
اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے
اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیر کامل صورتِ ظلِ الہ
پیر کامل صورتِ ظلِ الہ
کامل پیر اللہ کا سایہ ہے
کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُب درویشاں کلیدِ جنت است
حُب درویشاں کلیدِ جنت است
درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے
درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنج بخش فیض عالم مظہر نورِ خدا
گنج بخش فیض عالم مظہر نورِ خدا
عزیز بخشے والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اللہ کا مظهر اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے

نیک میں باطنی اگر اصل ولی
نیک میں باطنی اگر اصل ولی
تو اگر اصل ولی ہے تو نیک بن کے بیٹھ
تو اگر اصل ولی ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا
یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا
یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے
یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمن ایشاں سزائے لعنت است
دشمن ایشاں سزائے لعنت است
ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے
ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ماقصاں پیر کامل کا ملاں اراہنا
ماقصاں پیر کامل کا ملاں اراہنا
ماقصوں کے کامل پیر اللہ کا مقلد کو راستہ دکھانے والے
ماقصوں کے کامل پیر اللہ کا مقلد کو راستہ دکھانے والے

اُمتِ محمدیہ کا زاہد تکلف سے بڑی ہے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ: ”میرے نانا جان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور میری اُمت کے متقی تکلف سے بڑی ہیں۔ متقی عبادتِ الہی میں تکلف نہیں کرتا کیونکہ عبادت تو ان کی طبیعت ہو جاتی ہے۔ متقی اللہ کی عبادت بغیر تکلف کے ظاہر و باطن دونوں سے کرتا ہے لیکن منافق ہر حالت میں تکلیف ہی کرتا ہے اور خصوصاً اللہ تعالیٰ کی عبادت میں وہ عبادت کو ظاہر میں بہ تکلف ادا کرتا ہے اور باطن میں اسے چھوڑتا ہے وہ متقیوں کے مقام میں داخل ہونے کی قدرت نہیں رکھتے۔ ہر جگہ کے لیے ایک خاص گفتگو ہے اور ہر عمل کے لیے مخصوص مرد۔ لڑائی کے قابل وہی آدمی ہیں جو اس کے لیے پیدا کیے گئے ہیں۔“

گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

اگرچہ مبداء اللہ کا کہا ہوا ہو

مردہ ایں عالم و زندہ خدا

اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے

بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا

سو سال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

گفتہ او گفتہ اللہ بود

اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے

سایہ یزدال بود بندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے

یک زمانہ صحبت با اولیا

دلی کی ایک گھڑی کی صحبت

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

اولیاء کے درمیان غوثِ اعظم کا مرتبہ

امام کی تعظیم کے صدقہ میں نجات کا حصول

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت امام احمد خلیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دریائے دجلہ کے کنارے وضو کر رہے تھے کہ ایک اور آدمی بھی آپ کے اُپر کی طرف وضو کر رہا تھا۔ اس نے آپ کو نیچے کی طرف وضو کرتے ہوئے دیکھا تو تعظیم کے خیال سے اُٹھ کر پیچھے کی طرف چلا گیا۔ کسی شخص نے اُسے وفات کے بعد خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا اس نے کہا کہ وضو کرنے میں امام کی تعظیم کرنے کے میری نجات ہو گئی۔

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صحبت طالع ترا طالع کند

اُدھر بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

ایں ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

اس سلیبے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دل تجلی جلیل کبر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجستی گاہ ہے

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بسندہ اللہ ہو جاتا ہے

صحبت صالح ترا صالح کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ رج اکبر است

دوسروں کی دلدادگی کہ یہ رج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

بعد از وفات انعام و اکرام کا حصول

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بزرگ جن کا نام رفیع بن سلیمان تھا، نے کہا کہ میں نے امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بعد از وصال خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ ذات باری تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کونسا سلوک کیا۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے کرسی پر بٹھا کر نند جواہر نثار کیے اور چند دینار کے بدلے میں ستر ہزار دینار دے کر رحمت فرمائی۔

نورِ حق ظاہر بود اندر ولی
اللہ کا نورِ ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیرِ کامل صورتِ ظلِ الہ
کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُبِّ درویشاں کلیدِ جنت است
درویشوں کی محبت جنت کی پابی ہے

گنجِ بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
غزوانہ بخشے والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

نیک ہیں باطنی اگر اصلِ ولی
تو اگر اصلِ دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا
یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمنِ ایشیاں سزائے لعنت است
ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ماقصاں اِپیرِ کامل کا ملاں اراہنما
ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

عارف کی نشانی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی نے حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے دریافت کیا کہ عارف کی نشانی کیا ہے۔ فرمایا کہ عارف کی نشانی یہ ہے کہ جو تیرے ساتھ کھانا کھائے لیکن تجھ سے بھاگے۔ تجھ سے خرید لے اور تیرے پاس فروخت کرے اور اس کا دل خطا پر قدس پر تکیہ لگائے بیٹھا ہو۔ اور عارف وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کے سوا خواب و بیداری میں اور کچھ نہ دیکھے اور نہ کسی سے کسی قسم کی موافقت کرے اور اپنا راز اُس کے سوا اور کسی سے بیان نہ کرے کیونکہ جو اللہ تعالیٰ کو پہچان لیتا ہے اُس کی زبان گونگی ہو جاتی ہے۔



گفتہ او گفتہ اللہ بود

اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے

سایہ یزدال بود بندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے

یک نامہ صُحبت با اولیا

دلی کی ایک گھڑی کی صحبت

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

اولیاء کے درمیان غوثِ اعظم کا مرتبہ

گر چہ از خلقم عبد اللہ بود

اگرچہ میں سے اللہ کا کہا ہوا ہوا

مردہ ایں عالم و زندہ خدا

اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے

بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا

سوا سال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

علاماتِ معرفتِ حقیقی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ معرفتِ حق کی نشانی یہ ہے کہ عارف دنیا سے نفرت کرتا ہے اور اس کی معرفت میں خاموش ہو جاتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی معرفت میں مبتلا ہے وہ خود ہی دونوں عالم سے بے نیاز ہو جاتا ہے ورنہ اللہ تعالیٰ اس سے کچھ دریغ نہیں رکھتا۔

اے سخن حق است باللہ می شود

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبت طالع ترا طالع کند

اُد بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبت صالح ترا صالح کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی



ایں ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دل تجلی جلیل کبر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجسنی گاہ ہے

دل بدست آور کہ حج اکبر است

دوسروں کی دلدادی کر کہ یہ حج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

سائل کا خالی نہ جانا

حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایک صاحبزادہ صالح نامی جو ایک سال شہر اصفہان کا قاضی بنا۔ دن کو روزہ اور رات کو نماز میں مشغول رہتا تھا اور صرف چند منٹ آرام کیا کرتا تھا۔ اس نے گھر کے دروازے پر ایک جگہ بنالی تھی کہ شاید رات کو کوئی ہم پیش آجائے اور دروازہ بند ہونے کی وجہ سے سائل خالی نہ چلا جائے۔

نیک میں باطنی اگر اسل ولی

تو اگر اسل دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمن ایشیاں سزائے لعنت است

ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ناقصاں پیر کامل کا ملاں راہنما

ناقصوں کے کامل پیر آدموں کو راستہ دکھانے والے

نورِ حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیر کامل صورتِ ظلّ الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُب درویشاں کلیدِ جنت است

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنج بخش فیض عالم مظہر نورِ خدا

خزانہ بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر آدموں کو راستہ دکھانے والے



حلالی، حرامی کی شناخت کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ چند لڑکے گیند کھیل رہے تھے۔ اتفاقاً گیند اچھل کر حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں آ پڑا۔ کسی کو یہ جرأت نہ تھی وہ جا کر آپ کی مجلس سے گیند لے آئے۔ آخر ایک گستاخ لڑکا مجلس میں آیا اور گیند اٹھا کر لے گیا۔ آپ نے یہ دیکھ کر فرمایا کہ لڑکا حرامی ہے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ واقعی حرامی تھا۔ لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ آپ کو کیسے معلوم تھا کہ یہ حرامی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر یہ حرامی نہ ہوتا تو حیا دار ہوتا۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود

اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے

گر چہ از حلقوم عبد اللہ بود

اگرچہ منہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو

مردہ ایں عالم و زندہ خدا

اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے

بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا

سو سال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

چون محمد در میان انبیاء

ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

سایہ یزدال بود بندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے

یک زمانہ صحبت با اولیا

دلی کی ایک گھڑی کی صحبت

عنوتِ اعظم در میان اولیا

اولیاء کے درمیان عنوتِ اعظم کا مرتبہ

نیکی کا بدلہ دنیا میں ملنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جس عمل کا نقد ثمرہ زندگی میں نہ ملے سمجھ لو کہ آخرت میں بھی اس عمل کا کوئی ثمرہ نہیں ہے۔ مطلب یہ کہ اطاعت الہی کی راحت تمہیں دنیا میں بھی پہنچی چاہیئے۔

اِس سخن حق است باللہ می شود
خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبتِ طالع ترا طالع کند
اُور بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

اِس ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است
اِس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دل تجلی جلیل کبر است
دل اللہ تعالیٰ کی تجستی گاہ ہے

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود
اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبتِ صالح ترا صالح کند
نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ حج اکبر است
دوسروں کی دلداری کہ یہ حج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است
کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

توبہ اور ندامت

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سہیل بن عبد اللہ تسری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ مبتدی پر سب سے پہلے توبہ لازم ہے اور ندامت دل کے ساتھ شہوات کا نکال ڈالنا۔

نیک میں باشی اگر اسلِ دلی
تو اگر اسلِ دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا
یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمن ایشیاں سزائے لعنت است
ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ناقصاں پیرِ کامل کا ملاں اراہنا
ناقصوں کے کامل پیر اُرد کا ملوں کو راستہ دکھانے والے

نورِ حق ظاہر بود اندر ولی
اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیرِ کامل صورتِ ظلِّ الہ
کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُبِّ درویشاں کلیدِ جنت است
درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنج بخش فیضِ عالم مظہر نورِ خدا
خزانہ بخشنے والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اُرد کا ملوں کو راستہ دکھانے والے

نورِ خدا کی جلوہ گری

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ستری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں نے عید کے دن حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خرما کی گٹھلیاں اکٹھے کرتے ہوئے دیکھ کر پوچھا کہ انھیں اکٹھا کر کے کیا کر دو گے۔ فرمایا کہ اس بچے کو روٹا دیکھ کر میں نے پوچھا تو کہا کہ میں یتیم ہوں۔ لڑکوں کے پاس نئے کپڑے ہیں۔ میرے پاس نہیں ہیں۔ میں نے چاہا کہ دانے اکٹھے کر کے فحشیت کر دوں اور اس بچے کو آخر روٹ خرید کر دوں تاکہ کھیلے اور نہ روئے۔ میں نے کہا یہ کام میرے ذمہ رہنے دیں۔ چنانچہ لڑکے کو نئے کپڑے خرید کر پہنائے اور آخر روٹ کھیلنے کے لیے دیئے۔ اسی دن سے میرے دل میں نورِ خدا جلوہ گر ہو گیا ہے اور حالت بدل گئی ہے۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود	گر چہ از حلقوم عبد اللہ بود
اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے	اگر چہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو
سایہ یزدال بود بندہ خدا	مردہ ایں عالم و زندہ خدا
اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے	اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے
یک زمانہ صحبت با اولیا	بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا
دلی کی ایک گھڑی کی صحبت	سو سال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے
عنوتِ اعظم در میانِ اولیا	چون محمد در میانِ انبیا
اولیاء کے درمیانِ عنوتِ اعظم کا مرتبہ	ایسا ہے جیسا کہ محمد درمیانِ انبیاء



اہل تشیع اور اہل سنت کا جھگڑنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت امام رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مکان پر اہل تشیع اور اہل سنت و جماعت کا جھگڑا ہو گیا جس میں حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پہلو پر سخت چوٹ آئی اور آپ بیمار ہو گئے۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا مجھے کچھ وصیت فرمائیں۔ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جب میں مر جاؤں تو میرے کپڑے صدقہ کر دینا۔ دنیا سے اسی طرح برہنہ جاؤں جیسے ماں کے پیٹ سے برہنہ آیا تھا۔

اے سخن حق است باللہ می شود

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبت طالع ترا طالع کند

اُدھر بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

اے ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دل تجلی جلیل کبر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجسّی گاہ ہے

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبت صالح ترا صالح کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ رج اکبر است

دوسروں کی دلدادگی کہ یہ حج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

تصوف تہمتوں کا نام ہے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ تصوف مندرجہ ذیل تین باتوں کا نام ہے:

اول یہ کہ معرفت الہی نور ورع کو نہ بجھائے۔
دوم یہ کہ علم باطن کی کوئی ایسی بات نہ کہے جو شریعت کے خلاف ہو۔
سوم یہ کہ کرامات محض اس لیے دکھائے کہ لوگ حرام سے باز رہیں۔

نور حق ظاہر بود اندر ولی
نیک میں باقی اگر اسل ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے۔

پیر کامل صورتِ ظلِ الہ
یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حب درویشاں کلیدِ جنت است
درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں پیر کامل کا ملاں اراہنا

خزانہ بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر ابد کاملوں کو راستہ دکھانے والے

ایک حور کا ملکیت ہونا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ایک دن میں حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس گیا۔ دیکھا کہ آپ دارو قطار رو رہے ہیں۔ پوچھا کیا ہوا۔ فرمایا کہ ایک لڑکا میرے پاس آیا۔ اُس نے کہا کہ میں آپ کا کوزہ لٹکا دوں گا تا کہ سرد ہو جائے اور لٹکا کر چلا گیا۔ اتنے میں میری آنکھ لگ گئی۔ میں نے ایک حور کو دیکھا اور پوچھا تو کس کی ملکیت ہے۔ حور نے کہا میں اس کی ملکیت ہوں جو کوزہ سرد نہ کرے۔ یہ کہہ کر کوزہ گر کر توڑ دیا۔ کوزہ ٹکڑے ٹکڑے پڑا اور لٹھائی دیا۔



گفتہ او گفتہ اللہ بود

اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے

گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

اگرچہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو

مردہ ایں عالم و زندہ خدا

اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے

بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا

سو سال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

چوں محمد در میانِ انبیاء

ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

گفتہ او گفتہ اللہ بود

اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے

سایہ یزدان بود بندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے

یک زمانہ صحبت با اولیا

ولی کی ایک گھڑی کی صحبت

عنوتِ اعظم در میانِ اولیاء

اولیاء کے درمیان عنوتِ اعظم کا مرتبہ

سقہ کی دعائے بخشش کا حصول

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کے بعد لوگوں نے آپ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ اے معروف! اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا۔ آپ نے فرمایا کہ میرے رب نے ایک سقہ کی دعا سے میری نجات فرمادی۔ وہ اس طرح کہ ایک روز میں حالتِ روزہ میں بازار سے گزر رہا تھا کہ ایک سقہ نے آواز دی کہ جو مجھ سے اب پانی پئے گا اللہ تعالیٰ اُس پر اپنا رحم و کرم فرمائے گا۔ میں نے وہ پانی پی لیا جس کی وجہ سے میری نجات ہو گئی۔

اے سخن حق است باللہ می شود

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صحبت طالع ترا طالع کند

اُد بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صحبت صالح ترا صالح کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دل تجلی جلیل کبر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجلی گاہ ہے

دل بدست آور کہ حج اکبر است

دوسروں کی دلداری کر کہ یہ حج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

جو کہتے ہیں وہی کرتے ہیں

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ابتدا میں بغداد میں دکاندار تھے اور دکان ہی میں کپڑے کا پردہ ڈال کر روزانہ ایک ہزار رکعت نماز ادا کرتے تھے۔ آپ نے وعدہ کر لیا تھا کہ پانچ فی صد سے زیادہ منافع حاصل نہ کروں گا۔ ایک دفعہ بادام کا نرخ بہت چڑھ گیا۔ آپ کے پاس بادام بہت تھے۔ ایجنٹ نے آکر کہا کہ بادام فروخت کیجئے۔ آپ نے فرمایا کس بھاؤ سے؟ دلال نے کہا کہ سات فی صد منافع پر۔ آپ نے فرمایا نہیں میرا وعدہ ہے کہ پانچ فی صد سے زیادہ منافع نہ لوں گا۔ چنانچہ آپ نے مال فروخت نہ کیا۔

نیک میں باقی اگر اس دل

تو اگر اس دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دید پیر دید کبریا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمن ایشیاں سزائے لعنت است

ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ماقصاں پیر کامل کا ملاں ارہمنما

مقصود ہے کامل پیر اللہ کاملوں کو راستہ دکھانے والا

نور حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیر کامل صورتِ خلیل الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُب درویشاں کلیدِ جنت است

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا

غزائے بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والا اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والا، ناقصوں کے کامل پیر اللہ کاملوں کو راستہ دکھانے والا

قلم تراش کا سونا بن جانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک یہودی نے حضرت محمد بن اسلم طوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو آکر کہا کہ آپ کے ذمہ میرا کچھ قرض ہے۔ آپ نے کہا میرے ذمہ تمہارا کا کوئی قرض نہیں ہے۔ اُس وقت آپ قلم بنا رہے تھے۔ یہودی کے تقاضا کرنے پر آپ نے کہا کہ قلم کی تراش کو اٹھا لو۔ جب اُس نے اٹھایا تو وہ فوراً سونا بن گئی۔ یہودی فوراً یہ کہہ کر کہ جس مذہب میں ایسے لوگ ہوں کہ محض یہ کہہ دینے سے لکڑی کو سونا کر دیں۔ وہ جھوٹا نہیں ہو سکتا وہ یہ دیکھ مشرف بہ اسلام ہو گیا۔

گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

اگرچہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو

مردہ ایں عالم و زندہ خدا

اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے

بہتر از صد سالہ طاعت ریا

سو سال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

چوں محمد در میان انبیا

ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

گفتہ او گفتہ اللہ بود

اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوتا ہے

سایہ یزدال بود بندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے

یک زمانہ صحبت با اولیا

ولی کی ایک گھڑی کی صحبت

عنوت اعظم در میان اولیا

اولیاء کے درمیان عنوت اعظم کا مرتبہ

ضعف یقین کیا ہے؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سہیل بن عبد اللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ: ”عنایت معرفت حیرت و بہشت ہے اور معرفت کا اقل مقام یہ ہے کہ عقیدے کو یقین دیا جائے اور خطرات بد ضعف یقین سے ہوتے ہیں۔“

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بسندہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبت طالع ترا طالع کند

صُحبت طالع ترا طالع کند

دل بدست آور کہ رجحان کبر است

دل بدست آور کہ رجحان کبر است

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

دین کی سلامتی کا علاج

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:

”اے جوانو! جوانی میں کام کر لو پیشتر اس کے بڑھاپا آجائے اور تم ضعیف ہو جاؤ۔“

پھر فرمایا کہ:

”جو شخص یہ چاہتا ہے کہ میرا دین سلامت رہے اور جان و بدن کو راحت ہو اور غم بھی کم ہوں تو اُسے چاہیئے کہ وہ مخلوق سے علیحدگی اختیار کرے۔“

نور حق ظاہر بود اندر ولی

نور حق ظاہر بود اندر ولی

پیر کامل صورت خلیل الہ

پیر کامل صورت خلیل الہ

نیک میں باشی اگر اس ولی

نیک میں باشی اگر اس ولی

یعنی دید پیر دید کبریا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

حُب درویشاں کلیدِ حُب است دشمن ایشیاں سزائے لعنت است
درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

گنج بخش فیض عالم مظہر نورِ خدا ناقصاں پیرِ کامل کا ملاں راہنما
خزانہ بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

دنیا کا طالب نہ بن

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد

فرمایا کہ:

”اے قوم! میری نصیحت قبول کرو، میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دعوت دینے والا ہوں۔ تم کو اس کے دروازہ اور طاعت کی طرف بلاتا ہوں نہ کہ اپنے نفس کی طرف۔ منافق تو مخلوق کو اللہ کی طرف نہیں بلاتا بلکہ اپنے نفس کی طرف بلاتا ہے۔ وہ تو نفسانی حصوں کا اور مخلوق میں مقبولیت کا اور دنیا کا طالب ہے۔“

گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود
اگرچہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہے

مردہ یں عالم و زندہ خدا
اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے

بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا
سوا سال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

چوں محمد در میانِ انبیا
ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

گفتہ او گفتہ اللہ بود
اس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے

سایہ یزدال بود بندہ خدا
اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے

یک مانہ صحبت با اولیا
دلی کی ایک گھڑی کی صحبت

غوثِ اعظم در میانِ اولیا
اولیاء کے درمیان غوثِ اعظم کا مرتبہ

توبہ کی تعریف

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی نے حضرت عبداللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا کہ توبہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ:

”توبہ یہ ہے کہ تم اپنے کیے ہوئے گناہوں کو بھول جاؤ۔“
ایک شخص نے کہا کہ توبہ یہ ہے کہ تم اپنے کیے ہوئے گناہوں کو نہ بھولو۔
آپ نے فرمایا نہیں کیونکہ ایام و فایں جفا کا ذکر ہی جفا ہے۔

اللہ اللہ گفنتہ اللہ می شود	ایں سخن حق است باللہ می شود
اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے	خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے
صحت صالح ترا صالح کند	صحت طالع ترا طالع کند
نیک آدمی کی صحت تجھے نیک کر دے گی	اچھے آدمی کی صحت تجھے بڑا کر دے گی
دل بدست آور کہ رج اکبر است	ایں ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است
دوسروں کی دل داری کہ یہ رج اکبر ہے	اس سلیبے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے
کعبہ تعمیر خلیل اطہر است	دل تجلی جلیل کبر است
کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے	دل اللہ تعالیٰ کی تجلّی گاہ ہے

صادق کون؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت عیسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ صادق وہ ہے جسے کسی قسم کا خوف نہ ہو۔ اور جب تم اپنے عزم میں کسی قسم کا نقص دیکھو تو اپنے آپ پر اطمینان نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگو۔ خدا سے مکمل طور پر شہرہ چھڑ لو یا اپنے آپ کو فناء کر دو۔

نیک میں باقی اگر اسلِ ولی

تو اگر اسلِ دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمنِ ایشیاں سزائے لعنت است

ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ناقصاں پیرِ کامل کا ملاں اراہنا

غزائے بخشنے والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

نورِ حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیرِ کامل صورتِ ظلِّ الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُبِّ درویشاں کلیدِ جنت است

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنجِ بخشِ فیضِ عالم منظرِ نورِ خدا

مسئلہ کا منکشف ہو جانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جب کبھی مجھے کسی مسئلہ میں مشکل درپیش ہوتی تو میں چالیس بار قرآن کریم کا ختم کرتا تو اس مسئلہ کا انکشاف ہو جاتا۔

گر چہ از حلقومِ عبد اللہ بود

اگر چہ عبد اللہ کا کھانا ہوا ہو

مردہ ایں عالم و زندہ خدا

اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے

بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا

سو سال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

گفتہ او گفتہ اللہ بود

اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے

سایہ یزدال بود بندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے

یک مانہ صحبت با اولیا

ولی کی ایک گھڑی کی صحبت

عنوتِ اعظم در میانِ اولیا

اولیاء کے درمیان عنوتِ اعظم کا مرتبہ

گھر کا روشن ہونا

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میرا گھر روشن ہو گیا۔ میں نے کہا کہ اگر تو شیطان ہے تو میں اُس سے بلند تر ہوں کیونکہ تجھ کو مجھ سے طمع ہے لیکن اگر تو مقبلین میں سے ہے تو چھوڑ کہ سرائے خدمت میں سے سرائے کرامت میں پہنچیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ سَخِنَ حَقِّ اِسْتِیْنَاةٍ

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحْبَتِ طَالِعٍ تَزَا طَالِحٍ كُنْدٍ

اور بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

اِسْ هِزَارِ اِلْ كَعْبِیْكَ دِلْ بَهْتَرَا

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دِلْ تَحِلِّیْ جَلِیْلِ اَبْسَرَا

دل اللہ تعالیٰ کی تجسّی گاہ ہے

اَللّٰهُمَّ كُفِّتَ اللّٰهَ مِیْ شُوْدٍ

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحْبَتِ صَالِحٍ تَزَا صَالِحٍ كُنْدٍ

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دِلْ بَدِیْسَتْ اَوْرْ كِهْ رَجْ اَكْبَرَا

دوسروں کی دل داری کہ یہ حج اکبر ہے

كَعْبِیْ تَقْمِیْرِ خَلِیْلِ اَطْهَرَا

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

مومن کی فراست

ایک آدمی بہت غریب ہو گیا یہاں تک کہ گھر میں کھانے کے لیے بھی کچھ نہ تھا۔ موزوں کے بوا آپ کے پاس کچھ نہ تھا وہ انھیں اتار کر بیچنے کے لیے چلا ابن سمعون کی محفل لگی ہوئی تھی سو چنے لگا تو حضرت محمد بن محمد اسمعیل بخدادی نے بلا کر ارشاد فرمایا موزے نہ بیچنا اللہ تعالیٰ تجھے بہترین رزق پہنچانے والا ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

نورِ حق ظاہر بود اندر ولی
اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیرِ کامل صورتِ ظلِ الہ
کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُب درویشاں کلیدِ جنت است
درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنج بخش فیضِ عالم منظرِ نورِ خدا
خزانہ بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کاملیہ کو راستہ دکھانے والے

نیک میں باطنی اگر اسلِ ولی
تو اگر اسلِ دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا
یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمنِ ایشیاں سزائے لعنت است
ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

یا قصاں پیرِ کامل کا ملاں ارہنما
نقصانوں کے کامل پیر اور کاملیہ کو راستہ دکھانے والے

ایک مردِ خدا نے خوب کہا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بوڑھا شخص حضرت شفیق لمخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بہت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ میں نے بہت سے گناہ کئے ہیں تو بہ کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تُو دیر سے آیا ہے۔ اُس نے کہا کہ میں جلدی آیا ہوں۔ کیونکہ جو شخص موت سے پہلے آجائے وہ جلدی آیا سمجھو۔ آپ نے فرمایا کہ اے مردِ خدا تم نے خوب کہا اور خوب آیا۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود
اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے

گر چہ از حلقومِ عبد اللہ بود
اگر چہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو

سایہ یزدال بود بندہ خدا
اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے

مردہ ایں عالم و زندہ خدا
اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے



یکے مانہ صُحبتِ با اُولیا

دلی کی ایک گھڑی کی صحبت

عنوتِ اعظم درمیانِ اُولیا

اُولیاء کے درمیان، عنوتِ اعظم کا مرتبہ

بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا

سوسال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

چوں محسُود درمیانِ انبیا

اُٹھا ہے جیسا کہ محسُودِ انبیاء کے درمیان

نفس کے لیے آسائش نہ کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس گیا تو دیکھا کہ پانی کا گھڑا بھر کر دھوپ میں رکھا ہوا ہے۔ میں نے پوچھا کہ پانی کو سایہ میں کیوں نہیں رکھا۔ جواب دیا کہ جب میں نے پانی یہاں رکھا تو سایہ تھا۔ اب مجھے خدا سے شرم آتی ہے کہ اپنے نفس کے لیے آسائش کروں۔

نورِ حقِ ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نورِ ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیرِ کامل صورتِ ظلِّ الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُبِّ درویشاں کلیدِ حبیبیت

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنجِ بخشِ فیضِ عالمِ مظہرِ نورِ خدا

خزانہ بخششِ عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، تمام قصوں کے کامل پیر اللہ کا طول کو راستہ دکھانے والے

نیک میں باشی اگر اسلِ ولی

تو اگر اسلِ ولی ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمنِ ایشاں سزائے لعنتِ سیتا

ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ناقصاں پیرِ کامل کا ملاں اراہنا

ناقصوں کے کامل پیر اللہ کا طول کو راستہ دکھانے والے



ایک حور کی زیارت ہونا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابو سلیمان دارائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر نیند نے غلبہ کیا اور آپ کا ورد قضا ہو گیا۔ خواب میں ایک حور کو دیکھا جس سے آپ سے کہا کہ پانچ سو سال سے مجھے آپ کے لیے آراستہ کیا جا رہا ہے لیکن آپ ابھی بھی محو خواب ہیں۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود گر چہ از حلقوم عبد اللہ بود

اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے اگرچہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو

مردہ ایں عالم و زندہ خدا

اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے

بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا

سو سال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

چو محمد در میان انبیاء

ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

سایہ یزدال بود بندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے

یک زمانہ صحبت با اولیا

دلی کی ایک گھڑی کی صحبت

عنوث اعظم در میان اولیا

اولیاء کے درمیان عنوث اعظم کا مرتبہ

کھانے والے چلے گئے اور دینے والے رہ گئے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی بیوی سے فرمایا کہ میں چار ماہ کے لیے جہاد پر جانا چاہتا ہوں تم کو کتنا خرچ چاہیئے۔ بیوی نے کہا کہ جتنی میری زندگی ہے۔ فرمایا تمہاری زندگی میرے ہاتھ میں نہیں ہے۔ بیوی نے کہا تو پھر میری روزی تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔ چنانچہ آپ جہاد پر چلے گئے۔ آپ کی غیر موجودگی میں ایک عورت نے آپ کی بیوی سے پوچھا کہ حاتم تمہارے لیے کتنی روزی چھوڑ گیا ہے آپ کی بیوی نے کہا کہ وہ روزی کھانے والا تھا چلا گیا روزی دینے والا نہیں تھا۔ روزی

دینے والا تو یہیں ہے۔

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبتِ صالح ترا صالح کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ رج اکبر است

دوسروں کی دلداری کر کہ یہ رج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

نفس پر ملکیت ہونا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سہیل بن عبد اللہ تبری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ:

”جو شخص اپنے نفس کا مالک ہو گیا اس نے عزت پائی اور دوسروں کا بھی مالک ہو گیا۔“

ایں سخن حق است باللہ می شود

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبتِ طالع ترا طالع کند

اُد بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبتِ صالح ترا صالح کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی



دل بدست آور کہ حج اکبر است

دوسروں کی دلداری کر کہ یہ حج اکبر ہے

دل تحلی جلیل کبر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

دل بدست آور کہ حج اکبر است

دوسروں کی دلداری کر کہ یہ حج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

دعا کی طرف راغب ہونا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بازار سے گزر رہے تھے اور روزہ دار تھے۔ ایک سقہ نے آواز دی کہ جو شخص پانی پئے اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے۔ آپ نے سقہ سے پانی لے کر پی لیا۔ لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ آپ تو روزہ دار تھے پھر یہ پانی کیوں پیا۔ فرمایا۔ بیشک میں روزہ دار تھا لیکن میں اس کی دعا کی طرف راغب ہوا۔

نیک میں بانٹنی اگر اسل ولی

تو اگر اسل دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دید پیر دید کبریا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمن ایشیاں سزائے لعنت است

ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ناقصاں پیر کامل کا ملاں ارہمنما

ناقصوں کے کامل پیر آدمیوں کو راستہ دکھانے والے

نور حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیر کامل صورت خلل الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حب درویشاں کلید جنت است

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنج بخش فیض عالم منظر نور خدا

خزانہ بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر آدمیوں کو راستہ دکھانے والے



ایک پری کا پانی پانی ہو جانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں ایک روز حضرت ستری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس گیا تو آپ کے چہرہ کو متغیر پایا۔ پوچھا کیا ہوا۔ فرمایا ایک پری نے آکر مجھ سے سوال کیا کہ جیسا کیا چیز ہے۔ میں نے جواب دیا جیسا کہ تم دیکھ رہی ہو۔ پری میری یہ بات سن کر پانی پانی ہو گئی۔ چنانچہ میں نے وہاں پانی دیکھا۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود

اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے

سایہ یزدال بود بندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے

یک نامہ صحبت با اولیا

ولی کی ایک گھڑی کی صحبت

عنوث اعظم در میان اولیا

اولیاء کے درمیان عنوث اعظم کا مرتبہ

خندہ پیشانی سے جواب نہ دینا

حضرت ستری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعلق یہ بات مشہور تھی کہ اگر کوئی آپ کو سلام کرتا تو آپ اُسے خندہ پیشانی سے جواب نہ دیتے تھے۔ ایک دفعہ آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی پہلے سلام کرتا ہے نوے رحمتیں اُس پر اور دس رحمتیں جس پر سلام کیا جائے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتی ہیں اس لیے مجھے رشک آتا ہے اور ترش رو ہو جاتا ہوں۔

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبتِ طالع ترا طالع کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ حج اکبر است

دوسروں کی دلداری کر کہ یہ حج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

دل سخن حق است باللہ می شود

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبتِ طالع ترا طالع کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ حج اکبر است

دوسروں کی دلداری کر کہ یہ حج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

دل سخن حق است باللہ می شود

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبتِ طالع ترا طالع کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ حج اکبر است

دوسروں کی دلداری کر کہ یہ حج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبتِ طالع ترا طالع کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ حج اکبر است

دوسروں کی دلداری کر کہ یہ حج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

دل سخن حق است باللہ می شود

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبتِ طالع ترا طالع کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ حج اکبر است

دوسروں کی دلداری کر کہ یہ حج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

دل سخن حق است باللہ می شود

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبتِ طالع ترا طالع کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ حج اکبر است

دوسروں کی دلداری کر کہ یہ حج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

امور شرعیہ کی پاسداری کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور غوث اعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی نے ارشاد فرمایا کہ:

”اے غلام جب تو مرید ہو تو اُس وقت اپنا مقوم شرع کے ہاتھ سے لے اور جب تو مخصوص دوست بن جائے تو امر کے ہاتھ سے لے اور جب تو فنا فی اللہ واصل و مقرب دربار ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے فعل کے ہاتھ سے لے تیری طرف امر و حکم بھیجا جائے گا اور حکم امور شرعیہ کا تجھے حکم دے گا اور منہیات سے روکے گا اور فعل تیرے اندر حرکت کرے گا۔“



نور حق ظاہر بود اندر ولی
اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیر کامل صورتِ ظلِ الہ
کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حب درویشاں کلیدِ جنت است
درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنج بخش فیض عالم منظر نور خدا
خزانہ بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

نیک میں باطنی اگر احسن ولی
تو اگر احسن دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دید پیر دید کبریا
یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمن ایشان سزائے لعنت است
ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ناقصاں پیر کامل کا ملاں را ہنما
ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

بھوک کے درجات

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت عبداللہ قسری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سوال کیا گیا کہ بھوک کی بھوک کہاں چلی جاتی ہے۔ فرمایا کہ وہ نار کو نور میں تبدیل کر دیتی ہے۔ اور بھوک کے تین درجے ہیں:

اول درجہ یہ کہ رجوع طبع۔ یہ عقل کا مقام ہے۔
دوم درجہ یہ کہ رجوع موت۔ یہ فساد کا مقام ہے۔
سوم درجہ کہ بھوک شہوت کی۔ یہ اصراف کا مقام ہے۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود
اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے

سایہ یزدال بود بندہ خدا
اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے

گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود
اگرچہ منہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو

مردہ ایں عالم و زندہ خدا
اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے

یک ما نہ صُحبت با اولیا

بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا

سوسال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

ولی کی ایک گھڑی کی صحبت

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

اولیاء کے درمیان غوثِ اعظم کا مرتبہ

حق معروف کرخی حاجت روا ہونا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان کیا کہ ایک

مذہب سے معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھ سے فرمایا کہ جب تمہیں اللہ تعالیٰ سے

نی حاجت ہو تو کہا کرو یا رب بحق معروف میری حاجت پوری فرما۔ تو اسی وقت

جست پوری ہو جایا کرے گی۔

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

ایں سخن حق است باللہ می شود

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبت طالع ترا طالع کند

اور برے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

دل بدست آور کہ حج اکبر است

اس لیے کہ ہزاروں کعبہ یک دل بہتر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

دل تجلی جلیل کبر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجسّی گاہ ہے



زاهد کا عیش کیسا؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:
”زاهد کا عیش اچھا نہیں ہوتا کیونکہ وہ اپنے آپ میں مشغول ہوتا
ہے اور عارف کا عیش اچھا ہوتا ہے کیونکہ وہ اپنے آپ سے علیحدہ
ہوتا ہے۔“

نیک میں بائیں اگر اسل ولی

تو اگر اسل دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمن ایشیاں سزائے لعنت است

ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ماقصاں پیر کامل کا ملاں اراہنا

غیرانہ بخشے والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے فکر کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

نور حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیر کامل صورتِ ظلّ الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُب درویشاں کلیدِ جنت است

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنج بخش فیض عالم منظر نور خدا

غیرانہ بخشے والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے فکر کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

طالبِ مولا بن

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی نے حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ سے کچھ وصیت
کی تو آپ نے فرمایا کہ:

”خدا پر توکل رکھ تا کہ وہ تیرے ساتھ رہے۔ اور تیرا جوع اُسی کی طرف
رہے کیونکہ مخلوق نہ تو تجھے نفع پہنچا سکتی ہے نہ نقصان۔ جو طلب کرے
اُسی سے کرے۔“

گرفتہ او گفتہ اللہ بود

اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے

گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

اگرچہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہے

سایہ یزدال بود بندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے

یک مانہ صحبت با اولیا

ولی کی ایک گھڑی کی صحبت

غوث اعظم در میان اولیا

اولیاء کے درمیان غوث اعظم کا مرتبہ

چوں محمّد در میان انبیا

ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

ایک شخص کا نعرہ مار کر واصل بحق ہو جانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ کسی ولی اللہ کی زیارت کی جائے۔ آخر ایک آدمی کی ایک پہاڑ پر زیارت کی۔ اُسے سلام کر کے کہا کہ تم کون ہو؟ کیا کرتے ہو؟ کیا کھاتے ہو؟ اُس نے کہا کہ ہُو پوچھا کہ تو ہُو کہتا ہے اور پھر اور پھر اللہ تعالیٰ کا طالب ہے۔ یہ الفاظ سنتے ہی وہ شخص نعرہ مار کر واصل بحق ہو گیا۔

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

اے سخن حق است باللہ می شود

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صحبت طالع ترا طالع کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

صحبت صالح ترا صالح کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

صحبت طالع ترا طالع کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ حج اکبر است

دوسروں کی دلدادہی کر کہ یہ حج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

ایں ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دل تجلی جلیل کبر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجلی گاہ ہے

محبت کا حصول کیا ہے؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:
”محبت دنیا کو دل سے نکال ڈالو کیونکہ اس حالت میں جو سجدہ بھی
کرو گے اسی کو کرو گے۔“

”محبت مخلوق کی تعلیم سے نہیں پیدا ہوتی بلکہ عطاۃ الہی اور
فضل ربی سے پیدا ہوتی ہے۔“

نور حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیر کامل صورتِ ظلِ الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حب درویشاں کلیدِ حب است

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا

غزائے بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

نیک میں بائیں اگر اس دل

تو اگر اس دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبر

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمن ایشاں سزائے لعنت است

ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ناقصاں پیر کامل کا ملاں راز ہما

ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

دیدار الہی کے بغیر مدہوش رہنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عرش الہی کے نیچے مدہوش پڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے پوچھا۔ یہ کون ہے۔ فرشتوں نے کہا اے اللہ العالمین تو ہی بہتر جانتا ہے۔ ارشاد الہی ہوا کہ یہ معروف کرخی ہیں جو میری محبت میں یہاں تک پہنچ چکے ہیں کہ میرے دیدار کے بغیر انھیں ہوش نہیں آسکتا اور نہ ہی آرام ہو سکتا ہے۔

گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

اگرچہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو

مردہ ایں عالم و زندہ خدا

اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے

بہتر از صد سالہ طاعت ریا

سو سال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

چوں محمد در میان انبیاء

ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

گفتہ او گفتہ اللہ بود

اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوتا ہے

سایہ یزدال بود بندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے

یک مانہ صحبت با اولیا

دلی کی ایک گھڑی کی صحبت

عنوث اعظم در میان اولیا

اولیاء کے درمیان عنوث اعظم کا مرتبہ

عبادت کی درستگی کے لیے چار چیزوں کا حصول

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سہیل بن عبد اللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ

عبادت کی درستگی کے لیے چار چیزوں کی ضرورت ہے:

۱۔ بھوک ۲۔ درویشی ۳۔ قناعت ۴۔ ذلت

اے سخن حق است باللہ می شود

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صحبت طالع ترا طالع کند

اور بڑے آدمی کی صحبت تجھے بڑا کر دے گی

اے ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دل تجلی جلیل کبر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجلی گاہ ہے

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صحبت صالح ترا صالح کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ رج اکبر است

دوسروں کی دلداری کہ یہ رج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابرہہ (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

شامت اعمال کی نگہبانی کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں نے سری سقطی کے برابر کسی کو بھی عبادت میں کامل نہ دیکھا۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ چالیس سال سے میرے نفس نے شہد طلب کیا مگر میں نے اسے شہد نہیں دیا۔ اور فرمایا کہ دن میں کئی کئی بار آئینہ دیکھتا ہوں کہ کہیں شامت اعمال سے میرا منہ سیاہ تو نہیں ہو گیا۔

نیک میں باشی اگر اصل ولی

تو اگر اصل ولی ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دید پیر دید کبریا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

نور حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیر کامل صورت ظل الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُبِّ درویشاں کلیدِ جنت است دشمنِ ایشیاں سزائے لعنت است
درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے
گنجِ بخشِ فیضِ عالمِ مظہرِ نورِ خدا ناقصاںِ اہمیرِ کاملِ کمالاںِ ارہمنا
خزانہ بخشے والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

بازار میں آگ لگنا اور دکان کا محفوظ رہنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ بغداد شریف کے بازار میں آگ لگ گئی جس سے بازار کی تمام دکانیں جل گئیں اور صرف حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دکان آگ سے محفوظ رہی۔ یہ حال دیکھ کر حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنا تمام مال فی سبیل اللہ تقسیم کر دیا اور راہِ سلوک اختیار کر لیا۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود گر چہ از حلقومِ عبد اللہ بود
اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے اگر چہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو
سایہ یزدال بود بندہ خدا مُردہ ایں عالم و زندہ خدا
اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مُردہ ہے
یک مانہ صُحبت با اولیا بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا
وہی کی ایک گمراہی کی صحبت ریا کی سو سال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے
عوثِ اعظم در میانِ اولیا چوں محمد در میانِ انبیا
اولیاء کے درمیان عوثِ اعظم کا مرتبہ ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان



نفس پر سختی کرنے والی چیز

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ لوگوں نے حضرت سہیل بن عبد اللہ تری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سوال کیا کہ نفس پر سب سے زیادہ سخت چیز کونسی ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اخلاص۔ کیونکہ اخلاص میں کچھ نصیب نہیں ہوتا اور اخلاص اجابت حکم ہے۔ اگر اجابت نہیں تو اخلاص بھی نہیں اور اخلاص یہ ہے کہ دین تم نے اللہ تعالیٰ سے لیا اس کے سوا کسی کو مت دو۔

اے سخن حق است باللہ می شود

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صحبت طالع ترا طالع کند

اور برے آدمی کی صحبت تجھے برا کر دے گی

اے ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دل تجلی جلیل کبر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجستی گاہ ہے

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صحبت صالح ترا صالح کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ رج اکبر است

دوسروں کی دل داری کہ یہ رج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

جو انردی کے کہتے ہیں

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جو انردی تین باتوں میں ہے :

اول یہ کہ بغیر خوف کے دنا۔

دوسرے یہ کہ بغیر جود کے گھریف۔

تیسرے یہ کہ بغیر سوال کے عطا۔

نورِ حقِ ظاہر بود اندر ولی
اشد کا نورِ ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیرِ کامل صورتِ خلیلِ الہ
کامل پیرِ اشد کا سایہ ہے

حُب درویشاں کلیدِ جنتِ است
درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنج بخشِ فیضِ عالمِ مظہرِ نورِ خدا
خزانہ بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اشد کے فکر کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

نیک ہیں باطنی اگر اہلِ دلی
تو اگر اہلِ دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا
یعنی پیر کا دیدار اشد کا دیدار ہے

دشمنِ ایشاں سزائے لعنتِ است
ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ناقصاں پیرِ کامل کا ملالِ رازِ ہنما
ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

سجدہ میں وصال ہونا

حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ محترمہ کا بیان ہے کہ وفات کی شب داؤد تمام رات نماز میں مشغول رہا۔ آخر ایک دفعہ سجدہ میں گیا تو دیر تک سر نہ اٹھایا حتیٰ کہ صبح کی نماز کا وقت ہو گیا۔ والدہ محترمہ نے فرمایا بیٹا نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ جواب نہ ملا جب والدہ محترمہ نے قریب جا کر دیکھا تو آپ کا وصال ہو چکا تھا۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود
اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے

گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود
اگرچہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو

سایہ یزدال بود بندہ خدا
اللہ کا بندہ اشد کا سایہ ہوتا ہے

مردہ ایل عالم و زندہ خدا
اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے



یک زمانہ صُحبتِ با اولیا
دلی کی ایک گھڑی کی صُحبت
بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا
سوسال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے
عنوثِ اعظم درمیانِ اولیا
اولیاء کے درمیانِ عنوثِ اعظم کا مرتبہ
چوں محمّد درمیانِ انبیا
ایسا ہے جیسا کہ محمّد انبیاء کے درمیان

حضرت حارث محاسبی کا تقویٰ

حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو تیس ہزار دینار ترکہ میں پہنچے لیکن آپ نے وہ سارا ترکہ بیت المال میں جمع کرادیا۔ لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے بیت المال میں اپنا روپیہ کیوں دے دیا فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرقہ قدریہ کے لوگ میری اُمت میں مجوسیوں کا سادرجہ رکھتے ہیں میرا والد قدریہ طریقے پر تھا اور مسلمان مجوسی سے میراث نہیں لے سکتا۔

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود
اللہ اللہ کہتے بسندہ اللہ ہو جاتا ہے
صُحبتِ صالح ترا صالح کند
نیک آدمی کی صُحبت تجھے نیک کر دے گی
دل بدست آور کہ رج اکبر است
دوسروں کی دلداری کر کہ یہ رج اکبر ہے
دل تجلی جلیل کبر است
دل اللہ تعالیٰ کی تجلی گاہ ہے
ایں سخن حق است باللہ می شود
خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے
صُحبتِ طالع ترا طالع کند
اُد بُرے آدمی کی صُحبت تجھے بُرا کر دے گی
ایں ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است
اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے
دل تجلی جلیل کبر است
دل اللہ تعالیٰ کی تجلی گاہ ہے

مقصد تک رسائی ہونا

ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا۔ آپ نے اُس شخص سے فرمایا کہ میں زندان سے رہائی حاصل کر چکا ہوں۔ آپ کے وصال کے بعد غیب سے آواز آئی کہ داؤد طائی اپنے مقصد کو پہنچ گیا اور اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا۔

نیک میں بائش اگر اسل ولی

تو اگر اسل دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمن ایشیاں سزائے لعنت است

ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ناقصاں پیر کامل کا ملاں ارہنما

نقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

نورِ حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیر کامل صورتِ ظلِّ الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُبِّ درویشاں کلیدِ حبیب است

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنج بخش فیض عالم منظرِ نورِ خدا

غزائے بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

حضرت امام احمد حنبل کی دعا کا اثر

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص جس کی والدہ کے ہاتھ پاؤں بیکار ہو گئے تھے اس کا ہر طرح سے علاج کیا مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ وہ شخص حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی خدمتِ قدسیہ میں دُعا کے لیے حاضر ہوا۔ آپ نے اس کی والدہ کے حق میں صحت کے لیے دُعا کی۔ ابھی وہ نوجوان اپنے گھر پہنچا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی والدہ کو تندرست کر دیا۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے

سایہ یزدال بود بندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے

یک زمانہ صحبت با اولیا

ولی کی ایک گھڑی کی صحبت

عوث اعظم در میان اولیا

اولیاء کے درمیان عوث اعظم کا مرتبہ

چون محمد در میان انبیا

ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

حضرت امام شافعی کے انتقال کی پیشتر خبر ہونا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بزرگ نے فرمایا کہ میں نے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے انتقال سے پیشتر ایک خواب دیکھا کہ حضرت آدم علیہ السلام کا انتقال ہو گیا ہے اور لوگ اس کا جنازہ لیے جا رہے ہیں۔ میں نے اس کی تعبیر ایک مغیر سے دریافت کی تو اس نے کہا کہ موجودہ وقت کا بہت بڑا عالم انتقال کرے گا کیونکہ علم حضرت آدم علیہ السلام کا خاصہ ہے اس کے بعد آپ کا انتقال ہو گیا۔

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صحبت طالع ترا طالع کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

اور بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

ایں ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دل تجلی جلیل کبر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجسّی گاہ ہے

دل بدست آور کہ حج اکبر است

دوسروں کی دلداری کر کہ یہ حج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

پاؤں قبر سے باہر رہنا

حضرت ابو عبد اللہ محمد واعظ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پہلو میں ایک چھوٹی سی قبر ہے جس میں مُردے کے پاؤں قبر سے باہر تھے۔ ڈاکٹرین کی ایک جماعت نے جب یہ حال دیکھا تو بہت سی مٹی لاکر اس کے پاؤں کو ڈھانپ دیا۔ پھر زیارت کے لیے آئے تو پھر دونوں پاؤں مٹی سے باہر نکلے ہوئے دیکھے تو کہنے لگے لوگو! شاید یہ زندہ ہے۔

نیک ہیں باشی اگر اسل ولی

تو اگر اسل دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمن ایشیاں سزائے لعنت است

ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ماقصاں پیر کامل کا ملاں ارہنما

ماقصوں کے کامل پیر آدمیوں کو راستہ دکھانے والے

نور حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیر کامل صورتِ ظلّ الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُب درویشاں کلیدِ جنت است

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا

غزانہ بخشنے والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر آدمیوں کو راستہ دکھانے والے



ایک سانس کی قیمت

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اگر پروردگار عالم بہشت کے آٹھوں دروازے میری جھونپڑی پر کھول دے اور دونوں عالم کی ولایت کی جاگیر کے طور پر مجھے مل جائے تو میں اس ایک آہ کو جو صبح کے وقت اس کے شوق میں میری جان نکلتی ہے نہ دوں بلکہ ایک سانس کو بھی جو دوسرے لیتا ہوں اس کے عوض بھی نہ دوں۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے
اگرچہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو

سایہ یزدال بود بندہ خدا
مردہ ایں عالم و زندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے
اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے

یک زمانہ صحبت با اولیا
بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا

ولی کی ایک گھڑی کی صحبت
سوسال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

عنوث اعظم در میان اولیا
چون محمد در میان انبیا

اولیاء کے درمیان عنوث اعظم کا مرتبہ
ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

حضرت عبد اللہ بن مبارک کا تقویٰ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک منزل پر پہنچ کر نماز میں مشغول ہو گئے اور آپ کا گھوڑا قریب ہی کھیت میں چلا گیا۔ نماز سے فارغ ہونے پر جب آپ نے گھوڑے کو دوسرے کے کھیت میں چرتے دیکھا تو گھوڑے کو چھوڑ کر پیادہ ہی روانہ ہو گئے۔

اِس سخن حق است باللہ می شود

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبت طالع ترا طالع کند

اور بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

اِس ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دل تجلی جلیل کبر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجسّی گاہ ہے

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبت صالح ترا صالح کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ حج اکبر است

دوسروں کی دلداری کر کہ یہ حج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

زبان نہ کھولنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا

کہ جسے معرفت خداوندی حاصل ہو وہ سوائے ذکر الہی کے کسی غیر کے لیے زبان نہیں کھولتا۔

نیک میں باشی اگر اہل ولی

تو اگر اہل دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمن ایشیاں سزائے لعنت است

ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ماقصاں اِپیر کامل کا ملاں اِراہنما

نماقصوں کے کامل پیر آدمیوں کو راستہ دکھانے والے

نورِ حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیر کامل صورتِ ظلِ الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُب درویشاں کلیدِ جنت است

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنج بخش فیضِ عالم مظہر نورِ خدا

خزانہ بخشنے والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے

طریقہ کے سبق کا حصول

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نیشاپور کے بازار سے گزر رہے تھے کہ ایک غلام کو دیکھا جو صرف ایک ہی کرتہ زیب تن کیے ہوئے تھے اور سردی سے کانپ رہا تھا۔ آپ نے اُسے کہا کہ تُو اپنے آقا سے کیوں نہیں کہتا کہ تجھے سردی سے بچنے کے لیے کپڑے سلا دے۔ اُس غلام نے کہا کہ جب آقا دیکھتا ہے تو میں اُسے کیا کہوں۔ یہ سن کر آپ نے کہا کہ طریقہ کا سبق اس غلام سے حاصل کرنا چاہیے۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے اگرچہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو

مردہ ایں عالم و زندہ خدا

اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے

بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا

سومال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

چوں محمد در میان انبیاء

ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

سایہ یزدال بود بندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے

یک زمانہ صحبت با اولیا

دلی کی ایک گھڑی کی صحبت

عنوث اعظم در میان اولیا

اولیاء کے درمیان عنوث اعظم کا مرتبہ

رضائے الہی کس میں ہے؟

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک دفعہ ایک کپڑا اٹھاپن لیا۔ لوگوں نے کہا کہ سیدھا کر کے پہنو۔ آپ نے نہ کیا اور فرمایا کہ یہ کپڑا میں نے رضائے الہی کے لیے پہنا ہے اس لیے مخلوق کی خاطر اسے نہ بدلوں گا۔ چنانچہ نہ بدلا۔ اُسی طرح رہنے دیا۔

اِس سخن حق است باللہ می شود

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبت طالع ترا طالع کند

اور بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

اِس ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دل تجلی جلیل کبر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجسّی گاہ ہے

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبت صالح ترا صالح کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ حج اکبر است

دوسروں کی دلداری کر کہ یہ حج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

حضرت سفیان ثوری شکم مادر میں

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ابھی شکم مادر میں ہی تھے کہ آپ کی والدہ ماجدہ نے ایک ہمسائی عورت کے ہاں جا کر کھٹائی لی۔ ایک اُنگل چاٹی۔ جس کی وجہ سے آپ نے پیٹ میں اس قدر اچھلنا اور سر مارنا شروع کیا کہ مجبوراً آپ کی والدہ کو ہسپتال کے پاس جا کر معافی مانگنی پڑی۔

نیک میں باشی اگر اہل ولی

تو اگر اہل دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبرا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

نور حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیر کامل صورتِ خلّ الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے



حُب درویشاں کلیدِ جنت است دشمن ایشیاں سزائے لعنت است

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

گنج بخش فیض عالم مظہر نورِ خدا ناقصاں اپیرِ کامل کا ملاں راہنما

خزانہ بخشے والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو دل پہ کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

تھوڑی سی مٹی کا عوضانہ

ایک دفعہ سخت سردی کے موسم میں لوگوں نے حضرت عتبہ بن الغلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اکہرا پیرا ہن پہنے ہوئے دیکھا لیکن پھر بھی آپ کے بدن پر پسینہ تیر رہا تھا۔ پوچھا کہ یہ حالت کیوں ہے۔ فرمایا کہ ایک دفعہ کچھ لوگ میرے ہاں مہمان آئے تھے انہوں نے میرے پڑوس کی دیوار سے تھوڑی سی مٹی مالک کی اجازت کے بغیر لے لی۔ چنانچہ جب میں اس دیوار کو دیکھتا ہوں تو شرم کے مارے مجھے پسینہ آجاتا ہے۔ اگرچہ میرا پڑوسی اس خطا کو معاف کر چکا ہے۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے اگرچہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو

مردہ ایں عالم و زندہ خدا

اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے

بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا

سو سال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

سایہ یزدال بود بندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے

یک مانہ صحبت با اولیا

دلی کی ایک گھڑی کی صحبت

عنوتِ اعظم در میانِ اولیا

اولیاء کے درمیان عنوتِ اعظم کا مرتبہ

زہد کی کوئی قیمت نہیں

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں کسی شخص نے حاضر ہو کر زہد کے متعلق سوال کیا۔ تو آپ نے جواباً فرمایا کہ زہد کی کوئی قیمت نہیں ہو سکتی کیونکہ میں صرف تین دن زہد رہا، پہلے دن دنیا میں۔

دوسرے دن آخرت میں۔

اور تیسرے دن ماسوا میں۔

اُس وقت فرشتے نے آواز دی اور کہا کہ بایزید تو ہمارے جیسی طاقت نہیں رکھتا۔ میں نے کہا کہ میری مراد بھی یہی ہے۔ پھر آواز آئی کہ تو نے پایا۔

اِس سخن حق است باللہ می شود

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبت طالع ترا طالع کند

اور بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

اِس ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

اس نئیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دل تجلی جلیل کبر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجسّی گاہ ہے

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبت صالح ترا صالح کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ حج اکبر است

دوسروں کی دلہاری کر کہ یہ حج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

دُشِ شیطان

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک حمام میں حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے

سامنے ایک بے ریش غلام آیا۔ آپ نے اُسے دیکھ کر فرمایا کہ اسے باہر نکال دو کیونکہ ہر ایک عورت کے ساتھ ایک شیطان ہوتا ہے اور ہر ایک بے ریش لڑکے کے ساتھ دس شیطان ہوتے ہیں۔ جو اس کو مردوں کی نظر میں سنوارتے ہیں۔

نورِ حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیرِ کامل صورتِ ظلِ الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُبِّ درویشاں کلیدِ جنتِ است

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنجِ بخشِ فیضِ عالمِ منظرِ نورِ خدا

خزانہ بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

درویش کون ؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بستانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں کسی نے سوال کیا کہ درویش کسے کہتے ہیں۔ فرمایا کہ جو شخص اپنے دل کے کونے میں اپنے پاؤں کی خزانے پر لگاتا ہے اُسے آخرت کی رسوائی کہتے ہیں۔ اُس خزانے میں ایک موتی ہے جسے محبت کہتے ہیں جسے وہ موتی مل گیا وہ درویش بن گیا۔

گرچہ از حلقومِ عبد اللہ بود

اگرچہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو

مردہ ایں عالم و زندہ خدا

اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے

گفتہ او گفتہ اللہ بود

اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوتا ہے

سایہ یزدال بود بندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے

بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا

سو سال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

چوں محمد در میانِ انبیاء

ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

یک مانہ صحبت با اولیا

دلی کی ایک گھڑی کی صحبت

عنوث اعظم در میانِ اولیا

اولیاء کے درمیان عنوث اعظم کا مرتبہ

اللہ کے لیے دوستی کا ثمرہ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی شخص نے حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں روپوں کی دو تھیلیاں لے کر لے آئیں اور کہلا بھیجا کہ میرا باپ آپ کا دوست تھا اور ہمیشہ اکل حلال کمانے کی کوشش کیا کرتا تھا۔ سو یہ میں اس کے ورثہ میں سے لایا ہوں۔ قبول فرمائیں۔ آپ نے تھیلیاں واپس کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ تو محض اللہ تعالیٰ کی خاطر میرا دوست تھا۔ لڑکے نے واپس آکر اپنے والد کی خدمت میں عرض کی کہ ابا جان! شاید آپ کا دل سچہ رکھا ہے میں صاحبِ اولاد ہوں اور میرے پاس کچھ نہیں ہے آپ یہ تھیلیاں مجھے کیوں نہیں دے دیتے اس شخص نے جواب دیا کہ بھلا میں اللہ تعالیٰ کی دوستی کو دنیا کی دوستی کے عوض فروخت نہیں کروں گا۔

اے سخن حق است باللہ می شود

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صحبت طالع ترا طالع کند

اور بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

اے ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دل تجلی جلیل کبر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجلّی گاہ ہے

اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صحبت صالح ترا صالح کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ حج اکبر است

دوسروں کی دلدادگی کر کہ یہ حج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

کتنے کا پاسبانی کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روٹی کھا رہے تھے۔ ایک کتے کو جو آپ کے پاس بیٹھا تھا اُسے بھی دیتے جلتے تھے۔ لوگوں نے پوچھا کہ آپ اہل دعیال میں بیٹھ کر کیوں نہیں کھاتے۔ فرمایا کہ اگر میں کتے کو دوں گا تو دن بھر وہ میری پاسبانی کرے گا اور میں آرام سے معبود کی عبادت کروں گا۔ اور اگر اہل دعیال کو دوں گا تو میرے ساتھ عبادت خداوندی میں دخل اندازی کریں گے۔

نیک میں بائیں اگر اسل ولی

تو اگر اسل دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دید پیر دید کبریا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمن ایشیاں سزائے لعنت است

ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ماقصاں پیر کامل کا ملاں راہنما

خزانہ بخشے والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ہر کونے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کامل کو راستہ دکھانے والے

نور حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیر کامل صورتِ ظلِ الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُب درویشاں کلیدِ جنت است

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا

خزانہ بخشے والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ہر کونے والے

عارف کا دل

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ عارف کا دل ایک ایسے چراغ کی مانند ہے جو بلور کی ایسی قندیل میں رکھا ہوا ہو جس کی شعائیں تمام عالم ملکوت کو منور کرتی رہتی ہوں۔ ایسے شخص کو تاریکی کا کیا خدشہ ہو سکتا ہے۔

گرفتہ او گفتہ اللہ بود

اگر چہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو

سایہ یزدال بود بندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے

یک زمانہ صحبت با اولیا

دلی کی ایک گھڑی کی صحبت

عنوت اعظم در میان اولیا

اولیاء کے درمیان عنوت اعظم کا مرتبہ

گر چہ از حلقوم عبد اللہ بود

اگر چہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو

مردہ ایں عالم و زندہ خدا

اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے

بہتر از صد سالہ طاعت ریا

سو سال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

چوں محمد در میان انبیا

ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

چھت پر حوروں کی آمد

ایک بزرگ جن کا نام نامی اسم گرامی سہل بن عبد اللہ تھا ہر روز حضرت عبد اللہ بن مبارک کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ ایک روز جب وہ آپ کے پاس سے چلنے لگے تو کہا کہ اب آئندہ کبھی بھی آپ کے پاس نہیں آؤں گا کیونکہ تمہاری لوثیاں مجھے چھت پر بلاتی ہیں اور آپ انہیں منع نہیں کرتے۔ یہ سن کر آپ نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ آؤ سہل کے کفن و دفن کا انتظام کریں۔ اسی وقت سہل کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ کفن کے بعد لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ آپ نے کس طرح معلوم کر لیا تھا کہ سہل کی موت واقع ہونے والی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ حوریں تھیں جو اسے بلاتی تھیں ورنہ میرے گھر میں لوثیاں کہاں اور یہاں انہیں کیا کام؟



اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبتِ صالح ترا صالح کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ رج اکبر است

دوسروں کی دلداری کر کہ یہ رج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

ایں سخن حق است باللہ می شود

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبتِ طالع ترا طالع کند

اُد بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

ایں ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

اس سلیسے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دل تجلی جلیل کبر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجسّی گاہ ہے

نورِ محفوظ سے گناہوں کا مٹ جانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ:

”اے میرے بندے اگر تو مجھ سے شرم کرے گا تو میں تیرے

گناہوں کو لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ کروں گا اور لوہِ محفوظ

سے بھی مٹا دوں گا اور بروزِ عشرِ تجھ پر غمتی نہ کروں گا۔“

نیک میں باشی اگر اسلی ولی

تو اگر اسلی دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

نورِ حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیرِ کامل صورتِ ظلِّ الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُبِّ درویشاں کلیدِ جنت است دشمنِ ایشاں سزائے لعنت است

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

گنجِ بخشِ فیضِ عالمِ مظہرِ نورِ خدا ناقصاںِ اسیرِ کاملِ کمالاںِ ارہمنا

خزانہ بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

دعوتِ خانہ کا ماتم خانہ بن جانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی شخص نے حضرت حاتمِ اصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دعوت لی مگر آپ نے دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ جب اس نے زیادہ اصرار کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں کچھ شرائط کے تحت آپ کی دعوت قبول کرتا ہوں:

اول یہ کہ جہاں میرا دل چاہے گا وہاں میں بیٹھوں گا۔

دوم یہ کہ جو کچھ دل چاہے گا کھاؤں گا۔

سوم یہ کہ جو کچھ میں کہوں گا وہی کچھ کرنا ہوگا۔

صاحبِ دعوت نے یہ شرائط منظور کر لیں۔

کھانا کھانے کے وقت جب آپ اس کے تشریف لے گئے تو جوتیوں میں بیٹھ گئے۔ لوگوں نے کہا یہ کونسی بیٹھنے کی جگہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے پہلے ہی شرط طے کر لی تھی۔ جب دسترخوان سامنے رکھا تو آپ نے اپنی جیب سے سوکھی روٹیاں نکال کر کھانی شروع کیں۔ لوگوں نے کہا کہ اس میں سے کھائیے۔ آپ نے کہا کہ میں شرط طے کر چکا ہوں۔ دسترخوان سے اٹھ جانے کے بعد آپ نے میزبان سے فرمایا کہ لوہے کا تو اگرم کر کے لے آؤ۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ آپ نے اس پر پاؤں رکھ کر فرمایا کہ میں نے ایک روٹی کھائی تھی یہ کہا اور علیحدہ ہو گئے۔ پھر فرمایا کہ تم یقین رکھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تم سے حساب لے گا۔ لوگوں نے کہا ہاں۔ پھر فرمایا

کہ یقین کر لو کہ میدانِ قیامت ہے۔ ایک ایک آدمی اس توے پر پاؤں رکھ کر صوف
آج ہی جو کچھ کھایا ہے اس کا حساب دے گا۔ لوگوں نے کہا ہم اس کی طاقت نہ
رکھتے۔ فرمایا کہ کل قیامت کے دن کیا کرو گے؟ یہ سن کر سب زار و قطار رونے لگے
دعوتِ فناء ماتم خانہ بن گیا۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود
اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے

گر چہ از حلقوم عجب اللہ بود

اگر چہ عجب اللہ کا کہا ہوا ہو

مردہ ایل عالم و زندہ خدا

اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے

بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا

سوسال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

سایہ یزدال بود بندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے

یک زمانہ صحبت با اولیا

دلی کی ایک گھڑی کی صحبت

عنوتِ اعظم در میانِ اولیا

اولیاء کے درمیان عنوتِ اعظم کا مرتبہ

نفس کی خاطر آرام نہ کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو آپ کی والدہ ماجدہ نے دیکھا
کہ آپ دھوپ میں بیٹھے ہوئے ہیں اور پسینہ بہہ رہا ہے۔ والدہ ماجدہ نے کہا بیٹا اب شربت
کی گرمی ہے تم روزہ دار ہو اگر سایہ میں بیٹھ جاؤ تو کیا صرج ہے۔ فرمایا والدہ محترمہ مجھے خدا سے
شرم آتی ہے کہ اپنے نفس کی خاطر آرام کروں۔



اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

ایں سخن حق است باللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبتِ صالح ترا صالح کند

صُحبتِ صالح ترا صالح کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ رج اکبر است

دل بدست آور کہ رج اکبر است

دوسروں کی دل داری کہ یہ رج اکبر ہے

دوسروں کی دل داری کہ یہ رج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

دل تجلی جلیل کبر است

دل تجلی جلیل کبر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجسّی گاہ ہے

دل اللہ تعالیٰ کی تجسّی گاہ ہے

رحمتِ خداوندی سب سے بڑھ کر

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُونٹ پر سوار ہو کر مکہ کی طرف جا رہے تھے اور روتے جاتے تھے۔ ساتھی نے پوچھا کہ آپ گناہ کی وجہ سے روتے ہیں۔ یہ سُن کر آپ نے ایک تنکا اٹھایا اور کہا کہ میرے گناہ خواہ کتنے ہی کیوں نہ ہوں۔ رحمتِ خداوندی کے مقابلے میں اس تنکے جتنے بھی نہیں۔ میں صرف اس وجہ سے روتا ہوں کہ میرا ایمان سلامت ہے یا کہ نہیں۔

نورِ حق ظاہر بود اندر ولی

نورِ حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیرِ کامل صورتِ خلیل الہ

پیرِ کامل صورتِ خلیل الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

نیک ہیں باقی اگر اسل ولی

نیک ہیں باقی اگر اسل ولی

تو اگر اسل دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

تو اگر اسل دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

حُب درویشاں کلیدِ حُسن است
دشمن ایشاں سزائے لعنت است

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے
ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

گنج بخش فیض عالم مظہر نورِ خدا
ناقصاں پیرِ کامل کا ملاں راہنما

خزانہ بخشے والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

تصوف کیا ہے

حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے انتقال کے بعد کچھ بزرگوں
آپ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ تصوف کیا ہے۔ فرمایا کہ آرام کا دروازہ اپنے اوپر بند کر
اسی کا نام تصوف ہے۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود
گر چہ از حلقوم عبد اللہ بود

اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے
اگر چہ مبداء اللہ کا کہا ہوا ہو

سایہ یزدال بود بندہ خدا
مردہ ایں عالم و زندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے
اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے

یک زمانہ صحبت با اولیا
بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا

دلی کی ایک گھڑی کی صحبت
سو سال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

عنوتِ اعظم در میانِ اولیا
چوں محمد در میانِ انبیا

اولیاء کے درمیان عنوتِ اعظم کا مرتبہ
ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

علوم حقیقی سے بے علمی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا
کہ علوم میں ایک ایسا علم بھی ہے جو علماء کو معلوم نہیں۔ اسی طرح زہد میں ایک ایسا زہد ہے
جسے زاہد لوگ بھی نہیں جان سکتے۔

اِس سخن حق است باللہ می شود

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبت طالع ترا طالع کند

اور بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

اِس ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دل تجلی جلیل کبر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجسّی گاہ ہے

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبت صالح ترا صالح کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ حج اکبر است

دوسروں کی دلداری کہ یہ حج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

سب سے بہتر سودا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک نوجوان نے حج نہ کر سکنے کے باعث حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے سر د آہ بھری۔ آپ نے فرمایا اے نوجوان! میں اپنے چار حج کا ثواب تجھے دیتا ہوں تو اُس کے بدلہ میں مجھے یہ آہ دے دے۔ اُسی رات خواب میں دیکھا کہ آواز آئی اے سفیان! تم نے ایسا اچھا سودا کیا ہے کہ اگر اسے سارے اہل عرفات میں تقسیم کیا جائے تو سب کے سب دولت مند ہو جائیں۔

نیک نیک با نیک اگر اسل ولی

تو اگر اسل دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دید پیر دید کبرا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

نور حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیر کامل صورتِ ظلّ الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے



حُبِّ درویشاں کلیدِ حیات
دشمنِ ایشیاں سزائے لعنت

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے
ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

گنجِ بخشِ فیضِ عالمِ مظہرِ نورِ خدا
ناقصاںِ اسیرِ کاملِ کمالِ ارہمنا

خزانہ بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

لفظِ ثوری کی وجہ تسمیہ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسجد میں داخل ہوئے تو مسجد کے اندر غلطی سے پہلے بایاں پاؤں رکھ دیا۔ اُسی وقت غیب سے آواز آئی کہ اے ثور۔ ثور (بیل) نہ بن۔ یہ آواز سن کر آپ پر بہوشی طاری ہو گئی۔ جب ہوش میں آئے تو اپنی دائرہ کو پکڑ کر اپنے منہ پر ٹھلچے لگائے اور کہا بے ادب تُو نے ادب کے ساتھ مسجد میں پاؤں کیوں نہیں رکھا اس لیے انسانوں کے دفتر سے تیرا نام مٹ گیا اور جانوروں کے دفتر میں لکھا گیا ہے۔ اسی وجہ سے آپ کو ثوری کہا جاتا ہے۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے
اگرچہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو

سایہ یزدان بود بندہ خدا
مردہ ایں عالم و زندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے
اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے

یک مانہ صحبت با اولیا
بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا

دلی کی ایک گھڑی کی صحبت
سومال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

عنوتِ اعظم در میانِ اولیا
چون محمد در میانِ انبیا

اولیاء کے درمیان عنوتِ اعظم کا مرتبہ
ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

زاهد کسے کہتے ہیں

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بہت سے لوگوں کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا اگر کوئی شخص تم لوگوں کے درمیان یہ منادی کرے کہ تم میں سے جو شخص صبح سے لے کر شام تک زندہ رہنے کا یقین رکھتا ہے وہ کھڑا ہو جائے تو شاید ایک آدمی بھی کھڑا نہ ہو لیکن بڑا تعجب یہ ہے کہ باوجود اس یقین کے کہ وہ درپیش ہے۔ کوئی شخص اس کے لیے تیار نہیں۔ پھر فرمایا کہ زاهد وہ شخص ہے جو دنیا میں اپنے زہد پر عمل کر سکے۔ وہ شخص زاهد نہیں جس کا زہد اس کی زبان پر ہے۔ پھر فرمایا ہونٹے کپڑے پہننے اور معمولی غذا کھانے سے زہد حاصل نہیں ہوتا۔ بلکہ دنیا سے دل نہ لگانا در امتداد کو کوتاہ کرنا زہد ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحْبَتِ طَالِعٍ تَرِاطَالِعُ كُنْدٍ

اور بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

اِسْ هِزَارِ اِلْ كَعْبِیْكَ دِلْ بَهْتَرِ اَسْتِ

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دِلْ تَحِلِّیْ جَلِیلِ اَبْسَرِ اَسْتِ

دل اللہ تعالیٰ کی تجسّی گاہ ہے

اَللّٰهُمَّ كُفِّتَ اللّٰهَ مِیْ شُوْد

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحْبَتِ صَالِحٍ تَرِاصَالِحُ كُنْدٍ

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دِلْ بَدَسْتِ اَوْرْ كِهْ رَجْ اَكْبَرِ اَسْتِ

دوسروں کی دل داری کہ یہ رج اکبر ہے

كَعْبِیْهِ تَعْمِیْرِ خَلِیلِ اَطْهَرِ اَسْتِ

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

متکبر کون؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اگر گناہوں کا

مکرہ ہوتا تو کوئی شخص اس مکرہ سے نجات نہ پاتا جو شخص اپنے آپ کو بزرگ سمجھتا ہے وہ سب بڑا متکبر ہے۔

نور حق ظاہر بود اندر ولی
اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے
پیر کامل صورتِ خلیلِ الہ
کامل پیر اللہ کا سایہ ہے
حب درویشاں کلیدِ حبیبیت
درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے
گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
خزانہ بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اللہ کا لؤل کو راستہ دکھانے والے
نیک میں باشی اگر احسب ولی
تو اگر احسب دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ
یعنی دید پیر دید کبریا
یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے
دشمن ایشاں سزائے لعنت است
ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے
ناقصاں پیر کامل کا ملاں اراہنما
ناقصوں کے کامل پیر اللہ کا لؤل کو راستہ دکھانے والے

سب سے بہتر کون؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ سب سے بہتر پانچ آدمی ہیں:

- اول وہ زاہد جو عالم ہو۔
- دوم وہ صوفی جو فقیہ ہو۔
- سوم وہ دولت مند جو صاحب تواضع ہو۔
- چہارم وہ درویش جو صابر و شاکر ہو۔
- پنجم وہ شریف آدمی جو اہل سنت و جماعت ہو۔



گفتہ او گفتہ اللہ بود	گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود
اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے	اگرچہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو
سایہ یزدال بود بندہ خدا	مردہ ایں عالم و زندہ خدا
اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے	اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے
یک مانہ صحبت با اولیا	بہتر از صد سالہ طاعت ریا
دلی کی ایک گھڑی کی صحبت	سوسال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے
عنوث اعظم در میان اولیا	چون محمد در میان انبیا
اولیاء کے درمیان عنوث اعظم کا مرتبہ	ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

حضرت امام اعظم کا ادب و احترام کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں بیس برس تک حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں رہا۔ خلوت اور جلوت میں آپ کو دیکھا۔ مگر آپ کو کبھی ننگے سر نہ دیکھا اور نہ ہی کبھی آپ کو آرام کرنے کے لیے پاؤں پھیلانے ہوئے دیکھا۔ میں نے عرض کیا حضور اگر آپ خلوت میں آرام کے لیے پاؤں پھیلالیں تو کیا حرج ہے۔ فرمایا کہ خلوت میں خدا کے ساتھ ادب سے رہنا زیادہ مناسب ہے۔

اللہ گفتہ اللہ می شود	ایں سخن حق است باللہ می شود
اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے	خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے
صحبت صالح ترا صالح کند	صحبت طالع ترا طالع کند
نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی	اُد بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

دل بدست آور کہ حج اکبر است

دوسروں کی دلداری کہ یہ حج اکبر ہے

ایں ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

اس سلیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دل تجلی جلیل کبر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجسّی گاہ ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

گنبد خضریٰ سے سلام کا جواب آنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے روح پر حاضر ہو کر السلام علیک یا سید المرسلین کہا تو جواب میں وعلیکم السلام یا امام المسلمین کی ندا سنائی دی۔

نور حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیر کامل صورت ظلّ الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُب درویشاں کلید جنت است

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا

خزانہ بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اللہ کا طول کو راستہ دکھانے والے

بخیل عادل نہیں ہوتا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں

بخیل کو عادل نہیں سمجھ سکتا اور نہ ہی اس کی شہادت کو تسلیم کرتا ہوں۔ کیونکہ بخیل اُسے اس بات پر آمادہ کرے گا کہ وہ اپنے حق سے زیادہ لے۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود

اگرچہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہے

مردہ ایں عالم و زندہ خدا

اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے

بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا

سو سال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

چون محمد در میان انبیاء

ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

گفتہ او گفتہ اللہ بود

اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے

سایہ یزدال بود بندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے

یک مانہ صحبت با اولیا

دلی کی ایک گمڑی کی صحبت

عنوث اعظم در میان اولیا

اولیاء کے درمیان عنوث اعظم کا مرتبہ

مالِ حلال کا صرف کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک مسجد زیر تعمیر تھی۔ لوگوں نے تبرک کے طور پر حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی مسجد کے لیے چندہ مانگا۔ آپ کو چندہ مانگنا بہت ناگوار گزرا۔ لوگوں نے کہا کہ ہماری غرض صرف تبرک سے ہے۔ آپ نے نفرت کے ساتھ ایک درم دے دیا۔ یہ حال دیکھ کر لوگوں نے کہا حضور! آپ عادل اور کریم ہیں۔ سخی بھی ہیں۔ مسجد کے کام میں آپ کو چندہ دینا کیوں ناگوار گزرا۔ فرمایا مال کی وجہ سے ایسا نہیں ہوا بلکہ مجھے یقین ہے کہ حلال مال پانی اور مٹی میں ہرگز خرچ نہیں ہوتا اور میرا مال حلال کا ہے جب انہوں نے مانگا تو مجھے شبہ ہوا کہ شاید میرا مال حلال کا نہیں ہے۔ اس وجہ سے میں بہت پیچیدہ ہوا۔ غرض چند دنوں کے بعد وہی درم واپس آپ کے پاس لے آئے اور فرمایا کہ کھوٹا ہے۔ یہ سنتے ہی آپ خوش ہو گئے۔

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبتِ صالح ترا صالح کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ رج اکبر است

دوسروں کی دل داری کر کہ یہ رج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

ایں سخن حق است باللہ می شود

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبتِ طالع ترا طالع کند

اُد بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

ایں ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

اس سنیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دل تجلی جلیل کبر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجلی گاہ ہے

امام ابو حنیفہ رسول اللہ کی معیت میں

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بزرگ جن کا نام نوافل بن حیان تھا، بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ انتقال فرما گئے تو میں نے خواب دیکھا کہ قیامت برپا ہے۔ تمام مخلوق کا حساب ہو رہا ہے۔ سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حوض کوثر کے کنارے تشریف فرما ہیں اور دونوں طرف شاخ کھڑے ہیں وہاں ایک سفید چہرہ خوب صورت بزرگ کو دیکھا جو حضور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منہ پر مندر کھتے ہیں۔ اور امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ کے برابر کھڑے ہیں۔ میں نے سلام کر کے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پانی طلب کیا۔ مگر آپ نے فرمایا کہ جب تک حضور سید یوم النشور علیہ الصلوٰۃ والسلام اجازت نہیں دیں گے پانی نہیں دے سکتا۔ یہ سن کر آپ نے پانی دینے کا حکم دیا۔ تب امام ابو حنیفہ نے ایک پیالہ پانی دیا جو ہم کئی آدمیوں نے پیا مگر پھر بھی پیالہ بھرا ہوا تھا۔ میں نے پوچھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دائیں طرف کون بزرگ ہیں۔ فرمایا حضرت

ابراہیم خلیل اللہ اور بائیں طرف حضرت صدیق اکبر۔ اسی طرح سترہ شخصوں کے متعلق
ہیں نے پوچھا۔

نورِ حق ظاہر بود اندر ولی	نیک میں باشی اگر اسل ولی
اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے	تو اگر اسل دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ
پیرِ کامل صورتِ ظلِ الہ	یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا
کامل پیر اللہ کا سایہ ہے	یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے
حُب درویشاں کلیدِ جنت است	دشمن ایشاں سزائے لعنت است
درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے	ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے
گنج بخش فیض عالم منظرِ نورِ خدا	ناقصاں پیرِ کامل کا ملاں ارہنما
خزانہ بخشنے والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے	

علم ابو حنیفہ کی تلاش

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بزرگ جن کا نام بھی معاذ رازی ہے نے فرمایا کہ میں نے
خواب میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غیارت حاصل کر کے پوچھا کہ یا رسول اللہ!
قیامت کے دن آپ کو کہاں تلاش کروں۔ فرمایا کہ ابو حنیفہ کے علم کے نزدیک تلاش
کرنا۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود	گر چہ از حلقوم عبد اللہ بود
اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے	اگر چہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو
سایہ یزدال بود بندہ خدا	مردہ ایں عالم و زندہ خدا
اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے	اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے

یک زمانہ صحبت با اولیا

دلی کی ایک گھڑی کی صحبت

خوش اعظم درمیان اولیا

اولیاء کے درمیان خوش اعظم کا مرتبہ

بہتر از صد سالہ طاعت ریا

سو سال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

چوں محمد درمیان انبیا

ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

امام اعظم رسول اللہ کی گود میں

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بزرگ جن کا نام شیخ بوعلی بن عثمان اطلابی ہے بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں ملک شام میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی قبر پر سو یا ہوا تھا کہ کیا دیکھا کہ میں مکہ معظمہ میں ہوں کہ حضور پر نور شافع یوم الفیض حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بوڑھے شخص کو نہایت شفقت کے ساتھ گود میں لیے ہوئے آئے۔ میں بھاگ کر آپ کے قدموں پر سر رکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ گود میں کون ہے۔ فرمایا تمہارے ملک اور مسلمانوں کے امام، امام اعظم ابو حنیفہ ہیں۔

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے ہو اللہ ہو جاتا ہے

صحبت صالح ترا صالح کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ رج اکبر است

دوسروں کی دلہاری کر کہ یہ رج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

اے سخن حق است باللہ می شود

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صحبت طالع ترا طالع کند

اگر بڑے آدمی کی صحبت تجھے بڑا کر دے گی

اے ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دل تجلی جلیل کبر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجلی گاہ ہے

فتویٰ اور تقویٰ میں فرق

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بازار سے گزر ہوا۔ ناخن بھر مٹی آپ کے کپڑوں کو لگ گئی۔ آپ اُسی وقت دریائے دجلہ پر گئے اور اُسے دھو ڈالا۔ لوگوں نے یہ دیکھ کر کہا اے امام المسلمین! آپ تو ایک مقدار معین نجاست کو معاف کرتے ہیں۔ پھر اس قدر مٹی کو کیوں دھویا۔ فرمایا: ہاں وہ فتویٰ ہے اور یہ تقویٰ ہے۔

نیک میں بائیں اگر اسلِ ولی

تو اگر اسلِ ولی ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمن ایشیاں سزائے لعنت

ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ناقصانِ اَپیرِ کامل کا ملاں اراہنا

خزانہ بخشے والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اہل کاملوں کو راستہ دکھانے والے

نورِ حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیرِ کامل صورتِ ظلِ الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُبِ درویشاں کلیدِ جنت

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنجِ بخشِ فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا

خزانہ بخشے والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے

تمام مال فی سبیل اللہ صدقہ کرتا

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بخارا اور مرو میں کچھ ورثہ تھا۔ علماء بخارا نے اسے سلامت رکھا اور آپ کو خبر کی۔ آپ نے بخارا جانا چاہا۔ جب شہر کے نزدیک پہنچے تو اہل شہر آپ کے استقبال کے لیے آئے اور بڑی عزت کے ساتھ آپ کو شہر میں لے گئے۔ اس وقت آپ کی عمر اٹھارہ برس تھی۔ آپ نے وہ ورثہ لے کر محفوظ رکھا تا کہ کسی سے کوئی چیز نہ مانگنی پڑے جب موت کا یقین ہو گیا تو وہ تمام کا تمام مال فی سبیل اللہ صدقہ کر دیا۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود
اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے
گرچہ از خلق م عبد اللہ بود
اگرچہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو
سایہ یزدال بود بندہ خدا
اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے
یک مانہ صحبت با اولیا
ولی کی ایک گھڑی کی صحبت
عوث اعظم در میان اولیا
اولیاء کے درمیان عوث اعظم کا مرتبہ
چون محمد در میان انبیا
ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

سُنّت کی پاسبانی کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک رات حضرت امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ نے خواب دیکھا کہ حضور نبی کریم ﷺ دو دفور و رحیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی استخوان مبارک احد میں سے جمع کر رہے ہیں۔ چنانچہ خواب کی ہیبت نے آپ بیدار ہو گئے تو آپ نے علامہ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے ایک ساتھی سے خواب بیان کیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ خواب نہایت مبارک ہے تم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم اور حفظ سنت میں اس حد تک پہنچ جاؤ گے کہ صبح کو غیر صحیح سے علیحدہ کر دو گے۔ پھر آپ کو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو حنیفہ تم اس لیے پیدا کیے گئے ہو کہ میری سنت کو ظاہر کرو اور عزت کا قصد ظاہر کرو۔



اِس سخن حق است باللہ می شود

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبتِ طالع ترا طالع کند

اور بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

اِس ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دل تجھ جی حلیل کہ سر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجھ سی گاہ ہے

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبتِ صالح ترا صالح کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ حج اکبر است

دوسروں کی دلداری کر کہ یہ حج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اظہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

امام شافعی کا سید زادہ کی تعظیم کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دوران تدریس دس بار اٹھ کھڑے ہوئے۔ شاگردوں نے پوچھا کہ کیا معاملہ ہے۔ فرمایا ایک سید زادہ باہر کھیل رہا تھا۔ جب وہ میرے سامنے آتا تھا تو تعظیم کے لیے کھڑا ہو جاتا تھا کیونکہ فرزند نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سامنے آئے اور میں نہ اٹھوں یہ ادب کے سراسر خلاف ہے۔

نیک میں باشی اگر اسلی ولی

تو اگر اسلی دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

نور حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیر کامل صورتِ خلیل الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے



حُب درویشاں کلیدِ حُسن است
دشمن ایشاں سزائے لعنت است

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے
ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
ماقصاں اسی پر کامل کا ملاں اراہنا

خزانہ بخشے والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے فکر کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

ایک ماہ میں قرآن کا حافظ ہونا

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ابتدائے میں حافظ قرآن نہیں تھے لیکن قوتِ حافظہ اس قدر زبردست تھی کہ جو بات غور سے ایک دفعہ دیکھ لیتے وہ کبھی نہ بھولتے۔ خلیفہ نے ایک دفعہ بغرض امتحان آپ کو امام بنا دیا۔ آپ ہر روز ایک پارہ دیکھ لیتے اور رات کو پڑھ دیتے۔ اسی طرح ایک ماہ میں پورا قرآن مجید زبانی یاد کر لیا۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے
اگرچہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو

سایہ یزدال بود بندہ خدا
مردہ ایں عالم و زندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے
اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے

یک زمانہ صحبت با اولیا
بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا

دلی کی ایک گھڑی کی صحبت
سوا سال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

عنوتِ اعظم در میانِ اولیا
چون محبت در میانِ انبیا

اولیاء کے درمیانِ عنوتِ اعظم کا مرتبہ
ایسا ہے جیسا کہ محبتِ انبیاء کے درمیان



تیرہ سال کی عمر میں مفتی بننا

حضرت امام شافعی کی عمر ابھی تیرہ سال تھی کہ آپ فتویٰ دیا کرتے تھے۔ آپ اسی عمر میں فرمایا کرتے تھے کہ جو چاہو مسئلہ مجھ سے پوچھو۔ اور جس کے متعلق چاہو مجھ سے فتویٰ طلب کرو۔

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبت طالع ترا طالع کند

اور بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

دل بدست اور کہ حج اکبر است

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دل تجلی جلیل کبر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجلی گاہ ہے

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبت صالح ترا صالح کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست اور کہ حج اکبر است

دوسروں کی دلدادگی کہ یہ حج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

اہل علم کی صحبت کے اثرات

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ سب سے بہتر بادشاہ وہ ہے جو اہل علم کی صحبت میں بیٹھتا ہے اور ان سے علم سیکھتا ہے اور سب سے بڑا عالم وہ ہے جو بادشاہوں کے ساتھ مل کر بیٹھنا پسند کرتا ہے۔



رحمت خداوندی سب سے بڑھ کر

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اگر مجھے مخلوق کے گناہوں کے بدلہ میں آگ میں جلایا جائے اور میں صبر کروں۔ پھر بھی اس وجہ سے مجھے اُس کی محبت کا دعویٰ ہے۔ میں کہوں گا کہ میں نے کچھ بھی کام نہیں کیا اور اگر میرے اور ساری مخلوق کے گناہ بخش دیئے جائیں تو یہ کام بھی اس کی رحمت کے مقابلے میں بالکل ہیچ ہے۔

نیک میں باقی اگر اسل ولی

تو اگر اسل دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمن ایشیاں سزائے لعنت است

ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ماقصاں اسی پیر کامل کا ملاں راہنما

ماقصوں کے کامل پیر اللہ کامل کو راستہ دکھانے والے

نور حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیر کامل صورتِ ظلِ الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُب درویشاں کلیدِ جنت است

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنج بخش فیض عالم مظہر نورِ خدا

خزانہ بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے

مردِ کامل کون ؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ایک رات میں اپنے دل کو طلب کرتا رہا لیکن نہ پایا۔ صبح ہاتھ غیبی سے ندا آئی کہ بایزید ہم سے ہمارے سوا کوئی اور چیز طلب کرتا ہے۔ دل سے تجھے کیا واسطہ۔ فرمایا کہ مردِ مودہ نہیں ہے جو کسی چیز کے پیچھے چلے بلکہ مردِ مودہ ہے جو جہاں کہیں بھی ہو چیزیں اُس کے گرد جمع ہوتی ہیں اور جس چیز سے خطاب کرے وہ اُسے جواب دے۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے

سایہ یزدال بود بندہ خدا
مردہ ایں عالم و زندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے

یک زمانہ صحبت با اولیا
بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا

دلی کی ایک گھڑی کی صحبت

عوثِ اعظم در میانِ اولیا
چوں محمّد در میانِ انبیا

اُولیاء کے درمیانِ عوثِ اعظم کا مرتبہ

ایسا ہے جیسا کہ محمّد انبیاء کے درمیان

دل سے طواف کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ یازید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ حاجی خانہ کعبہ کرگرد بدنی طواف کرتے ہیں اور بقاء الہی کے طالب ہوتے ہیں لیکن اہل محبت عرش الہی کے گرد دلی طواف کرتے ہیں اور اُس کے بقاء کے طالب ہو جاتے ہیں۔

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود
ایں سخن حق است باللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صحبتِ صالح ترا صالح کند
صحبتِ طالع ترا طالع کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

اُد بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی



دل بدست آور کہ حج اکبر است

دوسروں کی دلہاری کر کہ یہ حج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

ایں ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دل تجلی جلیل کبر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجلی گاہ ہے

حضرت حاتم اصم کے لیے وصیت نامہ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بزرگ حاتم اصم نامی نے حضرت شفیق ملجنی سے ایسی بات کی وصیت چاہی جو سودمند ہو۔ آپ نے فرمایا کہ اپنی زبان کو محفوظ رکھو۔ یہ وصیت عام ہے اور وصیت خاص یہ ہے کہ اس وقت تک زبان سے کوئی بات نہ کہو جب تک کہ یہ یقین نہ ہو جائے کہ اگر نہ کہوں گا تو جل جاؤں گا۔

نیک میں باشی اگر اسلی ولی

تو اگر اسلی دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دید پیر دید کبرا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمن ایشیاں سزائے لعنت است

ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ماقصاں پیر کامل کا ملاں ارہنما

خزانہ بخشے والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اللہ کاملوں کو راستہ دکھانے والے

نور حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیر کامل صورتِ ظلّ الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُب درویشاں کلیدِ جنت است

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا



دل کو رقیق بنانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اکثر بھوک سے رہنا چاہیئے کیونکہ بھوک نفس کو ذلیل اور دل کو رقیق بناتی ہے اور شہوتِ دنیا سے وہی شخص صبر کر سکتا ہے جس کے دل میں نور نہ ہو گا اور وہ نوراً آخرت کی طرف مصروف رکھے گا۔

گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

اگرچہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو

مردہ ایں عالم و زندہ خدا

اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے

بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا

سو سال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

گفتہ او گفتہ اللہ بود

اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوتا ہے

سایہ یزدال بود بندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے

یک مانہ صحبت با اولیا

دلی کی ایک گھڑی کی صحبت

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

اولیاء کے درمیان غوثِ اعظم کا مرتبہ

دل کی بات پہچاننا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سہیل بن عبد اللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے ایک مرید سے کہا کہ بصرہ میں ایک نانباتی ہے جو درجہٴ ولایت رکھتا ہے۔ چنانچہ وہ مرید بصرہ میں اس نانباتی کے پاس پہنچا تو دیکھا۔ پھر مرید نے دل میں خیال کیا کہ یہ ولی کیسے ہو سکتا ہے جو آگ سے بچاؤ کا سامان کرتا ہے۔ پھر سلام کر کے نانباتی سے کچھ سوال کیا۔ نانباتی نے جواب دیا کہ جب تم نے شروع ہی میں مجھے نفرت سے دیکھا تو میری بات کا تمہیں کوئی فائدہ نہ ہو گا۔

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

ایں سخن حق است باللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بسندہ اللہ ہو جاتا ہے

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبت صالح ترا صالح کند

صُحبت صالح ترا صالح کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ رج اکبر است

دل بدست آور کہ رج اکبر است

دوسروں کی دلداری کہ یہ رج اکبر ہے

دوسروں کی دلداری کہ یہ رج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

دل تجلی جلیل کبر است

دل تجلی جلیل کبر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجستی گاہ ہے

دل اللہ تعالیٰ کی تجستی گاہ ہے

علماء کی قسمیں

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سہیل بن عبد اللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ علماء تین قسم کے ہوتے ہیں:

اول وہ علماء جو عالم باطن ہیں اور اپنے علم کا اظہار اہل ظاہر پر کرتے ہیں۔

دوم وہ علماء جو باطنی علم کا عالم ہو اور جو اپنا علم اہل باطن سے بیان کرتا ہے۔

سوم وہ علماء جن کا علم خدا اور اس کے درمیان ہے اسے کوئی بیان نہیں کر سکتا اور

روئے زمین پر اس سے بدتر کسی پر آفتاب طلوع نہیں ہوتا جو اللہ تعالیٰ کی معرفت نہیں رکھتا اور اس سے بڑھ کر کوئی معصیت نہیں۔

نیک نیت باشی اگر اسلی ولی

نور حق ظاہر بود اندر ولی

تو اگر اسلی دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

پیر کامل صورتِ خلل الہ

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُبِّ درویشاں کلیدِ جنت است دشمنِ ایشاں سزائے لعنت است
درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

گنجِ بخشِ فیضِ عالمِ مظہرِ نورِ خدا ناقصاںِ پیرِ کاملِ کمالاںِ ارہمنا
خزانہ بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

جہاد کی اقسام

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت حاتم اسم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جہاد تین اقسام پر مشتمل ہے:

اول یہ کہ پوشیدہ جہاد شیطان سے جاری رکھو۔
دوم یہ کہ جہاد اعلانیہ ادا کرے فرائض کا ہے تا دمِ مرگ فرائض کو ادا کرو۔
سوم یہ کہ دشمن اسلام سے یہاں تک لڑو کہ یا خود مر جاؤ یا دشمن خدا و رسول کو نیست و نابود کر دو۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے
گرچہ از حلقومِ عبد اللہ بود اگرچہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو
سایہ یزدال بود بندہ خدا اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے
مردہ ایں عالم و زندہ خدا اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مُردہ ہے
یک مانہ صحبت با اولیا ولی کی ایک گھڑی کی صحبت
بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا سو سال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے
عوثِ اعظم در میانِ اولیا اولیاء کے درمیان عوثِ اعظم کا مرتبہ
چو محمد در میانِ انبیا ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

تین قسم کے آدمی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت عبداللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ آدمی تین قسم کے ہوتے ہیں:

ایک وہ جو اپنے آپ سے جنگ کرتے ہیں۔
دوسرے وہ جو مخلوق سے خدا کے لیے جنگ کرتے ہیں۔
تیسرے وہ جو اپنے لیے خدا سے جنگ کرتے ہیں۔

اَلْحَقُّ حَقٌّ اَسْتَغْنٰی شُوْد

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحْبَتِ طَالِعِ تَرَا طَالِعِ كُنْد

اور بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

اِسْ هِزَارِ اِلْ كَعْبِ يَكْ دِلْ بَهْتَرِ اَسْت

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دِلْ تَحَلِّيْ جَلِيْلْ اَبْسَرِ اَسْت

دل اللہ تعالیٰ کی تجلّی گاہ ہے

اَللّٰهُ كُفْتَةُ اَللّٰهِ شُوْد

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحْبَتِ صَالِحِ تَرَا صَالِحِ كُنْد

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دِلْ بَدَسْتْ اَوْرْ كِهْ رَجْ اَكْبَرِ اَسْت

دوسروں کی دلداری کہ کہ یہ حج اکبر ہے

كَعْبَةُ تَعْمِيْرِ خَلِيْلْ اَطْمَرِ اَسْت

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

فرشتوں کا آسمان سے اُتر کر جنازہ پر اپنے پر ملنا

جس روز حضرت سہیل بن عبداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جنازہ اُٹھایا گیا تو بہت شور مچا کر ایک یہودی تحقیق حال کے لیے باہر نکلا۔ جنازہ کے پاس پہنچ کر اس نے لوگوں کے پاس یہ کہتے سنا کہ میں نے فرشتوں کو آسمان سے اُترتے اور جنازے پر اپنے پر ملتے ہوئے دیکھا۔ کلمہ شہادت پڑھ کر شرف بہ اسلام ہو گیا۔

نیک میں باطنی اگر اسلِ ولی

تو اگر اسلِ دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمن ایشیاں سزائے لعنت است

ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ماقصاں پیرِ کامل کا ملاں ارہنما

مخزانہ بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے فکر کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

نورِ حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیرِ کامل صورتِ ظلِ الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُب درویشاں کلیدِ جنت است

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنج بخش فیضِ عالم منظرِ نورِ خدا

اہل معرفت کے لیے جلوۂ نور

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بستانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ دنیا میں اہل دنیا کے لیے سرتاسر غرور ہے مگر آخرت اہل آخرت کے لیے سرتاسر سرور ہے اور اللہ تعالیٰ کی دوستی اہل معرفت کے لیے سرتاسر نور ہے۔

گرچہ از حلقومِ عبد اللہ بود

اگرچہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو

مردہ ایں عالم و زندہ خدا

اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے

بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا

سوسال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

گفتہ او گفتہ اللہ بود

اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے

سایہ یزدال بود بندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے

یک زمانہ صحبت با اولیا

ولی کی ایک گمڑی کی صحبت

عنوث اعظم در میانِ اولیا

اولیاء کے درمیان عنوث اعظم کا مرتبہ

معرفت الہی کا بوجھ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ یازد بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اپنے اولیاء کے دلوں پر ظاہر ہوا تو بعض دلوں کی یہ کیفیت ہو گئی کہ وہ اس کی معرفت کے کونہ اٹھاسکے اور اس کی عبادت میں لگ گئے۔ اللہ تعالیٰ کا بوجھ وہی اٹھا سکتے ہیں جو مشائخ کا مجاہدہ اور ریاضت کر چکے ہوں۔

اے سخن حق است باللہ می شود

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صحبت طالع ترا طالع کند

اور برے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

اے ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دل تجلی جلیل کبر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجلّی گاہ ہے

اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صحبت صالح ترا صالح کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ رج اکبر است

دوسروں کی دل داری کہ یہ رج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

حقیقی عبادت کیا ہے؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلی عبادت خلوت ہے۔ اس کے بعد علم کی طلب، اس کے بعد علم پر عمل، اور پھر اس کی اشاعت کرنا۔



نیک میں باطنی اگر اہل ولی

تو اگر اہل دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمن ایشیاں سزائے لعنت است

ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ماقصاں پیر کامل کا ملاں ارہنما

خزانہ بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

نور حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیر کامل صورتِ ظلِ الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُب درویشاں کلیدِ جنت است

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا

قبر کا بہشتی مرغزار ہوتا

جب حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہو گیا تو بعض بزرگوں نے

آپ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ قبر کی تنہائی اور وحشت میں آپ نے کیونکر صبر کیا فرمایا کہ میری قبر ایک بہشتی مرغزار تھی۔

گر چہ از حلقوم عبد اللہ بود

اگرچہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو

مردہ ایں عالم و زندہ خدا

اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے

بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا

سوا سال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

چوں محمد در میانِ انبیاء

ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

گفتہ او گفتہ اللہ بود

اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے

سایہ یزدال بود بندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے

یک مانہ صحبت با اولیا

ولی کی ایک گھڑی کی صحبت

عنوتِ اعظم در میانِ اولیا

اولیاء سے عنوتِ اعظم درمیانِ اولیاء

آدمی کی ہلاکت کیسے؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت شفیعؓ ملنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ آدمی کی ہلاکت یقین باتوں میں ہے:

اول یہ کہ توبہ کی اُمید پر گناہ کرنا۔
دوم یہ کہ زندگی کی اُمید پر توبہ نہ کرنا۔
سوم یہ کہ رحمت کی اُمید بغیر توبہ کیے رکھنا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُکَ

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحْبَتِ طَالِعِ تَرَاطُلِ کُنْدِ

اور بُرے آدمی کی محبت تجھے بڑا کر دے گی

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُکَ

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دَلِ تَحْلِیِّ جَلِیلِ کَبِیرِ

دل اللہ تعالیٰ کی تجسّی گاہ ہے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُکَ

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحْبَتِ صَالِحِ تَرَا صَالِحِ کُنْدِ

نیک آدمی کی محبت تجھے نیک کر دے گی

دَلِ بَدِستِ اَوْر کَمِ جِجِ اَکْبَرِ

دوسروں کی دلداری کر کہ یہ جج اکبر ہے

کَعْبِہِ تَقْمِیرِ خَلِیلِ اَطْہَرِ

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

ہمان کی عظمت

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت شفیعؓ ملنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں ہمان سے بڑھ کر کسی چیز کو زیادہ پسند نہیں کرتا کیونکہ اس کی روزی اور اجرت خدا کے ذمے ہے اور میرا درمیان میں کوئی تعلق نہیں۔

نیک میں باطنی اگر اسلی ولی

تو اگر اسلی دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمن ایشیاں سزائے لعنت است

ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ناقصاں پیر کامل کا ملاں راہنما

ناقصوں کے کامل پیر کاملوں کو راستہ دکھانے والے

نور حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیر کامل صورتِ ظلِ الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُب درویشاں کلیدِ جنت است

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنج بخش فیض عالم منظر نورِ خدا

خزانہ بخشنے والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے

اچھے بُرے کی پہچان

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت شفیق بلخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اگر تم یہ دیکھنا چاہو کہ کوئی آدمی اچھا ہے یا بُرا تو دیکھو کہ وہ خدا کے وعدہ پر زیادہ مطمئن ہے یا لوگوں کے وعدے پر۔

گر چہ از حلقوم عبد اللہ بود

اگرچہ مبداء اللہ کا کہا ہوا ہو

مردہ ایں عالم و زندہ خدا

اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مُردہ ہے

بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا

سو سال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

چوں محسن در میانِ انبیا

ایسا ہے جیسا کہ محسنِ انبیاء کے درمیان

گفتہ او گفتہ اللہ بود

اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے

بسیایہ یزدال بود بندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے

یک مانہ صحبت با اولیا

ولی کی ایک گمڑی کی صحبت

عوثِ اعظم در میانِ اولیا

اولیاء کے درمیان عوثِ اعظم کا مرتبہ

جیا کے پردہ کا اٹھ جانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک شخص کو منگایا دیکھا اور اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ لوگوں نے یہ دیکھ کر عرض کیا اے امام المسلمین یہ فاسق ہے اور کسی نے کہا یہ دھریہ ہے۔ یہ سُن نے اُس ننگے آدمی نے کہا اے امام المسلمین آپ کی بصارت کب سے سلب کر لی گئی۔ فرمایا جب سے تیری شرم و جیا کا پردہ اٹھ گیا۔

اَللّٰهُ حَقٌّ اَسْتَغْفِرُكَ

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحْبَتِ طَالِعِ تَزَا طَالِعِ كُنْدِ

اور بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

اَللّٰهُ حَقٌّ اَسْتَغْفِرُكَ

اس لیے کہ ہزاروں کعبہ یک دل بہتر ہے

دَلِ تَحْلِیِّ جَلِیلِ کَبِیرِ

دل اللہ تعالیٰ کی تجسّی گاہ ہے

اَللّٰهُ كُفْتَةُ اللّٰهِ مِیْ ثَوْدِ

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحْبَتِ صَالِحِ تَزَا صَالِحِ كُنْدِ

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دَلِ بَدِستِ آوِزِ کَرِجِ اَکْبَرِ

دُشمنوں کی دل داری کہ یہ جج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

معرفت حق کیا ہے ؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کچھ لکھ رہے تھے کہ ایک درویش نے آکر پوچھا کہ معرفت الہی کا بندے پر حق ہے یا بندے کا حق معرفت الہی پر ہے۔ یہ سنتے ہی آپ نے اُس دن سے تصنیف و تالیف کا سلسلہ چھوڑ دیا کیونکہ اگر کہا جائے کہ بندے کو معرفت خود حاصل ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ پر بندے کا حق ہوا۔ مگر یہ درست نہیں۔ اور اگر معرفت الہی کا حق بندے پر ہو تو حق کے حق کا ترک کرنا روا نہیں۔

نورِ حقِ ظاہر بود اندر ولی
اللہ کا نورِ ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیرِ کامل صورتِ ظلِّ الہ
کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُبِّ درویشاں کلیدِ جنتِ است
درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنجِ بخشِ فیضِ عالمِ منظرِ نورِ خُدا
خزانہ بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

نیک ہیں باطنی اگر اسلِ ولی
تو اگر اسلِ دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا
یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمنِ ایشیاں منزاتِ لعنتِ است
ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ماقصاں پیرِ کامل کا مالاں اِہنما
ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

بھوکِ آخرت کی کنجی ہے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ ابوسلیمان دارانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ فرمایا کہ بھوکِ آخرت کی کنجی ہے اور پیٹ بھر کر کھانا دنیا کی کنجی ہے۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود
اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے

گرچہ از حلقومِ عبد اللہ بود
اگرچہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو

نسایہ یزدال بود بندہ خدا
اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے

مردہ ایں عالم و زندہ خدا
اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے

یک مانہ صحبت با اولیا
ولی کی ایک گھڑی کی صحبت

بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا
سوا سال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

عوثِ اعظم در میانِ اولیا
اولیاء کے درمیان عوثِ اعظم کا مرتبہ

چون محمد در میانِ انبیا
ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

سبر اور رمضان الہی کیا ہے؟

- ۱۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت عمارت محاسبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ احکام مجازی کے ماتحت آرام لینا رمضان الہی ہے۔
- ۲۔ تیر بلا کا نشانہ بننا صبر ہے۔
- ۳۔ قرب خدا میں دل کا علم مراقبہ ہے۔
- ۴۔ اسباب الہی کو قائم سمجھنا تفکر ہے۔
- ۵۔ مصائب میں ثابت قدم رہنا اور کسی قسم کی رفع کرنے کی تدبیر نہ کرنا ہی رمضان الہی ہے۔
- ۶۔ تمام بُری باتوں سے باز رہنا حیا ہے۔

اے سخن حق است باللہ می شود

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صحبت طالع ترا طالع کند

اُد بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

اے ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دل تجلی جلیل کبر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجلی گاہ ہے

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صحبت صالح ترا صالح کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ حج اکبر است

دوسروں کی دلدادگی کہ یہ حج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

زار و قطار رونا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابوسلیمان دارانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اگر میرے سامنے کوئی شخص گناہ کا ذکر کرتا ہے تو میں زار و قطار روتا ہوں۔ کہہ کہ میں اطاعت ہی

میں اس قدر آفت دیکھتا ہوں کہ وہ مجھے گناہ میں نہیں نظر آتی۔

نورِ حق ظاہر بود اندر ولی	نیک ہیں باطنی اگر اصل ولی
اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے	تو اگر اصل دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ
پیرِ کامل صورتِ خللِ الہ	یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا
کامل پیر اللہ کا سایہ ہے	یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے
حُب درویشاں کلیدِ جنت است	دشمنِ ایشیاں سزائے لعنت است
درویشوں کی محبت جنت کی پابی ہے	ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے
گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا	ناقصاں پیرِ کامل کا ملاں اراہنما
غزانہ بخشے والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے	

ایک مسافر کے چند وصایا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص کسی سفر کو جا رہا تھا تو اس نے جانے سے پہلے حضرت
حاتمِ اصم رحمۃ اللہ علیہ سے کچھ وصیت چاہی۔ آپ نے فرمایا،
اگر دوست مطلوب ہے تو اللہ تعالیٰ تیرے لیے کافی ہے۔
اگر ساتھی چاہتا ہے تو کرنا کا تبین تیرے ساتھ ہیں۔
اگر عبرت درکار ہے تو دنیا ہے۔
اگر مونس چاہتا ہے تو قرآن کافی ہے۔
اگر کام درکار ہے تو عبادت کر۔
اگر واعظ درکار ہے تو موت سے بڑھ کر اور کوئی واعظ درکار نہیں۔
اگر یہ باتیں تیرے لیے درکار نہیں تو پھر دوزخ تیرے لیے کافی ہے۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود

اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے

سایہ یزدال بود بندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے

یک مانہ صحبت با اولیا

ولی کی ایک گھڑی کی صحبت

عنوت اعظم در میان اولیا

اولیاء کے درمیان عنوت اعظم کا مرتبہ

علماء کا متکبر ہونا

گرچہ از خلقم عبد اللہ بود

اگرچہ میں اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے

مردہ ایں عالم و زندہ خدا

اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے

بہتر از صد سالہ طاعت ریا

سو سال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

چوں محمّد در میان انبیا

ایسا ہے جیسا کہ محمّد انبیاء کے درمیان

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اگر اس زمانے کے عالموں اور زناہدوں کے غرور کا وزن کیا جائے تو اُمراء اور بادشاہوں کے تکبر سے بہت زیادہ ہوگا۔

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صحبت صالح ترا صالح کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ رج اکبر است

دوسروں کی دلداری کہ یہ رج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

ایں سخن حق است باللہ می شود

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صحبت طالع ترا طالع کند

اُدھر بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

ایں ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دل تجلی جلیل کبر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجلی گاہ ہے

علامات ولایت کیا ہے؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ
لی اللہ میں درج ذیل علامات ہوتی ہیں کہ:
اولیاء اللہ ہر وقت فکر خدا میں رہتا ہے۔
اولیاء اللہ کا اقرار خدا سے ہوتا ہے۔
اولیاء اللہ کا شغل راہ خدا میں ہوتا ہے۔
جب اللہ تعالیٰ بندے کو چاہتا ہے تو عمل خیر کا دروازہ اس پر کھول دیتا ہے اور
بری بات کا دروازہ اُس پر بند کر دیتا ہے۔ جب شر چاہتا ہے تو اُس کے خلاف کرتا ہے۔

نیک میں بائیں اگر اہل ولی

تو اگر اہل دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمن ایشیاں سنزائے لعنت

ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ناقصاں پیر کامل کا ملاں اراہنما

غزائے بخشنے والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو دل پہنچانے والے، ناقصوں کے کامل پیر آدمی کا ملول کو راستہ دکھانے والے

نور حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیر کامل صورتِ ظلِ الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُب درویشاں کلیدِ جنت

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا



ایک چور کا تائب ہونا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت حاتم اسم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بلخ میں وعظ فرما رہے تھے تو فرمایا کہ اے اللہ العالمین اس مجلس میں جو سب سے زیادہ گنہ گار ہے اسے بخش دے۔ اس مجلس میں ایک کفن چور بھی تھا۔ چنانچہ رات کو جب وہ حسب معمول قبرستان میں کفن چرانے کے لیے گیا تو آراہنی اسے بندہ خدا تیری حاتم اسم کی دعا سے بخش ہو چکی ہے اور تو پھر گناہ کرنے کے لیے آیا ہے۔ جب کفن چور نے یہ آواز سنی تو فوراً تائب ہو گیا۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود

اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے

سایہ یزدال بود بندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے

یک زمانہ صحبت با اولیا

مٹلی کی ایک گٹھی کی صحبت

عنوت اعظم در میان اولیا

اولیاء کے درمیان عنوت اعظم کا مرتبہ

گر چه از حلقوم عبد اللہ بود

اگر چه عبد اللہ کا کہا ہوا

مردہ یل عالم و زندہ خدا

اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے

بہتر از صد سالہ طاعت ریا

سو سال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

چون محمد در میان انبیا

ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

حضرت علی کا حضرت امام شافعی کو انگشتی عطا فرمانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ خواب میں زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوا العابد دہن عطا ہونے کے بعد حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ نے اپنی انگشتی اتار کر مجھے دے دی۔

اَللّٰهُ حَقٌّ اَسْتَغْنٰی عَنْهُ

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحْبَتِ طَالِعٍ تَرِاطَالِحُ كُنْ

اور بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

اِسْ هِزَارًا كَعْبِيَّةٌ دَلَّ بِهٖتَا

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دَلَّ تَحْلِيٍّ جَلِيْلٍ اَبْسَرُ

دل اللہ تعالیٰ کی تجسّی گاہ ہے

اَللّٰهُ كُفْتَةٌ اَللّٰهُ مِثْلُ

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحْبَتِ صَالِحٍ تَرِاصَالِحُ كُنْ

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دَلَّ بَدَسْتٍ اَوْ كَرِهَ رَجَّحُ اَكْبَرُ

دوسروں کی دلہاری کر کہ یہ حج اکبر ہے

كَعْبَةٍ تَقْمِيْرٍ خَلِيْلٍ اَطْهَرُ

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

عارف کے لیے درجہ کمال

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ یازید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا

کہ عارف کے لیے درجہ کمال یہ ہے کہ وہ محبت میں جلتا ہے۔

نِيْكَاتٍ مِّنْ بَاشِيٍّ اَكْرَهْ

تو اگر اہل دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

يَعْنِيْ دِيْدٍ پِيْرٍ دِيْدٍ كَبِيْرٍ

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دُشْمَنٍ اِيْشَا لِمَنْزِلَةِ لَعْنَتٍ

ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

نَاقِصًا اَبِيْرٍ كَامِلًا اَرَاهِنًا

ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

نُوْرٍ حَقٍّ ظَاہِرٍ بُوْدٍ اَنْدَرُوْلِيْ

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پِيْرٍ كَامِلٍ صُوْرَتِ خَلِّ اِلَہِ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُبِّ دُرُوْشَا لِكَلِيْدِ حَبِيْبَتِ

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

كَمِيْنٍ مِّنْ خَشْيَةِ عَالَمٍ مَّظْهَرِ نُوْرِ خَدَا

خزانہ بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

عمل کرو اور جنت پاؤ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ :
عالموں اور زاہدوں کو دیکھنے پر غور نہ کرو جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام
سے بڑھ کر اور کوئی ذی مرتبہ نہیں ہے۔ ابو جہل۔ ابولہب اور دیگر کافر قریش آپ کو دیکھتے
تھے اور آپ کے رشتہ دار تھے مگر بے سود کہ ایمان قبول کر کے نیک عمل نہ کیا۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود
اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے

گرچہ از حلقوم عجب اللہ بود

اگرچہ عجب اللہ کا کہا ہوا ہو

مردہ ایں عالم و زندہ خدا

اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے

بہتر از صد سالہ طاعت ریا

سو سال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

چوں محمد در میان انبیاء

ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

سایہ یزدال بود بندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے

یکے مانہ صحبت با اولیا

ولی کی ایک گھڑی کی صحبت

عنوت اعظم در میان اولیا

اولیاء کے درمیان عنوت اعظم کا مرتبہ

دنیاوی خیال سے توبہ کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت احمد حرب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے عبادت خانہ میں
عبادت میں مصروف تھے۔ بارش بہت زور سے ہو رہی تھی۔ دل میں خیال پیدا ہوا
کہ پانی گھر کے اندر نہ آجائے۔ اُسی وقت غیب سے آواز آئی کہ احمد گھر کو چلے جاؤ
کیونکہ جو کام تم کرتے تھے وہ تم نے گھر بھج دیا ہے۔ آپ نے فوراً اس خیال سے توبہ
کی۔

اِس سخن حق است باللہ می شود

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبتِ طالع ترا طالع کند

اور بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

اِس ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دل تجلی جلیل کبر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجسّی گاہ ہے

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بسندہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبتِ صالح ترا صالح کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ رج اکبر است

دوسروں کی دلداری کر کہ یہ رج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

نیشاپور میں دو احمد نامی

اہل ذکر نے ایک دفعہ ذکر کیا کہ نیشاپور میں دو احمد تھے ایک سراسر دین دار اور دوسرا سراسر دنیا دار۔ ان میں حضرت احمد عرب رحمۃ اللہ علیہ وہ تھے جن پر ہر وقت حق غالب رہتا تھا اور دوسرے احمد سوداگر۔ جس پر دنیا کی حرص اس قدر غالب تھی کہ پینے کی بھی ہوش نہ رہتی تھی اور سخت کنجوس تھا۔

نیک میں باشی اگر اہل ولی

تو اگر اہل دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

نور حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیر کامل صورتِ ظلّ الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے



حُب درویشاں کلیدِ جنت است دشمن ایشاں سزائے لعنت است

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

گنج بخش فیض عالم منظر نورِ خدا ناقصاں پیرِ کامل کمالاں را ہنما

خزانہ بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

دل کی اقسام

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ دل پانچ قسم کے ہوتے ہیں:

۱۔ مردہ ۲۔ بیمار ۳۔ غافل ۴۔ وہ جس پر پردہ پڑا ہو ۵۔ ہوشیار

۱۔ مردہ دل کفار کا۔

۲۔ بیمار دل گنہ گاروں کا۔

۳۔ غافل دل حد سے بڑھ کر کھانے والوں کا۔

۴۔ پردہ پڑا ہوا دل یہود کا۔

۵۔ ہوشیار دل عابد و زاہد کا۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود گرچہ از خلق موم عبد اللہ بود

اس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا بتو ہے اگرچہ موم عبد اللہ کا کہا ہوا ہو

سایہ یزدال بود بندہ خدا مردہ ایں عالم و زندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے



بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا
سوال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

چوں محمد در میانِ انبیاء
ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

یک مانہ صحبت با اولیا
دلی کی ایک گھڑی کی صحبت
عنوتِ اعظم در میانِ اولیا
اولیاء کے درمیان عنوتِ اعظم کا مرتبہ

نبی کا وارث کون؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ابوعلی فارمدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نیشاپور میں وعظ فرما رہے تھے امام الحرمین بھی وہاں موجود تھے پوچھا گیا کہ العلماء وراثۃ الانبیاء کے مصداق کون لوگ ہیں۔ ابوعلی نے فرمایا کہ وہ اس آیت کا مصداق نہ میں ہوں اور نہ آپ ہیں بلکہ اس آیت کا مصداق حضرت محمد بن اسلم طوسی ہیں۔

اے سخن حق است باللہ می شود
خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے
صحبت طالع ترا طالع کند

اور بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی
اے ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است
اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دل تجلی جلیل کبر است
دل اللہ تعالیٰ کی تجستی گاہ ہے

اللہ گفتہ اللہ می شود
اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے
صحبت صالح ترا صالح کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی
دل بدست آور کہ حج اکبر است
دوسروں کی دلداری کر کہ یہ حج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است
کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے



دل کا روشن ہو جانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بزرگ نے کہا کہ ایک دفعہ میں حضرت احمد حرب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں گیا۔ وہاں آپ کی زبان سے ایک ایسا لفظ نکلا جسے سُن کر میرا دل روشن ہو گیا اگرچہ چالیس برس گزر چکے ہیں لیکن وہ لفظ میرے دل سے محو نہیں ہوا اور ابھی تک اس کا ذوق میرے دل میں موجزن ہے۔

نورِ حق ظاہر بود اندر ولی	نیک میں با نیک اگر اسل ولی
اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے	تو اگر اسل دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ
پیرِ کامل صورتِ ظلِ الہ	یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا
کامل پیر اللہ کا سایہ ہے	یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے
حُب درویشاں کلیدِ جنت است	دشمن ایشاں سزائے لعنت است
درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے	ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے
گنج بخش فیضِ عالم مظہر نورِ خدا	ناقصاں پیرِ کامل کا ملاں اراہنا
خزانہ بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے	

عارف کی دل کی آنکھ کی کیفیت

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ سب سے بہتر سخاوت وہ ہے جو حاجت کے موافق ہو۔ زاہدوں کا آخری قدم متوکلوں کا پہلا قدم ہے۔ عارف کے دل کی آنکھ کھلتی ہے تو ظاہر کی آنکھ بند ہو جاتی ہے۔ مطلب یہ کہ عارف کو سوائے خدا کے اور کچھ نظر نہیں آتا۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود
اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے
گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود
اگرچہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو
سایہ یزدال بود بندہ خدا
اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے
یک زمانہ صحبت با اولیا
دلی کی ایک گھڑی کی صحبت
عنوث اعظم در میان اولیا
اولیاء کے درمیان عنوث اعظم کا مرتبہ
دریائے حیرت میں غرق ہونا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جب میں بارگاہ اللہ العالمین میں پہنچا تو کوئی رکاوٹ نہ ہوئی۔ کیونکہ اہل دنیا تو دنیا میں مشغول تھے۔ اہل آخرت اور محبوب لوگ آخرت میں۔ اہل دعویٰ اپنے دعویٰ میں۔ اہل تصوف اور اہل طریقت کچھ کھانے پینے میں اور کچھ رقص و سماع میں مشغول تھے۔ اور وہ راستہ ملے کر چکے تھے۔ قوم کے پیش رو تھے اور دریائے حیرت میں مستغرق تھے۔

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود
اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے
ایں سخن حق است باللہ می شود
خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے
صحبت صالح ترا صالح کند
نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی
صحبت طالع ترا طالع کند
اور بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی



دل بدست آور کہ حج اکبر است

دوسروں کی دل داری کہ یہ حج اکبر ہے

ایں ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

آئینہ ذات الہی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میرا پروردگار تیس سال تک میرا آئینہ بنا رہا۔ لیکن اب میں خود اپنا آئینہ ہوں۔ مطلب یہ کہ جو کچھ میں تھا وہ نہیں رہا کیونکہ ”میں“ اور ”حق“ مشترک ہے۔ جب میں نہ رہا تو اللہ تعالیٰ اپنا آئینہ ہے اور یہی میں کہتا ہوں کہ میں اپنا آئینہ آپ بن گیا۔ یہ جو بات میں کرتا ہوں وہ حاصل وہ آپ سے میں نہیں ہوں۔

نور حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

نیک میں باشی اگر اصل ولی

تو اگر اصل دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

پیر کامل صورتِ خلیل الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

یعنی دید پیر دید کبریا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

حب درویشاں کلیدِ جنت است

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

دشمن ایشاں سزائے لعنت است

ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا

خزانہ بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اللہ کامل کو راستہ دکھانے والے

ناقصاں پیر کامل کا ملاں ارہمنما

ناقصوں کے کامل پیر اللہ کامل کو راستہ دکھانے والے



تین طلاق

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے پروردگار عالم کی بارگاہ میں مناجات کی اور عرض کیا اے میرے پانہار تجھ تک رسائی کیسے ہوگی۔ ہاتھ غیبی سے آواز آئی کہ اے بایزید! پہلے خود کو تین طلاق دے اور پھر ہمارا نام لے۔

گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

اگرچہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو

مردہ ایں عالم و زندہ خدا

اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے

بہتر از صد سالہ طاعت ریا

سو سال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

چوں محمد در میان انبیاء

ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

گفتہ او گفته اللہ بود

اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوتا ہے

سایہ یزدال بود بندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے

یک مانہ صحبت با اولیا

دلی کی ایک گھڑی کی صحبت

عنوث اعظم در میان اولیاء

اولیاء کے درمیان عنوث اعظم کا مرتبہ

نفس کی حفاظت کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ تین اوقات نفس کی محافظت کرنی چاہیئے:

۱۔ کام کے وقت اس بات کی کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے۔

۲۔ بات کرو تو سمجھو کہ خدا سنتا ہے۔

۳۔ خاموش رہو تو یاد رکھو کہ خدا جانتا ہے۔

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبتِ صالح ترا صالح کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ رج اکبر است

دوسروں کی دلدادگی کر کہ یہ رج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

ایں سخن حق است باللہ می شود

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبتِ طالع ترا طالع کند

اُد بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

ایں ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دل تجلی جلیل کبر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجلّی گاہ ہے

دل کار از شیخ ہی جانے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے چند لوگوں کو آپس میں جھگڑتے دیکھا۔ ساتھ کچھ مرید بھی تھے۔ جب اُن کے پاس سے گزر کر وجہ پوچھی تو مریدوں نے کہا کہ حضور ان فساد پھیلانے والوں کے لیے بددعا کریں تاکہ ان کے فساد سے دوسرے متاثر نہ ہوں۔ آپ نے مریدوں سے فرمایا ہاتھ اٹھاؤ۔ پھر کہا الہی جس طرح تو نے انھیں اس جہان میں خوش رکھا عاقبت میں بھی خوش رکھ۔ مرید یہ سن کر متعجب ہوئے کہ ہم شیخ کی بات کو نہیں سمجھ سکے۔ فرمایا منتظر ہو راز ظہور میں آجائے گا۔ بخوبی دیر بعد دیکھا کہ وہی لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر تائب ہو کر نیک بن گئے۔

نیک میں باشی اگر اہل ولی

تو اگر اہل دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیندہ پیر دیدہ کبریا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

نور حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیر کامل صورتِ ظلّ الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُبِّ درویشاں کلیدِ جنت است دشمنِ ایشیاں سزائے لعنت است

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

گنجِ بخشِ فیضِ عالمِ منظرِ نورِ خدا ناقصاں اپیرِ کاملِ کمالاں را ہنما

خزانہ بخشے والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

موت قریب ہے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کا وضو ٹوٹ گیا۔ آپ نے اُسی وقت تیمم کر لیا۔ لوگوں نے کہا۔ حضورِ جلیلہ پاس ہے پھر تیمم کیوں کیا۔ فرمایا کہ ممکن ہے کہ وہاں تک نہ پہنچ سکوں اور مَر جاؤں۔

گفتہٗ او گفتہٗ اللہ بود گرچہ از حلقومِ عبد اللہ بود

اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے اگرچہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو

سایۂ یزدال بود بندہ خدا مُردہ ایں عالم و زندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مُردہ ہے

یک زمانہ صحبت با اولیا بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا

ولی کی ایک گھڑی کی صحبت سو سال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

عنوثِ اعظم در میانِ اولیا چوں محمد در میانِ انبیا

اولیاء کے درمیان عنوثِ اعظم کا مرتبہ ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیا کے درمیان

گناہ کا ترک کیسے؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ گناہ کا ترک تین وجہ سے ہوتا ہے:

اول۔ دوزخ کے خوف سے۔
دوم۔ بہشت کی خواہش سے۔
سوم۔ خدا سے شرم کرتے ہوئے۔

اِس سخن حق است باللہ می شود

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبت طالع ترا طالع کند

اور بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

اِس ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دل تجلی جلیل کبر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجلّی گاہ ہے

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبت صالح ترا صالح کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ حج اکبر است

دوسروں کی دلداری کر کہ یہ حج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

اللہ تعالیٰ کا مواخذہ کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:
”اللہ تعالیٰ جب کسی سے مواخذہ کرتا ہے تو اس کی علامت یہ ہے
کہ اسے نفس کے کام میں مشغول رکھتا ہے اور اپنے کام سے اسے
دور کر دیتا ہے۔“

نیک میں باشی اگر اسل ولی

تو اگر اسل دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

نور حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیر کامل صورتِ ظلّ الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُب درویشاں کلیدِ حُبست دشمن ایشاں سزائے لعنتست
درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے
گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا ناقصاں اپیرِ کامل کمالاں را ہنما
خزانہ بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے ناقصوں کے کامل پیر اور کاملوں کو راستہ دکھانے والے

خیانت پہ عتاب نہ کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک مرید سے ارشاد فرمایا کہ:

”اگر تو کسی دوست سے خیانت دیکھے تو عتاب نہ کر کیونکہ ممکن ہے عتاب میں اس سے زیادہ سخت بات تجھے سننی پڑے۔“

مرید کہتا ہے کہ میں نے اس بات کا تجربہ کیا تو ایسا ہی پایا۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود
اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے اگرچہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو
سایہ یزدال بود بندہ خدا مُردہ ایں عالم و زندہ خدا
اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مُردہ ہے
یک مانہ صُحبت با اولیا بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا
دلی کی ایک گھڑی کی صحبت سو سال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے
عوثِ اعظم در میانِ اولیا چوں محمد در میانِ انبیا
اولیاء کے درمیان عوثِ اعظم کا مرتبہ ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان



خوشی ایک حجاب

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ مرید کو جب اطاعت کا مزہ دیا جاتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے لیکن یہ خوشی اُس کے لیے حجاب بن جاتی ہے۔

اَللّٰهُ كُفْتَهُ اللّٰهُ مِیْ شُوْد

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحْبَتِ طَالِعِ تَرَا طَالِعِ كُنْد

اور بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

اَللّٰهُ كُفْتَهُ اللّٰهُ مِیْ شُوْد

اس لیے کہ ہزاروں کعبہ یک دل بہتر ہیں

دَلِ تَحِلِّیْ جَلِیلِ کَبِیرِ سِت

دل اللہ تعالیٰ کی تجسّی گاہ ہے

اَللّٰهُ كُفْتَهُ اللّٰهُ مِیْ شُوْد

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحْبَتِ صَالِحِ تَرَا صَالِحِ كُنْد

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دَلِ بَدِستِ آوَرِ کَمِ رَجِ اکْبَرِ سِت

دوسروں کی دل داری کہ یہ حج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

تن من قربان

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ہم میں سے پہلے لوگ کسی نہ کسی چیز کی طرف مائل ہوئے ہیں لیکن ہم کسی طرف مائل نہیں ہوئے بلکہ ہم نے یکبارگی اپنے آپ کو اس ذاتِ کریم پر قربان کر دیا اور ہم اپنے آپ کو اپنے لیے نہیں چاہتے۔



نیک ہیں باشی اگر اسلی ولی
تو اگر اسلی دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا
یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمن ایشیاں سناتے لعنت است
ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ناقصاں پیر کامل کا ملاں ارہنما
ناقصوں کے کامل پیر اود کاملوں کو راستہ دکھانے والے

نور حق ظاہر بود اندر ولی
اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیر کامل صورتِ ظلّ الہ
کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُب درویشاں کلیدِ جنت است
درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
خزانہ بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اود کاملوں کو راستہ دکھانے والے

عذاب کی فراموشی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ
میر پروردگار عالم پر دوزخ میں مجھے دیدار سے مشرف نہ فرمائے گا تو میں اس قدر آہ و زاری کروں گا
اہل دوزخ کو اپنا عذاب فراموش ہو جائے گا۔

گر چہ از حلقوم عبد اللہ بود
اگر چہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو

مردہ ایں عالم و زندہ خدا
اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے

بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا
سو سال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

چو محمد در میانِ انبیا
ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

گفتہ او گفتہ اللہ بود
اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوتا ہے

سایہ یزدال بود بندہ خدا
اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے

یک مانہ صحبت با اولیا
ولی کی ایک گھڑی کی صحبت

عنوتِ اعظم در میانِ اولیا
اولیاء کے درمیان عنوتِ اعظم کا مرتبہ

ایک ذرہ کی قیمت

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اگر ہماری صفت کا ایک ذرہ بھی جنگل میں ڈال دیا جائے تو ساتوں زمین و آسمان بالا ہو جائیں۔

اے سخن حق است باللہ می شود

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صحت طالع ترا طالع کند

اگر بُرے آدمی کی صحت تجھے بُرا کر دے گی

اے ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دل تجلی جلیل کبر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجستی گاہ ہے

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صحت صالح ترا صالح کند

نیک آدمی کی صحت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ رج اکبر است

دوسروں کی دلداری کہ یہ رج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

عارف کون؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ عارف کا ادنیٰ سے ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اس میں صفات باری تعالیٰ پائی جاتی ہیں۔ یعنی اس کی ہر حرکت شریعت مطہرہ کے مطابق ہوتی ہے۔



نیک میں باطنی اگر اسل ولی

تو اگر اسل دل ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمن ایشیاں سزائے لعنت است

ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ناقصاں پیر کامل کا ملاں ارہمنما

ناقصوں کے کامل پیر آدم کا ملوں کو راستہ دکھانے والے

نور حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیر کامل صورتِ ظلِّ الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُب درویشاں کلیدِ حُسن است

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنج بخش فیض عالم منظر نورِ خدا

غزانہ بخشنے والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر آدم کا ملوں کو راستہ دکھانے والے

محبت الہی کے ثمرات

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی یگانگت بہت سے لوگوں کو عاجز کر دیتی ہے اور بہت سے عاجزوں کو مرد بنا دیتی ہے۔

گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

اگرچہ عبد اللہ کا کہا ہوا ہو

مردہ ایں عالم و زندہ خدا

اللہ زندہ ہے اور سارا جہان مردہ ہے

بہتر از صد سالہ طاعتِ ریا

سومال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

ایسا ہے جیسا کہ محمد انبیاء کے درمیان

گفتہ او گفتہ اللہ بود

اُس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے

سایہ یزدال بود بندہ خدا

اللہ کا بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے

یک زمانہ صحبت با اولیا

ولی کی ایک گھڑی کی صحبت

عنوث اعظم در میانِ اولیا

اولیاء کے درمیان عنوث اعظم کا مرتبہ

اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود

اللہ اللہ کہتے بندہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبتِ صالح ترا صالح کند

نیک آدمی کی صحبت تجھے نیک کر دے گی

دل بدست آور کہ حج اکبر است

دوسروں کی دلہاری کر کہ یہ حج اکبر ہے

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است

کعبہ ابراہیم (خلیل اللہ) کا تعمیر کردہ ہے

ہزار بار توبہ

اے سخن حق است باللہ می شود

خدا کی قسم یہ بات صحیح ہے کہ وہ اللہ ہو جاتا ہے

صُحبتِ طالع ترا طالع کند

اُد بُرے آدمی کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی

اے ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

اس لیے کہ ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے

دل تجلی جلیل کبر است

دل اللہ تعالیٰ کی تجستی گاہ ہے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بظامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کہ گناہ سے ایک دفعہ توبہ کی جاتی ہے مگر معرفت سے ہزار دفعہ توبہ جاتی ہے۔

نور حق ظاہر بود اندر ولی

اللہ کا نور ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے

پیر کامل صورتِ ظلِ الہ

کامل پیر اللہ کا سایہ ہے

حُب درویشاں کلیدِ جنت است

درویشوں کی محبت جنت کی چابی ہے

گنج بخش فیض عالم مظہر نورِ خدا

غزائے بخشش والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے، ناقصوں کے کامل پیر اللہ کامل کو راستہ دکھانے والے

نیک میں باشی اگر اہلِ ولی

تو اگر اہلِ ولی ہے تو نیک بن کے بیٹھ

یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

یعنی پیر کا دیدار اللہ کا دیدار ہے

دشمنِ ایشاں سزائے لعنت است

ان کے دشمن کی سزا لعنت ہے

ناقصاں پیرِ کامل کا ملاں اراہنا

ناقصوں کے کامل پیر اللہ کامل کو راستہ دکھانے والے

شان ولایت

الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِشَيْءٍ مِّن دُونِ اللَّهِ
الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِشَيْءٍ مِّن دُونِ اللَّهِ

(ترجمہ)

خبردار تحقیق اللہ کے دوستوں کو کچھ خوف نہیں ہوتا اور نہ ہی ان کو کوئی غم ہوتا ہے۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اور پیہر نگاری کرتے ہیں۔

تفسیر

اس آیت کی تفسیر یہ ہے کہ جس مضمون کے انکار کا احتمال ہو وہاں عربی میں اَلَا یا اِنَّ یا ہا وغیرہ حروف تنبیہ لائے جاتے ہیں۔ چونکہ رب کو علم تھا کہ اولیاء اللہ کے فضائل و کمالات، اُن کے مراتب و درجات اور اُن کی قدرت و اختیارات، ان کے مناقب کے بہت سے منکر پیدا ہونے والے ہیں۔ لہذا اس مضمون کو دو حروف تاکید سے شروع فرمایا۔

الَّذِينَ آمَنُوا۔ خبردار۔ بیشک۔ تحقیق۔ اولیاءِ ولی کی جمع ہے۔ ولی کے چند معنی ہیں: قریب۔ دوست۔ ناصر۔ مددگار۔ والی۔ یعنی اللہ کے قریب۔ دوست۔ رہنے والے یا اللہ کے دین کے مددگار۔ اللہ کے دوست اولیاء اللہ کہلاتے ہیں جنہیں نبی نے

منتخب فرمایا اور شیطان کے دوست جنہیں شیاطین یا ہمارے نفوس نے منتخب کر لیا اور شیاطین یا اولیاء من دون اللہ یا حزب الشیاطین کہلاتے ہیں کریم نے اولیاء من دون اللہ کی سخت مذمت فرمائی۔ ان کے ماننے والوں کو فرمایا اور اولیاء اللہ کے مناقب بیان کیے۔

یہ آیت شریفہ اولیاء اللہ کے محامد کی ہے۔ اسی لیے فرمایا اولیاء اللہ تاکہ اولیاء اللہ نکل جاویں۔ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ فرما کر اللہ تبارک و تعالیٰ نے اولیاء اللہ کو دنیا کے خطرات سے بے خوف کر دیا ہے اور قیامت سے ان کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ کر دیا ہے۔ یعنی اولیاء اللہ کو نہ دنیا کا خوف ہے اور نہ ہی قیامت کا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان حضرات کو دونوں جہان میں محفوظ رکھا ہے۔ امام اہل سنت صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قرآن مجید کے حاشیہ پر رقم طراز ہیں:

ولی کی اصل ولاء سے ہے جو قرب و نصرت کے معنی میں ہے ولی اللہ وہ ہے جو فرائض سے قرب الہی حاصل کرے اور اطاعت الہی میں مشغول رہے اور اس کا دل نور جلال الہی کی معرفت میں مستغرق ہو۔ جب وہ دیکھے تو دلائل قدرت الہی دیکھے اور جب سنے تو اللہ کی آیات ہی سنے اور جب بولے تو اپنے رب کی شان ہی کے ساتھ بولے اور جب حرکت کرے، اور جب کوشش کرے تو اسی امر میں کوشش کرے جو فرائض سے قرب الہی ہو، اللہ کے ذکر سے نہ تھکے اور دل کی آنکھ سے خدا کے سوا غیر کو نہ دیکھے۔ یہ صفت اولیاء اللہ کی ہے۔ جب بندہ اس حال پر پہنچتا ہے تو اللہ اس کا ولی و ناصر اور معین و مددگار ہوتا ہے۔

مشکلات کہتے ہیں کہ ولی اللہ وہ ہے جو اعتقاد صحیح یعنی بر دلیل رکھتا ہو اور شرع مطہرہ کے مطابق اعمال صالحہ بجالاتا ہو۔ بعض عارفین نے فرمایا کہ ولایت نام ہے قرب

اور ہمیشہ اللہ کے ساتھ مشغول رہنے کا۔ جب بندہ اس مقام پر پہنچتا ہے تو اس کو کسی چیز
رف نہیں رہتا اور نہ ہی کسی شے کے فوت ہو جانے کا غم ہوتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ولی اللہ وہ ہے جس کو دیکھنے سے
یا دیکھائے بطبری کی حدیث میں بھی ابن زبیر نے کہا کہ ولی اللہ وہ ہے جس میں وہ شفقت
جو اس آیت میں مذکور ہے الَّذِينَ اٰمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ یعنی ایمان و تقویٰ دونوں کا
امع ہو۔

بعض علماء نے فرمایا کہ ولی اللہ وہ ہیں جو خاص اللہ کے لیے محبت کریں۔ بعض
ابین نے فرمایا ولی اللہ وہ ہیں جو طاعت سے قرب الہی حاصل کرتے ہیں اور اللہ
مالی کرامت سے ان کی کار سازی فرماتا ہے یا وہ جن کی اُحدیت کا برہان کے ساتھ
مکفیل ہو اور وہ اس کا حق بندگی ادا کرنے اور اس کی مخلوق پر رحم کرنے کے وقف ہو
ئے ہوں۔

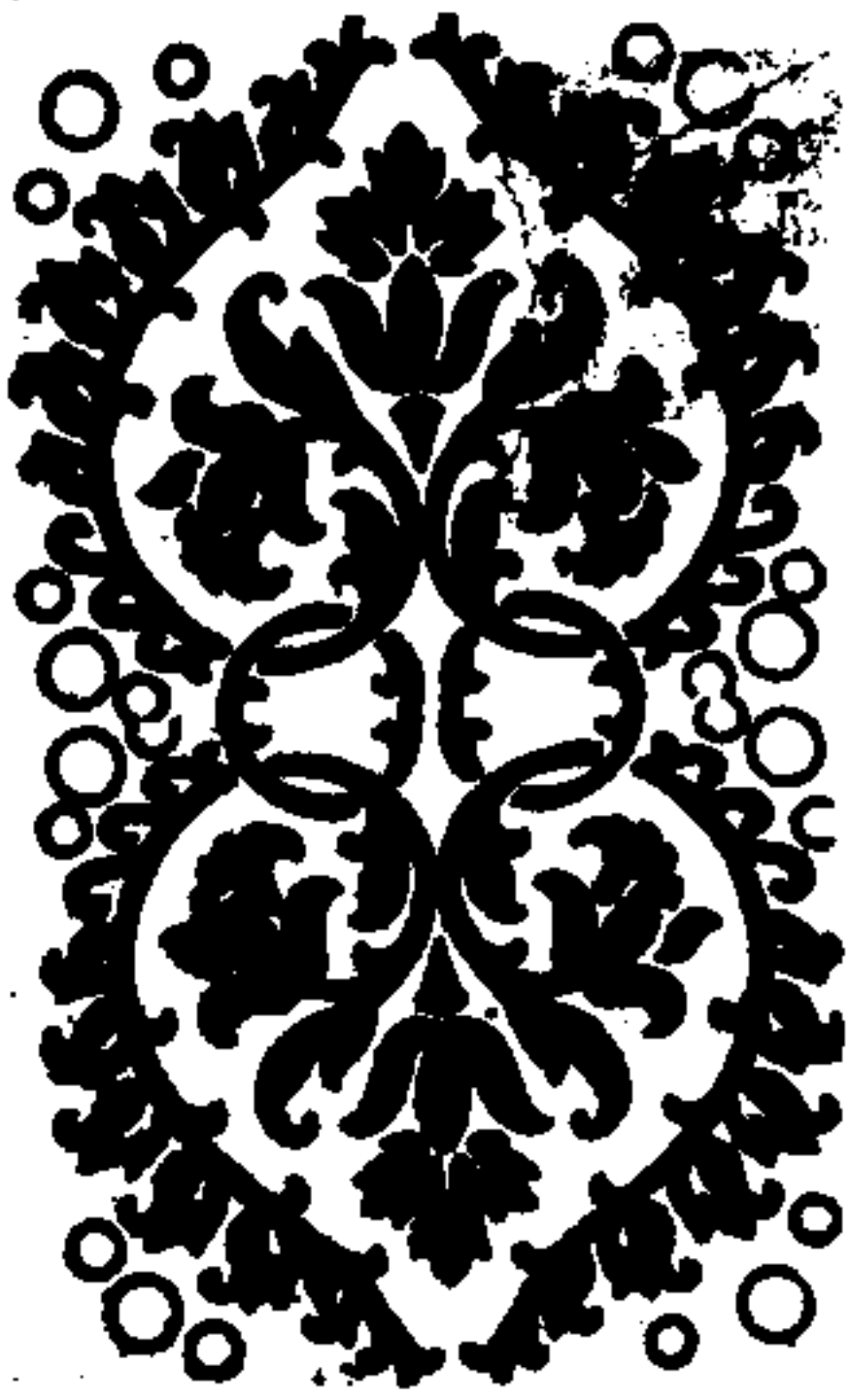
حضرت سید داتا علی ہجویری ثم لاہوری اس ضمن میں فرماتے ہیں :
ولی اللہ وہ ہے جو اپنے دل میں ماسوی اللہ کی محبت کے دنیا و عقبیٰ وغیرہ کو
نہ رکھے اور اپنے دل کو دنیا و عقبیٰ سے خالی کر کے صرف اللہ کی محبت کے لیے
اپنے دل کی طرف رجوع کرے۔

چونکہ اولیاء اللہ مدیران ملک احوال عالم سے خبردار اور تمام عالم کے والی ہوتے
ہیں اور نظام عالم میں ان کا تصرف ہوتا ہے اس لیے یہ ضروری ہے کہ ان کی رائے
تمام اہل الرائے پر فائق ہو اور تمام قلوب کے مقابلے میں ان کا دل شفیق تر ہو۔
ولایت کی انتہا نبوت کی ابتدا ہے اس لیے کوئی ولی نبی نہیں ہو سکتا جبکہ
ہر نبی کا ولی ہونا ضروری ہے۔

حضرت محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ النورانی نے فرمایا :

اولیاء اللہ پر عالم ملکوت منکشف ہو جاتا ہے اور ان پر عالم جبروت
کئی قسم کے علوم روشن ہو جاتے ہیں۔ عجیب و غریب علوم اور حکمتیں ان پر افکار
جاتے ہیں اور کئی قسم کی خبروں سے مطلع ہوتے ہیں۔

رب تعالیٰ نے (اولیاء اللہ) کو لوگوں کے دلوں کے بھیدوں اور نیتوں
مطلع فرمایا ہے کیونکہ میرے رب نے ان کو دلوں کو ٹوٹنے والا اور پوشیدہ باتوں
کا امین بنایا ہے۔ پھر ولی اللہ توحید کی کرسی پر بیٹھ جاتا ہے۔ پھر اس سے تمام
حجابات دور کر دیئے جاتے ہیں۔ ولی اللہ اللہ تعالیٰ کے خاص بھیدوں
اور رازوں پر مطلع ہو جاتا ہے۔





رضائے الہی کس میں ہے

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لباس فاخرہ زیب تن فرمائے ہوئے دیکھا اور عرض کیا اے ابن رسول اللہ! یہ لباس پہننا آپ کے خاندان کی عادت نہیں ہے۔ حضرت امام صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان لوگوں سے ایک شخص کا ہاتھ پکڑ کر اپنی آستین سے لگا کر فرمایا کہ یہ دیکھو اندر سے موٹا کپڑا پہنے ہوئے ہوں جو جسم کو گراں گزرتا ہے۔ پھر ارشاد فرمایا لباس فاخرہ لوگوں کے لیے ہے اور یہ موٹا کھرورا کپڑا رضائے اللہ العالمین کے لیے ہے۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کمال کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی حطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیتِ گلے

ایک نشست مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساجد بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

حضرت ذوالنون مصری اور ایک حسینہ کا مکالمہ

ایک دن کا ذکر ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہر کے کنارے پر گئے۔ وہاں آپ نے ایک محل دیکھا۔ آپ نے وضو کرنے کے بعد اُوپر نظر کی محل پر ایک حسین و جمیل عورت نظر پڑی۔ آپ نے اُسے آزماتے ہوئے پوچھا کہ تم کون ہے؟ عورت نے کہا اے ذوالنون! جب میں نے تمہیں دور سے دیکھا تو دیوانہ بھا۔ جب تو نزدیک آیا تو عالم خیال کیا۔ لیکن جب اس سے بھی زیادہ نزدیک آیا تو آپ کو عارف خیال کیا۔ لیکن جب زیادہ غور سے دیکھا تو نہ دیوانہ نہ عالم نہ عارف پایا۔ آپ نے فرمایا وہ کس طرح۔ کہا کہ اگر تو دیوانہ ہوتا تو طہارت نہ کرتا اگر عالم ہوتا تو نامحرم کی طرف نہ دیکھتا اگر عارف ہوتا تو ماسوا اللہ کسی پر آپ کی آنکھ نہ کھلتی۔ یہ کہہ کر وہ عورت غائب ہو گئی۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ
کمان سے چپکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے
کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا
غوثِ اعظم کا ترسہ اولیاء کے درمیان بیٹھے

چوں محمد در میانِ انبیا
جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ
اللہ تعالیٰ کی مطلق اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیتِ گلے
ایک نشست مٹی کی میپا بن جائے گی

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
جو اللہ کا مساحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا
وہ اولیاء کا طین کی صحبت اختیار کرے

نظارہ کچھ اور باطن کچھ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت صن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دریائے دجلہ کے کنارے ایک حبشی کو ایک عورت کے ہمراہ دیکھا جو شیشے میں سے کچھ پی رہا تھا۔ آپ کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اگرچہ میں گنہ گار ہوں لیکن اس شخص سے تو اچھا ہوں۔ اسی خیال میں تھے کہ سامنے سے ایک کشتی آئی اور وہ غرق ہو گئی جس میں سات آدمی سوار تھے حبشی یہ دیکھتے ہی فوراً دریا میں کود پڑا اور چھ آدمی باہر نکال لیا۔ پھر حضرت صن بصری کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم اپنے آپ کو بہتر سمجھتے ہو چھ کو میں نے غرق ہونے سے بچا یا باقی ماندہ ایک آدمی کو آپ بچائیں۔ امام المسلمین میں تو تمہارا امتحان لے رہا تھا کہ آیا تم اندھے ہو یا کچھ دکھائی بھی دیتا ہے۔ یہ عورت میری مال ہے اور شیشے میں ضرب نہیں بلکہ پانی ہے۔ یہ سن کر آپ اس کے قدموں پر گر گئے اور عندہ خواہی کی اور عرض کیا کہ جس طرح تم نے چھ آدمیوں کو غرق ہونے سے بچا یا اسی طرح خود بینی کے دریا میں غرق ہونے سے مجھے بھی بچاؤ۔ یاد رکھنا اس کے بعد کسی کو حقیر خیال نہ کرنا۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے ہوئے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا ترسہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی طاقت سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیتِ گلے

ایک مشیت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

چار سواریاں

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کچھ لوگوں نے حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سوال کیا کہ حضرت آپ اپنی زندگی کس طرح گزارتے ہیں تو آپ نے فرمایا میرے پاس چار سواریاں ہیں۔

پہلی سواری یہ ہے کہ جب مجھ پر کوئی سختی آتی ہے تو شکر کی سواری پر بیٹھ کر اس کے سامنے جاتا ہوں۔

دوسری سواری یہ ہے کہ جب کوئی طاعت ظہور میں آتی ہے تو اخلاص کی سواری پر بیٹھ کر اُس کے سامنے حاضر ہوتا ہوں۔

تیسری سواری یہ ہے کہ جب مجھ سے کوئی گناہ سرزد ہو جاتا ہے تو توبہ کی سواری کو کام میں لاتا ہوں۔

چوتھی سواری یہ ہے کہ جب کوئی بلا نازل ہوتی ہے تو صبر کی سواری کام آتی ہے۔

تیر جستہ باز گردانند ز راہ
کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے
کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا
غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیائے درمیان ایسا ہے

پہلے محمد در میانِ انبیا
جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ
اللہ تعالیٰ کی حلا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیتِ گلے
ایک مشیت مٹی کی مٹی بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
جو اللہ کا مساجد بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا
وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

حضرت بایزید بسطامی اور طاعت الہی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ محترمہ نے آپ کو مکتب میں بھیجا۔ سورہ لقمان پڑھتے پڑھتے جب آیت ان اشکری ولوالدیک ”میرا شکر کرو اور اپنے والدین کا شکر کرو“ پر پہنچے تو آپ نے اُستاد سے اس آیت کا مطلب پوچھا۔ مطلب ظاہر ہونے پر آپ کے دل پر بڑا اثر ہوا اور اُستاد سے گھر جانے کی اجازت طلب کی تاکہ میں اپنی والدہ کی خدمت میں کچھ عرض کر آؤں۔ جب اجازت لے کر آپ گھر آئے تو والدہ نے پوچھا بیٹا گھر آنے کی وجہ ہے کیا کوئی ہدیہ لایا ہے یا کوئی عذر درپیش ہے۔ عرض کیا نہیں بلکہ ان اشکری ولوالدیک پڑھ کر میرے دل پر بڑا اثر ہوا اور اس کے متعلق یہ عرض کرنے کے لیے آیا ہوں کہ دو جگہوں پر میں خدمت ادا نہیں کر سکتا۔ یا تو مجھے اُستاد سے مانگ کر ہمیشہ کے لیے اپنی خدمت کے لیے رکھ لو یا پھر خدا کے حوالے کر دو تاکہ اُسی کی خدمت میں لگا رہوں والدہ نے فرمایا بیٹا میں تجھے اللہ تعالیٰ کی خدمت کے لیے آزاد کرتی ہوں اور اپنا حق بخشی ہوں۔ جا اور اپنے رب کو راضی کر۔

تیر جستہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا ترسہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیتِ گلے

ایک نشست مٹی کی میا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا طین کی صحبت اختیار کرے

غائب شدہ لڑکے کی واپسی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک عورت حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگی کہ حضور والا میرا بیٹا غائب ہو گیا ہے جس کے فراق نے مجھے رُلا دیا ہے بارگاہِ خداوندی میں دعا کریں کہ میرا بیٹا مل جائے آپ نے عورت سے فرمایا کیا تیرے پاس کچھ ہے۔ عورت نے عرض کی حضور! میرے پاس دو درہم ہیں۔ آپ نے عورت سے دونوں درہم لے کر فقرار میں تقسیم کر دیئے اور فرمایا جا تیرا بیٹا خود بخود گھر پہنچ جائے گا۔ جب وہ عورت گھر آئی تو اپنے بیٹے کو گھر میں موجود پایا۔ بیٹے سے حال پوچھا۔ لڑکے نے کہا کہ میں کرمان میں تھا استاد نے مجھے گوشت وغیرہ خریدنے کے لیے بھیجا۔ جب میں سودا لے کر گھر کو واپس لوٹا کہ یکایک ہوا نے مجھے اڑا لیا۔ ہوا میں سے یہ آواز آرہی تھی کہ اے ہوا اسے اس کے گھر پہنچا دے۔ آپ کی دعا کی برکت اور دو درہم کے صدقہ کی وجہ سے۔

تیر جستہ باز گردانند ز راہ
کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے
کسی کامل کے آستانے کی گدائی کہ

غوثِ اعظم در میانِ اولیاء
غوثِ اعظم کا قریبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیاء
جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیاءِ اہست قدرتِ ازالہ
اللہ تعالیٰ کی عطیہ سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے
ایک مِشت مٹی یکمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیاء
وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

مرضی مولا پر راضی ہونا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کے پاس گئے۔ دیکھا کہ ایک ٹوٹا پھوٹا پیالہ رکھا تھا۔ جس سے آپ وضو کیا کرتیں۔ ایک پُرانی چٹائی تھی۔ اور ایک اینٹ جس پر آپ تکیہ لگایا کرتی تھیں۔ مجھے یہ دیکھ کر رونا آگیا اور کہا کہ اے رابعہ میرے بعض دولت مند دوست ہیں۔ اگر تو چاہے تو ان سے تیرے لیے کچھ مانگوں آپ نے فرمایا کہ اے مالک! تو نے سخت غلطی کی کیا میرا اور ان کا روزی رساں ایک نہیں ہے۔ میں نے کہا کہ ہاں۔ فرمایا کیا کبھی فقیروں کو اس نے فراموش کیا ہے محض اس وجہ سے کہ وہ مفلس ہیں اور امیروں کو ان کی دولت کے باعث ایجاد کیا۔ میں نے کہا کہ نہیں۔ فرمایا کہ جب وہ حال جانتا ہے پھر کیا ضرورت ہے کہ اسے یاد کرایا جائے۔ اگر اس کی خواہش یہی ہے تو میری خواہش بھی یہی ہے۔

تیر جستہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا قریبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت مٹی یکمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا طہین کی صحبت اختیار کرے

علم کے ساتھ یقین کی ضرورت

ایک دن حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاں تشریف لائے۔ اس وقت آپ کے ہاں ایک ٹکڑا جو کی روٹی اور نمک موجود تھا وہ خدمتِ شیخ میں پیش کر دیا۔ ابھی خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ وہ روٹی کا ٹکڑا کھا ہی رہے تھے کہ کسی سائل نے باہر سے آواز دی۔ آپ نے وہ ٹکڑا خواجہ صاحب کے آگے سے اٹھا کر سائل کو دے دیا۔ خواجہ صاحب نے کہا تم عجب آدمی ہو۔ تمہیں اتنی بھی تمیز نہیں اور نہ ہی تمہیں علم ہے کہ یہاں کے آگے سے کھانا اٹھا کر کسی اور کو دے دینا کس قدر بڑا ہے۔ بہتر تو یہ تھا کہ آپ کچھ اٹھا لیتے اور کچھ آگے پڑا رہنے دیتے۔ آپ نے خواجہ صاحب کی باتیں سن کر خاموشی اختیار کی۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک شخص آیا جس کے سر پر پر تکلف کھانا تھا اور ساتھ پانچ سو درہم بھی تھے۔ آپ نے وہ درہم اسی وقت محتاجوں میں تقسیم کر دیئے اور کھانا دونوں صاحبوں نے بیٹھ کر کھا لیا۔ پھر کہا کہ خواجہ صاحب آپ کو یقین ہوتا تو بہتر تھا۔ کیونکہ علم کے ساتھ یقین لازمی جزو ہے۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے ہوئے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گہائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیتِ گلے

ایک نشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مصاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

حضرت امام جعفر صادق اور حضرت داؤد طائی کا مکالمہ

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت عالی میں تشریف لائے اور کہا اے ابن رسول اللہ! مجھے کچھ نصیحت فرمائیے کیونکہ میرا دل سیاہ ہو چکا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے سلیمان کے باپ تو نہ اہد نہ مانہ ہے تجھے میری نصیحت کی کیا حاجت ہے۔ انہوں نے عرض کیا حضور والا اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو ہم سب پر بزرگی عطا فرمائی ہے اور نصیحت کرنا آپ پر فرض ہے۔ آپ نے فرمایا اے سلیمان کے باپ! میں اس بات سے خائف ہوں کہ کل بروز عشر میرے جد امجد مجھ سے یہ سوال نہ کریں کہ تم نے میری مشابہت کا حق ادا نہ کیا۔ نجات کا سبب نسبت نہیں ہے بلکہ نیک اعمال ہے۔

حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ امام پاک کی یہ بات سُن کر بہت روئے اور کہنے لگے کہ اے الہ العالمین جس کا خون نبوت کے خون سے ہو جس کا نانا پاک سید الرسل ہو اور جس کی ماں سیدہ خاتونِ جنت ہو وہ اس قدر خوفِ عشر سے ہراساں ہے تو داؤد طائی کس شمار میں ہے اور کس نسبت پر ناز کر سکتا ہے۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرت از الہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساجد بننا چاہیے

اوشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

کشتی کا غرق ہونے سے بچ جانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کچھ لوگوں نے سوال کیا کہ حضور آپ ارشاد فرمائیں کہ جب سے آپ نے فقر کی منزل پر قدم رکھا ہے کبھی آپ کو خوشی بھی نصیب ہوئی۔ آپ نے فرمایا کئی بار۔ پھر فرمایا ایک دفعہ میں کشتی پر سوار تھا۔ میرا لباس خراب اور بال بے بے تھے اور کشتی بان مجھے ناواقف سمجھ کر مذاق کر رہے تھے۔ ایک مذاقیہ گھڑی گھڑی آکر مجھے مارتا۔ بال نوچتا اور چٹکیاں دیتا تھا۔ میں اپنے نفس کی اس ذلت و رسوائی پر خوش ہو رہا تھا۔ اتنے میں دریا کی ایک لہر اُٹھی اور کشتی غرق ہونے کا اندیشہ لاحق ہو گیا۔ ملا ح نے کہا کہ کسی کو دریا میں پھینکنا چاہیے تاکہ لہریں رُک جائیں اور کشتی غرق ہونے سے بچ جائے۔ انہوں نے میرا کان پکڑ کر دریا میں پھینکنا چاہا۔ ابھی اس خیال سے میرے کان کو ہاتھ لگایا ہی تھا کہ کشتی غرق ہونے سے بچ گئی اور لہریں بھی رُک گئیں۔ میں اُس وقت بہت خوش ہوا جب میرے نفس کو اس طرح ذلیل و خوار کیا گیا۔

اولیاء را ہست قدرت ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیت گلے

ایک مشیت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضور اولیاء

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گہائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیاء

غوثِ اعظم کا ترابہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیاء

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

متکبر کون ہے؟

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت قدسیہ میں سوال کیا کہ آپ کی طبیعت میں سب ہنر جمع ہیں۔ آپ زاہد بھی ہیں، آپ کریم بھی ہیں اور آپ خاندان نبوت کے چشم و چراغ بھی ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ آپ متکبر بھی ہیں۔ آپ نے جواب فرمایا: میں متکبر نہیں ہوں لیکن کبریائی کا اثر مجھ میں ضرور ہے۔ جب سے میں نے اپنے دماغ سے غرور کو نکال دیا ہے تو خدا کی کبریائی میرے دماغ میں موجزن ہو گئی ہے۔ کبر و غرور کی جگہ کبریائی نے ڈیرہ ڈال لیا ہے۔ انسان کو اپنے کبر پر مغرور نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی کبریائی پر تکبر کرنا چاہیئے۔

تیر جستہ باز گردانند ز راہ

کمان سے چھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے



حضرت ابراہیم اور اژدہا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سردی کی وجہ سے وضو کا پانی برف کی طرح جم گیا۔ لیکن آپ نے اُسی برف جھے پانی کو توڑ کر وضو کیا۔ صبح کے وقت سردی نہ زیادہ بڑھ گئی اور قلب پر سردی کا اثر نمودار ہونے لگا۔ حکمت الہی یہ کہ آپ اُس وقت بھی اللہ کی حضور نماز میں مصروف تھے۔ اسی حالت میں آپ کو ایسا معلوم ہوا جیسا کہ کسی نے آپ کے اوپر گرم پوسٹین ڈال دی ہے۔ آپ کا جسم خوب گرم ہو گیا۔ اسی حالت میں آپ عبادت الہی میں مصروف رہے۔ جب آپ عبادت سے فارغ ہوئے تو دیکھا کہ اژدہا تھا جس نے آپ کو گرم کر رکھا تھا۔ آپ کے دل میں خوف پیدا ہوا اور فرمایا اللہ تو نے اسے صورتِ لطف میں بھیجا تھا مگر میں اسے قہر کی صورت میں دیکھ رہا ہوں۔ اُسی وقت اژدے نے اپنے چہرے کو زمین پر ملا اور آپ کی آنکھوں سے فائب ہو گیا۔

تیر جتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے ہوئے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیاء

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیاء

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیاء را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت مٹی یکمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیاء

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

ایک انگشتی کی قیمت

ایک آدمی جو صوفیاء کرام کا منکر تھا۔ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس منکر کو ایک انگشتی دے کر فرمایا کہ اس سے کچھ کھانے پینے کی چیزیں لے آ۔ جب اس نے وہ انگشتی نان بائی کو دکھائی تو اس نے کہا کہ میں صرف ایک درم میں اسے لے سکتا ہوں۔ وہ انگوٹھی واپس لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا مگر آپ نے اُسے کہا کہ اب تمہیں انگوٹھی لے کر کسی صراف کے پاس جا اور اس کی قیمت دریافت کرو۔ چنانچہ صراف نے اس انگشتی کی قیمت ایک ہزار دینار بتائی۔ نوجوان انگشتی کی یہ قیمت سن کر نہایت تعجب کے ساتھ آپ کی خدمت میں پہنچا۔ آپ نے اس نوجوان سے فرمایا کہ صوفیاء کرام کے متعلق تیرا علم صرف نان بائی جتنا ہے۔ یہ سن کر نوجوان آئندہ کے لیے تائب ہو گیا۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے ہوئے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زان بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مقربہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشتِ گلے

ایک مشت مٹی یکمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مصاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

عہدہ ابدال تک رسائی

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تیس سال مسلسل لوگوں کو دین حق کی دعوت دی۔ اتنے عرصے میں صرف ایک ہی آدمی کام کایا۔ وہ ایک شہزادہ تھا جو بڑی شان و شوکت کے ساتھ میری مسجد کے قریب سے گزرا۔ آپ اُس وقت فرما رہے تھے کہ کمزور آدمی سے بڑھ کر اور کوئی شخص احمق نہیں ہے جو ایک صاحبِ وقت کے ساتھ لڑتا ہے۔ یہ بات سن کر شہزادہ مسجد کے اندر آ گیا اور پوچھنے لگا کہ اس کا مطلب کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ انسان محض ایک کمزور ہستی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ جنگ کرتا ہے۔ ان الفاظ کے سنتے ہی شہزادے کا رنگ متغیر ہو گیا اور مسجد سے باہر چلا گیا۔ دوسرے دن وہ پھر آیا اور آپ سے صراطِ مستقیم طلب کیا آپ نے کہا کہ ایک راستہ لمبا ہے اور ایک راستہ چھوٹا۔ اگر چھوٹے راستے سے جانا چاہتے ہو تو دنیا ترک کر دو۔ گناہ چھوڑ دو۔ خواہشاتِ نفسانی ترک کر دو۔ اگر لمبے راستے سے خدا تک پہنچنا چاہتے ہو تو ماسوا اللہ سب کچھ ترک کر دو۔ شہزادے نے کہا کہ لمبا راستہ اختیار کرتا ہوں دوسرے دن وہ پشیمینہ پہن کر آیا۔ ریاضت میں مشغول ہوا اور ابدال کے مقام تک پہنچ گیا۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیتِ گلے

ایک مشیت مٹی کی میس بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا منسحاب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا طہین کی صحبت اختیار کرے

خوفِ خدا اور بشرِ حافی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مکان کی چھت پر جا رہے تھے کہ سیڑھیوں میں ہی تمام رات گزار دی۔ صبح کے وقت آپ کی ہمشیرہ نے پوچھا کہ یہ کیونکر! آپ نے فرمایا کہ اس شہر بغداد میں میرے ہم نام تین آدمی ہیں جن میں ایک یہودی ہے۔ دوسرا آتش پرست ہے اور تیسرا نصرانی ہے۔ میں ساری تمام سیڑھیوں پر اس سوچ میں رہا کہ ذاتِ باری تعالیٰ نے انہیں اسلام کی نعمت سے کیوں محروم رکھا اور مجھے کس کام کے بدلے اس قدر سرفراز فرمایا۔ ایک دفعہ شہر کے لوگوں نے عرض کیا کہ بغداد میں حلال و حرام کی تمیز باقی نہیں رہی۔ حرام زیادہ ہے۔ ایسی صورت میں آپ کہاں سے کھاتے پیتے ہیں۔ فرمایا جہاں سے تم کھاتے پیتے ہو۔ پوچھا کہ پھر یہ مقام کیسے حاصل ہوا فرمایا لقمہ سے کم لقمہ اور دوستی سے کم دوستی کی وجہ سے۔ جو شخص کھائے اور پیئے وہ اس کی برابری نہیں کر سکتا جو کھائے اور آنسو بہائے۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیتِ گلے

ایک نشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

توبۃ النصوح کا ثمر

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کسی شخص سے کہا کہ میں مجرم ہوں اور سزا کا مستحق ہوں میرے لیے جو سزا ہو تجویز کرو تاکہ شرعی حد مجھ پر جاری کی جائے۔ اس شخص نے آپ کو بادشاہ کے ہاں بھیج دیا۔ بادشاہ نے آپ کو دیکھ کر نہایت عزت کے ساتھ واپس کیا۔ جب آپ واپس اپنے دروازے پر پہنچے تو آواز دی۔ آپ کی بیوی نے آپ کی آواز میں تغیر دیکھ کر خیال کیا کہ شاید کہیں زخم آگیا ہے۔ پوچھا کہاں زخم لگا۔ فرمایا دل اور جان پر۔ اس کے بعد اپنی توبہ کا ذکر کر کے کہا کہ میں مکہ معظمہ کی طرف جاتا ہوں اگر تم چاہو تو تمہیں آزاد کر دوں۔ آپ کی بیوی نے کہا کہ ایسا نہیں ہو سکتا میں ہر حال میں آپ کے ساتھ رہوں گی۔ چنانچہ اہل و عیال کو ساتھ لے کر مکہ معظمہ پہنچے اور وہاں کے مجاور بن گئے۔ تمام اولیاء کبار سے فیض حاصل کیا۔ ایک عرصہ تک حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں رہے۔ اس کے مکی لوگ آپ سے اکتساب فیض حاصل کرتے تھے۔

تیر جستہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کمال کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیاء

غوثِ اعظم کا قریبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیاء

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیاء را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیتِ گلے

ایک نشست مٹی یکمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیاء

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

مرد و عورت کا مکالمہ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ لوگوں نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ کیا آپ کبھی خوش بھی ہوتے؟ آپ نے فرمایا ایک دن میں اپنے مکان کی چھت پر تھا کہ میں نے ایک پڑوسی عورت کی آواز سُن کر خوشی محسوس کی جو اپنے شوہر کو شکایتاً کہہ رہی تھی کہ میں پچاس سال سے تیرے نکاح میں ہوں۔ میں نے تیرے ساتھ ہر قسم کی تکلیف برداشت کی اور تجھے کسی قسم کی تکلیف نہ دی ہر طرح صبر کیا اور تیری عزت و ناموس کی حفاظت کی۔ میں کسی مال میں بھی تجھ کو دوسرے نکاح کی اجازت نہ دوں گی کیونکہ تو دوسری عورت کو مجھ پر مسلط کرنا چاہتا ہے حالانکہ صبر و تکلیف میں نے محض اس لیے برداشت کی کہ میں صرف تجھے دیکھوں اور تو صرف مجھے دیکھے۔ مگر آج تو دوسرے کی طرف توجہ کرتا ہے اس لیے میں امام المسلمین سے شکایت کروں گی۔ فرماتے ہیں کہ عورت کی آواز سُن کر مجھے بڑی خوشی ہوئی اور آنسو نکل آئے۔ جب میں نے اس کی مثال قرآن کریم سے تلاش کی تو یہ آیت مباد کہ **لِيَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ اِيْشَاءُ** یعنی میں نے تیرے سب گناہ بخش دیئے اور اگر تو دوسرے کی طرف توجہ کرے گا تو ہرگز نہیں بخشوں گا۔

تیر جستہ باز گردانند ز راہ

کمان سے چھینکے ہوئے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

اولیا را ہست قدرت از الہ

اللہ تعالیٰ کی عظمت سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشت گلے

ایک مِشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔



ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

غوث اعظم درمیان اولیا

غوث اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

اونشیند در حضور اولیا

وہ اولیاء کا طین کی صحبت اختیار کرے

پہلے محمد درمیان انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

حضرت مالک بن دینار کا تائب ہونا

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دمشق میں سکونت پذیر تھے خوبصورتی اور مالداری میں بہت مشہور تھے۔ ایک مرتبہ آپ جامع مسجد دمشق میں اس خیال سے متکلف تھے کہ مسجد کی تولیت آپ کو مل جائے۔ چنانچہ ایک سال تک آپ عبادت کرتے رہے جس کی نے آپ کو دیکھا ہر وقت نماز میں مصروف پایا لیکن آپ اپنے آپ کو دل میں منافق تصور کرتے تھے۔ ایک سال کے بعد ایک رات مسجد سے باہر نکلے تو آواز سنائی دی کہ اے مالک تو تائب کیوں نہیں ہوتا۔ آپ نے جب اس آواز کو سنا تو حیران ہو کر مسجد میں واپس آگئے اور تولیت کے خیال کو دل سے نکال کر عبادت الہی میں مصروف ہو گئے اور ایک سال کی عبادت ریائی پر بہت شرمسار تھے۔ صبح کو لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ مسجد کے لیے ایک متولی کی ضرورت ہے اور آپ سے بڑھ کر کوئی شخص ہمیں نظر نہیں آتا۔ حضرت مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دل ہی دل میں کہا الہی ایک سال تک سخت ریاضت کے باوجود مجھے کسی نے نہیں پوچھا اب کہ میں نے اپنے یقین کو درست کر لیا تو تو نے اتنے آدمیوں کو بھیج دیا کہ یہ کام میرے ذمہ لگ جائے قسم بخدا اب میں مسجد سے باہر نہیں نکلتا چاہتا۔ یہ کہہ کر پھر عبادت الہی میں مشغول ہو گئے۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشتِ گلے

ایک مشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

ایک نماز سب نمازوں سے بہتر

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک دن شام کے وقت حضرت خواجہ حسن بھری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا گزر حضرت حبیبِ عجمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عبادت خانہ کے قریب سے ہوا۔ آپ نماز کی نیت کر چکے تھے۔ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ کی قرأت غلط سُن کر نماز علیحدہ پڑھ لی۔ اُسی رات خواب میں دیدار الہی ہوا اور عرض کی اے پروردگار عالم تیری رضا کس بات میں ہے۔ بارگاہِ خداوندی سے جواب ملا کہ اے حسن! تو نے میری رضا کو پرایا مگر اس کی قدر نہ کی۔ عرض کیا وہ کیسے؟ جواب ملا کہ حبیبِ عجمی کے پیچھے نماز نہ پڑھنا وہ ایک نماز تمہاری تمام نمازوں کا عوض ہو سکتی تھی۔ نیت کی درستی کا تم نے خیال نہ رکھا الفاظ کی درستی کا خیال کیا۔ زبان اور دل کے ٹھیک کرنے میں بہت فرق ہے۔

ﷺ

اولیاءِ اہست فترتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا معاشق بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیاء

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

تیر جہتہ باز گردانند زِ راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زنِ بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیاء

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیاء

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

عبادت کی عظمت

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں حاضر ہوئے لیکن امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھیوں نے حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ کی طرف حقارت کی نظر سے دیکھا۔ یہ سورۃ دیکھ کر امام صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ کو سیدنا کے لفظ سے پکارا یہ سن کر امام صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھیوں نے شرمندہ ہو کر پوچھا کہ یہ سعادت انہیں کس طرح حاصل ہوئی۔ امام صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ یہ ہر وقت اطاعتِ باری تعالیٰ میں مصروف رہتے ہیں لیکن ہم تو دنیا کے کاموں میں بھی مصروف رہتے ہیں اس لیے انہیں یہ سعادت حاصل ہے۔



تیر جتہ باز گردانند زِ راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت مٹی کیمیا بن جائے گی

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

بیماروں کے لیے شفا کا حصول

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مصرائے ربوبی میں ایک پہاڑ پر بہت سے آدمیوں کو اکٹھا دیکھ کر پوچھا کہ تم لوگ ہاں کس لیے جمع ہوئے ہو۔ انہوں نے کہا کہ یہاں ایک عابد رہتا ہے جو ایک مال کے بعد ایک دفعہ اپنے عبادت خانہ سے باہر نکلتا ہے اور مریضوں کو دم کرتا ہے جن سے ان کا مرض دور ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد وہ پھر اپنی عبادت گاہ میں اخل ہو جاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ یہ سن کر میں نے اُس دن تک وہیں قیام کیا تب تک کہ وہ عابد اپنے عبادت خانہ سے باہر نکلے۔ چنانچہ وہ دن آیا اور وہ بزرگ اپنی عبادت گاہ سے باہر نکلا۔ اُس کی آواز بالکل مدہم سی تھی اور کمزوری حد سے بڑھ رہی تھی۔ چہرہ نہایت لاغر اور دبلا تھا۔ آنکھوں میں حلقے پڑ گئے تھے لیکن پھر بھی ہیبت اس قدر تھی کہ پہاڑ لرز جاتے تھے۔ انہوں نے بیماروں کو دیکھ کر آسمان

کی طرف دیکھا اور سب کو دم کیا چننا پنچ وہ بیمار تندرست ہو گئے۔ جب واپس عبادت گاہ میں جانے لگے تو آپ نے ان کا دامن پکڑ لیا اور کہا کہ علت ظاہری علاج تو آپ نے کیا خدا را باطنی مرض کا بھی علاج کریں۔ اس بزرگ نے آپ کی طرف دیکھا اور کہا ذوالنون چھوڑ دے کیونکہ اللہ تعالیٰ عظمت و جلال کے ساتھ دیکھ رہا ہے۔ جب وہ دیکھے گا کہ تم اس کے سوا کسی اور کا دامن پکڑ رہے ہو تو تجھے اسی کے حوالے کر دے گا۔ یہ کہہ کر اپنی عبادت گاہ میں واپس چلے گئے۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے چپکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا قریبہ اولیائے درمیان میں ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیتِ گلے

ایک مشیت مٹی کی مٹی بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساجد بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

شریعت کی پابندی اصل ہے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کچھ لوگوں نے حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضور! فلاں جگہ پر ایک بزرگ تشریف فرما ہیں۔ آپ اُس بزرگ کی زیارت کے لیے تشریف لے گئے۔ اتفاقاً بزرگ نے قبلہ شریف کی طرف منہ کر کے تھوکا۔ آپ نے جب یہ حرکت دیکھی تو فوراً واپس تشریف لے آئے اور فرمایا کہ اگر یہ شخص ذرا بھر طریقت سے واقف ہوتا تو شریعت کے خلاف عمل نہ کرتا۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشتِ گلے

ایک مشت مٹی کیمیا بن جائے گی

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

خاندانی تقویٰ

ایک روز کا ذکر ہے کہ ایک عورت نے حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا حضرت میں اپنے مکان کی چھت پر بیٹھ کر سوت کات رہی تھی کہ اتنے میں خلیفہ کی مشعل کی روشنی پڑی۔ اس روشنی میں میں سوت کاتی ہی کیا وہ سوت جو اس روشنی میں کاتا گیا ہے جائز ہے یا ناجائز ہے۔ امام صاحب نے سوال سُن کر پوچھا کہ تو کون ہے جو ایسا سوال کر رہی ہے۔ عرض کیا میں بشرحانی کی بہن ہوں۔ یہ سُن کر امام صاحب بہت دیر تک روتے رہے کہ ایسا تقویٰ ایسی خاندان کے لیے ہے۔ پھر فرمایا وہ سوت ناجائز ہے۔ اپنے بھائی کی اقتدار کر داور ایسی ہو جاؤ کہ اگر غیروں کی روشنی میں سوت کاتنا چاہو تو تمہارے اعضاء انکار کر دیں۔ کیونکہ حضرت بشرحانی رحمۃ اللہ علیہ جب کھانا کھانے بیٹھتے تو اگر وہ کھانا ذرا بھر بھی مشتبہ ہوتا تو آپ کے ہاتھ کھانے کی طرف نہ اٹھتے تھے۔ یعنی آپ کے ہاتھ آپ

کی اطاعت سے انکار کر دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ میرا ایک بادشاہ ہے
کا نام دل ہے اس کی رعیت پر ہمیز گاری ہے۔ میری یہ طاقت نہیں کہ اس کی اطاعت
کے بغیر کچھ کر سکوں۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت مٹی کیمیا بن جاتے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا طہین کی صحبت اختیار کرے

درخت کی حالت بدل گئی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص جس کا نام میاں مبارک ہے وہ حضرت ابراہیم
ادہم رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ بیت المقدس کے جنگل میں سے گزر رہا تھا۔ آرام کے لیے
ہم دونوں ایک انار کے درخت کے نیچے لیٹ گئے اور چند رکعت نماز ادا کی
میں نے اُس درخت میں سے آواز سنی کہ اے ابوالحق میرا پھل کر مجھے سرفراز کر۔ آپ
نے فرمایا کہ یہ آواز سنتے ہی میں نے عرض کی کہ ہاں۔ پھر آپ نے دو انار توڑ کر ایک
مجھے دیا اور ایک خود کھا لیا اور آگے چلے گئے۔ واپسی پر میں نے دیکھا کہ وہ انار کا درخت
جو چھوٹے قد کا تھا اور انار بھی ترش تھے ایک بڑا اونچا درخت بن گیا اور اس کا پھل بھی
بہت میٹھا ہے۔ لوگوں نے اس درخت کا نام امان العابدین رکھ دیا۔

تیر جتہ باز گردانند زِ راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشتِ گلے

ایک مشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مصاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

ایک آتش پرست کی مقبولیت

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک سفر میں تھے برف سختی سے پڑھ رہی تھی۔ آپ نے ایک آتش پرست کو دیکھا کہ سر پر کپڑا ڈالے ہوئے چینا بکھیر رہا ہے۔ آپ نے آتش پرست سے پوچھا تو یہ کیا کر رہا ہے۔ آتش پرست نے کہا کہ برف کی وجہ سے تمام علاقہ ڈھسکا ہوا ہے اور جانوروں کو دانہ وغیرہ میسر نہ ہو گا میں اس لیے دانہ بکھیر رہا ہوں کہ پرندے اُسے چُن لیں اور اللہ تعالیٰ اس کے صدقہ میں مجھ پر رحم فرمائے۔ آپ نے آتش پرست سے کہا کہ دوسروں کا دانہ منظور نہیں کیا جائے گا۔ آتش پرست نے کہا منظور کرے یا نہ کرے میرے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ دیکھ تو رہا ہے کہ میں کیا کر رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے آتش پرست کے حوصلے پر بڑی حیرانی ہوئی۔ کچھ عرصہ بعد میں نے جج کیا تو دیکھا کہ وہی آتش پرست طواف کعبہ میں مشغول ہے۔ آتش پرست نے آپ کو دیکھ کر کہا کہ ذاتِ باری تعالیٰ نے میرے اس عمل کو قبول فرمایا اور

مجھے اپنی معرفت عطا فرمائی اور حج بیت اللہ کا شرف بخشا۔ آپ اُس وقت بہت ہی خوش اور بارگاہِ خداوندی میں عرض کی الہی! ایک مٹھی دانوں کے عوض تو نے اسے یہ شرف بخشا تو بہت ہی ارزاں فروش ہے۔ ہاتھ غیبی سے آواز آئی کہ اللہ تعالیٰ کسی کو کسی سبب سے شرف عطا کرتا ہے اور نہ کسی سبب سے دفع کرتا ہے۔ توبے فکر رہ۔ ہمارے کام تیرا عقل و فکر سے باہر ہیں۔

اولیاءِ اہست فترت: ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طافت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیت گلے

ایک مشیت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مصاحب بننا چاہے

اونشیند در حضور اولیاء

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

اسرارِ الہی کا نمودار ہونا

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیاء

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیاء

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں ایک مسجد میں غلابِ استراحت کے لیے گیا لیکن وہاں لوگوں نے مجھے نیند سے آرام نہ کرنے دیا اور مجھے خوب مار پٹائی کی اور گھسیٹتے رہے مسجد سے باہر نکال کر سیڑھیوں سے نیچے لٹکا دیا۔ جوں جوں جوں میں سیڑھیوں پر سے پھلتا جاتا تھا میرے سر پر خوب ضربیں لگیں اور ہر سیڑھی پر خاص خاص اسرارِ الہی مجھ پر منکشف ہو جاتے تھے اس وقت میں نے کہا کہ کاش سیڑھیوں پر زیادہ ہوتیں تاکہ اسرارِ زیادہ کھل جاتے۔

تیر جستہ باز گردانند زِ راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مقربہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشتِ گلے

ایک مشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مصاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

پوستین توکل علی اللہ پر

حضرت حبیبِ عجمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مکان شہرہ بصرہ میں ایک چوراہے پر تھا۔ آپ ایک ایسی پوستین جو ہمیشہ پہنے رہتے تھے۔ ایک دن وہ پوستین چوراہا میں چھوڑ کر کہیں چلے گئے۔ اتنے میں ادھر سے حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا گزر ہوا۔ آپ کی پوستین کو پہچان کر وہیں کھڑے ہو گئے اس لیے کہ کوئی اور اٹھا کر نہ لے جاوے۔ کچھ دیر کے بعد حضرت حبیبِ عجمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہیں پھرتے پھرتے تشریف لے آئے اور حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ کر پوچھا اے امام المسلمین آپ کیسے تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا کہ توین کو کس اعتماد پر یہاں چھوڑ گئے تھے۔ عرض کیا کہ اس کے اعتماد پر جس نے آپ کو اس کی حفاظت کے لیے یہاں مقرر کر دیا۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے ہوئے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مقربہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشتِ گلے

ایک مشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مصاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

مسجد کا احترام

حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دولت خانہ سے مسجد چالیس قدم پر تھی۔ جب آپ مسجد کی طرف جلتے تو راستہ میں نہیں تھوکتے تھے

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے ہوئے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مقربہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشتِ گلے

ایک مشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مصاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

حقیقت درویش کیا ہے؟

جب حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شہنشاہیت چھوڑ کر بلخ کو خیر باد کہا، اس وقت آپ کا ایک اکلوتا بیٹا شیرخوار گی۔ کے عالم میں تھا۔ جب جوان ہوا، اپنی ماں سے پوچھا کہ میرا باپ کہاں ہے؟ ماں نے سارا واقعہ بیان کیا۔ اور کہا کہ تمہارا باپ سنا ہے کہ اس وقت مکہ معظمہ میں ہے۔ چنانچہ بیٹے نے اپنی ماں سے اجازت حاصل کر کے اعلان کرادیا کہ اگر کوئی شخص حج کا ارادہ رکھتا ہے تو میرے ساتھ چلے اس کا تمام خرچ میرے ذمہ ہوگا۔ اعلان سنتے ہی چار ہزار لوگوں کا گروہ جمع ہو گیا جن کو ساتھ لے کر آپ کا بیٹا مکہ معظمہ پہنچا جب باپ کے دیدار کی آرزو لیے ہوئے مکہ معظمہ میں وارد ہوا تو اس نے مسجد حرام میں جا کر درویشوں سے پوچھا کہ تم ابراہیم ادہم کو جانتے ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ وہ ہمارا شیخ ہے اور اُس وقت جنگل کو گیا ہے تاکہ لکڑیاں لا کر فروخت کرے۔ اور نہ صرف اپنی روٹی۔ بلکہ ہماری روٹی کا بندوبست کرے۔ یہ سُن کر آپ کا فرزند جنگل کی طرف گیا۔ دیکھا کہ ایک بوڑھا شخص لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھائے چلا آتا ہے۔ اگرچہ محبت نے جوش مارا مگر نو جوان اور سعادت مند بیٹے نے اپنے آپ کو سنبھالا اور آپ کے پیچھے پیچھے بازار میں پہنچا۔ آپ نے بازار میں آکر آواز دی۔ کوئی ہے جو پاک مال کو پاک مال کے عوض خریدے۔ ایک شخص نے ان لکڑیوں کو خرید لیا اور آپ کو روٹی دی جس کو لے کر آپ نے اپنے مریدوں میں آگے اور روٹی اُن کے حوالے کر کے جس کو وہ کھانے لگ گئے اور آپ نماز میں مشغول ہو گئے۔

حج کا موسم شروع ہونے والا تھا۔ حاجیوں کی آمد و رفت شروع ہو گئی تھی

اس لیے آپ نے اپنے مریدوں کو حکم دیا کہ عورتوں اور مرد لڑکوں کی طرف دیکھنا۔ جسے سب نے دل و جان سے قبول کر لیا۔ مگر خدا کی قدرت کہ حج کے وقت طواف کعبہ مکرمہ کے دوران میں جبکہ آپ کے مرید بھی آپ کے ساتھ طواف پر مشغول تھے۔ آپ کا بیٹا آپ کے سامنے آگیا جسے آپ نے نظر بھر کر دیکھا آپ کے مریدوں کو اس بات پر بہت تعجب ہوا۔ چنانچہ طواف سے فراغت کے بعد پوچھا کہ حضرت آپ نے تو ہمیں مرد لڑکوں اور عورتوں کی طرف دیکھنے سے منع فرمایا تھا مگر آپ نے ایک بے ریش لڑکے کی طرف دیکھا ہمیں یہ دیکھ کر سخت تعجب ہوا۔ آپ نے فرمایا، جو کچھ تم نے دیکھا وہ واقعی حقیقی بات ہے۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسا کہ وہ میرا بیٹا تھا۔ جو ابھی دودھ پیتا تھا جب میں نے اسے چھوڑا۔ دوسرے دن آپ کے مریدوں میں سے ایک آدمی قافلہ لڑکوں کی طرف گیا۔ وہاں اُس نے اُسی لڑکے کو ایک خیمے میں قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوئے دیکھا۔ فراغت کے بعد اُس سے پوچھا کہ تمہارے باپ کا کیا نام ہے۔ یہ سنتے ہی وہ لڑکا رو پڑا اور کہا کہ میں نے کل اپنے باپ کو دیکھا تھا لیکن اس خیال سے کہ شاید وہ میرا باپ نہ ہو۔ میں نے نہیں بلایا کیونکہ وہ ہم لوگوں سے بھاگ کر آیا ہے اور ان کا نام ابراہیم بن ادہم ہے۔ یہ سن کر اُس درویش نے کہا کہ آؤ میں تمہارے باپ کی ملاقات کرادوں۔ یہ کہہ کر وہ فقیر آپ کے بیٹے اور بیوی کو اپنے ساتھ مسجد حرام میں لے آیا۔ جب بیٹے نے باپ کو اور بیوی نے شوہر کو دیکھا تو دونوں بے تاب ہو گئے اور دوڑ کر آپ سے لپٹ گئے اور یہاں تک روئے کہ بیہوش ہو گئے۔

جب لڑکا بیہوشی سے ہوش میں آیا تو پوچھا کہ بیٹا تم کس مذہب ہو؟ بیٹے نے جواب دیا کہ اسلام پر۔ فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ۔ پھر پوچھا کہ قرآن کریم پڑھا ہے۔ بیٹے

نے جواب دیا ہاں ابا جان پڑھ لے۔ آپ نے فرمایا الحمد للہ۔ اس کے بعد آپ اٹھ کھڑے ہوئے اور جانا چاہا لیکن بیٹے نے باپ کو نہ چھوڑا۔ اور آپ کی بیوی نے فریاد کی۔ آپ نے اُسی وقت آسمان کی طرف منکر کے کہا۔ الہی اغثنی ! اُسی وقت آپ کے بیٹے نے آپ کے پہلو میں گر کر جان دے دی۔ مریدوں نے وجہ پوچھی تو فرمایا جب میں بیٹے سے بے تکلیف ہوا تو اس کی محبت نے جوش مارا اُسی وقت ہاتھ غیب نے آواز دی کہ دعویٰ محبت کا اور دوستی غیروں سے تو رتا ہے کہ مرد لڑکوں کی طرف نہ دیکھنا اور خود بیٹے اور بیوی کی محبت میں مشغول ہے۔ جب میں نے یہ آواز سنی تو دُعا کی، الہی ! میری فریاد کو پہنچ یا میری جان لے لے۔ دعا مقبول ہوئی اور روح قفسِ عنبری سے پروانہ کر گئی۔

تیر جستہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مقربہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساجد بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

ذاتِ باری تعالیٰ کی تلاش

حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں تیس سال تک

ذات باری تعالیٰ کی تلاش میں رہا لیکن غور کرنے پر معلوم ہوا کہ خود ذات باری تعالیٰ میری تلاشی ہے اور میں اس کا مطلوب ہوں۔ تیس سال کا عرصہ گزر رہا ہے کہ میں بھی نام باری تعالیٰ لیتا ہوں تو تین بار منہ کو پانی سے دھولیتا ہوں۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

عشقِ الہی کیا ہے؟

حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ خواب میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت ہوئی تو آپ نے رابعہ سے فرمایا۔ اے رابعہ کیا تو مجھے دوست رکھتی ہے! عرض کیا یا رسول اللہ! کون ہے جو آپ کو دوست نہیں رکھتا۔ لیکن عشقِ الہی نے مجھے اس قدر جکڑا ہوا ہے کہ بجز اس کے کسی اور کی دوستی کی جگہ میرے دل میں نہیں رہی ہے۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت مٹی کیمیا بن جائے گی

ہم کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

نفس کی اصلاح کرنا

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک دفعہ ایک عابد کے ہاں گئے دیکھا کہ عابد ایک درخت کے ساتھ لٹکا ہوا ہے اور اپنے نفس کو کہہ رہا ہے کہ عبادتِ الہی میں میری موافقت کر ورنہ میں تجھے اسی طرح سزا دوں گا یہاں تک کہ تو بھوک سے مر جائے گا۔ یہ دیکھ کر آپ نے رونا شروع کر دیا۔ جب عابد نے آپ کے رونے کی آواز سنی تو کہا کہ وہ کون شخص ہے جو ایسے آدمی پر رحم کھاتا ہے جس کی نیکیاں کم اور گناہ زیادہ ہیں۔ آپ یہ سن کر اُس عابد کے پاس گئے اور سلام عرض کر کے کہا کہ یہ کیا حالت بنا رکھی ہے۔ عابد نے کہا ایسا اس لیے کر رہا ہوں کہ میرا یہ جسم عبادتِ الہی میں میرا پورا ساتھ نہیں دیتا اور مخلوق کے ساتھ ملنا چاہتا ہے۔ آپ نے فرمایا میں سمجھا شاید تُو نے کوئی بہت بڑا گناہ کیا ہے یا کسی مسلمان کو قتل کیا ہے۔ عابد نے کہا

تو نہیں جانتا کہ مخلوق کے ساتھ ملاپ رکھنا تمام گناہوں کو دعوت دینا ہے۔ آپ نے عابد سے کہا تو تو بہت پرہیزگار ہے۔ عابد کہنے لگا کیا تو مجھ سے زیادہ زاہد کو دیکھنا چاہتا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ عابد کہنے لگا اس پہاڑ پر چڑھ جاؤ۔ آپ اس پہاڑ پر چڑھ گئے۔ دیکھا کہ ایک جھونپڑی میں ایک نوجوان بیٹھا ہے جس کا ایک پاؤں دروازے کے اندر تھا اور دوسرا پاؤں کٹا ہوا دروازے کے باہر پڑا تھا۔ اسے کیڑے کھا رہے تھے۔ میں نے سامنے جا کر سلام کیا اور خیریت پوچھی۔ نوجوان نے کہا کہ ایک دن میں اس جھونپڑی میں بیٹھا تھا کہ ایک نوجوان عورت کا ادھر سے گزر ہوا اس پر میرا دل فریفتہ ہو گیا اور اسے ملنے کی خاطر ابھی ایک ہی قدم باہر رکھا تھا کہ آواز آئی کہ شرم کر تیس سال تک عبادت الہی کرنے کے بعد شیطان کی اطاعت اختیار کر رہا ہے۔ یہ سنتے ہی میں نے اس پاؤں کو دروازے کے باہر پہنچ چکا تھا کاٹ ڈالا اور اب یہاں بیٹھا ہوں۔ دیکھئے اب میرے ساتھ کیسا سلوک کیا جاتا ہے تم میرے جیسے گنہگار شخص کے پاس کیوں آئے ہو۔ اگر تم کسی کامل مرد کو دیکھنا چاہتے ہو تو اس پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ جاؤ لیکن میں تمکاوٹ کی وجہ سے چوٹی پر نہ چڑھ سکا اور اسی بزرگ سے ان کا حال پوچھا تو کہا کہ مدت سے ایک عبادت خانہ بنا کر اسی میں رہتا ہے۔ ایک دفعہ ایک شخص نے اس سے جھگڑا کیا کہ انسان کو روزی محنت و مشقت اور کسب سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ سُن کر اُس بزرگ نے کہا کہ میں آئندہ کوئی ایسی چیز نہ کھاؤں گا جس میں کسی مخلوق کے کسب کا دخل ہوگا۔ غرض چند دن گزر گئے نہ کچھ کھایا اور نہ ہی کچھ پیا۔ اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھیوں کو اُس کے پاس بھیجا تا کہ اس کے گرد اڑیں اور اُسے شہد دیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ ان باتوں کو سن کر میرے دل میں ایک درد سا پیدا ہوا اور میں نے سمجھ لیا کہ جو شخص متوکل علی اللہ ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کا خود کار ساز ہو جاتا ہے اس کی محنت کو منافع نہیں کرتا۔ اسی اثناء میں جب کہ آپ

واپس آرہے تھے تو دیکھا کہ ایک اندھا پرندہ درخت پر بیٹھا ہوا تھا۔ جب وہ اندھا پرندہ درخت سے نیچے اُترا تو آپ نے سوچا کہ یہ اندھا پرندہ کہاں سے کھانا پیتا ہوگا۔ آپ اسی خیال میں تھے کہ اس پرندہ نے چونچ سے زمین کھودی۔ فوراً ہی دو پیاں ^{نیات} قدر الہی سے نمودار ہوئیں جن میں دانا اور پانی تھا۔ اندھے پرندے نے اس میں سے پیٹ بھر کر کھایا پیا اور پھر اپنی جگہ پر جا بیٹھا۔ اسی اثناء میں وہ پیا پیاں بھی گم ہو گئیں۔ یہ ماجرا دیکھتے ہی آپ کا دل قابو میں نہ رہا اور ذاتِ باری تعالیٰ پر پورا پورا توکل ہو گیا۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

اللہ کا بندہ کون؟

حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ عرصہ پندرہ سال میں نے سخت مصائب میں گزارے تب جا کر کہیں یہ آواز سُنی کہ اس کا بندہ بن تو راحت و آرام میں پڑا ہوا ہے اور اُس کی اطاعت گزاری میں مشغول رہ۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے ہوئے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا قریبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیتِ گلے

ایک مشیت مٹی کیمیا بن جائے گی

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

مرا ہوا گدھا دوبارہ زندہ ہو گیا

حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے ایک دفعہ حج بیت اللہ کا ارادہ کیا اور جنگل کی طرف چل پڑیں۔ ایک گدھا جو آپ کی ملکیت تھا اس پر اپنا مال ڈال کر لا کر سفر اختیار کیا۔ اتفاق سے وہ گدھا راستے میں مر گیا۔ لوگوں نے آپ سے کہا کہ آپ کا مال و اسباب ہم اٹھالیں گے مگر آپ نے فرمایا تم چلے جاؤ میں تمہارے سہارے پر گھر سے نہیں نکلی تھی۔ قافلے والے چلے گئے۔ جب آپ تنہا رہ گئیں تو سر بسجود ہو کر بارگاہِ خداوندی میں عرض کی الہی کیا ایک عاجز و غریب عورت کے ساتھ مالک ایسا ہی سلوک کیا کرتے ہیں جو تو نے میرے ساتھ کیا مجھے اپنے گھر کی طرف بلا کر راستہ میں میرا گدھا مار ڈالا اور جنگل بیابان میں میں اکیلی کو چھوڑ دیا۔ ابھی آپ کی مناجات ختم نہ ہوئی تھی کہ گدھا دوبارہ زندہ ہو گیا اور پھر آپ نے اس گدھے پر سامان لاوا اور مکہ شریف کی طرف روانہ ہو گئیں۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا ترسہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

پہلوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیاء ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشتِ گلے

ایک مشت مٹی یکمیا بن جائے گی

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مسابح بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا لین کی صحبت اختیار کرے

حضرت خواجہ حسن بصری اور آتش پرست کا مکالمہ

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایک ہمسایہ جس کا نام شمعون تھا جو آگ کو پوجتا تھا۔ ایک دفعہ سخت بیمار ہوا۔ حالت نزع میں پہنچ گیا تو لوگوں اس کی خبر حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کو دی۔ آپ یہ سن کر اس کی خبر گیری کے لیے اس کے پاس گئے۔ دیکھا کہ آگ کے دھوئیں سے اس کا رنگ سیاہ ہو چکا ہے۔ آپ نے آتش پرست سے فرمایا کہ تم نے تمام زندگی آگ اور دھوئیں میں گزار دی اب آخری دم تو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اسلام قبول کر لو تاکہ خدا تجھ پر اپنی رحمت کرے۔ آتش پرست نے کہا کہ اسلام قبول کرنے میں تین چیزیں مانع ہیں:

۱۔ اول یہ کہ تم دن رات دنیا کی برائی کرتے ہو مگر پھر بھی دن رات دنیا ہی کا طلب میں مشغول رہتے ہو۔

۲۔ دوم یہ کہ موت کو حق سمجھ کر اس کا کوئی سامان نہیں کرتے۔

۲۔ سووم یہ سمجھ کر کہ اللہ کا دیدار میسر ہو گا مگر کام اس کی رضا کے خلاف کرتے ہو۔
 حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ آستنا لوگوں کی نشانی ہے اگر مومن
 لوگ ایسا کرتے ہیں تو تم کیا کرتے ہو۔ تم نے تمام عمر آتش پرستی میں گزار دی مگر میں نے آگ
 کو نہیں پوجا۔ اگر ذرا آگ میں ہاتھ ڈالیں تو دونوں کو جلا دے گی اور تمہاری شتر سال کی
 پوجا کا ذرہ بھر بھی خیال نہ کرے گی لیکن میرا خدا اگر چاہے تو آگ کی مجال نہیں کہ میرا
 ایک بال بھی جلائے۔ آؤ ہم دونوں آگ میں ہاتھ ڈالیں تاکہ تجھ پر آگ کی کمزوری اور
 اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ظور ہو۔ یہ کہہ کر آپ نے آگ میں ہاتھ ڈال دیا اور دیر تک آگ
 میں رکھا لیکن آگ نے ذرہ بھر بھی ہاتھ کو نہ جلایا۔ شمعون نے جب یہ حال دیکھا تو اس کی
 حالت بدل گئی اور کہا کہ میری تمام عمر آتش پرستی میں بسر ہوئی اب چند سانس باقی ہیں
 ان میں کیا کر سکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا مسلمان ہو جاؤ۔ شمعون نے کہا آپ اس بات
 کی تحریر کر دیں اگر میں مسلمان ہو جاؤں تو اللہ تعالیٰ مجھے عذاب سے بچالے گا۔ چنانچہ
 آپ نے شمعون کو تحریر کر دیا اور اس کی خواہش کے مطابق شہر کے معززین کی گواہی
 بھی درج کرا دی۔ شمعون نے تحریر لے کر اسلام قبول کر لیا اور بہت روپا اور وصیت
 کی کہ میری موت کے بعد یہ خط میرے ہاتھ میں دے دینا۔ پھر کلمہ محمدی پڑھا اور روح
 قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ آپ نے اس کی وصیت پوری کی اپنے ہاتھ سے غسل
 دے کر قبر میں اتارا اور تحریر کا کاغذ اس کے ہاتھ کی مٹھی میں رکھ دیا۔ رات کو آپ
 ساری رات متفکر رہے کہ میں نے کیا کیا۔ مجھے تو اپنی نجات کا بھی علم نہیں دوسرے
 کو تحریر کیوں کر لکھ دی۔ اسی فکر میں آپ کی آنکھ لگ گئی تو دیکھا کہ شمعون نہری
 تاج سر پر رکھے بہشت میں ٹھل رہا ہے۔ پوچھا کیا حال ہے۔ اس نے کہا کہ اللہ
 تعالیٰ نے مجھے بخش دیا۔ یہ اب اپنا تحریر کردہ لے لیں مجھے اب اس کی کوئی ضرورت
 نہیں ہے۔ جب آپ خواب سے بیدار ہوئے تو وہ تحریر شدہ آپ کے ہاتھ میں

تھا۔ آپ نے خط کو دیکھ کر بارگاہِ خداوندی میں انتہا کی کہ اسے اللہ العالمین
تیرے کام محض تیرے فضل سے ہیں کسی علت سے نہیں۔ جب ستر سال کے آتش
پرست کو ایک کلمے کے عوض بخش دیا تو مومن کو کب مردم رکھے گا۔

تیر جہتہ باز گردانند زراہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

ناپ تول میں کمی کرنے کی سزا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت امام مالک بن دینار کسی شخص کی خبر گیری کے
لیے گئے۔ دیکھا کہ قریب المرگ ہے آپ نے کلمہ شہادت پڑھنے کو کہا مگر اس
نے نہ پڑھا۔ ہر چند وہ کلمہ شریف پڑھنے کی کوشش کرتا مگر اس کی زبان سے ماسوا
دس گیارہ کے لفظ سے اور کوئی لفظ نہ نکلتا۔ اور آپ سے کہنے لگا حضور! جب
میں کلمہ پڑھنے کا ارادہ کرتا ہوں تو آگ کا ایک پہاڑ مجھ پر حملہ کرنے کے لیے بڑھتا
ہے۔ آپ نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کیا کام کرتا تھا تو معلوم ہوا کہ یہ ناپ تول میں کمی
کرتا تھا۔ اور دھوکہ سے مال لیا دیا کرتا تھا۔

اولیاءِ اہست قدرت ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشت گلے

ایک مشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مصاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

تیر جہتہ باز گردانند زِ راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا ترسہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

من وسلوی کا حصول

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ہمشیرہ صاحبہ بھی آپ کی طرح یکتا نہ مانہ تھیں جو آپ کے پاس ہی رہا کرتی تھی۔ عبادت و ریاضت کر کے عارف و کامل بن گئی تھیں۔ ایک دن قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے جب ظَلَمْتَ عَلَیْکُمُ الْغَمَامَ وَ اَنْزَلْنَا عَلَیْکُمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰی پر پہنچیں تو ذاتِ باری تعالیٰ کی طرف خطاب کر کے کہا کہ تو نے بنی اسرائیل پر تو من و سلوی بھیجا لیکن محمدیوں پر نہ بھیجا۔ مجھے تیری خدائی کی قسم جب تک میرے پاس سلوی نہ بھیجے گا میں ہرگز نہ بیٹھوں گی۔ اُسی وقت سلوی کا نزول شروع ہو گیا۔ یہ دیکھ کر وہ اُسی وقت جنگل کی طرف نکل گئیں اور پھر کسی نے انہیں نہ دیکھا۔



تیر جتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مقربہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیاء ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشتِ گلے

ایک مشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

حضرت بایزید بسطامی کی باطنی قوت کا ظہور

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ میں وقت کا شیخ اور پیر ہوں۔ لیکن جب ذرا اور غور کیا تو ایسا معلوم ہوا کہ میں نے یہ الفاظ کہنے میں سخت غلطی کی ہے۔ یہ خیال آتے ہی آپ فوراً اُٹھے اور خراسان کی طرف چل دیئے۔ ایک منزل پر پہنچ کر آپ بیٹھ گئے اور قسم کھائی کہ جب تک اللہ تعالیٰ کسی ایسے آدمی کو نہ بھیجے جو یہاں آ کر میری حیثیت مجھ پر واضح نہ کر دے میں ہرگز نہیں اُٹھوں گا۔ چنانچہ تین دن رات اسی حالت میں گزر گئے۔ چوتھے دن ایک انہی آدمی کو اونٹ پر سوار اپنی طرف آتے دیکھا۔ غور سے دیکھا تو واقف معلوم ہوا جب وہ نزدیک آیا تو میں نے اونٹ کی طرف اشارہ کیا کہ ٹھہر جائے۔ اُسی وقت اونٹ کے پاؤں زمین میں دھنس گئے اور سوار نے آپ کی طرف دیکھ کر کہا کیا تمہاری خطہش

ہے کہ میں اپنی بند آنکھ کو کھول دوں اور کھلی آنکھ بند کر لوں اور شہرِ بیتِ عام کو مس
الایمان شہر اور بایزید کے غرق کردوں۔ یہ الفاظ سنتے ہی آپ کے ہوش اُٹ گئے۔ آپ
نے پوچھا تم کہاں سے آئے ہو؟ اُس نے کہا کہ جب تم نے عہد کیا تو میں تین ہزار
فرسنگ پر تھا۔ وہاں سے آیا ہوں۔ پھر یہ کہہ کر کہ بایزید اپنے دل کی طرف خیال رکھ
منہ کو پھیرا اور واپس چلا گیا۔

اولیاءِ راستِ قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے ادویا کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشمت گلے

ایک مشمت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ ادویا کا طین کی صحبت اختیار کرے

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گہائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ ادویا کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

درخت سونے کا بن گیا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابراہیم اوہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کچھ ساتھیوں
ساتھ حج کو جا رہے تھے۔ راستے میں جا کر ساتھی کہنے لگے کہ ہمارے ہاں سے زرا
ہو گیا ہے۔ آپ نے اُن سے فرمایا کہ ذاتِ باری تعالیٰ پر بھروسہ رکھو اور پھر فرما
تم لوگ مال کے متلاشی ہو تو فلاں درخت کی طرف دیکھو۔ درخت کی طرف دیکھ
تھی کہ درخت سونے کا بن گیا۔

تیر جتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے ہوئے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیاء

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیاء

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیاء رہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیاء

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

دنیا کا مال ہلاکت کا سبب ہے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ خلیفہ ہارون الرشید نے اپنے وزیر جس کا نام فضیل برہکی تھا رات کو کہا کہ مجھے کسی کامل مرد کے پاس لے چل کیونکہ میری طبیعت اس شان و شوکت سے اکتا گئی ہے میں کچھ روحانی سکون حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ فضیل برہکی خلیفہ کو ہمراہ لے کر سفیان عینیہ کے در و دولت پر حاضر ہوا اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ آواز آئی کون ہے؟ جواب ملا کہ امیر المومنین۔ تب سفیان نے کہا کہ تم نے مجھے پہلے کیوں خبر نہ دی تاکہ میں خود ان کی خدمت میں حاضر ہو جاتا۔ خلیفہ نے یہ سنتے ہی کہا کہ جیسے صاحب کی مجھے تلاش ہے یہ ان میں سے نہیں ہے۔ یہ الفاظ سن کر سفیان نے کہا امیر المومنین کو فضیل بن عیاض کے پاس جانا چاہیئے۔ خلیفہ اور ان کے وزیر دونوں نے حضرت فضیل بن عیاض کے دروازے کو آکر کھٹکھٹایا۔ اندر سے آواز آئی کون ہے؟ جواب

ملا کہ امیر المومنین۔ پھر آپ نے کہا کہ امیر المومنین کو میرے ساتھ کیا کام ہے؟ اور
 امیر المومنین سے کیا کام؟ میری توجہ کو تبدیل نہ کیجئے۔ فضیل برمکی نے کہا کہ صاحب
 کی اطاعت واجب ہے۔ آپ نے فرمایا مجھے تکلیف نہ دو۔ پھر فضیل برمکی نے
 کہ اجازت سے اندر آئیں یا حکم سے۔ آپ نے فرمایا اگر آپ حکم سے آنا چاہتے ہیں
 تو یہ تمہاری مرضی۔ چنانچہ امیر المومنین اندر داخل ہو گیا لیکن آپ نے چراغ گل کر
 دیا تاکہ ان کا چہرہ نظر نہ آئے۔ اسیثناء میں خلیفہ کا ہاتھ آپ کے جسم سے چھو گیا۔ آپ
 نے فرمایا ہاتھ کیسا نرم ہے بشرطیکہ دوزخ سے محفوظ رہے۔ یہ کہہ کر آپ نماز کے
 لیے کھڑے ہو گئے۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو امیر المومنین نے کہا کہ کچھ بات
 تو کیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چچا تھا اُس نے درخواست
 کی کہ مجھے کسی قوم پر حاکم کر دیں۔ چنانچہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا کہ
 میں نے تمہیں تمہارے نفس کا امیر کیا کیونکہ حکومت قیامت کے دن ندامت کا موجب
 ہوگی۔ خلیفہ نے کہا کچھ ارشاد فرمائیے۔ آپ نے فرمایا حضرت عمر بن عبد العزیز کو تخت
 نشین کیا گیا تو آپ نے چند اکابرین کو بلا کر کہا کہ مجھے اس اہم بوجھ کے نیچے دبا دیا گیا
 ہے اب میری نجات کیسے ہو سکتی ہے۔ ایک نے کہا کہ اگر تم کل بروز عشر نجات
 کا حصول چاہتے ہو تو ہر بوڑھے مسلمان کو اپنا باپ سمجھو، جوانوں کو اپنا بھائی اور
 چھوٹوں کو بیٹوں کی مانند، عورتوں کو ماں، بہن اور بیٹی سمجھو اور ان سے اچھا سلوک
 کرو۔ یہ سن کر خلیفہ نے کہا کچھ اور ارشاد فرمائیے۔ آپ نے فرمایا تمام اسلامی
 علاقہ تمہارا گھر ہے اور رعایا اولاد۔ والدین کے ساتھ احسان، بھائیوں کے ساتھ
 محبت اور اولاد کے ساتھ نیکی کرو۔ مجھے ڈر ہے کہ تمہارا خوبصورت جسم دوزخ کی
 آگ میں نہ جلے۔ خلیفہ نے کہا کچھ اور ارشاد فرمائیے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ سے
 ڈرو اور قیامت کی جواب دہی کے لیے اپنے آپ کو تیار رکھو۔ تجھ سے ایک ایک

دہی کے متعلق حساب لیا جائے گا۔ اگر کسی گھر میں کوئی عاجز عورت رات کو بھوکے
ہوئی تویامت کے روز وہ تمہارا دامن پکڑے گی۔ خلیفہ ان باتوں کو سن کر روتا
ہا یہاں تک کہ بیہوش ہو گیا۔ یہ حالات دیکھ کر فضیل بر مہکی نے کہا کہ اب بس کرو تم
ہے تو امیر المومنین کو مار ہی ڈالا ہے۔ آپ نے فرمایا اے ہامان چپ رہ۔ میں نے
سے نہیں مارا بلکہ تم نے اور تمہاری قوم نے اسے مارا ہے۔ یہ بات سن کر خلیفہ کی
بہ زاری اور بڑھ گئی اور اپنے وزیر سے کہا کہ یہ مجھے فرعون سمجھتے ہیں اس لیے تجھے
مان کے نام سے مخاطب کیا گیا۔ پھر خلیفہ نے آپ سے پوچھا کہ کیا آپ کی کوئی حاجت
ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں خدا کا مقروض ہوں اور اس کی عبادت و اطاعت فرض
ہے۔ خلیفہ نے کہا میرا مقصد تو مخلوق کے متعلق تھا۔ آپ نے فرمایا کہ خدا کا شکر
ہے کہ اس کی عطا کی ہوئی نعمت کافی ہے اور کوئی حاجت نہیں ہے۔ اس کے بعد
خلیفہ نے ایک ہزار درم کی تھیلی پیش کی اور کہا کہ یہ نقدی حلال ہے قبول فرمائیے
آپ نے جواب دیا کہ افسوس میری ساری نصیحت بے کار گئی اور تم پر ذرا برابر بھی اثر
نہ ہوا۔ میں تجھے نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تو مجھے ہلاکت میں ڈالنا چاہتا ہے۔
یہ سب کچھ حقداروں کو دینا چاہیئے اور تو اس کو دیتا ہے جسے نہ دینا چاہیئے۔ اس
کے بعد خلیفہ وہاں سے واپس ہوا اور کہا کہ فضیل حقیقت میں مرد مومن ہے۔

تیر جتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے ہوئے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

اولیاء ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت مٹی کیمیا بن جائے گی

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضور اولیا

وہ اولیاء کا طہین کی صحبت اختیار کرے

غوث اعظم در میان اولیا

غوث اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میان انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

حضرت امام جعفر صادق اور خلیفہ منصور کا مکالمہ

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ خلیفہ منصور نے ایک رات اپنے وزیر سے کہا کہ جاؤ اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکڑ کر لاؤ تاکہ میں انہیں قتل کروں۔ وزیر نے کہا کہ کیا وہ صادق جو گوشہ نشین ہو کر یادِ الہی میں مستغرق ہے اور کسی غیر سے اس کا کوئی واسطہ ہی نہیں ہے۔ وزیر کی یہ بات سُن کر خلیفہ منصور وزیر سے غصہ ہو گیا اور کہنے لگا کہ اُسے ہی لے آؤ تاکہ میں اسے قتل کروں۔ وزیر نے خلیفہ منصور کو ہر طرح سے منع کیا مگر وہ مانا۔ مجبوراً وزیر حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کو بلانے کے لیے گیا۔ خلیفہ اپنے ملازموں سے کہا کہ جب بھی امام صاحب تشریف لائیں اور میں اپنے سر سے ٹوپی اُتار دوں تو تم اُسی وقت تلوار سے اُس کا خاتمہ کر دینا۔ جب آپ تشریف لائے تو خلیفہ تعظیم کے لیے اُٹھا بڑی عزت و آبرو کے ساتھ استقبال کیا اور کرسیِ صدارت پر آپ کو بٹھا کر غلاموں کی طرح ہاتھ باندھ کر بیٹھ گیا۔ ملازم سخت حیران و پریشان ہوئے۔ خلیفہ نے آپ سے خدمت کی درخواست کی۔ آپ نے فرمایا اب سے بڑی خدمت یہ ہے کہ آئندہ تم مجھے مت بلانا تاکہ میری عبادت میں خلل نہ آئے۔

خلیفہ منصور نے نہایت عاجزی سے بعدِ عز و اکرام سے آپ کو رخصت کیا اور اُسی وقت خلیفہ پر لہر نہ طاری ہوا اور بے ہوش ہو گیا اور تین دن تک مسلسل

بیہوش رہا۔ جب خلیفہ ہوش میں آیا تو ذریعہ نے بیہوشی کی وجہ پوچھی تو خلیفہ نے کہا کہ جب امام صاحب اندر تشریف لائے تو میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا اثر دہا آپ کے ساتھ ہے اور زبان حال سے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہہ رہا ہے کہ اگر تو نے امام صاحب کو ذرہ بھی تکلیف دی تو تجھے نکل جاؤں گا۔ چنانچہ اس اثر دہا کے خوف سے لرز کر یہ کردار کیا اور بیہوشی کا اصل سبب بھی یہی ہے۔

تیر جتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے ہوئے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا ترسہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیاء را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مصاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

بصرہ میں آگ لگ جانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ شہر بصرہ میں آگ لگ گئی تو حضرت امام مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنا عصا اور جوتیاں پکڑیں اور کھٹے پر چڑھ گئے اور دیکھنے لگے کہ لوگ رنج اور تکلیف میں مبتلا ہیں۔ اور ان کے اضطراب کو دیکھا کہ کوئی اسباب نکال رہا ہے اور کوئی جل رہا ہے، کوئی بھاگ رہا ہے۔ آپ یہ منظر دیکھ کر فرمانے لگے کہ ایسا ہی حال بروز حشر ہوگا۔

اولیاءِ اہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیاء

وہ اولیاء کا طہین کی صحبت اختیار کرے

تیر جستہ باز گردانند زِ راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زنِ بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیاء

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیاء

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

دوسروں کے لیے دعائے بخشش

حضرت ابراہیم اور ہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں مکہ معظمہ میں رہ کر ہمیشہ رات کو ایسے موقع کی تلاش میں رہتا تھا کہ بیت اللہ شریف خالی ہو۔ ایک رات سخت بارش ہو رہی تھی خانہ کعبہ میں صرف میں ہی طواف کر رہا تھا۔ میں نے موقع کو غنیمت جانتے ہوئے کعبہ کے حلقہ میں ہاتھ ڈالا اور گناہوں سے پاک ہونے کے لیے دعا کی۔ ہاتھ غیبی سے آواز آئی کہ میری مخلوق مجھ سے یہی چاہتی ہے اگر میں سب کی بخشش کر دوں میری جباری و غفاری کہاں رہ جائے گی۔ پھر میں نے بارگاہِ خداوندی میں دعا کی الہی صرف میرے گناہوں کو درگزر فرمادے۔ پھر ہاتھ غیبی سے آواز آئی کہ دوسری تمام مخلوق کے متعلق ہمارے ساتھ گفتگو کرو لیکن اپنے بارے میں میرے سامنے کوئی سوال نہ کر اس لیے کہ تیرے لیے زیبا ہے کہ دوسروں کے لیے بخشش کی دعا کرے۔

تیر جتہ باز گردانند زِ راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیاء ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشتِ گلے

ایک مشت مٹی یکمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا طین کی صحبت اختیار کرے

گولی یا قوت بن گئی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک سوداگر جو بہت مال دار تھا اس کا لڑکا حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ میں نے ایک لاکھ کا ورثہ پایا ہے۔ جو میرا خیال ہے کہ میں وہ سب کی سب رقم آپ پر خرچ کروں۔ آپ نے پوچھا تو بالغ ہے۔ اُس نے کہا کہ نہیں۔ پھر فرمایا تو خرچ کرنے کا مجاز نہیں ہے۔ جب تک کہ وہ بالغ نہ ہو جائے۔ جب وہ لڑکا غالب ہوا تو اُس نے آپ کی بیعت کی اپنی تمام جائیداد فی سبیل اللہ تقسیم کر دی۔ اس کے پاس باقی کچھ نہ بچا۔ ایک دن اس شخص کا گزر فقروں کے ایک گروہ کے پاس سے ہوا۔ درویشوں نے اپنی حاجت ظاہر کی۔ مگر اب اُس کے پاس کچھ نہ تھا۔ اس نے ایک آہ بھر کر کہا کہ افسوس ایک لاکھ دینار اور کہاں ہیں کہ میں وہ بھی ان درویشوں میں خرچ

کر دوں۔ اُس لڑکے کی یہ افسوس ناک بات آپ نے بھی سُن لی۔ اور خیال کیا کہ کچھ
خام ہے اس کے دل میں دنیا کی محنت ابھی باقی ہے۔ اُسے آپ نے تین درم دیے
اور فرمایا کہ فلاں عطاری کی دکان سے فلاں دوا خرید لاؤ۔ وہ لڑکا لے آیا۔ پھر آپ نے
دیا کہ اسے خوب باریک پس کر تین گولیاں بناؤ اور ہر گولی میں سوئی سے سودا خحر کے
آؤ۔ اُس نے ایسا ہی کیا۔ آپ نے ان گولیوں کو ہاتھ میں لے کر ملا اور دم کیا۔ وہ تینوں
گولیاں فوراً اعلیٰ درجہ کی یا قوت بن گئیں۔ آپ نے لڑکے کو دے کر کہا کہ انھیں
بازار میں لے جا کر ان کی قیمت دریافت کرو۔ مگر فروخت نہ کرنا۔ جب وہ بازار
میں لے گیا تو جو ہریوں نے ایک ٹکڑے کی قیمت ایک لاکھ دینار بتائی
لڑکے نے واپس آ کر تمام کیفیت بیان کی۔ آپ نے حکم دیا کہ ان تینوں ٹکڑوں
کو کاٹ کر ریزہ ریزہ کر کے پھینک دو۔ جب وہ ایسا کر چکا تو فرمایا کہ یہ لوگ
جو درویش قسم کے ہوتے ہیں روٹی سے بھوکے نہیں ہوتے بلکہ ان کی عادت ہے
لڑکے کے توبہ کی اور اس کی نگاہ میں دنیا کی کچھ بچی قیمت نہ رہی۔

تیر جہتہ بازگردانند زراہ
کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے
کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا
غوثِ اعظم کا قریبہ اولیائے درمیانِ اولیائے

چوں محمد در میانِ انبیا
جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ
اولیاء کی حواسے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیتِ گلے
ایک مشیت مٹی یکمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
جو اللہ کا مساجد بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا
وہ اولیاء کا طین کی صحبت اختیار کرے

غیر خدا کا استقبال کرنے کی سزا

حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ دورانِ صحرا نوردی میں جب میرا گزر فرات العراق سے ہوا تو میں نے ستر فقیروں کو دیکھا جو اللہ کی راہ میں اپنی جان قربان کر چکے تھے۔ ان میں سے ایک فقیر ایسا تھا جس میں کچھ سانس باقی تھے میں نے اُس سے پوچھا کہ یہ کیا ماجرا ہے۔ اس نے کہا اے ابراہیم اپنے لیے پانی اور محراب کو لازم جاننا۔ دور نہ جا مجبور ہو جاؤ گے۔ نزدیک نہ آؤ گے اٹھائے گا۔ کوئی ایسا شخص نہ ہو جو بساط سلامتی پر گستاخی کرے۔ ایسے دوست سے ڈرو حاجیوں کا فران روم کی طرح قتل کرتا ہے اور حاجیوں سے جنگ کرتا ہے۔ تجھے واضح ہو کہ ہم صوفیوں کے گروہ میں سے تھے۔ ہم نے محض توکل علی اللہ پر اس صحرا میں قدم رکھا اور عہد کیا کہ کسی سے ہرگز بات نہ کریں گے اور نہ ہی کسی سے خوف کھائیں گے ماسوا ذات باری تعالیٰ کے اور نہ ہی کسی اور کی طرف توجہ کریں گے۔ چنانچہ جب ہم جنگل طے کر کے بیت الاحرام کے نزدیک پہنچے تو حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ ہم نے سلام کیا اور خوش ہوئے اور اپنی سچی کو مشکور و منظور سمجھ کر خدا کا شکر یہ ادا کیا اور کہا کہ ایسا برگزیدہ آدمی ہماری ملاقات اور استقبال کو آیا۔ اسی وقت بارگاہِ خداوندی سے ہماری جانوں کو حکم ہوا کہ کذابو تمہارا اقرار یہی تھا کہ مجھے فراموش کر دو اور غیر کے ساتھ مشغول ہو جاؤ۔ میں اس تصور کے بدلہ میں تمہاری جان نکالوں گا اور تمہارا خون کراؤں گا۔ اے ابراہیم ایہ سب مردے جو تمہارے سامنے ہیں۔ اسی کے سوختہ میں اگر تجھے بھی ایسا ہی خیال ہے تو قدم آگے بڑھاؤ نہ اسی جگہ سے واپس ہو جاؤ۔ ابراہیم ادہم فرماتے ہیں کہ یہ ماجرا دیکھ کر میں بہت حیران ہوا اور اس سے پوچھا کہ تم ابھی تک زندہ ہو۔ اُس نے کہا کہ میں ان کی نسبت ذرا کمزور تھا۔ پختہ ہونے کی

کوشش کر رہا ہوں۔ یہ کہا اور جان قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

اولیاء رہست قدرت ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

تیر جہتہ باز گردانند زراہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

یکمیا پیدا کن از مشت گلے

ایک مشت مٹی کیمیا بن جائے گی

غوثِ اعظم در میانِ اولیاء

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

چوں محمد در میانِ انبیاء

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اونشیند در حضورِ اولیاء

وہ اولیاء کا طین کی صحبت اختیار کرے

اسی شہر قبرستان

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جنگل میں جا رہے تھے راستہ میں ایک سپاہی سے ملاقات ہوئی۔ اُس نے آپ سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ آپ نے فرمایا میں بندہ ہوں۔ اُس نے پوچھا آدمی کس طرف گیا ہے۔ آپ اُسے قبرستان کی طرف لے گئے۔ اُس نے کہا کہ تم نے مجھ سے مذاق کیا۔ یہ کہہ کر اُس نے آپ کو غوب مارا اور گلے میں دسی ڈال کر گاؤں میں لایا۔ لوگوں نے کیفیت دیکھ کر سپاہی کو ڈانٹا کہ یہ تو حضرت ابراہیم ادہم ہیں۔ وہ آپ کے قدموں میں گر پڑا اور معذرت کرنے لگا۔ آپ نے فرمایا کہ جہاں تک میرا اور تیرا تعلق ہے میں نے تجھے معاف کیا اور میں تمہارے حق میں دعا کرتا ہوں کیوں تیرا یہ سلوک میرے لیے باعثِ رحمت بنا۔ پھر اُس کے پوچھنے پر آپ نے فرمایا کہ ہر ایک بندہ خدا کا بندہ ہے اور آبادی قبرستان کی طرف ہے۔ کیونکہ ہر روز وہ آباد ہوتا رہتا ہے اور شہر برباد ہوتے رہتے ہیں۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا قریبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت مٹی یکمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

لفظ ذوالنون کی وجہ تسمیہ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دریا کی طرف گئے۔ وہاں کشتی میں لوگ بیٹھے تھے۔ آپ بھی کشتی میں سوار ہو گئے۔ اتفاقاً ایک سوداگر کشتی میں موتی گم ہو گیا۔ سب لوگوں نے آپ پر ہی شک کیا اور سخت تکلیف دی۔ آپ خاموش رہے۔ جب انھوں نے آپ کو بہت زیادہ تکلیف دی تو آپ نے بارگاہِ الہی میں دعا کی کہ الہی تو ہر چیز سے واقف ہے۔ ابھی آپ کے منہ سے یہ الفاظ نکلے ہی تھے کہ ہزاروں مچھلیاں سطحِ آب پر آئیں اور ہر ایک مچھلی کے منہ میں ایک ایک موتی تھا۔ آپ نے فوراً ایک مچھلی کے منہ سے موتی لے کر ان لوگوں کو دیدیا۔ کشتی میں لوگ یہ ماجرا دیکھ کر بہت شرمندہ ہوئے اور معذرت کرنے لگے۔ اُسی دن سے آپ کا نام ذوالنون مشہور ہو گیا۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے چھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چون محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساجد بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کاملین کی صحبت اختیار کرے

نعمت دنیا اور قرب الہی میں فرق

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے سات دن اور رات تک روزہ افطار نہ کیا اور نہ ہی سوئیں۔ ساتویں دن بھوک نے غلبہ کیا۔ نفس نے کہا کہ تو مجھے کب تک مصائب میں مبتلا رکھے گی۔ اتنے میں ایک شخص نے آکر آواز دی اور کھانا دے گیا۔ آپ نے لے کر رکھ لیا اور چراغ روشن کرنے لگی۔ اتنے میں ایک بلی نے آکر کھانا گرا دیا۔ پھر آپ نے پانی کا کوزہ لا کر روزہ افطار کرنا چاہا مگر جب پانی لے کر آئیں تو چراغ گل ہو گیا۔ اُسی وقت آپ نے پانی پینا چاہا لیکن کوزہ گر کر ٹوٹ گیا۔ آپ نے افسردہ ہو کر کہا اللہ یہ کیا رہا ہے۔ پھر آپ نے غیب سے آواز سنی کہ رابعہ اگر تو چاہتی ہے کہ دنیا کی نعمت تم پر وقف کر دوں۔ تو اپنا غم تیرے دل سے واپس لے لوں گا۔ کیونکہ میرا غم اور

دنیا کی نعمت ایک دل میں جمع ہونا ناممکن ہے۔ رابعہ تیری بھی مراد ہے اور میری بھی ایک مراد ہے۔ دونوں مرادیں اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔ آپ نے جب یہ آواز سنی تو فرمایا کہ میں نے دل کو دنیا سے بالکل ہی قطع کر دیا اور اُمید کو مختصر کر دیا اور میں سمجھی کہ یہ میری آخری نماز ہے اور خلقت سے اس طرح قطع تعلق کر لیا کہ جب دن ہوتا ہے تو اس خوف سے کہ مبادا دنیا مجھے اپنے میں مشغول کر لے دے گا گو ہوں کہ الہی مجھے اپنے ذکر میں مشغول رکھ تاکہ کوئی مجھے تیرے شغل سے باز نہ رکھ سکے۔

تیر جتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیتِ گلے

ایک مشیت مٹی کی مٹی بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مصاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے۔

حضرت رابعہ بصری اور دیدارِ الہی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا سے لوگوں نے دریافت کیا کہ جس کی آپ عبادت کرتی ہیں کیا اُسے کبھی دیکھا بھی ہے۔ فرمایا اگر نہ دیکھتی تو اس کی عبادت کیسے کرتی۔

تیر جہتہ باز گردانند ز دراہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انہی کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطائے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت مٹی کیمیا بن جائے گی

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساجد بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا طہین کی صحبت اختیار کرے

حضرت ابراہیم ادہم اور حضرت خضر کا مکالمہ

حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بلخ کے بڑے عظیم الشان شہنشاہ تھے اور بڑی شان و شوکت سے حکومت کرتے تھے۔ ایک رات آپ اپنے محل میں سوئے ہوئے تھے کہ آدھی رات کے وقت آپ اچانک نیند سے بیدار ہو گئے معلوم معلوم ہوا کہ ایک آدمی چھت پر ٹپل رہا ہے۔ پوچھا کون ہے اور یہاں اس وقت کیا کرتا ہے۔ اُس نے کہا کہ میں آپ کا دوست ہوں یہاں پر میرا اونٹ گم ہو چکا ہے اسے تلاش کر رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ شاہی محلات کی چھتوں پر اونٹ آجائیں اُس آدمی نے جواب دیا بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جامہ اطلس پہن کر عیش و عشرت میں خدا مل جائے۔ یہ جواب سُن کر آپ کے دل میں ایک خوف سا پیدا ہو گیا۔ دوسرے دن پھر آپ دوبار عام میں بڑی شان و شوکت کے ساتھ تخت پر تشریف فرما تھے کہ یکایک ایک بارعب آدمی اندر داخل ہوا۔ امیروں، وزیروں اور غلاموں میں سے کسی میں یہ جرات

پیدا نہ ہوئی کہ اس طرح اندر آنے کی وجہ دریافت کی جائے۔ وہ شخص تیز رفتاری سے آپ کے تخت تک پہنچ گیا۔ آپ نے نہایت تعجب سے پوچھا کہ تو کون ہے اور یہاں کس لیے آیا ہے۔ اس شخص نے کہا کہ میں اس سرائے میں ذرا ٹھہرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا یہ سرائے نہیں ہے شاہی محل اور دربار ہے۔ وہ شخص کہنے لگا کہ آپ سے پہلے اس محل میں کون رہتا تھا۔ فرمایا میرا باپ۔ پھر کہا کہ اس سے پہلے کون تھا فرمایا میرا دادا۔ اسی طرح کئی پشتوں تک پہنچ کر اس نے پوچھا کہ آپ کے بعد یہاں کون رہے گا۔ فرمایا میری اولاد۔ پھر اس شخص نے کہا کہ ذرا خیال کرو جس مکان میں اتنے آدمی آئیں اور چاہیں لیکن مستقل کوئی بھی نہ رہ سکے تو یہ مقام سرا نہیں تو اور کیا ہے یہ کہہ کر وہ باہر آگیا لیکن آپ کے دل میں رات کے واقعہ سے ایک آگ سی لگی ہوئی تھی۔ اس معاملہ نے جلتی پر تیل کا کام کیا۔ آپ تنہا اس کے پیچھے دوڑے اور اسے پکڑ کر پوچھا کہ تم کون ہو؟ وہ شخص بولا کہ میں خضر ہوں۔ یہ سنتے ہی آپ کا درد اور بڑھ گیا۔ پھر محلات میں واپس آکر لیٹ گئے مگر آرام میسر نہ تھا۔ آخر اسی حالت میں باہر کی ہوا لینے کے لیے گھوڑے پر سوار ہو کر چلے گئے اور ساتھ ہی اللہ کی حکمت کہ راستے ہی سے جدا ہو گئے۔ ہائف غیبی سے ندا ہوتی کہ اے ابراہیم اُس وقت سے پہلے جاگو جبکہ تمہیں موت کے ذریعے جگایا جائے گا۔ پھر ایک ہرن کو دیکھ کر آپ نے شکار کرنا چاہا مگر حکمت الہی سے ہرن بولا کہ تم مجھے شکار نہیں کر سکتے بلکہ خود شکار ہو جاؤ گے کیا تمہارے لیے کوئی اور مشغلہ نہیں ہے۔ یہ باتیں سن کر آپ کے دل میں خوف خداوندی اس قدر طاری ہوا کہ قدرت الہی سے آپ کی باطنی آنکھ بھی روشن ہو گئی اور برکات الہی کا نزول ہونے لگا۔ آپ نے پھر شہنشاہیت کو چھوڑ کر فقیرانہ لباس بدل کر شہر سے باہر جنگل کی راہ لی۔

بادشاہی چھوڑ کر اور جامہ فقر زیب تن فرما کر جنگلوں اور صحراؤں سے گزر کر آپ نیشاپور پہنچ گئے۔ وہ ایک غار جو نہایت خطرناک تھی اس میں عرصہ نورس ریاضت

میں مشغول رہے۔ ہر جمعہ کے دن غار سے باہر تشریف لاتے۔ لکڑیاں جنگل سے
کر کے نیشار پور میں فروخت کر کے آدمی رقم فی سبیل تقسیم کر دیتے اور آدمی رقم اسے
تصرف میں لاتے۔

اولیاءِ اہست فترت ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از نشت گلے

ایک مشت مٹی یکمیا بن جائے گی

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساحب بننا چاہے

اونشیند در حضور اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مقربہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

پخول محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

جانوروں کا بھاگ جانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا پہاڑ پر
لے گئیں تو ہرن اور دوسرے جنگلی جانور وغیرہ آپ کے ارد گرد جمع ہو گئے
اتنے میں حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بھی اس طرف آنکلیے۔ چنانچہ انہیں
دیکھتے ہی سب کے سب جانور بھاگ گئے۔ آپ بہت حیران ہوئے اور
وجہ پوچھی۔ حضرت رابعہ نے کہا کہ آپ نے آج کیا کھایا تھا۔ جواب دیا کہ آہوں
کی چربی۔ فرمایا جب تم نے ان کی چربی کھائی تو وہ تم سے کیوں نہ بھاگتے

تیر جتہ باز گردانند زِ راہ
کمان سے پھینکے جوتے تیر کو داپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے
کسی کامل کے آستانے کی گدائی کہ

غوثِ اعظم در میانِ اولیاء
غوثِ اعظم کا ترسہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیاء
جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیاء ہست قدرتِ ازالہ
اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے
ایک مِشت مٹی یکمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیاء
وہ اولیاء کا طہین کی صحبت اختیار کرے

بزرگانِ حرم کا استقبال کرنا

حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسلسل چالیس سال تک صحرا نوردی میں
آہ وزاری کرتے رہے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ پہنچے۔ آپ کی آمد کی خبر بزرگانِ حرم
کو بھی کسی ذریعہ سے ہو گئی۔ وہ سب لوگ آپ کے استقبال کے لیے آئے۔ جب
کو اس بات کا علم ہوا تو آپ نے اپنے آپ کو قافلے سے ذرا آگے بڑھا لیا
اور ان سے علیحدہ ہو گئے تاکہ آپ کو کوئی پہچان نہ سکے۔ بزرگانِ حرم کے
خدمت گاروں نے جو آگے آگے تھے آپ سے پوچھا کہ ابراہیم ادہم نزدیک ہی
ہیں کیونکہ بزرگانِ حرم ان کے استقبال کے لیے تشریف لائے ہیں۔ آپ نے فرمایا
کہ بزرگ لوگ اس زندیق سے کیا چاہتے ہیں۔ یہ سن کر ان لوگوں نے آپ کو پیٹا اور
کہا کہ تو ایسے بزرگ کو زندیق کہتا ہے زندیق تو تو خود ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں
بھی تو یہی کہتا ہوں۔ جب وہ لوگ آپ کے پاس سے گزر گئے تو آپ نے اپنے

نفس کو مخاطب کیا اور کہا کہ تو نے اپنے کیے کی سزا پالی۔ خدا کا شکر ہے کہ میں نے تجھے اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہونے دیا۔ اور تو مشائخینِ حرمِ لطف نہ اٹھا سکا۔ پھر آپ حرم شریف میں مقیم ہو گئے۔ آپ ہمیشہ اپنی محنت سے کہا کر اپنا اور اپنے یاروں کا پیٹ پالتے رہے۔ کبھی آپ کھیتوں کی رکھوالی کرتے اور کبھی جنگل سے جا کر لکڑیاں کاٹ لاتے اور فروخت کر کے گزر اوقات کرتے تھے۔

اولیاءِ اہستِ قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیتِ گلے

ایک مشیت مٹی کیمیا بن جاتے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیاء

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

تیر جستہ باز گردانند زِ راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیاء

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیاء

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

کشتی کا غرق ہونے سے بچ جانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ ایک کشتی میں سوار تھے۔ دیکھتے ہی دیکھتے ایک زبردست لہر کشتی کی طرف آئی۔ آپ نے فوراً قرآن کریم اٹھا کر سانسے کیا اور کہا الہی کیا تو ایسی حالت میں ہمیں غرق کرے گا جب تیرا کلام پاک ہمارے درمیان ہے۔ اُسی وقت وہ لہر اور دریا کا جوش مدہم پڑ گیا۔

تیر جہتہ باز گردانند زِ راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

اُمت کے لیے بخشش کی دعا

ایک دفعہ کا ذکر ہے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ میری اُمت میں ایک ایسا مرد ہے جس کی سفارش سے اللہ تعالیٰ میری اُمت کے اس قدر گنہگاروں کو قیامت کے دن بخش دے گا جس قدر قبیلہ ربيع و مضر کی بھیرٹوں کے بال ہیں۔ آپ کے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کون شخص ہے اور کہاں رہتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اویس اس کا نام ہے قرن میں جو علاقہ یمن میں رہتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے اسے باطنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ صحابہ نے بارگاہِ نبوی میں عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کا کوئی ایسا دوست بھی ہے جو آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکے آپ نے فرمایا ہاں اویس۔ وہ کیونکر۔ فرمایا وہ اس لیے کہ غلبہٴ حال اور تعظیمِ شریعت اس کی والدہ ضعیفہ، نابینا اور مومنہ ہے۔ وہ شتر بانی کر کے اس کی خدمت سجا لاتا ہے۔ پھر سوال کیا کہ کیا ہم اس کی زیارت کر سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں

البتہ عمر بن خطاب اور علی بن ابی طالب انہیں دیکھیں گے۔ اس کے بائیں ہاتھ پہلو پر دم کے برابر ایک سفید داغ ہے لیکن وہ برص کا داغ نہیں۔ جب اس سے ملو تو میرا سلام کہنا اور میری اُمت کے حق میں دعا کے لیے التماس کرنا۔

اولیاءِ اہمست فترت از الہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیاء

غوثِ اعظم کا قریبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

پہلوں محمد در میانِ انبیاء

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

یکمیا پیدا کن از مشیتِ گلے

ایک مشیت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیاء

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

ایک عورت اور حضرت حسن بصری

ایک دفعہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک عورت کو دیکھا جو منہ اور ننگے سر غصہ میں بھری ہوئی شوہر کی شکایت لے کر میرے پاس آئی۔ میں نے اس عورت سے کہا کہ اپنا سر اور منہ ڈھانپ لو، عورت نے جواب دیا کہ میں ایک مخلوق کی محبت میں اس قدر سرشار ہوں کہ مجھے اپنے تن بدن کی بھی ہوش نہیں۔ یا حضرت اگر آپ نہ بتاتے تو مجھے برہنگی کا علم نہ ہوتا اور میں اسی طرح بازار چلی جاتی مگر تعجب ہے کہ باوجودیکہ آپ خالق کی دوستی کا دعویٰ کرتے ہیں آپ نے مجھے ننگے منہ اور ننگے سر کس طرح دیکھ لیا۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

نسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا قریبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشتِ گلے

ایک مشت مٹی یکمیا بن جائے گی

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا طہین کی صحبت اختیار کرے

بارگاہِ الہی سے کپڑوں کا حصول

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکیلے ہی کہیں جا رہے تھے اور زبان پر ذکر الہی بھی جاری تھا۔ کوئی دل جلا آدمی بھی آپ کے پیچھے پیچھے چلا آ رہا تھا وہ بھی ذکر الہی میں کر رہا تھا۔ آپ نے بارگاہِ العالمین میں عرض کی کہ یا اللہ میرے پاس کپڑے نہیں ہیں۔ چنانچہ فوری طور پر بارگاہِ خداوندی میں آپ کی دعا مقبول ہوئی اور کپڑوں کا جوڑا عنایت ہوا۔ جنہیں آپ نے پہن لیا۔ اُسی وقت وہ دل جا جو آپ کے پیچھے پیچھے چلا آ رہا تھا سامنے آ کر کہنے لگا کہ میں بھی آپ کے ساتھ ذکر الہی میں شامل تھا اس لیے آپ اپنے پرانے کپڑے مجھے دے دیں۔ آپ نے فوراً اُسے اپنے پرانے کپڑے دے دیئے۔

اولیاءِ ہست قدرت ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساجد بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیاء

وہ اولیاء کا طہین کی صحبت اختیار کرے

تیر جہتہ باز گردانند ز راز

کمان سے پھینکے ہوئے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کامل

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیاء

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

پہلوں محمد در میانِ انبیاء

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

خاندانِ نبوت کی سخاوت

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک دن کسی شخص کی روپوں کی پھیلی گم ہو گئی۔ اس حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آکر کہا کہ آپ نے ہی میری روپوں کی گم کی ہے۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ تمہاری پھیلی میں کتنے روپے تھے۔ اس نے میری پھیلی میں ایک ہزار روپیہ تھا۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس شخص کو اپنے گھر لے گئے اور دو ہزار روپے اُسے دے دیئے۔ جب وہ شخص اپنے گھر واپس آیا تو اُسے اس کی گم شدہ پھیلی مل گئی۔ اس نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر معذرت طلب کی اور دو ہزار روپیہ واپس کرنا چاہا۔ آپ نے فرمایا ہم دی ہوئی چیز واپس نہیں لیتے۔ اس شخص نے لوگوں سے آپ کے متعلق دریافت کیا۔ جب لوگوں نے آپ کا تعارف کرایا تو وہ شخص بہت شرمسار ہوا۔

تیر جہتہ باز گردانند زِ راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیاء

غوثِ اعظم کا قریبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیاء

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیاء ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیتِ گلے

ایک منٹ میں یکمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیاء

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

ظلم کا انسداد کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر عرض پر داز ہوا کہ اے شیخ میں اپنی ذات پر بہت ظلم کر چکا ہوں۔ مجھے کچھ نصیحت فرمائیں جس پر میں عمل کروں اور راہِ نجات حاصل کر سکوں۔ آپ نے فرمایا اگر تم قبول کرو تو میں تمہیں چھ پائیں بتاؤں اگر تم نے ان پر عمل کیا تو تجھے کسی قسم کا بھی نقصان نہیں پہنچے گا۔

اول یہ کہ جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرو اور گناہ کا کام سرزد ہو تو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی روزی مت کھاؤ۔

اس نے کہا کہ پھر کہاں سے کھاؤں
فرمایا کہ،

یہ تیرے لیے زیبا نہیں کہ تو اس کا دیا ہوا رزق کھا کر اس کی نافرمانی کرے۔

دوم یہ کہ جب گناہ یا نافرمانی کرنے کا ارادہ ہو تو اس کے ملک یا بادشاہت باہر نکل کر گناہ کرو۔

اس نے کہا کہ ساری کائنات تو اُسی کی ہے کوئی کہاں جائے
فرمایا کہ :

یہ کہاں مناسب ہے کہ اس کے ملک میں رہ کر اس کی نافرمانی کی جائے۔
عصم یہ کہ گناہ ایسی جگہ کیا جائے جہاں وہ دیکھ نہ سکے۔
عرض کیا یہ ناممکن ہے وہ تو دونوں کے بھیدوں سے بھی واقف ہے۔
فرمایا کہ :

”جب رزق اُس کا کھاؤ اور اس کے ملک میں رہو اور نافرمانی بھی اُسی کی کرو
یہ کیسے ممکن ہے۔

چہارم یہ کہ جب موت کا فرشتہ آئے تو اس کو کہو کہ ذرا توبہ کرنے کی مہلت دے
دے۔

عرض کیا یہ بھی ناممکن ہے وہ میرا کہنا نہیں مانے گا
فرمایا کہ :

جب یہ حالت ہے تو اُس کے آنے سے پہلے توبہ کر لینی چاہیئے۔
پنجم یہ کہ جب قبر میں منکر نکیر آئیں تو انھیں باہر نکال دے۔
کہا یہ بھی نہیں ہو سکتا۔
فرمایا کہ :

پھر ان کے سوالات کا جواب دینے کے لیے تیار ہو۔

ششم یہ کہ قیامت کے دن حساب کتاب ہو چکنے کے بعد جب گنہگاروں کو
دوزخ کی طرف بھیجا جائے گا تو دوزخ میں جانے سے انکار کر دینا۔

کہا یہ بھی ناممکن ہے؟
فرمایا کہ:
تو پھر گناہ مت کر۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مقرب اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشتِ گلے

ایک مشت مٹی یکمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مصاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

اہل قبور کا آپس میں جھگڑنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک قبرستان سے گزر رہے اور دیکھا کہ اہل قبور آپس میں جھگڑ رہے ہیں۔ آپ نے بارگاہِ الہی میں دُعا کی۔ الہی! مجھے ان کی حالت سے آگاہ فرما۔ ہاتھ غیبی سے ندا آئی کہ انہیں سے دریافت کر لے۔ آپ نے اُن سے دریافت کیا۔ اُنہوں نے جواب دیا کہ ایک ہفتہ ہوا کسی اللہ کے بندے نے ادھر سے گزرتے ہوئے سورۃ فاتحہ پڑھ کر اس کا ثواب ہمیں بخشا۔ وہ ثواب ہم آج سات دن سے آپس میں تقسیم کر رہے ہیں۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیائے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشتِ گلے

ایک مشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مصاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

والدہ کی اطاعت کا صلہ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک رات حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ محترمہ نے فرمایا: بیٹا! آدھا دروازہ کھول دو۔ یہ کہہ کر آپ محو خواب ہو گئیں۔ آپ حیران تھے کہ کونسا دروازہ دائیں طرف کا یا بائیں طرف کا کھولوں۔ اسی حیرانی میں تھے کہ والدہ محترمہ کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہ کر بیٹھوں۔ دروازے ہی میں کھڑے کھڑے تمام رات گزر گئی۔ صبح کے وقت آپ نے دیکھا کہ جس چیز کی آپ کو تمنا تھی وہ دروازہ سے اندر داخل ہو گئی۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشتِ گلے

ایک مشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیائے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحبِ بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

اللہ کے نام کا ادب کرنے سے ولایت کا حصول

حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ تعالیٰ ایک روز حالتِ نشہ اور مستی کے عالم میں کہیں جا رہے تھے۔ اُسی حالت میں آپ کو ایک کاغذ کا ٹکڑا نظر پڑا جس پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھا ہوا تھا۔ آپ نے اس کاغذ کے ٹکڑے کو اٹھا کر صاف کیا اور پھر عطر خرید کر معطر کیا اور ایسی جگہ رکھا جہاں بے ادبی نہ ہو۔ اسی رات آپ نے خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ آدمی کو ذاتِ باری تعالیٰ سے حکم ہو رہا ہے کہ تم جا کر بشر حافی کو کہہ دو کہ تم نے ہمارے نام کی عزت کی اور اسے معطر کر کے بلند جگہ پر رکھا ہم بھی اسی طرح پاک کر کے تمہیں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا کریں گے۔ یہ حکم باری تعالیٰ سن کر وہ بزرگ بہت حیران ہوا اور دل میں کہا کہ بشر حافی تو ایک فاسق و فاجر آدمی ہے یقیناً میرا خواب غلط ہے۔ وہ بزرگ وضو کر کے پھر خواب ہو گیا۔ پھر خواب میں وہی حکم ہوا۔ لیکن پھر قوتِ مقصودہ کی غلطی سمجھ کر تیسری بار وضو کر کے پھر سو گیا۔ تو یہی خواب دیکھا۔ وہ بزرگ صبح اٹھا اور مجبوراً آپ کے گھر کی طرف گیا اور دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ شراب خانے میں ہوگا۔ وہ بزرگ شراب خانے گیا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ آپ نشہ شراب میں بیہوش پڑے ہیں۔ بزرگ نے لوگوں سے کہا کہ تم اسے کہہ دو کہ میں اسے کچھ پیغام دینا چاہتا ہوں۔ لوگوں نے بڑی مشکل سے آپ کو سمجھایا تو آپ نے جواب دیا کہ پوچھو کس

شخص کا پیغام لایا ہے۔ اس بزرگ نے کہا کہ پیغام خداوندی لایا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا نام سن
آپ زار و قطار رونے لگے اور دل میں خیال کیا کہ اللہ ہی جانے کیسا پیغام ہے۔ کیا
کس قسم کا عذاب خداوندی نازل ہونے والا ہے۔ ڈر کی وجہ سے نشہ جاتا رہا۔ اور آپ
نے اپنے گرد اگردے لوگوں کو ہٹا دیا اور سچی توبہ کی اور پھر بھی یہ راستہ نہ دیکھا۔

اولیاءِ اہست فترت از الہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیت گلے

ایک مشیت مٹی کیمیا بن جائے گی

ہم کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضور اولیاء

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

توکل علی اللہ کیا ہے؟

تیر جستہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیاء

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیاء

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

حضرت ابراہیم اور ہم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ایک دن اللہ تعالیٰ پر توکل کر کے جنگل
کی طرف تشریف لے گئے۔ وہاں کئی دن آپ کو کچھ کھانے کو نہ ملا۔ اسی طرف آپ کا
ایک دوست رہتا تھا۔ آپ نے خیال کیا کہ اگر دوست کی طرف گیا تو توکل باطل ہو
جائے گا۔ چنانچہ دوست کے ہاں نہ گئے۔ آخر ایک مسجد میں پہنچے اور وہاں یہ پڑھنا
شروع کیا تو کلت علی الحی الذی لا یموت میں نے اس ذات باری پر توکل کیا
جسے موت نہیں اور ہمیشہ زندہ ہے۔ غیب سے آواز آئی کہ ایسا شخص کس طرح متوکل
ہو سکتا ہے جو خورد و نوش کے لیے دوستوں کے گھر جانے کا قصد کرتا ہے اور

کہتا ہے کہ میرا رب زندہ ہے اور جسے موت نہیں۔ وہ شخص متوکل ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرتا ہے۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت سنی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کاملین کی صحبت اختیار کرے

مخلوق سے حاجت روائی نہ کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کی خادمہ ہانڈی پکا رہی تھی کہ خادمہ کو پیاز کی ضرورت پیش آئی۔ خادمہ نے آپ سے کہا کہ پیاز ہمسایہ کے گھر سے لے لیں۔ آپ نے خادمہ سے فرمایا کہ چالیس سال سے میں نے اپنے خالق سے عہد کر رکھا ہے کہ اُس کی مخلوق سے کچھ نہ طلب کروں گی پیاز نہیں ہے تو نہ سہی۔ اُسی وقت قدرت خداوندی سے ایک جانور اڑتا ہوا آیا اور چھلی ہوئی پیاز ہانڈی میں ڈال دی۔ یہ دیکھ کر آپ نے فرمایا کہ مجھے فکر ہے کہ یہ پیاز نا جائز ہے۔ پھر آپ نے اس سائن سے روٹی ہی نہیں کھائی۔

اولیاءِ راستِ قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشتِ گلے

ایک مشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیاء

وہ اولیاء کا طین کی صحبت اختیار کرے

گوشت کا خون بن جانا

تیر جستہ باز گردانند زِ راہ

کمان سے چھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زنِ بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیاء

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیاء

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

حضرت حبیبِ عجمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ابتداً تو نگرستے بصرہ میں بہت بڑے سا ہو کارہ تھے۔ سود لیتے تھے اور قرض خواہوں کی طرف روزانہ قرضے کے تقاضے کے لیے جایا کرتے تھے۔ اگر وہ سود نہ ادا کرتے تو آمد و رفت کا خرچ اُن سے طلب کرتے جس سے اپنا گزارہ کرتے۔ ایک دن آپ ایک مقروض کے ہاں قضا کے لیے گئے مگر وہ گھر پر موجود نہ تھا اس کی بیوی نے جواب دے دیا کہ میرا شوہر گھر میں نہیں ہے اور میرے پاس کچھ نہیں ہے کہ میں آپ کا قرض ادا کر سکوں البتہ آج ایک بکری ذبح کی تھی جس کی صرف گردن باقی ہے اگر تم چاہو تو لے سکتے ہو۔ چنانچہ آپ بکری کی گردن ہی لے کر اپنے گھر آ گئے اور بیوی سے کہا کہ یہ سود کے بدلے لی ہے اسے پکاؤ۔ آپ کی بیوی نے کہا کہ لکڑی اور روٹی نہیں ہے۔ یہ سن کر آپ نے کہا کہ اچھا میں جاتا ہوں اور سود کے طریق پر ہی روٹی اور لکڑی بھی لاتا ہوں۔ چنانچہ دوسرے مقروض لوگوں کی طرف گئے

ور کسی سے لکڑی اور کسی سے روٹی سود کے طور پر لے کر آ گئے۔ چنانچہ
پ کی بیوی نے وہ بکری کی گردن پکا کر جب کھانے کے لیے سالن نکالے
تو باہر سے کسی سوالی نے سوال کیا۔ آپ نے جواب دیا کہ چلے جاؤ تمہیں کچھ
نہیں مل سکتا جس قدر تجھے دیا جائے گا تو امیر ہو جائے گا اور ہم فقیر ہو جائیں گے
چنانچہ سائل نا اُمید ہو کر واپس چلا گیا اُس کے واپس چلے جانے کے بعد جب آپ
کی بیوی نے سالن نکالنے کے لیے ہانڈی میں چھپے ڈالا تو اللہ کی قدرت سے وہ
نوشت خون کی صورت میں تبدیل ہو چکا تھا۔ چنانچہ اس نے نہایت افسوس اور
صیرانی کے ساتھ شوہر کو مخاطب کر کے کہا کہ دیکھ تیری کنجوسی اور شوخی نے کیا رنگ
اختیار کیا۔ جب آپ نے ہانڈی کو دیکھا تو دل میں ایک آگ سی لگ گئی اور
اُسی وقت سچے دل سے تمام بُرائی سے تائب ہو گیا۔ دوسرے دن آپ نے
اپنے مقروض لوگوں کو بلایا اور اصل رقم وصول کر کے سود چھوڑ دیا۔ جمعہ کا دن تھا
راستے میں بچے کھیل رہے تھے۔ جب انہوں نے آپ کو دیکھا تو کہا اے بچو!
دور ہٹ جاؤ حبیب سود خور آ رہا ہے کہیں اس کے پاؤں کی گرد ہم پر نہ پڑے۔
تاکہ ہم بھی اس کی طرح بد بخت نہ ہو جائیں۔ یہ بات سن کر آپ کے دل میں ایک
نئی آگ سی لگ گئی اور تمام خیالات کو چھوڑ کر سیدھے حضرت خواجہ حسن بھری رحمۃ
اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں حاضر ہوئے۔ اتفاق کی بات ہے کہ وہاں جا کر جوابات
سُنی وہ جلتی پر تیل کا کام کر گئی۔ پھر توبۃ النصوح کی اور واپس آ گئے۔ آتے ہوئے
راستے میں ایک جال والا نظر پڑا جو نہی اس نے آپ کو دیکھا بھاگ نکلا۔ آپ
نے کہا بھائی بھاگنے کی ضرورت نہیں بلکہ مجھے تجھ سے بھاگنا چاہیئے تاکہ میرے
جیسے گنہ گار کا تم پر سایہ نہ پڑے۔ پھر آگے گئے اور اسی راستے سے گزرے
جہاں لڑکے کھیل رہے تھے۔ لڑکوں نے آپ کو دیکھ کر کہا ہٹ جاؤ حبیب

توبۃ النصوح کر کے آ رہا ہے ہم گنہ گاروں کی گرد اس پر پڑ گئی تو گنہ گار ہو جائیں گے۔ یہ بات سن کر آپ کے دل میں ایک اور بات پیدا ہوئی اور دل ہی دل میں کہا اللہ صرف ایک ہی دن میں تو نے میری توبہ کا اثر اپنے دوستوں تک پہنچا دیا اور میری نیکی کو ظاہر کر دیا۔ اس کے بعد آپ گھر پہنچے۔ لوگوں کو جمع کر کے کہا جس کسی کا مال میرے پاس ہے لے جائے۔ چنانچہ تمام کا تمام مال دے دیا اور مال بھی اللہ کی راہ میں تقسیم کر دیا۔ جب آپ کے پاس کچھ نہ رہا تو ایک شخص نے آپ کو اپنا کوئی حق مانگا جس کے عوض آپ نے اپنا پیراہن اتار کر دیا۔ اس کے چلے جانے کے بعد ایک اور آدمی آ گیا جسے اپنی بیوی کی چادر دے کر خلاصی کروانی۔ اب دونوں میاں بیوی نیم برہنہ تھے۔ دریائے فرات کے کنارے ایک عبادت گاہ بنا کر ریاضت میں مشغول ہو گئے۔ سارا سارا دن حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں حاضر رہ کر علم دین سیکھتے اور رات کو بارگاہِ الہی میں حاضر رہتے۔ عرصہ تک یہی حال رہا۔ ایک دن آپ کی بیوی نے کہا کہ گھر میں بالکل خرچ نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا، کام پہ جاتا ہوں جو مزدوری ملے گی وہ لا کر تجھے دے دوں گا۔ چنانچہ کئی روز اسی طرح کرتے اور تمام دن عبادتِ الہی میں گزار دیتے۔ پھر شام کو خالی ہاتھ گھر چلے جاتے۔ جب بیوی مزدوری کے لیے سوال کرتی تو فرماتے جس کے ہاں میں نے مزدوری کی ہے وہ بڑا کریم ہے مجھے اس سے مانگتے ہوئے شرم آتی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ہر دسویں دن ابھرت لے لیا کرو۔ چنانچہ نو دن تک آپ اسی طرح روز دن کو عبادت گاہ چلے جاتے اور رات کو واپس آ جاتے۔ دسویں دن تک اس خیال سے کہ اب جا کر بیوی کو کیا جواب دوں کا شرمندہ ہو رہے تھے اور آہستہ آہستہ تشریف لارہے تھے کہ اسی اثناء میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے آپ کے گھر میں آٹا، گھی اور تین ہزار درہم اور دیگر ضروریات کی چیزیں بھجوا دیں اور کہا کہ دس دن کی مزدوری ہے۔ اگر زیادہ کام کرو گے

تو اجرت زیادہ دوں گا۔ آپ جب گھر کے قریب پہنچے تو گھر کے اندر سے نہایت عمدہ کھانوں کی خوشبو آئی۔ حیران ہوئے۔ اسی حیرانی میں آپ اندر داخل ہوئے تو دیکھا کہ کئی قسم کے کھانے تیار ہیں۔ بیوی نے خوشی خوشی کہا کہ وہ تو بہت ہی نیک بخت ہے جس کی تم مزدوری کرتے ہو۔ اُس نے آج یہ چیزیں اور دس دن کی مزدوری کے طور پر بھیجی ہیں کہ کھلا بھیجا ہے کہ کام ذرا زیادہ محنت سے کرو تو میں مزدوری زیادہ دوں گا۔ یہ سن کر آپ ابدیدہ ہو گئے اور خیال کرنے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے محض ایک گنہ کار کی دس دن کی ناکام اور بے حضور عبادت کے عوض یہ کچھ عطا فرمایا اگر زیادہ حضورِ قلب سے عبادت کی جائے تو کیا کچھ نہ کرے گا۔ یہ کہہ بالکل ہی دنیا سے منہ موڑ لیا اور عبادتِ الہی میں مصروف ہو گئے۔ اور غوث کی منزل پر پہنچ گئے۔

تیر جستہ باز گردانند ز راہ
کمان سے پھینکے ہوئے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے
کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا
غوثِ اعظم کا قریبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا
جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیاء ہست قدرتِ ازالہ
اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیتِ گلے
ایک مشیت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ھر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
جو اللہ کا مصاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا
وہ اولیاء کا طہین کی صحبت اختیار کرے



حضرت رابعہ بصریہ کی ولادت کا منظر

جس شب حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا کی ولادت ہوئی اُس رات آپ کے والد کے وہاں اتنا کپڑا بھی نہیں تھا جس میں آپ کو پیٹا جاسکے اور اتنا روغن بھی نہیں تھا کہ آپ کی ناف پر لگا دیا جاتا۔ گھر میں بالکل اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ آپ اپنے والد کے ہاں چوتھی لڑکی پیدا ہوئی تھیں اس لیے آپ کو رابعہ کے نام سے موسوم کیا گیا۔ غرض آپ کے والد سے آپ کی پیدائش کی رات کہا گیا کہ ہمسایہ کے گھر چراغ جلائے کے لیے تیل لے آؤ تاکہ چراغ روشن کیا جاسکے۔ لیکن آپ کے والد نے وعدہ کیا ہوا تھا کہ وہ مخلوق کے سامنے کبھی بھی سوال نہ کرے گا اس لیے گھر والوں کے مجبور کرنے پر آپ پڑوسی کے گھر گئے مگر دروازہ پر ہاتھ رکھ کر واپس آگئے اور کہہ دیا کہ دروازہ بند ہے اسی غم و فکر میں نیند آگئی۔ رات کو خواب میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کے والد کو خواب ہی میں بشارت اور تسلی دی اور فرمایا کہ اسی شہر بصرہ ہی میں عیسیٰ زادان کو ایک کاغذ پر لکھ کر میرا پیغام دو کہ تو ہر شب سو بار مجھ پر درود بھیجتا تھا اور جمعہ کو چار سو مرتبہ مگر گزشتہ جمعہ کو درود بھیجنا بھول گیا ہے اس کا کفارہ یہ ہے کہ حلال کمائی کے چار سو دینار اس شخص کو جو پیغام تمہیں دے رہا ہے اسے دے دو۔

صبح اٹھ کر حضرت رابعہ بصرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کے والد گرامی رونے لگے اور خط لکھ کر ایک شخص کو بھیج دیا۔ امیر عیسیٰ زادان نے جب وہ خط دیکھا تو کہا کہ دس ہزار درہم اس شکرانے میں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے

یاد فرمایا ہے فقراء و غریب کو تقسیم کر دو اور چار سو دینار میری طرف سے اور چار سو دینار ارشاد نبوی کی تعمیل میں اس شخص کو دے دو اور لکھ بھیجا کہ اس بزرگی کے باعث کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام لاتے ہو۔ میں مناسب نہیں سمجھتا کہ میرے پاس آؤ اس لیے میں خود آپ کے آستانہ پر حاضر ہوا کروں گا۔ خدا کی قسم جب تمہیں کسی قسم کی حاجت ہو تو مجھے اطلاع دے دینا۔ آپ کے والد نے وہ روپیہ لے لیا اور ضرورت کی اشیاء خرید لیں۔

تیر جتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مقربہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیاء ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مٹت گلے

ایک مٹت مٹی یکمیا بن جاتے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساجد بنا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا لین کی صحبت اختیار کرے

میدانِ عرفات کا منظر

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میدانِ عرفات ہیں کھڑے خلق خدا کا نظارہ کر رہے تھے۔ دورانِ نظارہ کہا کہ اگر اس قدر لوگ کسی نجیل کے ہاں چلے جائیں اور اس سے زر طلب کریں تو وہ انھیں ناکام واپس نہیں کرے گا۔ الہی تو کریم ہے تو ان کی بخشش تیرے لیے ایک معمولی سی بات ہے۔ امید ہے کہ تو ان سب کی بخشش کر دے گا۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

پہلوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت مٹی یکمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا طین کی صحبت اختیار کرے

سچائی کی حکمت عملی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ حجاج بن یوسف کے آدمیوں سے بھاگ کر حضرت حبیبؒ کی رحمت اللہ علیہ کے صومعہ میں چھپ گئے۔ اتنے میں حجاج کے آدمی بھی آگئے اور آپ سے پوچھا کہ خواجہ حسن بصری کہاں ہیں؟ آپ نے فرمایا میرے عبادت خانہ کے اندر ہیں۔ حجاج کے آدمی اندر چلے گئے مگر حضرت حسن بصری کو نہ دیکھ سکے۔ باہر آ کر کہنے لگے اے حبیب حجاج تم سے جیسا سلوک کرتا ہے تمہارے ساتھ ایسا ہی سلوک ہونا چاہیے۔ تم نے سر سے ہی جھوٹ بول دیا۔ حبیب نے کہا کہ تمہیں نظر نہ آئے تو میں کوئی قصور میں شمار ہوں۔ میرے سامنے عبادت خانہ کے اندر گیا ہے۔ انہوں نے پھر اندر جا کر دیکھا مگر نہ پایا۔ لاچار ہو کر واپس ہوئے۔ تب حضرت خواجہ حسن بصری نے باہر آ کر کہا کہ تم نے میرے استاد ہونے کا بھی لحاظ نہ کیا اور میرا پتہ بتا دیا۔ فرمایا کہ میرے سچ بولنے ہی کی وجہ سے تم کو خلاصی نصیب ہوئی۔ اگر میں جھوٹ بولتا تو دونوں گرفتار ہو جاتے۔ حضرت حسن بصری

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پوچھا کہ آپ نے اُس وقت کیا پڑھا کہ مجھے وہ نہ دیکھ سکے حالانکہ
انہوں نے کئی بار مکان کے اندر میرے اوپر ہاتھ بھی رکھا۔ حضرت حبیب سحبی رحمۃ اللہ
تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں نے اُس وقت دوبارہ آیتہ الکرسی۔ فذروہا سورۃ اخلاص اور
دوبارہ امن الہی پڑھ کر میں بارگاہِ خداوندی میں عرض کی الہی میں نے حق کو تیرے سپرد
کیا تو ہی اس کی نگہبانی فرما اور ان دشمنوں کی نظر سے محفوظ فرما۔

تیر جستہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کمال کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت مٹی کیسے بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

قرآن کی تلاوت سن کر انتقال ہو جانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے کسی
غوثِ الحان قاری نے قرآن کریم کی آیت تلاوت کی۔ آپ نے فرمایا کہ اس قاری کو میرے
بیٹے کے سامنے لے جاؤ اور ساتھ ہی قاری کو ہدایت کر دی کہ سورہ القارعہ کی تلاوت نہ
کرنا کیونکہ میرا لوط کا قیامت کے متعلق سن کر اتنی طاقت نہیں رکھتا کہ زندہ رہ سکے۔ قاری
نے ناواستہ طور پر آپ کے بیٹے کے سامنے سورہ القارعہ ہی تلاوت کر دی۔ سورۃ کی
تلاوت سنتے ہی اس نے ایک نعرہ مارا اور رُوحِ قفسِ غصری سے پرواز کر گئی۔

اولیاء را ہست قدرت ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشت گلے

ایک مشت مٹی یکمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضور اولیاء

وہ اولیاء کا طہین کی صحبت اختیار کرے

تین باتوں کا فکر دامن گیر ہے

ایک بار لوگوں نے حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا سے دریافت کیا کہ آپ نے نکاح کیوں نہیں کیا۔ فرمایا کہ مجھے تین باتوں کا فکر دامن ہے اگر تم لوگ مجھے اس سے فارغ کرو تو میں نکاح کروں گی۔

اول یہ کہ موت کے وقت ایمان سلامت رہے گا یا نہیں۔ لوگوں نے کہا ہم نہیں جانتے۔

دوسرا غم یہ ہے کہ میرا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا یا بائیں ہاتھ میں جواب دیا گیا کہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

تیسرا غم یہ ہے کہ جب قیامت کے دن ایک جماعت کو دائیں طرف بٹھائیں گے جائیں گے اور ایک جماعت کو بائیں طرف دوزخ میں تو میں کس طرف میں ہوں گی۔ لوگوں نے جواب دیا کہ ہم نہیں جانتے۔ فرمایا کہ جب مجھے اتنے غم ہوں تو بتاؤ کہ شوہر کی خدمت کس طرح کر سکتی ہوں۔

تیر جتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کے مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیاء ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشتِ گلے

ایک مشت مٹی یکمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

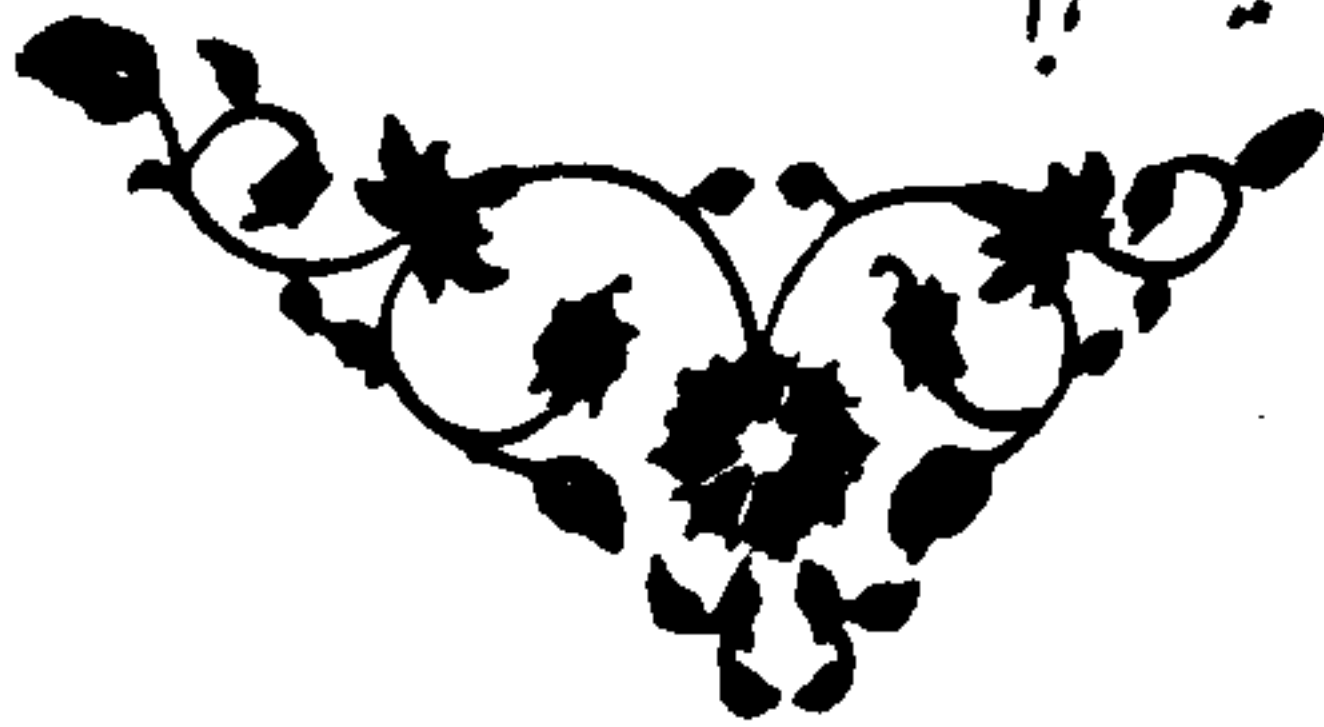
جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

دل کا دھل جانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا گزر ایک مست کے قریب سے ہوا جو آلودہ حالت تھا۔ آپ نے فوراً پانی لا کر اس کے منہ کو دھویا اور فرمایا کہ جس منہ سے ذکر الہی کیا جائے اُس کا آلودہ حالت رہنا واجب نہیں اور سخت بے ادبی میں داخل ہے۔ جب وہ مست اپنی ہوش میں آیا تو لوگوں نے اُس سے کہا کہ ابراہیم ادہم نے تمہارا منہ دھویا تھا۔ مست کہنے لگا کہ میں توبہ کرتا ہوں اس کے بعد اُس نے خواب میں دیکھا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہوا کہ تو نے محض میرے لیے ایک مست کے منہ کو دھویا اور ہم نے تمہارے دل کو دھو دیا۔



تیر جستہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گہائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا رہت قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیتِ گلے

ایک مشیت مٹی کیمیا بن جائے گی

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا طہین کی صحبت اختیار کرے

حضرت بشر حافی کا سطح آب پر چلنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت احمد بن ابراہیم رحمۃ اللہ تعالیٰ سے فرمایا کہ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو پیغام دے دینا کہ میں نماز پڑھ کر تمہارے پاس آؤں گا۔ میں نے پیغام پہنچا دیا۔ حضرت معروف کرخی آپ کے منتظر رہے۔ ظہر، عصر اور مغرب یہاں تک کہ عشاء کی نماز سے بھی فارغ ہو چکے مگر آپ تشریف نہ لائے۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ بشر حافی جیسا آدمی وعدہ غلامی کرے یہ ممکن نہیں۔ چنانچہ میں آپ کا منتظر ہو کر مسجد کے دروازہ پر بیٹھا کہ یہاں تک کہ آپ مصلیٰ اٹھا کر مسجد سے باہر چلے گئے جب دریائے دجلہ کے کنارے پہنچے تو سطح آب پر چلنے لگے۔ صبح تک حضرت معروف سے گفتگو میں محو رہے اور واپسی پر بھی اسی طرح دجلہ کو عبور کیا۔ میں آپ کے قدموں پر گر پڑا اور دعا کے لیے درخواست کی۔ آپ نے بارگاہِ الہی میں دعا کی اور فرمایا کہ کسی سے ذکر نہ کرنا۔ چنانچہ اُن کی زندگی میں میں نے کسی سے ذکر نہ کیا۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے ہوئے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

مالِ دنیا ولی کے قدموں پر نثار

ایک دفعہ حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا بہت سخت بیمار ہوئیں لوگوں نے آپ سے بیماری کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا کہ آج فجر کے وقت میرے دل میں جنت کی خواہش پیدا ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر عتاب کیا چنانچہ بیماری اس عتاب کی وجہ سے ہے۔ جس وقت حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ آپ کی خبر گیری کے لیے تشریف لائے تو دیکھا کہ ایک رئیس آدمی پول کی تھیلی لیے ہوئے آپ کے دروازے پر زار و قطار رو رہا ہے۔ آپ نے اس سے اس طرح رونے کی وجہ پوچھی۔ اس نے کہا کہ میں حضرت رابعہ کے لیے ایک چیز لایا ہوں اور اس خیال سے رو رہا ہوں کہ شاید وہ قبول نہ کریں۔ آپ میری سفارش کر دیں۔ جب حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ اندر داخل ہوئے تو آپ نے اس شخص کا پیغام بھی دے دیا۔ آپ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کو بُرا کہتا ہے خدا

اُس کی روزی بند نہیں کرتا جس کی زندگی اُس کی محبت کے ساتھ گزرتی ہے اسے
لذق کے بغیر زندہ رکھتا ہے۔ جب سے میں نے اُسے دیکھ لیا ہے مخلوق سے
پھر لیا ہے۔ تم ہی بتاؤ کہ میں کیسے لوں جس کی نسبت مجھے نہیں معلوم کہ حرام ہے
حلال۔ بھلا میں کیسے لے سکتی ہوں۔

اولیاءِ اہستِ قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیاء

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

ایک دل اور دو محبوب

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ اپنے بیٹے کو
گود میں لیے پیار کر رہے تھے۔ بیٹا نے باپ سے کہا ابا جان کیا میں تمہیں پیار
لگتا ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں بیٹا تم مجھے پیار لگتے ہو۔ پھر لڑکے نے پوچھا
کہ کیا اللہ تعالیٰ بھی آپ کو پیار لگتا ہے اور اُسے بھی اپنا دوست سمجھتے ہو۔ آپ
نے فرمایا ہاں۔ تب لڑکے نے کہا کہ ابا جان ایک دل میں دو محبوب نہیں رہ سکتے
یہ سن کر غیرتِ حق کے باعث آپ نے لڑکے کو علیحدہ کر دیا اور ذکرِ خداوندی
میں مصروف ہو گئے۔

اولیاءِ رہست قدرتِ ازالہ
اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے
یکمیا پیدا کن از مشتِ گلے
ایک مشت مٹی یکمیا بن جائے گی۔
غوثِ اعظم درمیانِ اولیاء
غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے
چوں محمد در میانِ انبیاء
جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

سونے کی سوئیاں لانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دریائے دجلہ کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے اور اپنی گودڑی سوئی سے سی رہے تھے۔ اتفاقاً ادھر سے بلخ کے ایک آدمی کا گزر ہوا۔ آدمی نے آپ کو پہچان لیا اور کہا کہ سلطنت چھوڑ کر تمہیں کیا حاصل ہوا۔ آپ نے فوراً وہ سوئی جس سے آپ گڈری سی رہے تھے دریا میں پھینک دی اور دریائی جانوروں کو کہا کہ میری سوئی لا دو۔ اُسی وقت ہزاروں مچھلیاں منہ میں سونے کی سوئیاں لے کر آئیں اور آپ کے قدموں میں سوئیاں ڈال دیں۔ آپ نے اُس شخص کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ یہ سب سے کمترین چیز ہے جو میں نے حاصل کی۔



اولیاءِ اہست قدرت ازالہ
تیر جہتہ باز گردانند زراہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے دنیا کو یہ طلعت حاصل ہے

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

یکمیا پیدا کن از مِشت گلے
بوسہ زن بر آستانِ کاملے

ایک مِشت مٹی کیمیا بن جائے گی

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
غوثِ اعظم در میانِ اولیا

جو اللہ کا مساحب بننا چاہے

غوثِ اعظم کا ترسہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

اونشیند در حضورِ اولیا
چوں محمد در میانِ انبیا

وہ اولیاء کا طہین کی صحبت اختیار کرے

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

پتھروں کا طواف کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک آدمی جس کا نام ابو جعفر اعمود تھا حضرت ذوالنون
مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمتِ قدسیہ میں حاضر ہوا۔ آپ کے چند دوست
بھی موجود تھے۔ پتھروں کی طاعت کا ذکر پھر طر گیا۔ ایک تخت وہاں پڑا ہوا تھا۔
آپ نے فرمایا کہ اگر میں اس تخت کو کہوں کہ وہ اس مکان کے گرد طواف کرے
تو وہ فوراً کرنے لگے۔ آپ کے کہنے کی دیر تھی کہ تخت متحرک ہو گیا اور مکان کے گرد
طواف کر کے پھر اپنی جگہ ٹھہر گیا۔

اولیاءِ اہست قدرت ازالہ
تیر جہتہ باز گردانند زراہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

یکمیا پیدا کن از مِشت گلے
بوسہ زن بر آستانِ کاملے

ایک مِشت مٹی کیمیا بن جائے گی

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم درمیانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد درمیانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

ایک سیدب سے دل کا سیاہ ہو جانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ میں ایک سُرخ سب تھا۔ آپ نے سب کو دیکھ کر فرمایا کیسا لطیف سب ہے اُسی وقت غیب سے آواز آئی کہ بایزید کیا تجھے شرم نہیں آتی کہ ادنیٰ سب پر ہمارا نام لیتا ہے۔ اس کے بعد چالیس دن تک اللہ تعالیٰ کا نام آپ کے دل سے فراموش ہو گیا۔ پھر آپ نے قسم کھائی کہ تمام عمر بسطام کا میوہ نہ کھاؤں گا۔

تیر جتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے ہوئے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کہ

غوثِ اعظم درمیانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد درمیانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیتِ گلے

ایک مُشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

پہاڑ کا چلنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابراہیم اوہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک بزرگ ہمراہ کسی پہاڑ پر موجود تھے کہ اس بزرگ نے آپ سے پوچھا کہ آدمی کی کمالیت کی نشانی ہے؟ حضرت ابراہیم اوہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ کامل وہ شخص ہے کہ اگر پہاڑ کو کہے کہ چل تو وہ اُسی وقت چل پڑے۔ چنانچہ اُسی حالت میں پہاڑ چلنے لگا۔ آپ نے فرمایا کہ اے پہاڑ میں نے تمہیں چلنے کا حکم تو نہیں دیا۔ یہ سُن کر پہاڑ اُسی وقت اپنے مقام پر ٹھہر گیا۔

تیر جستہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے ہوئے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کامل

نسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیاء ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشتِ گلے

ایک مشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا طہین کی صحبت اختیار کرے

سانپ کا پنکھا چلانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک دیوار کے سائے میں آرام فرما رہے تھے اور ایک سانپ زگس کی شاخ منہ میں لیے ہوئے آپ کو پنکھا کر رہا ہے۔

تیر جہتہ باز گردانند زِ راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیتِ گلے

ایک مشیت مٹی کیمیا بن جائے گی

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مصاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

چلتے پانی سے گزر جانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہیں جا رہے تھے کہ دریا

دجلہ کے کنارے حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملاقات ہو گئی۔ آپ نے پوچھا

کہ اے امام المسلمین آپ یہاں کیوں کھڑے ہیں۔ فرمایا کشتی دیر میں آئے گی۔ آپ نے

فرمایا اگرچہ میں نے علم آپ ہی سے سیکھا لیکن دل حسد و کبر سے پاک کر ڈالیے۔ دنیا

سے علیحدگی اختیار کر لیجئے۔ مصائب پر صبر سے کام لیجئے اور تمام کام اللہ تعالیٰ کے سپرد

کر کے پاؤں پر پانی رکھ کر دریا سے پار ہو جائیے۔ یہ کہہ کر دریا میں سے پار گزر کر پار

ہو گئے۔ یہ منظر دیکھ کر حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیہوش ہو گئے۔ جب

ہوش میں آئے تو لوگوں نے پوچھا یہ کیوں کر ہوا۔ فرمایا کہ اس شخص نے مجھ سے علم سیکھا اس

وقت مجھ کو ملامت کی اور پانی پر پاؤں رکھ کر دریا کے پار ہو گیا۔ کل کو پل صراط سے گزرتے

وقت ہم سب اسی طرح رہ جائیں گے تو کیا ہوگا۔ پھر خواجہ صاحب نے آپ سے پوچھا کہ

یہ مقام تم نے کس طرح حاصل کیا۔ فرمایا کہ دل کو سفید کرتا ہوں۔ آپ کاغذ سیاہ کرتے ہیں

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرے علم نے دوسروں کو نفع دیا مگر مجھے نفع
ریا۔ میں پہلے جیسا ہی رہا۔

اولیاءِ اہست فترت ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اویا کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیت گلے

ایک مشیت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساحب بننا چاہے

اونشیند در حضور اولیا

وہ اویا کا ملین کی صحبت اختیار کرے

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمال سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا ترسہ اویا کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

منکر نکیر اور حضرت رابعہ بصری کا مکالمہ

حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کے وصال کے بعد کسی نے آپ کو
غلاب میں دیکھا اور پوچھا کہ منکر نکیر نے آپ کے ساتھ کیسا سلوک کیا۔ آپ نے
فرمایا کہ جب منکر نکیر نے آکر مجھ سے سوال کیا کہ تیرا رب کون ہے؟ میں نے
انہیں کہا کہ واپس تشریف لے جائیے اور اللہ تعالیٰ سے کہئے کہ اتنی مخلوق ہونے کے
باوجود تو نے ایک کمزور عورت کو آب بھی فراموش نہ کیا۔ تو میں جس نے تمام کائنات
میں تجھے ہی عزیز رکھا کیسے بھول سکتی ہوں تو خواہ مخواہ دوسروں کو بھیج کر مجھ سے
سوال کرتا ہے کہ تیرا رب کون ہے۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ
کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے
کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا
غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا
جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیاء رہت قدرتِ ازالہ
اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشتِ گلے
ایک مشت مٹی یکمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا
وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

ایک اعرابی کے سوال کا شافی جواب

ایک اعرابی حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سوال کیا کہ صبر کے کتنے ہیں۔ آپ نے فرمایا، صبر دو طرح کا ہوتا ہے؛
ایک مصیبت پر صبر کرنا

دوسرے ان چیزوں پر صبر کرنا جن سے اللہ نے منع فرمایا ہے۔
اس کے بعد صبر کی تلقین کی۔ اعرابی نے کہا کہ میں نے آپ سے زیادہ بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا اور نہ ہی آپ سے زیادہ کسی کو صابر دیکھا۔ آپ نے فرمایا میرا زہد و رغبت اور صبر جزع کے باعث ہے اور یہ عین جزع ہے اور میرا زہد آخرت کی خواہش کے باعث ہے۔ پھر فرمایا کہ صبر اس شخص کا ہے جو جزا کے سوال کو درمیان سے اٹھا دے تاکہ اس کا صبر محض اللہ تعالیٰ کے لیے ہو نہ کہ بدن کی سلامتی کے لیے اور زہد اللہ تعالیٰ کے واسطے نہ کہ بہشت کی خواہش کے لیے اور یہ علامت مخلص لوگوں کی ہے اور اخلاص کی ہے۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے ہوئے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت مٹی کیمیا بن جائے گی

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

اہل اللہ سے سوال نہ کرنا چاہیے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک جگہ تشریف فرماتے کہ اتنے میں حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی آگئے۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ سے کوئی سوال کیا جائے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ ان سے کچھ بھی سوال نہ کرنا چاہیے کیونکہ یہ لوگ عجب سے ہوتے ہیں۔ اتنے میں آپ ان دونوں صاحبوں کے قریب آگئے تب امام احمد بن حنبل نے آپ سے کہا کہ آپ اس شخص کے حق میں کیا کہتے ہیں جس کی پانچ نمازوں میں سے ایک نماز قضا ہو جائے مگر بھول گیا ہو کہ کون سی نماز قضا ہوئی اور وہ کیا کرے۔ فرمایا کہ اس دل کو جو یاد الہی سے غافل رہا تنبیہ کرنی چاہیے اور پانچوں نمازیں ادا کرنی چاہئیں یہ جواب سن کر امام احمد بن حنبل حیران رہ گئے اور امام شافعی نے کہا کہ میں نے تمہیں کہا تھا کہ ان لوگوں سے کسی قسم کا سوال نہ کرنا چاہیے۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیاء ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشتِ گلے

ایک مشت مٹی کیمیا بن جائے گی

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مصاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

ہو امیں مصطفیٰ پچھا کر نماز ادا کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت زابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر تشریف لے گئیں۔ اُس وقت آپ اس قدر رو رہے تھے کہ آنسوؤں کے باعث پر نہالہ چل رہا تھا۔ حضرت زابعہ نے دیکھ کر کہا اے خواجہ اگر رونار غونت نفس کا ہے تو مت روتا کہ تمہارے اندر دریا بہہ جاتے اور تمہارا دل اس دریا کے اندر اگر ڈھونڈنا چاہو تو نہ ملے لیکن بادشاہ مقتدا کے پاس آپ کی یہ بات خواجہ حسن کو ناگوار سی معلوم ہوئی مگر خاموش رہے لیکن ایک دن جب کہ زابعہ کنارہ فرات پر بیٹھی تھیں خواجہ صاحب بھی آنکلیے اور پانی پر مصطفیٰ پچھا کر کہا کہ آؤ یہاں پر دو رکعت نماز ادا کر لو۔ زابعہ نے فرمایا کہ جب آپ بازار دنیا میں اہل آخرت کو پیش کرتے ہیں تو ایسی بات پائیں کہ آپ کے ابنائے جنس نہ کر سکیں۔ پھر ہوا میں معلق مصطفیٰ پچھا کر کہا۔

کہ جن لے آؤ اور یہاں نماز ادا کرو تا کہ مخلوق کی آنکھوں سے زیادہ پوش
رد سکوں۔

اولیاءِ ہست قدرت ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشت گلے

ایک مِشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیاء

وہ اولیاء کا طین کی صحبت اختیار کرے

تیر جستہ باز گردانند زِ راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیاء

غوثِ اعظم کا قریبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیاء

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

انوارِ الہی کی بارش

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میرے
یہ کتاب کی جدائی سے اور کوئی چیز زیادہ سخت نہ تھی حکم ہوا کہ اسے مت پڑھو کیونکہ
میدانِ مشر میں وہی عمل بھاری رہے گا جو یہاں تجھے زیادہ بھاری معلوم ہو رہا ہے۔
فرمایا کہ تین جبابوں کے اٹھ جانے سے سالک کے دل پر انوارِ الہی کی بارش ہوتی ہے
اول یہ کہ دونوں جہان کی حکومت ملنے پر بھی راضی نہ ہو۔

دوم یہ کہ اگر چھین لی جائے تو غم نہ ہو۔

سوم یہ کہ کسی چیز پر خوش ہونا صریح ہونے کی اور غمگین ہونا غصہ ہونے

علامت ہے۔

اولیاءِ ہست قدرت ازالہ
اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

تیر جہتہ باز گردانند زراہ
کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے
کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا
غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا
جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اوشیند در حضورِ اولیا
وہ اولیاء کا طین کی صحبت اختیار کرے

اقسام درویش

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رضا کے متعلق موعظہ گفتگو
تھے کہ ایک شخص حاضر ہو کر کہنے لگا کہ آپ لوگوں سے کوئی چیز نہیں لیتے۔ اگر آپ فی الحقیقت
زاہد ہیں اور دنیا کے طلب گار نہیں ہیں تو کم از کم لوگوں سے چیز لے کر دوسرے درویشوں
میں ہی تقسیم کر دیا کریں۔ آپ نے فرمایا، درویش تین قسم کے ہوتے ہیں:
اول وہ جو کسی سے کچھ نہیں مانگتے اور اگر کوئی دے تو لیتے نہیں۔ یہ درویشوں کی
اعلیٰ قسم ہے۔

دوم وہ جو کسی سے سوال نہیں کرتے لیکن اگر کوئی دے تو لے لیتے ہیں۔ یہ درویش
درجہ کے درویش ہیں۔

سوم وہ جو صبر کے ساتھ جہاں تک ان کا امکان ہے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں
اور اپنی محنت مزدوری سے بسر اوقات کرتے ہیں۔

اولیاءِ اہست فترتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحبِ بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیاء

وہ اولیاء کا طین کی صحبت اختیار کرے

رضائے الہی کا حصول

تیر جستہ باز گردانند زرا

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیاء

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

پہلِ محمد در میانِ انبیاء

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمتِ قدسیہ میں بیٹھے تھے۔ امام صاحب نے فرمایا اے بایزید! وہ طاق سے کتاب اٹھا کر لے آؤ۔ آپ نے کہا کون سے طاق سے امام صاحب نے فرمایا کہ عرصہ سے تم یہاں رہ رہے ہو ابھی تک تمہیں طاق کا بھی پتہ نہیں۔ آپ نے کہا کہ مجھے اس سے کیا کام کہ آپ کے ہوتے ہوئے سر اٹھاؤں۔ میں کوئی سیر کرنے کے لیے تو یہاں نہیں آیا۔ امام صاحب نے فرمایا اگر ایسا معاملہ ہے تو واپس بسطام چلے جاؤ تمہارا کام ختم ہو گیا۔

اولیاءِ اہست فترتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

تیر جستہ باز گردانند زرا

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا
غوثِ اعظم کا تربہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیاء
جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا
وہ اولیاء کاملین کی صحبت اختیار کرے

دنیاوی مال سے نفرت انگیزی

حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تین دن مسلسل آپ نے کچھ نہ کھایا نہ پیا۔ چوتھے دن باہر شریف لاتے اور ایک سنہری دینار راستہ میں پڑا دیکھا مگر نہ اٹھایا کہ شاید کسی کا گر گیا ہو گا۔ آگے چلے گئے تاکہ گھاس کھا کر بھوک مٹائیں۔ کیا دیکھا کہ ایک بکری منہ میں گرم گرم روٹی لیے چلی آ رہی ہے۔ بکری نے وہ روٹی آپ کے سامنے آ کر ڈال دی مگر آپ نے اس روٹی کو بھی نہ پکڑا کہ شاید کسی کی اٹھا کر لائی ہو۔ آگے آگے چلنے لگے مگر بکری نے زبان حال سے کہا کہ میں اس خدا کی غلام ہوں جس کا تو غلام ہے تب آپ نے اس روٹی کو اٹھا کر کھا لیا اور بکری نظر سے اوجھل ہو گئی۔

تیر جتہ باز گردانند ز راہ
کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے
کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ
اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیتِ گلے
ایک مشیت مٹی کیمیا بن جائے گی



ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساجد بننا چاہے

اونشیند در حضور اولیا

وہ اولیاء کاملین کی صحبت اختیار کرے

غوث اعظم در میان اولیا

غوث اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

پہلے محمد در میان انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

قرآن کا بھول جانا، پھر یاد ہو جانا

حضرت ابو عمر رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کو قرآن کریم پڑھایا کرتے تھے۔ ایک دن ایک خوب صورت بچے کو دیکھ کر جو قرآن پڑھنے کے لیے آیا تھا بد نیت ہو گئے۔ فوراً ہی تمام قرآن ذہن سے جاتا رہا اور ایک آگ سی لگ گئی۔ ابو عمر دوڑتے ہوئے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تمام ماجرا عرض کیا۔ آپ نے فرمایا کہ حج کا وقت ہے پہلے حج کرو اور اس کے بعد مسجد حنیف میں بیٹھ جانا وہاں ایک بزرگ ہیں جو محراب میں بیٹھے ہوئے ہوں گے ان کا وقت ضائع مت کرنا جب وہ عبادت سے فارغ ہوں تو اس سے دُعا کے لیے عرض کرنا۔ چنانچہ ابو عمر نے ایسا ہی کیا۔ بصرہ سے چل کر مکہ میں آیا اور حج کر کے مسجد حنیف میں بیٹھ گیا۔ وہاں اس بزرگ کو دیکھا۔ کچھ دیر کے بعد ایک اور سفید پوش بزرگ تشریف لائے۔ دونوں نے ملاقات کی۔ ظہر کی نماز کے بعد وہ بزرگ سفید پوش چلا گیا اور باقی لوگ بھی چلے گئے۔ اب وہ بوڑھا بزرگ اکیلا تھا۔ ابو عمر نے پاس جا کر ادب سے سلام کر کے اپنا حال بیان کیا جسے سن کر وہ بزرگ اندوہ گیں ہو گیا اور آسمان کی طرف نگاہ کی۔ ابھی سر نہیں جھکایا تھا کہ ابو عمر کو پیچھے بھولا ہوا قرآن یاد ہو گیا۔ ابو عمر نے خوشی سے ان کے قدموں میں سر رکھ دیا۔ بوڑھے بزرگ نے پوچھا کہ میرا پتہ تجھے کس نے دیا۔ ابو عمر نے کہا بابا حضور! آپ کا پتہ حضرت خواجہ حسن بصری نے دیا۔ یہ سن کر بزرگ نے فرمایا کہ حسن نے مجھے رسوا کیا اور مشہور کیا میری پردہ

وری کی۔ میں بھی ان کے ساتھ ایسا ہی سلوک کروں گا۔ یہ کہہ کر پوچھا کہ کیا تم نے اس سفید بزرگ کو دیکھا تھا عرض کی ہاں! فرمایا وہ سن بصری تھے جو ہر نماز سے پہلے یہاں مسجد سے ملاقات کرتے ہیں اور پھر بصرہ میں جا کر ساری نمازیں ادا کرتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ جس شخص کا امام حسن بصری ہو اُسے میری دُعا کی کیا ضرورت ہے۔

تیر جستہ باز گردانند زراہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا قریبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

غیر کا سہارا دھونڈنا

کتابوں میں یہ بات تحریر ہے کہ جب حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ اس آیت اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ پر پہنچتے تو زار زار روتے اور فرماتے کہ اگر یہ قرآن مجید کی آیت نہ ہوتی تو میں ہرگز اسے نہ پڑھتا اور نہ ہی اس کا حکم ماننا لوگوں نے پوچھا تو فرمایا کہ ہم منہ سے تو اس کی عبادت کرتے ہیں اور اسی سے مدد طلب کرتے ہیں لیکن حال یہ ہے کہ ہم ذرا سی بات پر خیر کا سہارا لیتے ہیں اور آمیدیں وابستہ کرتے ہیں۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

نسی کامل کے آستانے کا گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشتِ گلے

ایک مشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مصاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

ایک نظر کا عوضانہ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت محمد سماک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت
مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کے پاس بیٹھے
تھے۔ اتنے میں حضرت عتبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی آگئے۔ آپ نے نیا کرتہ پہنا ہوا
تھا اور اکڑ اکڑ کر چل رہے تھے۔ حضرت محمد بن سماک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دریافت کیا
کیا یہ کیسی چال ہے کہا کہ میرا نام غلام جبار ہے کیوں کہ فخر نہ کروں۔ یہ کہا اور بیہوش
ہو کر گر پڑے۔ جب لوگوں نے دیکھا تو دُوحِ قفسِ عنصری سے پرواز کر چکی تھی
آپ کو خواب میں لوگوں نے دیکھا کہ آپ کا آدھا منہ کا رنگ سیاہ ہو گیا تھا
پوچھا یہ کیونکر؟ فرمایا کہ ایک دفعہ ایک مرد بڑے کی طرف نظر کی تھی۔ جس
مرنے کے بعد مجھے بہشت میں لے جا رہے تھے تو دوزخ کو عبور کرتے وقت
ایک سانپ نے کاٹ کھایا اور کہا کہ صرف ایک نظر کے بدلے میں کاٹا ہوا
اگر زیادہ نظر کرتا تو زیادہ کاٹتا۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیاء

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشتِ گلے

ایک مشت مٹی یکمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

مرضی مولا کی پابندی

حضرت عبدالواحد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہمراہ حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کی خبر گیری کو گئے لیکن آپ کے خوف کی وجہ سے کوئی بات نہ کر سکے۔ یہاں تک کہ آپ نے حضرت سفیان ثوری سے کہا کچھ فرمائیے۔ سفیان نے کہا رابعہ میں دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمام مصائب سے آپ کو نجات دے۔ آپ نے یہ سُن کر سفیان کی طرف دیکھا اور کہا کہ تم نہیں جانتے کہ یہ بیماری اُس کے حکم سے ہے۔ جواب ملا کہ ہاں۔ پھر کہا کہ تب میں دوست کی مرضی کے خلاف کس طرح درخواست کر سکتی ہوں۔ سفیان نے پھر پوچھا کہ رابعہ تم سب سے زیادہ کس چیز کی خواہش رکھتی ہو۔ آپ نے فرمایا اے سفیان تم سمجھ دار ہو کہ اس قسم کی باتیں کرتے ہو۔ بارہ سال سے مجھ کو تازہ خرابا کھانے کی خواہش ہے اور تم یہ بھی جانتے ہو کہ بصرہ میں خرابا کس قدر ستا فروخت ہوتا ہے لیکن میں نے ابھی تک نہیں کھایا۔ کیونکہ میں غلام ہوں اور غلام کو

آرزو سے کیا تعلق اگر میں خواہش کروں اور اللہ تعالیٰ کو یہ خواہش قبول نہ ہو
یہ سب سے بڑا کفر ہے۔ اس کے بعد حضرت سفیان نے عرض کیا کہ میں آپ کے
کاموں میں دخل نہیں دے سکتا لیکن آپ میرے متعلق کچھ فرمائیں۔ آپ نے کہا
اگر تم دنیا کو دوست رکھتے تو نیک مرد ہوتے۔ سفیان نے کہا وہ کیسے۔ آپ
نے فرمایا کہ آپ کی باتوں کے مطابق۔ سفیان نے کہا کہ میں نے زار زار رونا
شروع کر دیا اور کہا الہی تو مجھ سے خوش ہو جا۔ حضرت رابعہ نے فرمایا کہ کیا
تجھے شرم نہیں آتی۔ جس کی رضا تو طلب کرتا ہے تو خود اس سے راضی نہیں ہے۔

اولیاء را ہست قدرت ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیت گلے

ایک مشیت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضور اولیاء

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے ہوئے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیاء

غوثِ اعظم کا ترسہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیاء

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

تقویٰ کیا ہے؟

حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بہت زیادہ پیدل حج کیے اور آپ
پچاس سال بیت اللہ شریف کے مجاور بھی رہے لیکن آپ نے چاہہ زمزم سے پانی نکال
کہ نہ پیا اس لیے کہ پانی نکالنے کا ڈول شاہی خرچ سے تیار ہوا تھا۔

تیر جہتہ باز گردانند زِ راہ
کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے
کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا
غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا
جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیاء ہست قدرتِ ازالہ
ابنہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشتِ گلے
ایک مشت مٹی یکمیا بن جائے گی

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
جو اللہ کا مصاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا
وہ اولیاء کا طین کی صحبت اختیار کرے

نفس کی مخالف پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو مسلسل دس سال آتش سرکہ کی خواہش رہی مگر آپ نے نہ کھایا۔ ایک دفعہ عید کی رات کو آپ کے نفس نے کہا کہ اگر تم مجھے کل آتش سرکہ کھلا دو تو بڑی بات نہیں۔ آپ نے نفس کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر تو دو رکعت نماز میں سارے قرآن کریم ختم کرنے میں موافقت کرے تو میں تیری درخواست کو منظور کر سکتا ہوں۔ نفس اس پر تیار ہو گیا اور دو رکعت میں قرآن کریم ختم کر دیا۔ دوسرے دن جب آتش سرکہ آپ کے سامنے لایا گیا تو لقمہ اٹھا کر منہ میں ڈالنا چاہتے تھے کہ فوراً رک گئے اور لقمہ چھوڑ کر نماز میں مصروف ہو گئے۔ نماز کے بعد لوگوں نے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ لقمہ اٹھاتے ہی میرے نفس نے کہا کہ آخر کار میں اپنی خواہش میں دس سال کے بعد کامیاب ہو گیا۔ میں نے فوراً جواب دیا کہ خدا کی قسم تو کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اسی وقت ایک آدمی جس کے سر پر ایک دیگ آتش سرکہ کی رکھی ہوئی تھی آپ کی خدمت

میں آیا اور عرض کیا میں ایک غریب مرد اور آدمی ہوں اور مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا گیا ہے۔ مدت سے میرے بیٹے آتش سرکہ کھانے کی خواہش رکھتے تھے لیکن توفیق نہ ہونے کی وجہ سے ان کی خواہش پوری نہ کر سکتا تھا۔ کل عید کی وجہ سے میں نے آتش سرکہ تیار کیا اور پھر محو نیند ہو گیا۔ رات کو خواب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ اگر تو کل قیامت کے دن میری سفارش اور دیدار کا خواہش مند ہے تو آتش سرکہ کی دیگ ذوالنون مصری کے پاس لے جا اور میری طرف سے اُسے کہو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ چند لمحوں کے لیے اپنے نفس سے صلح کر لو اور آتش سرکہ کے چند لقمے کھاؤ۔ یہ سن کر آپ روئے اور عرض کیا کہ میں تابع فرمان ہوں۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گہائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

شہنشاہیت کی بُو آنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ چند بزرگانِ دین ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت ابراہیم ادہم فرماتے ہیں کہ میں نے بھی اُن کے ساتھ مل کر بیٹھنا چاہا لیکن اُنہوں نے آپ کو پاس بیٹھنے کی اجازت نہ دی اور کہا کہ اے ابراہیم ابھی تک آپ سے بادشاہت کی بُو آہی ہے۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے ہوئے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

کعبۃ اللہ کا دوبارہ استقبال کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چودہ سال کے سفر کے بعد کعبہ اللہ میں پہنچے۔ راستہ میں فرماتے تھے کہ دوسرے زائرین تو قدموں کے بل مکہ مکرمہ میں چلتے ہیں میں آنکھوں کے بل جاتا رہوں گا۔ چنانچہ یہ کہہ کر قدم اٹھاتے اور دو رکعت نماز ادا فرماتے۔ غرض اسی طرح ہر قدم پر دو رکعت ادا کر کے چودہ سال کی مدت میں جب مکہ مکرمہ میں پہنچے تو مکہ مکرمہ کو نہ دیکھا کہنے لگے کہ شاید میری آنکھیں دھوکہ کھا چکی ہیں۔ ہاتھ نے آواز دی کہ نظر سے دھوکا نہیں کھایا اصل بات یہ ہے کہ کعبہ ایک ضعیف عورت کے استقبال کے لیے گیا ہوا ہے جو کہ اس طرف کو آ رہی ہے۔ یہ سن کر اور دیکھ کر حضرت ابراہیم ادہم غیبت سے پانی پانی ہو گئے اور عرض کیا وہ کون ہے یہاں تک کہ اربعہ کو دیکھا کہ لاٹھی کے سہارے تشریف لا رہی ہیں۔ کعبہ بھر اپنی جگہ واپس آ گیا۔ حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا

تے پوچھا کہ یہ کیا ہنگامہ ہے جو دنیا میں برپا کر رکھا ہے۔ رابعہ نے فرمایا
تم نے دنیا میں شور مچا۔ کہا ہے کہ چودہ سال کے عرصے میں کعبہ تک پہنچنے
حضرت ابراہیم اوہم نے کہا کہ واقعی چودہ سال کے عرصہ میں نماز کی ناست
رستہ طے کیا ہے۔ حضرت رابعہ نے کہا کہ تم نے نماز میں سفر طے کیا
میں نے نیاز میں۔ اس کے بعد آپ نے حج ادا کیا اور دو گاہِ خداوندی
عرض کی کہ الہی تو نے حج پر بھی نیکی عطا کرنے کا وعدہ کیا اور مصیبت پر صبر کی
میں بھی نیکی کا وعدہ کیا ہے اگر میرا حج قبول نہیں تو مصیبت ہی کا ثواب عطا فرما
مصیبت بڑی ہے اس کے بعد واپس بصرہ میں تشریف لے آئیں اور عبادت
مشغول ہو گئیں اور کہا کہ پچھلے سال بھی کعبہ اللہ نے میرا استقبال کیا تھا
اس سال میں کعبہ اللہ کا استقبال کروں گی۔ چنانچہ جب حج کا وقت قریب
تر آپ جبل کی طرف چل دیں۔ شیخ علی فارسی نے فرمایا کہ سات سال بعد
عرفات میں پہنچیں۔ ہاتھ نے کہا کہ اے مدعیہ! یہ کیا طلب ہے جس نے
دامن پکڑ لیا ہے اگر تو میری خواہش مند ہے تو خواہش کر کہ میں ایک تجلی
عرض کیا اے میرے مالک حقیقی! اے میرے پروردگار! غریب رابعہ کی
قدر طاقت نہیں صرف فقر کا ایک نکتہ چاہتی ہوں۔ آواز آئی کہ فقر ہمارا قہر
جو لوگوں کی راہ میں رکھ دیا گیا ہے جب بال برابر سے زیادہ رہ جائے گا کہ
وصال تک پہنچ سکے تو فراق سے تبدیل ہو جائے گا تو ابھی ہتر حجابوں سے
ہے جب تک اُن کو طے نہ کر لے گی ہمارے راستہ میں قدم نہ رکھ سکے
لیکن ادھر دیکھو۔ جب رابعہ نے نظر کی تو فضا محض خون کا ایک لق دق دریا
آواز آئی کہ ہمارے عاشق لوگوں کی آنکھوں کے خون سے یہ دریا پیدا ہوا ہے
جو ہماری طلب میں آئے اور منزل اول میں ہیں جن کا نام و نشان پردہِ غل
میں کسی مقام سے ظاہر نہ ہوا۔ رابعہ نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی۔

ان کی بدولت ایک ہی صفت مجھ پر ظاہر فرما۔ اُسی وقت آپ کو حیض شروع ہو گیا۔ ہاتھ نے آواز دی کہ ان لوگوں کا پہلا مقام یہ ہے کہ سات سال تک پہلو کے بل چلتے ہیں تاکہ میری طلب کی راہ کے ایک مٹی کے ڈھیلے کی زیارت کر لیں لیکن جب وہ اس ڈھیلے کے پاس پہنچتے ہیں تو وہی ڈھیلہ ان کی اپنی علت کے باعث راہ بند کر دیتا ہے۔ عرض کیا الہی اگر تو مجھے اپنے گھر نہیں رہنے دیتا تو مجھے بصرہ میں اپنے گھر چھوڑ دے یا مکہ میں اپنے گھر۔ ہمدان میں کعبہ میں نہ آتی تھی تجھے چاہتی تھی۔ اب میں تیرے گھر کے قابل نہ رہی۔ یہ کہا اور واپس بصرہ کی طرف لوٹ گئیں اور اپنے عبادت خانہ میں مشغول ہو گئیں۔

تیرجستہ بازگردانند زراہ

کمان سے چھینکے ہوئے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیاءِ اہست فترتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطائے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیتِ گلے

ایک مشیت مٹی کی میا بن جاتے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

حجاب کیوں؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کچھ لوگوں نے حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سوال کیا کہ دلوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حجاب کیوں ہے۔ آپ نے یہ سن کر

فرمایا کہ لوگ اُن چیزوں کو محبوب رکھتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے اور ہر وقت دنیا کو دوست بنائے بیٹھے ہیں اور اُبدی زندگی کے خیال کو ترک کر دیا ہے۔

اولیاء را ہست قوت از الہ تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیت گلے بوسہ زن بر آستانِ کاملے

ایک مشیت مٹی کیمیا بن جائے گی کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

ہم کہ خواہد ہم نشینی با خدا غوثِ اعظم در میانِ اولیاء

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے غوثِ اعظم کا قریب اولیاء کے درمیان ایسا ہے

اونشیند در حضورِ اولیاء چوں محمد در میانِ انبیاء

وہ اولیاء کاملین کی صحبت اختیار کرے جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

والدہ کی خدمت حج سے بہتر ہے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بزرگ نے حج کا ارادہ کیا۔ بغداد پہنچ کر حضرت ابو حازم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اُس وقت سوئے ہوئے تھے ذرا اٹھ کر گیا۔ جب آپ نیند سے بیدار ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی زیارت کی۔ آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کو ایک پیغام پہنچانے کا حکم دیا ہے وہ یہ ہے کہ تم اپنی والدہ کے حقوق کا خیال کرو یہ حج کرنے سے بہتر ہو گا اس لیے تم واپس چلے جاؤ اور اپنی ماں کی رضا کے طالب رہو۔ چنانچہ وہ بزرگ بغداد سے ہی واپس آگیا اور حج کا ارادہ ترک کر دیا۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیاء

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیاء

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیاء ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشتِ گلے

ایک مشت مٹی یکمیا بن جاتے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحبِ ہمت چاہے

اونشیند در حضورِ اولیاء

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

ایک نوجوان کا تائب ہونا

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پڑوس میں ایک مفسد
جوان رہتا تھا اور وہ ہمیشہ آپ کو تنگ کرتا تھا لیکن آپ ہر حال میں صبر سے کام
لتے۔ آخر اس نوجوان کی شکایت لے کر چند آدمی آپ کے پاس آئے۔ آپ شکایت
ن کر اُس نوجوان کے پاس گئے تاکہ اُسے سمجھائیں لیکن وہ بدزبانی سے پیش آیا اور
ہما کہ میں بادشاہ کا آدمی ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ میں بادشاہ سے کہوں گا۔ نوجوان
نے جواب دیا کہ بادشاہ میری رضامندی کے خلاف کچھ نہ کرے گا۔ پھر آپ نے
فرمایا کہ بادشاہ نہیں سنے گا تو اللہ تعالیٰ سے کہوں گا۔ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ
بادشاہ سے زیادہ کریم ہے۔ یہ بات سُن کر آپ واپس چلے گئے۔ چند دن بعد
اس کی نامناسب حرکات حد سے بڑھ گئیں اور لوگ دوبارہ اس کی شکایت کرنے
لگے۔ چنانچہ آپ نے اسے متنبہ کرنے کا ارادہ کیا۔ راستے میں جا رہے تھے

کہ غیب سے آواز سنی کہ ہمارے دوست کو اس کے حال پر چھوڑ دے۔ آپ
آواز سے سخت حیران ہوئے اور اُس نوجوان کے پاس گئے۔ جب اُس نے
کو دوبارہ دیکھا تو یہ سمجھ کر کہ پھر سمجھانے کے لیے آئے ہیں۔ نوجوان نے کہا
آئے ہو۔ آپ نے فرمایا کہ میں تجھے اطلاع دینے کے لیے آیا ہوں کہ میں
اس طرح آواز سنی ہے۔ اس مفید نوجوان نے کہا اگر ایسا ہے تو میں اپنی تمام
جائیداد فی سبیل اللہ دیتا ہوں۔ یہ کہ نوجوان نے سب کچھ لٹا دیا۔ نیک بن
اور گھر سے نکل گیا۔ حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ ایک مدت کے بعد
میں نے اس نوجوان کو مکہ معظمہ میں دیکھا کہ سوکھ کر کانٹا کی طرح بن گیا تھا اور
جان بلب تھا اور کہتا کہ اس نے کہا ہے کہ یہ ہمارا دوست ہے تو میں دوست
کی رضا کے لیے گھر سے نکلا۔ اس کی رضا میں جانتا ہوں۔ چنانچہ میں تائب
یہ کہ جان دے دی۔

تیر جستہ باز گردانند ز راہ
کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے
کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا
غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا
جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ
اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیتِ گلے
ایک مشیت مٹی کیمیا بن جاتے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
جو اللہ کا مساحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا
وہ اولیاء کا طہین کی صحبت اختیار کرتے

تھیلی سے قرضہ کی ادائیگی

ایک دفعہ سخت قحط پڑ گیا۔ حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بہت اکھانا قرض لے کر محتاجوں اور غریبوں میں تقسیم کر دیا۔ اور ایک تھیلی سی کر رہا نہ رکھ لی۔ جب قرض لینے والے آتے تو اسی تھیلی سے نکال نکال قرض ادا کر دیتے۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے چپکے ہوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشتِ گلے

ایک مشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساجد بنا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا لین کی صحبت اختیار کرے

غص کی خواری پر مسرت کا اظہار کرنا

حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک دفعہ کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں جنگل میں پھنس گیا۔ ایک سفرے نے مجھ پر پیشاب ڈالنا شروع کر دیا میں ایسی حرکت پر رش ہوتا تھا۔ ایک دفعہ کپڑوں میں جوئیں پڑ گئیں جنھوں نے مجھے خوب ستانا شروع کیا دفعۃً بے ہوش رہا۔ یاد آ گیا۔ میرا نفس فریاد کرنے لگا کہ یہ کیسی مصیبت ہے لیکن میں اپنے نفس کو حسبِ مشا ذیل و خوار دیکھ کر نہایت مسرت کا اظہار کیا۔

اولیاء ہست قدرت ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشت گلے

ایک مشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضور اولیاء

وہ اولیاء کا طہین کی صحبت اختیار کرے

تیر جہتہ باز گردانند ز

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے

بوسہ زن بر آستان کلا

کسی کمال کے آستانے کی گردانی

غوث اعظم در میان اولیاء

غوث اعظم کا قریب اولیاء کے درمیان

چوں محمد در میان ابدال

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

حضرت ذوالنون مصری اور خلیفہ متوکل عباس کا مکالمہ

ایک دن کا ذکر ہے کہ کچھ لوگ اکٹھے ہو کر خلیفہ متوکل عباس کے پاس گئے

حضرت ذوالنون مصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے حالات سے آگاہ کیا۔ خلیفہ نے آپ کو

دربار خلافت میں بلوایا۔ راستہ میں ایک عورت نے آپ کو دیکھ کر کہا کہ اے شیخ

اس خلیفہ سے کسی قیمت میں ہرگز نہ ڈرنا وہ بھی آپ کی طرح ایک بندہ ہی ہے۔ جس

حکم الہی نہ ہو کوئی کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ راستہ میں ایک خوب صورت اور آما

پیرا ستہ سقہ نے آپ کو پاک و صاف پانی پلایا۔ جب آپ نے اپنے ساتھی کو اشارہ

سقہ کو ایک دینار دیا جائے تو سقہ نے کہا کہ تو قیدی ہے اور قیدی سے کچھ لینا جو

نہیں۔ جب آپ خلیفہ کے سامنے پہنچے تو اس نے آپ کو زندان میں بھیج دیا۔ جہاں

دن آپ قید رہے۔ اسی اثناء میں حضرت بشر حافی کی ہمیشہ آپ کو ہر روز ایک رو

کے لیے پہنچا دیتی۔ جب آپ کو زندان سے نکالا گیا تو وہ چالیس روٹیاں بدستور بڑی

پرسن کو آپ روٹی نہیں کھاتے رہے آپ بہت غم گین ہوئیں۔ اور کہا کہ آپ جانتے

یہ روٹی رزق حلال کی ہے پھر آپ نے کیوں نہیں کھائی۔ آپ نے فرمایا کہ ان روٹیوں کو داروغہ جیل کا ہاتھ لگ جاتا تھا اس لیے ان روٹیوں کی پاکیزگی میں فرق آجاتا تھا۔ قید خانے سے باہر آنے کے بعد کمزوری کی وجہ سے گر پڑے اور پیشانی پر زخم آیا اور خون بہنے لگا لیکن کپڑوں اور چہروں پر ایک قطرہ تک نہ گرا۔ جو قطرہ زمین پر گرتا تھا حکم خداوندی سے فوراً غائب ہو جاتا تھا۔ پھر آپ کو خلیفہ کے سامنے لایا گیا۔ خلیفہ کے سوالات کا جواب آپ نے نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ دیا اور یہاں تک اثر پڑا کہ تمام حاضرین رونے لگے۔ خلیفہ نے معذرت کی اور آپ کو نہایت عزت و احترام کے ساتھ واپس مصر بھیج دیا۔

تیرجستہ بازگرداندن ذراہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیاءِ اہمست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مصاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

پتھر پر پتھر پر

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک پتھر کو دیکھا کہ جس پر لکھا ہوا تھا کہ اسے اٹھا کر پڑھو۔ جب آپ نے اُس پتھر کو اٹھایا تو اس پر یہ لکھا ہوا پایا کہ جب تو عمل کر سکتا ہے تو جو کچھ تجھے معلوم ہے اس پر عمل کیوں نہیں کرتا؟ اور جس چیز کے متعلق تو علم نہیں رکھتا اسے کیوں طلب کرتا ہے۔

تیر جہتہ باز گردانند زِ راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زنِ بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم درمیانِ اولیا

غوثِ اعظم کا ترسہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد درمیانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیاء ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت مٹی کیمیا بن جائے گی

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا طین کی صحبت اختیار کرے

ایک مست اور حضرت حسن بصری

ایک دفعہ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک مست کو کیچڑ میں اُفتال خیزاں جاتے ہوئے دیکھ کر کہا کہ سنبھل کر قدم رکھو کہ کہیں گر نہ پڑھو۔ مست نے کہا کہ تم ثابت قدم رہو اگر میں گر جاؤں تو کوئی حرج نہیں۔ آخر مست ہوں زیادہ سے زیادہ کیچڑ میں منتظر جاؤں گا اس لیے تم سنبھل کر چلو۔

تیر جہتہ باز گردانند زِ راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زنِ بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

اولیاء ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت مٹی کیمیا بن جائے گی

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
جو اللہ کا مساجد بننا چاہے

اونشیند در حضور اولیا
وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

غوث اعظم در میان اولیا
غوث اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میان انبیا
جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

حضرت فضیل بن عیاض کے مراتب ہونے کا قصہ

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی توبہ کا قصہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ ایک رات قافلہ لوٹنے کی غرض سے آپ کے ساتھی گئے ہوئے تھے۔ جب وہ قافلہ آپ کے پاس سے گزرا تو ان میں سے ایک شخص قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہوا جا رہا تھا اور یہ آیت شریف الصریان الذین امنوا ان تخشع قلوبہم لذكر الله وما نزل من الحق اس وقت اس کی زبان پر تھی جو آپ کے کانوں تک پہنچی۔ فوراً سنتے ہی آپ کے دل میں ایک سخت چوٹ لگی اور کہنے لگے کہ فضیل کب تک ڈاکہ زنی کرتا رہے گا فریاد کرتے ہوئے کہا کہ اب توبہ کا وقت آ گیا ہے۔ اُسی وقت توبۃ النصوح کی اور دوڑ کر قافلے کے قریب پہنچے اور کہا کہ تم سب کو خوشخبری دیتا ہوں کہ بے خوف و خطر چلے جاؤ فضیل ڈاکو نے آج سے ڈاکہ زنی سے توبہ کر لی ہے۔ اس کے بعد آپ ہر اس شخص کے پاس گئے جس کو آپ سے کچھ تکالیف کا سامنا ہوا تھا اس سے معافی کی درخواست کی یا اس کی تلافی کر دی لیکن ایک یہودی نے معافی نہ دی اور کہا کہ میں تمہیں اس وقت معاف کروں گا اگر اس ریت کے ٹیلے کو اٹھا دے۔ چنانچہ اللہ کا نام لے کر آپ سارا دن ریت اٹھا کر دریا میں ڈالتے رہے۔ رات کو قدرت الہی سے ایسی ہوا چلی جس نے تمام ریت کو اڑا کر دریا میں بہا دیا اور میدان صاف کر دیا۔ پھر یہودی

نے کہا کہ جب تک تو میرا مال نہ دے گا میں معاف نہیں کروں گا۔ اور چونکہ تو نے شرط پوری کر دی ہے اس لیے یہ شرط بھی پوری کرنے کے لیے میرے سرہانے کے نیچے سے ذرا تھیلی اٹھا کر مجھے دے دے۔ چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا۔ تھیلی پکڑ کر یہودی کو دے دی۔ اس کے بعد یہودی نے کہا کہ جانے سے پہلے مجھے مسلمان کرو پھر تجھے معاف کروں گا۔ آپ نے اسے کلمہ شہادت پڑھا کر مسلمان کیا اور اس نے بھی آپ کو معاف کر دیا۔ پھر یہودی نے کہا کہ کیا تم جانتے ہو میں کیوں مسلمان ہوا۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ یہودی نے کہا کہ میں نے تو رائے میں پڑھا ہے کہ جو شخص سچی توبہ کرتا ہے اگر وہ مٹی پر ہاتھ ڈالتا ہے تو وہ مٹی بھی سونا بن جاتا ہے۔ خدا کی قسم میرے سرہانے مٹی کی تھیلی بھری ہوئی تھی لیکن جب تم نے وہ تھیلی مجھے دی تو وہ سب کی سب سونا بن چکی تھی۔ میں نے بطور آزمائش ایسا کیا تھا مجھے معلوم ہو چکا ہے کہ تمہارا مذہب سچا ہے۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کا گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مقربہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت مٹی یکمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مصاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے



نفس پر کنٹرول کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت امام مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چالیس تک بصرہ میں رہے لیکن کھجور نہ کھائی۔ جب ارادہ کرتے تو نفس کو یہ کہہ کر اطمینان دلاتے کہ کھجور نہ کھانے سے میرا پیٹ کم تو نہیں ہوا اور نہ ہی کھجور کھانے سے اہل بصرہ کا پیٹ بڑا ہوا۔ چالیس سال کے بعد پھر کھجور کھانے کی خواہش پیدا ہوئی لیکن آپ یہ خبر اس خواہش کو دباتے رہے۔ ایک دن خواب میں دیکھا کہ کسی نے کہا کھجور کھاؤ اور نفس کو قید سے آزاد کر دو۔ جب آپ نے یہ خواب دیکھا تو کہا اے نفس ایک ہفتہ تک روزہ رکھ۔ پھر تجھے کھجور دی جائے گی۔ چنانچہ ایسا ہی کیا ہفتہ گزرنے کے بعد کھجور خریدی اور لے کر مسجد میں آئے۔ مسجد کے متولی نے آپ کو دیکھ کر کہا کہ ایک یہودی کا مسجد میں کیا کام۔ یہ کہہ کر چھڑی لے کر مارنے کے لیے بھاگا لیکن جب آپ کے نزدیک پہنچا تو آپ کو پہچان کر چھڑی زمین پر پھینک دی اور معذرت چاہی اور کہا کہ ہمارے محلے میں سوائے یہودیوں کے کوئی شخص انھیں نہیں کھاتا۔ جب آپ نے یہ بات سنی تو قن بدن میں آگ لگ گئی اور بارگاہ الہی میں عرض کی الہی کھجور کھائے بغیر ہی جب میرا نام یہودی رکھ دیا گیا تو اگر میں کھجور کھا ہی لیتا تو شاید کہ مجھے کفر کا نام دیا جاتا۔ تیری عزت کی قسم اب میں کبھی بھی کھجور نہیں کھاؤں گا۔

تیر جتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

اولیاء ہست قدرت از الہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیتِ گلے

ایک مشت مٹی کیمیا بن جائے گی

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

غوث اعظم در میان اولیا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

غوث اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

اونشیند در حضور اولیا

پہلوں محمد در میان انبیا

وہ اولیاء کا خلیفہ کی صحبت اختیار کرے

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

رسول اللہ کا جبہ اولیں کی خدمت میں

جب حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال مبارک کا وقت قریب آیا تو صحابہ کرام نے بارگاہ نبوی میں عرض کیا کہ آپ کا جبہ مبارک کس کو دیا جائے۔ آپ نے فرمایا کہ میرا جبہ اولیں قرنی کو دیا جائے۔ چنانچہ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلافت کے دور میں حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کو فہ میں تشریف لائے تو اہل نجد سے حضرت اولیں کا پتہ پوچھا۔ ایک شخص نے اٹھ کر عرض کی کہ میں اسے جانتا تو نہیں لیکن ایک شتر بان ضرور رہتا ہے جو آبادی میں کبھی نہیں آتا۔ چنانچہ حضرت عمر فاروق اور حضرت علی رضی اللہ عنہما اس کے بتائے ہوئے پتہ کے مطابق وہاں تشریف لے گئے دیکھا کہ حضرت اولیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز میں مصروف ہیں۔ پاؤں کی آہٹ پا کر نماز کو مختصر کیا اور سلام علیکم کہا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سلام کا جواب عرض کرنے کے بعد آپ سے نام پوچھا۔ آپ نے جواب دیا ”عبد اللہ! حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم سب عبد اللہ! اپنا اصلی نام بتائیں۔ آپ نے جواب دیا اولیں پھر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اپنا دایاں ہاتھ دکھائیں تب آپ نے اپنا دایاں ہاتھ دکھایا جو نشان نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اُسے

دیکھ کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو سلام کہلا بھیجا ہے اور اپنا جُبَّہ مبارک تمہیں ارسال فرمایا ہے اور وصیت فرمائی ہے کہ میری اُمت کے لیے دُعا فرمائیں۔ حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے عمر تم مجھ سے بہتر دُعا کر سکتے ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ میں بھی تو یہی کام کرتا ہوں۔ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت بجالائیں۔ حضرت اویس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے عمر! شاید کوئی اور اویس ہے جسے یہ وصیت دی گئی ہو۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نہیں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ ہی کا نشان فرمایا تھا۔ جو نشان آپ نے فرمایا تھا وہ نشان ہم نے تم میں دیکھ لیا ہے۔ اس کے بعد اویس نے کہا اچھا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جُبَّہ مبارک لاؤ تاکہ میں دُعا کروں۔ یہ کہہ کر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جُبَّہ لے کر ذرا فاصلے پر جا کر سربسجود ہو گئے اور عرض کیا۔ الہی ہیں اُن وقت تیرے حبیب کا جُبَّہ نہ پہنوں گا جب تک تو ساری اُمت محمدیہ کو نہ بخش دے کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُمت کو میرے حوالے کیا ہے۔ ندا آئی کہ چند آدمیوں کو میں نے تیری دعا سے بخش دیا۔ آپ نے پھر عرض کیا کہ میں سب کی بخشش کروانا چاہتا ہوں۔ اس گفتگو میں جب سفارش کی تعداد بڑھتی جا رہی تھی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے۔ حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں دیکھ کر فرمایا کاش کہ تم لوگ اور تھوڑا سا انتظار کرتے تو میں ساری اُمت محمدیہ کو بخشوا دیتا۔ میں نے بارگاہِ ربانی میں عرض کی تھی کہ جب تک تو ساری اُمت کو نہ بخشے گا میں یہ جُبَّہ نہ پہنوں گا۔ اس کے بعد حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ جُبَّہ مبارک پہن لیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب

آپ کی طرف نگاہ کی تو خلافت سے دل بھر گیا۔ اور فرمایا کہ کوئی ہے جو خلافت کو ایک روٹی کے عوض مجھ سے خرید لے۔ حضرت اویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جو عقل مند نہ ہوگا۔ وہی خریدے گا۔ خرید و فروخت کا یہاں کیا ذکر۔ پھینک دو جس کا جی چاہے اٹھالے۔

اس کے بعد حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جبہ پہن کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس جبہ مبارک کی طفیل قبیلہ بنی ربیعہ اور بنی مضر کی بھیڑوں کے بالوں کے برابر اُمتِ محمدیہ کی بخشش کر دی ہے۔

اس کے بعد حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کیوں نہ کی؟ حضرت اویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا تم نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے۔ کہا ہاں میں نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے۔ پھر حضرت اویس قرنی تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ اگر یہ درست ہے تو بتاؤ کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ابرو مبارک ملے ہوئے تھے یا نہیں۔ حضرت فاروق اعظم اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما اس سوال کا جواب نہ دے سکے۔ پھر حضرت اویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سوال کیا کہ آپ رسول خدا علیہ التحیۃ والثناء کے دوست ہیں بتاؤ اُحد کے دن جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دندان مبارک شہید ہوئے تو وہ کون سے دانت تھے اور کیوں آپ نے موافقت کے لیے اپنے دانت نہ توڑ ڈالے اس کے بعد حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا منہ کھول کر دکھایا کہ سب دانت ٹوٹے ہوئے ہیں۔ چونکہ مجھے معلوم نہ تھا کہ کون سے دانت شہید ہوئے ہیں اس لیے میں نے اپنے سب دانتوں کو توڑ ڈالا۔ تب جا کر مجھے چین آیا۔ یہ سن کر حضرت عمر فاروق اور حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہما

نے عرض کی کہ میرے لیے دعا کریں۔ آپ نے فرمایا کہ میں ہر زمانہ میں اسے تمام اُمت محمدیہ کے مومن اور مومن عورتوں کو بخش دے۔ اگر تم قبر میں سلامتی ایمان کے ساتھ جاؤ گے تو میری دعا کو اثر سے خالی نہ پاؤ گے۔ ورنہ میں دعا کو ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ پھر عرض کی کہ مجھے کچھ وصیت فرمائیے۔ حضرت اویس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے عمر! تو خدا کو پہچانتا ہے۔ جواب دیا۔ ہاں! فرمایا کہ اگر اس کے بعد کسی اور کو نہ پہچانے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ پھر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں آپ کے لیے کچھ لاؤں۔ آپ نے جیب میں ہاتھ ڈال کر دو درہم باہر نکالے اور فرمایا کہ میں نے شتر بانی سے یہ دام حاصل کیے ہیں۔ اگر آپ اس بات کی ذمہ داری لیں کہ میں ان کے خرچ کرنے میں زندہ رہوں گا تو اور دے دیں۔ پھر فرمایا کہ اب آپ تشریف لے جائیں قیامت قریب ہے۔ میں زادِ راہ حاصل کرنے کی فکر میں ہوں۔ چنانچہ دونوں صاحب واپس تشریف لے آئے۔

تیر جستہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیتِ گلے

ایک مشت مٹی کیمیا بن جاتے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

امانت میں خیانت نہ کرنی چاہیے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک مالدار قافلے کا گزر ہوا۔ جب قافلہ والوں کو ڈاکوؤں کو دیکھا تو ان میں سے ایک شخص نے جس کے پاس کچھ نقدی تھی۔ نقدی کو بچانے کے خیال سے وہ قافلے سے علیحدہ ہوا تاکہ جنگل میں کسی جگہ دفن کر دے۔ جونہی وہ قافلے سے علیحدہ ہوا تو اس نے حضرت فضیل بن عیاض کو ڈاکوؤں کے سردار سے زبردستی سبھ کر تمام حال آپ سے بیان کر کے آپ کے پاس امانت رکھ دیا۔ چنانچہ وہ شخص آپ کے فرمان کے مطابق ایک جگہ نقدی رکھ کر قافلہ میں جا ملا۔ ڈاکوؤں نے قافلے کو خوب لوٹا۔ جب ڈاکو واپس چلے گئے تو وہ آدمی بھی اپنی امانت کو واپس لینے کی غرض سے آپ کے خیمہ کی طرف گیا مگر وہ جا کر کیا دیکھا کہ آپ ڈاکوؤں کو لوٹ کا مال تقسیم کر رہے ہیں۔ اس نے کہا افسوس میں اپنا روپیہ خود ہی ایک ڈاکو کے حوالے کر دیا۔ لیکن آپ نے اس آدمی کو دُور سے دیکھ کر اشارہ کیا۔ وہ ڈرتا ہوا آپ کے پاس پہنچ گیا۔ آپ نے پوچھا تو کیا چاہتا ہے اس نے کہا اپنی امانت واپس لینا چاہتا ہوں۔ آپ نے کہا جہاں تم نے رکھی ہے وہیں سے جا کر لے لو۔ اس نے اپنی امانت لی اور قافلہ میں پہنچ گیا۔ آپ کے ساتھیوں نے کہا کہ آپ نقدی کیوں واپس کی۔ فرمایا کہ اس شخص نے مجھ پر نیک گمان کیا تھا میں بھی اللہ تعالیٰ پر نیک گمان رکھتا ہوں۔

تیر جستہ باز گردانند ز راہ

کمان سے چھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

اولیا را ہست قدرت ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیتِ گلے

ایک مٹت مٹی کیمیا بن جاتے گی۔

غوثِ اعظم درمیانِ اولیا
غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیاء
جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیاء
وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

حضرت امام مالک بن دینار کا بیہوش ہو جانا

ایک دفعہ حضرت جعفر بن سلیمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت امام مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ مکہ معظمہ میں تھا۔ جب انہوں نے لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ۔ لَبَّيْكَ کہا تو بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑے۔ جب ہوش میں آئے تو میں نے وجہ پوچھی فرمایا مجھے ڈر تھا کہ میرے لَبَّيْكَ کا جواب لَا لَبَّيْكَ نہ آئے۔

تیر جستہ باز گردانند ز راہ
کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے
کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم درمیانِ اولیا
غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیاء
جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیاءِ اہست قدرتِ ازالہ
اللہ تعالیٰ کی عطائے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیتِ گلے
ایک مشیت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیاء
وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے



سچ بولنے کی عظمت

حضرت امام مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تمام رات اللہ کی یاد میں گزار دیا کرتے تھے۔ آپ کی ایک لڑکی تھی وہ ایک دن آپ سے کہنے لگی ابا جان! کبھی تو آرام کر لیا کرو۔ آپ نے فرمایا اے جان پدر تیرا باپ خوف خدا سے ڈرتا ہے اور فرمایا ایسا نہ ہو دولت دین میری طرف متوجہ ہو اور مجھے سویا ہوا پائے۔ لوگوں نے پوچھا کہ کس طرح؟ آپ نے فرمایا کہ نعمت خداوندی کھاتا ہوں اور پیروی شیطان کی کرتا ہوں۔ فرمایا اگر کوئی شخص مسجد کے دروازے پر آواز دے تو تم میں سے بدترین کون ہو گا؟ تو سوائے میرے کوئی آپ کو ظاہر نہیں کرے گا۔ جب حضرت عبداللہ بن مبارک نے یہ بات سنی تو فرمایا کہ حضرت مالک بن دینار کی بزرگی اسی وجہ سے ہے کہ وہ ہمیشہ سچی بات کہتا ہے۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے ہوئے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیائے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیتِ گلے

ایک منشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مصاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

سودا منسوخ ہو گیا

ایک دفعہ کسی شخص کا ایک گھوڑا چوری ہو گیا۔ وہ مفلس تھا اُس نے آکر حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عرض کی۔ آپ نے گھوڑے کی قیمت پوچھ کر گھوڑا چار سو روپے کے عوض خرید لیا۔ رات کو اس شخص نے خواب میں دیکھا کہ وہ گھوڑا دوسروں کے گھوڑوں کے ساتھ بہشتی چراگاہ میں چر رہا ہے۔ اُس کے پوچھا کہ یہ گھوڑے کس کے ہیں کہا کہ پہلے تو تیرے تھے مگر اب ان کا مالک حسن بصری ہے۔ چنانچہ خواب سے بیدار ہو کر وہ شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیع فسخ کرنے کی درخواست کی۔ آپ نے فرمایا کہ میرا خدا تم سے پہلے تمہارے خواب کی اطلاع مجھے دے چکا ہے۔ چنانچہ وہ مایوس ہو کر واپس چلا گیا۔ اگلی رات حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں عالی شان محل اور منظر دیکھ کر پوچھا کہ یہ کس کے ہیں۔ جواب ملا کہ جو بیع کو منسوخ کر لے۔ چنانچہ آپ نے فوراً علی الصبح اس شخص کو بلا کر سودا منسوخ کر دیا۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے ہوئے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا قریب اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مصاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا طین کی صحبت اختیار کرے

عقل مند لوگوں کی نشانی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا کہ عقل مند کسے کہتے ہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کیا جو شخص نیکی اور بدی میں تمیز کرے۔ آپ نے فرمایا چو پائے بھی تمیز کر سکتے ہیں وہ اپنے دشمن اور دوست کو پہچانتے ہیں تب امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے سوال کیا کہ آپ کے نزدیک عقل کون ہے۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو نیکیوں اور بدیوں میں تمیز کر سکے اور بہتر نیکی کو اختیار کرے اور بشرط ضرورت کم بدی کو اختیار کرے۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا ترسہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

پہلوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیتِ گلے

ایک مشیت مٹی کیمیا بن جائے گی

ہم کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مصاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

ایک غلطی سدا کار و نا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ بچپن میں حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ سے کوئی غلطی

سرد ہو گئی۔ پھر اس دن سے لے کر جب تک آپ زندہ رہے اپنی غلطی کو اپنے ہر نئے پیراہن کے گریبان میں لکھ لیا کرتے اور یاد کر کے اس قدر دوتے کہ آخر بیہوش ہو جاتے۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے ہوئے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیاء ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیتِ گلے

ایک نشت مٹی کیمیا بن جائے گی

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کاملین کی صحبت اختیار کرے

سونے کی گٹھلیوں کا حصول

ایک بزرگ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ ہم حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ حج کو جا رہے تھے کہ راستے میں پیاس کا غلبہ ہوا۔ جب ہم کنوئیں پر پہنچے تو اس پر ڈول وغیرہ نہیں تھا آپ نے فرمایا کہ جب میں نماز پڑھنے لگوں تو پانی پی لینا۔ چنانچہ آپ نماز میں مصروف ہو گئے تو کنوئیں کا پانی منہ پر آ گیا۔ ہم سب نے سیر ہو کر پیا۔ ایک آدمی نے کوزہ بھی بھر لیا۔ پانی فوراً نیچے اتر گیا۔ آپ نے فرمایا: افسوس تم لوگوں نے اللہ پر توکل نہ کیا۔ پھر وہاں سے روانہ ہوئے۔ آگے راستہ میں کھجوریں ملیں جن کی گٹھلیاں سونے کی تھیں جنھیں فروخت کر کے ہم نے صدقہ دیا اور کھانا وغیرہ خریدا۔

تیر جستہ باز گردانند زِ راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیاء ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشتِ گلے

ایک مشت مٹی کیمیا بن جائے گی

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا طین کی صحبت اختیار کرے

ایک اعرابی اور حضرت ذوالنون مصری

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک اعرابی جو کہ بہت ہی نحیف اور کمزور تھا۔ طواف میں دیکھ کر پوچھا کیا تُو خدا کا دوست ہے۔ اعرابی نے جواب دیا کہ ہاں۔ پھر پوچھا کہ تیرا محبوب تیرے نزدیک ہے یا دور؟ اعرابی نے کہا کہ بالکل نزدیک۔ پھر پوچھا کہ مخالف ہے یا موافق۔ اعرابی نے کہا موافق۔ آپ فرمایا سبحان اللہ! کہ تیرا محبوب تیرے پاس اور بالکل نزدیک اور پھر موافق ہو لیکن باوجود اس کے کہ تُو اس قدر نحیف اور کمزور ہے۔ اعرابی نے کہا۔ اے کاذب! کیا تو نہیں جانتا کہ قربت اور موافقت کا عذاب دُور اور مخالفت کے عذاب سے زیادہ سخت ہے۔



تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مشت مٹی یکمیا بن جائے گی۔

ہر گز حواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساحب بننا چاہے

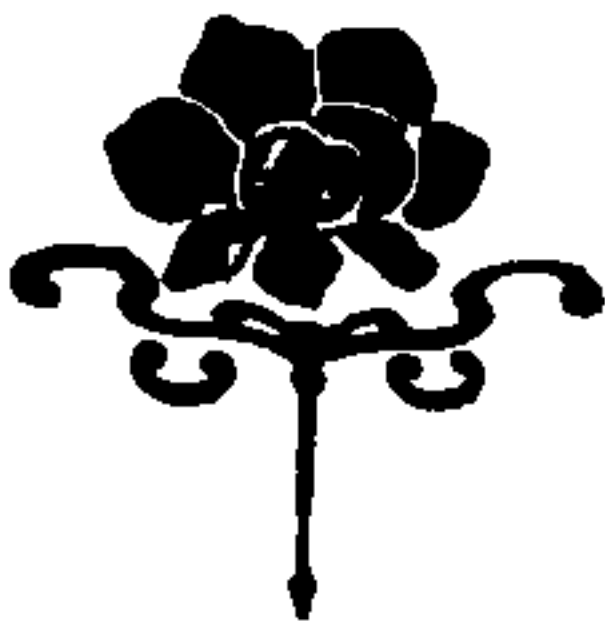
اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

حق بندگی کیا ہے؟

حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ایک دفعہ لوگوں نے پوچھا کہ آپ کس کے بندے ہیں۔ یہ سُن کر آپ پر رزہ طاری ہو گیا اور بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑے۔ کچھ دیر بعد جب بیہوشی سے ہوش مند ہوئے تو آپ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی

إِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا آتِي الرَّحْمَنِ عَبْدًا۔ لوگوں نے کہا کہ آپ پہلے ہی یہ آیت تلاوت فرمادیتے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے ڈر لگتا ہے کہ اگر میں کہو اس کا بندہ ہوں تو وہ حق بندگی طلب کرے گا اور اگر کہوں کہ اس کا بندہ نہیں تو یہ میں کہہ نہیں سکتا۔



تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیاء

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیاء

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیاء اہست فترتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشتِ گلے

ایک مشت مٹی یکمیا بن جائے گی

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مصاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیاء

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

ایک دہریہ سے حضرت مالک بن دینار کا مناظرہ

ایک دفعہ ایک دہریہ سے حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مناظرہ ہوا۔ اور بہت دیر ہو گئی۔ دہریہ کہتا تھا کہ میں حق پر ہوں۔ آخر فیصلہ اس امر پر ہوا کہ اپنے اپنے ہاتھ آگ میں ڈالیں جس کا ہاتھ جل جائے وہ باطل سمجھا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا مگر دونوں میں سے کسی کا ہاتھ نہ جلا۔ لوگ کہنے لگے کہ دونوں حق پر ہیں۔ اس بات سے دلگیر ہو کر آپ گھر میں گئے اور سر نیاز زمین پر رکھ کر بارگاہِ خداوندی میں عرض کی کہ ستر سال کی عبادت کے بعد ایک دہریہ کے برابر ہو سکا۔ غیب سے ندا آئی کہ تمہیں علم نہیں۔ محض تمہارے ہاتھ کی برکت سے دہریہ کا ہاتھ نہ جلنے پایا۔ اگر وہ نہ اپنا ہاتھ آگ میں ڈالتا تو فوراً جل کر خاک ہو جاتا۔

تیر بستہ باز گردانند زِ راہ
کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے
کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا
غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا
جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیاء ہست قدرتِ ازالہ
اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے
ایک مِشت مٹی یکمیا بن جائے گی

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
جو اللہ کا مساحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا
وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

اعمالِ نیک نجات کا سبب بنیں گے

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے غلاموں میں بیٹھے تھے کہ آپ غلاموں کی طرف مخاطب ہو کر فرمانے لگے کہ آئیے ہم سب مل کر اس بات کا عہد کریں کہ ہم میں سے قیامت کے دن جو شخص نجات حاصل کرے تو وہ بارگاہِ الہ العالمین میں دوسروں کی نجات کی سفارش کرے۔ غلاموں نے حیران ہو کر عرض کیا اے جگر گوشہ رسول! آپ کو ہم غریبوں کی سفارش کی کیا ضرورت جبکہ آپ کے نانا جان شفیع روزِ جزا ہیں۔ حضرت امام صاحب نے فرمایا مجھے اپنے افعال سے شرم آتی ہے کہ کس طرح بد روزِ عشر اپنے نانا جان کے سامنے کونسا منہ دکھاؤں گا۔



اولیاء ہست قدرت ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشت گلے

ایک مشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساجد بننا چاہے

اونشیند در حضور اولیاء

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیاء

غوثِ اعظم کا قریبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیاء

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

حضرت مالک بن دینار کا ہمسایہ سے سلوک

ایک دفعہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک مکان کرایہ پر لیا۔
کاہمسایہ ایک یہودی تھا۔ آپ کے مکان کی محراب یہودی کے دروازے پر تھی جہاں
نے اپنا ٹٹی خانہ بنایا ہوا تھا اور ہر روز نجاست آپ کے مکان میں ڈال دیتا۔ کچھ عرصہ تک
یہی حال رہا۔ آپ نے کسی سے یہ تذکرہ نہ کیا۔ ایک دن یہودی نے آکر کہا کہ آپ کو
ٹٹی خانہ سے کسی قسم کی تکلیف تو نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے ایک برتن
ایک جھاڑو رکھی ہوئی ہے کوئی تکلیف نہیں ہے ہر روز صفائی کر لیتا ہوں۔ یہودی
کہا کہ یہ پسندیدہ مذہب ہے خدا کا دوست دشمن خدا کی تکلیف کو برداشت کرتا ہے۔
شکایت نہیں کرتا۔ اسلام تو یہی کہتا ہے۔



تیر جتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مقربہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیاء ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشتِ گلے

ایک مشت مٹی کیمیا بن جاتے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا منہ صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

صالحین کی صف کوئی ہے؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص کو حالت طواف

میں کہا کہ تجھ کو صالحین کا درجہ نصیب نہیں ہو سکتا جب تک کہ تو چار منازل طے نہ کرے:

اول یہ کہ نعمت کا دروازہ اپنے اُوپر کھول دے۔ اور محنت کے دروازے کھول دے۔

دوم یہ کہ عزت کے دروازے بند کر کے ذلت کا دروازہ اپنے اُوپر کھول دے۔

سوم یہ کہ خواب کا دروازہ بند کر کے بیداری کا دروازہ کھول لے۔

چہارم یہ کہ تنگدستی کا دروازہ اپنے اُوپر بند کر کے درویشی کا دروازہ کھول دے۔

تیر جتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

اولیاء ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشتِ گلے

ایک مشت مٹی کیمیا بن جاتے گی۔

غوث اعظم درمیان اولیا

غوث اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد درمیان انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضور اولیا

وہ اولیاء کا طہین کی صحبت اختیار کرے

کعبہ کا استقبال کے لیے آنا

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا دوسری بار حج جا رہی تھیں جنگل کا سفر تھا کیا دیکھتی ہیں کہ کعبہ مکرمہ آپ کے استقبال کے لیے آ رہا ہے۔ رابعہ نے کعبہ کو دیکھ کر کہا مجھے مکان کی ضرورت نہیں بلکہ مکان واسطے کی طلب گار ہوں۔ کعبہ کے جمال کو دیکھ کر کیا کروں گی۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

مکان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستان کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوث اعظم درمیان اولیا

غوث اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد درمیان انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہمت قدرت از الہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیت گلے

ایک نشست مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضور اولیا

وہ اولیاء کا طہین کی صحبت اختیار کرے

چغلی کرنے پر تحفہ کا حصول

ایک دفعہ کسی شخص نے حضرت حن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں عرض کیا کہ فلاں شخص نے آپ کی چغلی کی ہے۔ آپ نے تحفہ کے طور پر اس شخص کے پاس کھجوریں بھیجیں اور غدر کیا کہ آپ نے اپنی نیکیاں میرے نامہ اعمال میں درج کرائی ہیں میں اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مگر افسوس کہ میں اس نیکی کا عوض آپ کو نہیں دے سکتا۔

تیر جستہ باز گردانند ز راہ
کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے
کسی کامل کے آستانے کی گدائی کہ

غوثِ اعظم در میانِ اولیا
غوثِ اعظم کا قریبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا
جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا رہست قدرتِ ازالہ
اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مثبتِ گلے
ایک مثبت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ھر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
جو اللہ کا مصاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا
وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

مخنت سے دامن بچانا

حضرت خواجہ حن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نے مخنت سے اپنا دامن بچایا۔ اس نے کہا کہ آپ دامن نہ بچائیں کیونکہ ہمارا حال تو ابھی ظاہر نہیں ہوا خدا جانے انجام کیا ہو گا۔

اولیاء ہست قدرت ازالہ

اللہ تعالیٰ عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشت گلے

ایک مِشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساجد بننا چاہے

اونشیند در حضور اولیاء

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

تیر جہتہ باز گردانند ز را

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کامل

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیاء

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیاء

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

إمداد الہی کا حصول

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا ابن رسول اللہ! مجھے خدا دکھا دیجئے۔ آپ نے فرمایا کیا تو نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ نہیں سنا۔ اسے کہا گیا تھا تو مجھے نہیں دیکھ سکے گا۔ اس نے عرض کیا سنا تو ضرور ہے لیکن یہ اُمت محمدیہ ہے۔ ایک فریاد کرتا ہے کہ میرے دل نے اپنے اللہ کو نہیں دیکھا۔ دوسرا کہتا ہے کہ جب تک مجھے زیادتِ خداوندی نہ ہوتی میں عبادت نہ کرتا۔ آپ نے اپنے غلاموں سے فرمایا کہ اس شخص کو باندھ کر دریائے دجلہ میں پھینک دو۔ غلاموں نے آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ایسا ہی کیا۔ جب اسے دریا میں پھینک دیا گیا اور پانی نے اُسے اُوپر کی طرف اُچھالا تو آپ نے دریا کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اے خوب اُوپر نیچے کیجئے۔ جب وہ آدمی پانی کے زور سے اُوپر نیچے آتا تو کہتا یا ابن

بول اللہ! مجھے بچانا۔ لیکن آپ ہر بار دریا کو یہی حکم دیتے کہ اسے غوطہ دے۔ جب اس کی حالت غیر ہوتی تو اس نے کہا۔ اے اللہ مجھے بچانا۔ جب آپ نے اس کی زبان سے یہ الفاظ منے تو غلاموں کو حکم دیا کہ اسے فوراً باہر نکالو۔ باہر نکالا گیا۔ جب اسے ہوش آئی تو آپ نے پوچھا کیا تو نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا؟ اس نے عرض کی کہ ہاں رسول اللہ! جب تک خدا کے سوا غیر سے امداد کا طالب رہا ایک حجاب مادل میں محسوس ہوتا رہا لیکن جب اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا تو میرے دل میں ایک رپید اہوا جس سے میں مطمئن ہو گیا۔ آپ نے فرمایا جب تک تو صادق صادق پکارتا رہا تو اُس وقت کاذب تھا اب تو اپنے دل کی حفاظت کر۔ اور فرمایا کہ جو غصہ یہ کہے کہ اللہ کیا ہے کیسے بنا تو وہ کافر ہوا۔ جس گناہ کا آغاز خوف اور انجام عذر ہو اس گناہ کی بدولت انسان اللہ تعالیٰ سے زیادہ نزدیک ہو جاتا ہے لیکن جس عبادت کا آغاز امن اور انجام خود پسندی ہو تو بندہ اس اطاعت کی بدولت اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاتا ہے۔ خود پسند عابد گنہ گار ہے اور با عذر گنہ گار عابد سے بہتر ہے۔

تیر جتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانہ کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیاءِ اہستِ قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیتِ گلے

ایک مشت مٹی یکمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

بیس سالہ تارک جماعت

حضرت خواجہ حن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص بیس سال سے جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھتا تھا اور نہ ہی کسی سے ملتا جلتا تھا۔ آپ کے پاس تشریف لے گئے اور کہا کہ تم جماعت سے نماز کیوں ادا نہیں کرتے اس نے عرض کیا کہ مجھے اس بات سے معاف رکھو میں مشغول ہوں اور ذرہ بھر فرصت نہیں ہے۔ پوچھا کہ کس کام میں مشغول ہو۔ اس نے کہا کہ کوئی سانس مجھ پر ایسا نہیں آتا جس کی نعمت مجھ تک نہ پہنچتی ہو اور مجھ سے گناہ سرزد نہ ہوتا ہو۔ ایسے میں اس نعمت کے شکر اور مصیبت کے عذر میں مصروف ہوں۔ آپ فرمایا خدا کی قسم اسی طرح رہو مجھ سے بہتر ہو۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیتِ گلے

ایک مشت مٹی کیمیا بن جائے گی

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے



دس دنیا شتر آخر

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کے ہاں نوہمان آئے جو بھوک سے منڈلا رہے تھے اور انھوں نے کھانا حلال طلب کیا آپ کے پاس اُس وقت صرف دو ہی روٹیاں تھیں۔ اُسی وقت ایک سائل نے آواز دی۔ آپ نے وہ دونوں روٹیاں اٹھا کر سائل کو دے دیں۔ وہ لوگ بہت حیران ہوئے۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد ایک لونڈی بہت سی روٹیاں لے کر آگئی اور کہا کہ کدبانو نے بھیجی ہیں۔ آپ نے روٹیوں کو گنا تو وہ تعداد میں اٹھا رہے تھیں۔ آپ نے لونڈی سے کہا کہ تو غلطی کر رہی ہے۔ تیری مالکہ نے تھیں میری طرف نہیں بھیجا۔ لونڈی نے بتیرا کہا کہ آپ کی طرف ہی بھیجا ہے لیکن آپ نے لونڈی کو معہ روٹیوں کے واپس کر دیا۔ کنیر روٹیاں لے کر واپس آگئی اور مالکہ سے جا کر اسی طرح کہہ دیا۔ مالکہ نے دو روٹیاں اور رکھ کر کنیر کو پھر آپ کے گھرنے بھیج دیا۔ رابعہ نے روٹیوں کو پھر گنا تو وہ بیس تھیں آپ نے لے کر ان روٹیوں کو مہمانوں کے آگے رکھ دیا۔ ان لوگوں نے کھانا کھا کر پوچھا کہ اس میں کیا راز ہے۔ آپ نے فرمایا جب تم آئے تھے تو مجھے معلوم تھا کہ تم بھوکے ہو میں نے خیال کیا کہ دو روٹیاں تو نو آدمیوں کے سامنے کیا رکھوں میں نے وہ سائل کو دے دیں اور بارگاہِ الہی میں دعا کی کہ الہی تو نے ایک کے عوض دنیا میں دس دینے کا وعدہ کیا ہے اور میرا اس بات پر یقین ہے اب میں دو روٹیاں تیری راہ میں دیتی ہوں جب اٹھا رہے روٹیاں آئیں تو میں سمجھ گئی کہ یا تو کنیر نے چرائی ہیں یا بھیجنے والی کی غلطی ہے۔ ہر حال میں بیس روٹیاں چاہیں تھیں۔ یا مجھے نہیں بھیجی گئیں اس لیے میں نے واپس کر دیں۔ اب پوری بیس روٹیاں تھیں۔

تیر جہتہ باز گردانند زِ راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مہشت گلے

ایک مہشت مٹی کیمیا بن جائے گی

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مصاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

ایک ساعت غم کی خریداری

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک مفلس عیال دار شام کی نماز کے بعد اپنے گھر کی طرف جا رہا تھا۔ چونکہ تمام دن اُس نے کچھ نہ کمایا تھا اس لیے نہایت افسردہ تھا۔ راستہ میں اُس نے حضرت ابراہیم بن ادہم کو بیٹھے ہوئے دیکھ کر کہا۔ ابراہیم مجھے آپ کی حالت پر رشک آتا ہے آپ ایسے بے فکر ہیں کہ کہنے کی بات نہیں۔ میں غم کی لہروں میں ڈوبا ہوا ہوں۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا کہ آج تک جو میں نے عبادت کی اور بارگاہ الہی میں مقبول ہوئی اور کچھ میری پسندیدہ خیرات ہے وہ میں تجھے بخشتا ہوں۔ اس کے بدلہ میں تم مجھے ایک ساعت کا غم بخش دو۔



تیر جتہ باز گردانند ز راه

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مٹت گئے

ایک مٹت مٹی یکمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا طہین کی صحبت اختیار کرے

رزقِ حلال سے حج کا جواز

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک آدمی حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمتِ قدسیہ میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ یا حضرت میرے ہاں دو ہزار درم اکلِ حلال کے ہیں اور میں حج کو جانا چاہتا ہوں۔ آپ نے یہ سُن کر فرمایا کہ تو سیر کے لیے جانا چاہتا ہے اگر رضائے الہی کے لیے جاتا ہے تو یہی درم کسی درویش یا محتاج یا عیال دار حاجت مند کا قرض ادا کر دے یا کسی یتیم کی مدد کر کیونکہ جو خوشی اسے ہوگی وہ حج سے بہتر ہوگی۔ وہ کہنے لگا کہ میں حج پر ہی جانا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا تیرا ملل حلال کمائی کا نہیں ہے اور جب تک تم حرام کی جگہ پر اسے خرچ نہ کرو گے اطمینان سے نہ بیٹھو گے۔



تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا قریب اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیاء ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشتِ گلے

ایک مشت مٹی کیمیا بن جائے گی

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا طہین کی صحبت اختیار کرے

حضرت بایزید بسطامی شکم مادر میں

حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دادا آتش پرست تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ آپ ابھی میرے شکم میں ہی تھے کہ میں نے اگر کوئی مشتبہ چیز اپنے منہ میں ڈالی تو اسی وقت آپ میرے پیٹ میں حرکت کرنے لگتے تھے اور جب تک میں اُس چیز کو منہ سے باہر نہ نکال دیتی آرام نہ کرتے تھے۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

اولیاء ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشتِ گلے

ایک مشت مٹی کیمیا بن جائے گی



غر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

غر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مصاحب بنتا چاہے

جو اللہ کا مصاحب بنتا چاہے

اونشیند در حضور اولیا

اونشیند در حضور اولیا

وہ اولیاء کا طین کی صحبت اختیار کرے

وہ اولیاء کا طین کی صحبت اختیار کرے

ایک شخص کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے سرفراز ہوتا

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایک مرید جو نہایت عابد و زاہد تھا۔ جس نے چالیس چلے کاٹے۔ چالیس حج کیے۔ چالیس سال تک شب بیدار رہا۔ اور چالیس سال تک ہی اپنے دل کو ماسوی اللہ سے محفوظ رکھا۔ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ باوجود اس قدر محنت و مشقت اٹھانے کے مجھے آج تک کچھ بھی حاصل نہیں ہوا۔ میں اللہ تعالیٰ کی شکایت نہیں کرتا بلکہ اپنی بد نصیبی کا رونا روتا ہوں۔ مجھے اس کی عبادت کا شوق ہے۔ اگرچہ میں نے تمام عمر اللہ تعالیٰ کے دروازے کی کنڈی کھٹکھٹائی مگر مجھے آج تک کچھ جواب نہیں ملا۔ میرے لیے یہ امر نہایت تکلیف دہ ہے۔ مبادا بقیۂ عمر بھی شاید اسی طرح نامرادی میں ہی گزر جائے۔ چونکہ آپ روحانی طبیب ہیں ازراہ کرم میرا علاج کریں آپ نے مرید سے فرمایا کہ آج خوب پیٹ بھر کر کھانا کھاؤ۔ تمام رات آرام سے سو خواب ہو جاؤ اور نماز عشاء امت پڑھو۔ ممکن ہے کہ دوست اگر محبت کے ساتھ توجہ نہیں کرتا تو غضب کے ساتھ ہی توجہ کرے۔ مرید نے آپ کی ہدایت کے مطابق خوب سیر ہو کر کھانا کھایا لیکن نماز ترک کرنے کو اس کا دل نہ چاہا۔ اور ہر مشد کا ارشاد تھا کہ نماز عشاء امت پڑھو۔ بالآخر نماز ادا کر کے سو گیا۔ رات کو خواب میں حضور سرور کائنات فخر موجودات احمد مجتبیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کہ تمہارا دوست

یعنی اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ وہ شخص نامراد ہے جو میری بارگاہ میں آئے مگر جلدی مار
ہو جائے اور میں تمہاری سب خواہشات پوری کروں گا لیکن تم ہمارا سلام اس راہزن کو پہنچا
کر کہہ دینا کہ جھوٹے دعویدار اگر میں تجھے تمام دنیا میں رُسوانہ کروں تو تیرا خدا نہیں تاکہ
تو ہمارے عاشقوں اور درگاہ کے عاجزوں کے ساتھ مکہ نہ کر سکے۔ یہ خواب دیکھ کر آپ نے
کامرید بیدار ہو گیا اور روتا ہوا آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا جب آپ نے
منا کہ اللہ تعالیٰ نے سلام بھیجا ہے اور جھوٹا مدعی کہہ کر پکارا ہے تو بہت خوش ہوئے

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت مٹی کیمیا بن جائے گی

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مصاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

حضرت ابراہیم ادہم اور بہشت کا منظر

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خواب میں بہشت
دیکھا جس میں کئی حوریں موتی لیے کھڑی ہیں۔ آپ نے اُن حوروں سے دریافت کیا یہ کیا
بات ہے۔ حوروں نے کہا کہ ایک بیوقوف نے حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سر
زخمی کر دیا۔ ہمیں حکم خداوندی ہے کہ جب ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ کو بہشت میں لائیں تو میں
اس پر گوہر قربان کروں۔

اولیاءِ اہست قدرتِ ازالہ
اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

تیر جہتہ باز گردانند زراہ
کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

یکمیا پیدا کن از مِشت گلے
ایک مِشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

بوسہ زنِ بر آستانِ کاملے
کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیاء
غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

اونشیند در حضورِ اولیاء
وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

چوں محمد در میانِ انبیاء
جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

قبر سے آواز کا آنا

دو صاحبِ کرامت بزرگ جن کا نام نامی اکرم گرامی محمد اسلم طوسی اور نعمی طرطوسی ہے۔ جنھوں نے جنگل میں تیس ہزار آدمیوں کو سیراب کیا تھا حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کی قبر مبارک پر حاضر ہو کر کہنے لگے اے رابعہ! تو کہا کرتی تھی کہ میں دونوں سے فارغ ہو گئی ہوں اب تیری حالت کیسی ہے۔ قبر سے آواز آئی اے طرطوسی جو چیز میں نے دیکھی اور اب دیکھ رہی ہوں۔ مجھے مبارک رہے۔

اولیاءِ اہست قدرتِ ازالہ
اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

تیر جہتہ باز گردانند زراہ
کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

یکمیا پیدا کن از مِشت گلے
ایک مِشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

بوسہ زنِ بر آستانِ کاملے
کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوث اعظم درمیان اولیا
غوث اعظم کا مرتبہ اولیائے درمیان ایسا ہے

پہلے محمد درمیان انبیاء
جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
جو اللہ کا مساجد بننا چاہے

اونشیند در حضور اولیا
وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

خوشبودار غار

حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جس غار میں عبادت کیا کرتے تھے وہ اس قدر معطر تھی کہ جیسے غار کو مشک و عنبر سے بھر دیا گیا ہو۔ جب لوگ آپ کی شکل و صورت اور مرتبہ و مقام سے واقف ہو گئے تو آپ وہ غار جس میں عبادت و ریاضت کیا کرتے تھے چھوڑ کر مکہ معظمہ چلے گئے۔ حضرت شیخ ابو سعید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس غار کی زیارت کی اور فرمایا کہ یہ غار اس طرح خوشبودار تھی کہ اگر اس غار کو مشک و عنبر سے بھر دیا جاتا تو پھر بھی اس قدر خوشبودار اس میں سے نہ آتی جو ایک مرد مومن کے کچھ عرصہ کے قیام سے پیدا ہو گئی ہے۔

تیر جستہ باز گردانند ز راہ
کمان سے چھینکے ہوئے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستان کا ملے
کسی کا دل کے آستانے کی گدائی کر

اولیاء ہست قدرت از الہ
اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیت گلے
ایک نمشت مٹی کیمیا بن جائے گی



غوثِ اعظم درمیانِ اولیا

غوثِ اعظم کا تربہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد درمیانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

بنداد شریف گوبر سے محفوظ

بنداد شریف کو یہ عظمت حاصل تھی کہ جب تک حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ تعالیٰ

علیہ زندہ رہے بنداد شریف کی سڑکوں اور دیگر راستوں پر جانوروں نے گوبر نہیں

کیا۔ آپ کے انتقال کے بعد ایک چار پائے نے گوبر کر دیا۔ جانور کے مالک نے

سمجھ لیا کہ حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ انتقال فرما چکے ہوں گے یہ احترام اس لیے

کہ آپ بازاروں اور سڑکوں میں ننگے پاؤں سیر فرمایا کرتے تھے۔ جب دریافت کیا گیا

تو معلوم ہوا کہ واقعی آپ انتقال فرما چکے ہیں۔

تیرجستہ بازگردانند زراہ

کمان سے چھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم درمیانِ اولیا

غوثِ اعظم کا تربہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد درمیانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیاءِ اہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مٹت گلے

ایک مٹت مٹی یکمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

سونے کی تھیلی

ایک روز کافور ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رات کو ایک جگہ سے گزرے آپ کے ساتھ چند آدمی اور بھی تھے۔ ایک تھیلی ایک جگہ سونے کی بھری ہوئی تھی جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہوا تھا۔ آپ کے ساتھیوں نے وہ سونا آپس میں تقسیم کر لیا۔ آپ نے ساتھیوں سے فرمایا کہ یہ سونے کی تھیلی جس پر میرے دوست کا نام لکھا ہوا ہے مجھے دے دو۔ آپ نے وہ تھیلی لے کر اُسے نہایت ادب کے ساتھ چوما جس کی برکت سے بارگاہ الہی میں آپ کا مقام اور بلند ہو گیا۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا قریبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشتِ گلے

ایک مشت مٹی یکمیا بن جائے گی

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

پالتی مار کر نہ بیٹھنا

حضرت ابراہیم اوہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعلق مشہور ہے کہ آپ پالتی مار کر کبھی نہ بیٹھا کرتے تھے۔ لوگوں نے انہیں سے اس طرح نہ بیٹھنے کی وجہ پوچھی تو آپ

نے فرمایا کہ ایک دن میں پالتی مار کر بیٹھا ہوا تھا کہ ناگاہ آواز آئی! اوگستاخ ابن ادم
کیا غلام آقا کے سامنے اس طرح بیٹھا کرتے ہیں۔ میں نے اُسی وقت توبہ کی۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے ہوئے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کہ

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مصاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

بہ چور کا اندھا ہو جانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نماز میں مشغول
تھیں۔ کمزوری کی وجہ سے دوران نماز نیند آ گئی۔ اتنے میں ایک چور نے آ کر
آپ کی چادر اٹھالی اور چل دیا۔ جب چادر چوری کر کے دروازے تک پہنچا
تو دروازہ نظر نہ آیا۔ چور نے چادر جہاں سے اٹھائی وہاں ہی رکھ دی۔ تو دروازہ
نظر آ گیا۔ اسی طرح چند مرتبہ ہوا۔ آخر اُس چور نے آواز سنی کہ اپنے آپ کو
مصیبت میں نہ ڈال۔ چند سال ہوئے اس گھر کی مالک نے اپنے آپ کو میری
دوستی اور نگہبانی میں کر رکھا ہے یہاں تو شیطان کی بھی طاقت نہیں کہ پر
مار سکے۔ تیری کیا مجال ہے کہ ایک دوست سویا ہوا ہے تو کیا ہوا دوسرا
دوست تو جاگ رہا ہے۔

اولیاءِ اہست فترتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشتِ گلے

ایک مشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مہربان بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیاء

وہ اولیاء کا طہین کی صحبت اختیار کرے

تیر جستہ باز گردانند زِ راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زنِ بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیاء

غوثِ اعظم کا مقربہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیاء

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

دنیا سے نفرت انگیزی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ شہر بصرہ میں ایک مال دار آدمی مر گیا اور بے شمار دولتیں اور ایک خوب صورت لڑکی چھوڑ گیا۔ لڑکی نے حضرت ثابت بنباتی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی کہ میں مالک بن دینار سے نکاح کرنا چاہتی ہوں تاکہ مجھے عبادتِ الہی میں مدد ملے۔ آپ نے فرمایا کہ میں دنیا کو طلاق دے چکا ہوں۔ عورت بھی دنیا میں سے ہے اور مطلقہ سے نکاح نہیں ہو سکتا۔

اولیاءِ اہست فترتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشتِ گلے

ایک مشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

تیر جستہ باز گردانند زِ راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زنِ بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا
غوثِ اعظم کا تربہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیاء
جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
جو اللہ کا مساجد بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیاء
وہ اولیاء کا طہین کی صحبت اختیار کرے

ہزار سال بعد دوزخ سے رہائی کا حصول

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر اس قدر خوفِ الہی طاری ہوا کہ فرمایا تھا کہ بیٹھنے کی حالت میں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ کسی جلا د کے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں کبھی کسی شخص نے آپ کو ملتے ہوئے نہیں دیکھا۔ ایک دفعہ کسی شخص کو روٹے دیکھ کر وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ ایک دفعہ میں نے محمد کب قرطبی کی مجلس و عظ میں سنا تھا کہ شامتِ اعمال سے ایک مومن ایسا بھی ہو گا جس کو ہزار سال کے بعد دوزخ سے رہائی حاصل ہوگی۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا کاش وہ شخص حسن ہی ہوتا کہ ہزار سال ہی کے بعد اُسے دوزخ سے نکال لیتے۔

تیر جستہ باز گردانند ز راہ
کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کامل
کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

اولیاءِ اہست قدرتِ ازالہ
اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے
ایک مِشت مٹی کیمیا بن جائے گی



غوثِ اعظم درمیانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

پہلے محمد درمیانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحبِ بنسٹا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا طین کی صحبت اختیار کرے

جس کا خدا ہو گیا اس کا سارا زمانہ ہو گیا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت امیر المومنین حضرت عمر بن عبدالعزیز نے حضرت
حن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خط لکھا اور خواہش کی کہ آپ کچھ نصیحت فرمائیں۔ آپ
نے انھیں جواباً لکھا کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے تو تم کسی کی پرواہ مت کرو
اور اگر اللہ تعالیٰ ہمراہ نہیں ہے تو پھر کس سے اُمید رکھتے ہو۔ ایک اور موقع پر اس
نے انھیں لکھا کہ وہ دن آیا ہوا سمجھ لو جب کسی کا پس ماندہ مر جائے۔ امیر المومنین
جواب لکھا کہ وہ دن آیا ہوا فرض کر دنیا ہی نہ ہو گی۔

اولیاءِ راستِ قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحبِ بنسٹا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا طین کی صحبت اختیار کرے

تیر جستہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے ہوئے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم درمیانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

پہلے محمد درمیانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

حجاج کی بارگاہ خداوندی میں گم بہ زاری

ایک دفعہ کسی نے حجاج بن یوسف کو خواب میں دیکھا کہ میدانِ محشر میں ٹہل رہا ہے۔ اس سے پوچھا گیا کہ کس چیز کی تلاش میں ہو۔ حجاج نے جواب دیا کہ جو کچھ موحّد ڈھونڈتے ہیں۔ یہ بات اس نے حالتِ نزع میں کہی تھی کہ اے میرے پروردگار تو بخشے والا اکرام الٰہین ہے۔ یہ بات تو خود مجھ تنگ حوصلہ پر ظاہر کرتا ہے کہ میں غفّار ہوں اور لوگ کہتے ہیں کہ تو مجھے قیامت کے دن سزا دے گا تو مجھے ان لوگوں کی دشمنی کے مقابلے میں بخش دے۔ اور ان لوگوں پر یہ ظاہر کر کہ واقعی جو کچھ تو چاہتا ہے کرتا ہے۔ یہ بات حضرت حن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے سنی تو فرمایا خبیث حجاج اپنی چالاکی سے آخرت بھی حاصل کر لے گا۔

تیر جستہ باز گردانند ز راہ
کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے
کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا
غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا
جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ
اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیتِ گلے
ایک مشیت مٹی کی میا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
جو اللہ کا مصاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا
وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے



پرسپول کا وعظ سننے کے لیے آنا

عبداللہ نامی بیکر پنجس نے بیان کیا کہ ایک دن میں نے صبح کی نماز حضرت
حن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد میں ادا کرنے کا خیال کیا۔ چنانچہ علی الصبح میں نے آپ
مسجد میں کیا دیکھا کہ دروازہ بند ہے اور آپ دعا کہہ رہے ہیں اور لوگ آئین کہتے جا رہے
ہیں۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ شاید آپ کے مرید ہوں گے باہر ہی ٹھہر گیا۔ آپ
صبح ہونے پر جب دروازہ کھلا تو دیکھا کہ آپ اکیلے ہی ہیں نماز ادا کرنے کے بعد
میں نے ماجرا دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ ہر جمعرات کو یہاں پر یاں آتی ہیں۔ وعظ
سننے کے بعد دعا کرتا ہوں اور وہ آئین کہتی جاتی ہیں۔

اولیاءِ ہست قدرت ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیت گلے

ایک مشیت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہم کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساجد بنا چاہے

اونشیند در حضور اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

پھیلیوں کا دریا سے دینار لانا

تیر جستہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے ہوئے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

پہلوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کشتی پر سوار

تھے۔ جب کشتی دریا کے درمیان میں پہنچی تو ملاحوں نے مسافروں سے مزدوری طلب کی آپ نے فرمایا کہ میرے پاس کچھ نہیں جس پر ملاحوں نے آپ کو بہت مارا یہاں تک کہ آپ بیہوش ہو گئے۔ جب آپ ہوش میں آئے تو پھر مارنا اور اجرت طلب کرنی شروع کی اور کہا کہ اگر تم اجرت نہ دو گے تو تمہیں رستی سے باندھ کر دریا میں پھینک دیا جائے گا۔ اُس وقت دریا کی ٹھلیاں ایک ایک دینار منہ میں پکڑے ہوئے کشتی کے ارد گرد آگئیں۔ آپ نے ایک ٹھلی کے منہ سے دینار لے کر ملاحوں کو دے دیا۔ جب لوگوں نے یہ ماجرا دیکھا تو اپنے سلوک کو دیکھ کر سخت شرمسار ہوئے۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ
کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے
کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا
غوثِ اعظم کا مقربہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا
جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ
اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیتِ گلے
ایک مشیت مٹی کیمیا بن جاتے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
جو اللہ کا مساحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا
وہ اولیاء کا طہین کی صحبت اختیار کرے

تمام گھر روشن ہو گیا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ اپنے گھر میں بیٹھے کچھ سوئی سے سی رہے تھے کہ اندھیرے میں سوئی آپ کے ہاتھ سے گر گئی۔ اللہ کی قدرت کہ تمام گھر روشن ہو گیا۔ آپ نے فوراً آنکھیں بند کر لیں اور کہا کہ نہیں میں سوئی کو بغیر چراغ کے اندھیرے میں ہی ڈھونڈنا چاہتا ہوں۔

تیر جتہ باز گردانند زِ راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا قریبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا محمد نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشتِ گلے

ایک مشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

دونوں آنکھیں ایک طشت میں

حضرت عتبہ بن الغلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ابتداء میں ایک عورت پر فریفتہ ہو گئے۔ کسی ذریعہ سے اُس عورت کو بھی آپ کے فریفتہ ہونے کا حال معلوم ہو گیا۔ عورت نے کسی کے ہاتھ کھلا بھیجا کہ تم نے میرا کیا دیکھا کہ فریفتہ ہو گئے ہو آپ نے جواب دیا کہ ایک دفعہ تمہاری آنکھ دیکھ کر فریفتہ ہو گیا ہوں۔ چنانچہ اس عورت نے اپنی دونوں آنکھیں نکال کر ایک طشت میں رکھ کر خادمہ کے ہاتھ آپ کے پاس بھیج دیں اور یہ بھی کھلا بھیجا کہ جس چیز پر تم فریفتہ ہوئے وہ لے لو۔ جب آپ نے یہ ماجرا دیکھا تو دل پر ایک کیفیت طاری ہو گئی۔ فوراً حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر توبہ کی اور دنیا میں مشغول ہو گئے۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے ہوئے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشتِ گلے

ایک مشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا طین کی صحبت اختیار کرے

شکریہ کا روزہ رکھنا

ایک روز کا واقعہ ہے کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک شب حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نماز پڑھنے کے لیے کھڑی ہوئیں اور صبح تک نماز میں مصروف رہیں۔ میں دوسرے کونہ میں یا و الہی میں مصروف رہا۔ صبح حضرت رابعہ نے فرمایا کہ اس بات کا کیسے شکریہ ادا کریں کہ ذاتِ باری تعالیٰ نے تمام رات ہمیں نماز کی توفیق عطا فرمائی۔ پھر فرمایا کہ کل شکریہ کا روزہ رکھوں گی۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے ہوئے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشتِ گلے

ایک مشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
جو اللہ کا مساجد بنا چاہے

غوث اعظم درمیان اولیا
غوث اعظم کا مرتبہ اولیائے درمیان ایسا ہے

اونشیند در حضور اولیا
وہ اولیاء کا طہین کی صحبت اختیار کرے

چوں محمد در میان انبیا
جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

حضرت ایساں، حضرت خضر کی حضرت ابراہیم سے ملاقات

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صحرانوردی میں تھے کہ وہاں ایک بزرگ سے آپ کی ملاقات ہوئی جس نے آپ کو اسم اعظم کی تعلیم دی۔ آپ اسی نام سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے تھے۔ پھر آپ کی ملاقات حضرت خضر علیہ السلام سے ہوئی۔ حضرت خضر نے آپ سے فرمایا اے ابراہیم! وہ بزرگ میرے بھائی حضرت ایساں علیہ السلام تھے۔ پھر آپ نے ان سے اور بہت سی علمی باتیں سیکھیں۔ اور انہی کی بدولت آپ کو اعلیٰ مقامات حاصل ہوئے۔

اولیاء ہست قدرت ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیت گلے

ایک مشیت مٹی کی مٹی بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساجد بنا چاہے

اونشیند در حضور اولیا

وہ اولیاء کا طہین کی صحبت اختیار کرے

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستان کارملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوث اعظم درمیان اولیا

غوث اعظم کا مرتبہ اولیائے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میان انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

حضرت بشر حافی اور تقویٰ

حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق مشہور ہے کہ آپ اُس شہر کا پانی نہ نوش فرماتے جو شاہی ملازموں نے کھودی تھی۔ ایک بزرگ نے فرمایا کہ میں ایک دفعہ حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں گیا۔ آپ کو برہنہ پایا اور آپ سردی سے کانپ رہے تھے۔ میں نے مال پوچھا تو فرمایا کہ میرے پاس مال نہیں کہ میں درویشوں کی مدد کر سکوں۔ ناچا میں نے بدن کو سردی میں رکھ کر ان کی موافقت کی۔

تیر جہتہ باز گرو دانشدہ راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت مٹی یکمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا طین کی صحبت اختیار کرے

بارگاہِ الہی میں حاضری کا خوف

جب حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے انتقال کا وقت قریب آیا تو آپ نہایت مضطرب ہوئے۔ لوگ سمجھے کہ شاید آپ زندگی کو زیادہ عزیز سمجھتے ہیں اس لیے مضطرب ہیں۔ آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ ایسا نہیں حقیقت یہ ہے کہ بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہونا بہت مشکل ہے۔

اولیاءِ ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشتِ گلے

ایک مشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مصاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیاء

وہ اولیاء کا ملین کی محبت اختیار کرے

تیر جستہ باز گردانند زِ راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زنِ بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیاء

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیاء

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

پتھر زمر دین گیا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت
قدسۃ میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا یا حضرت میں مقروض ہوں اور میرے پاس کچھ نہیں کہ
میں قرضہ ادا کر سکوں۔ آپ نے ایک پتھر اٹھا کر اسے دے دیا۔ وہ آدمی اس پتھر کو بازار
میں لے گیا۔ اللہ کی قدرت کہ وہ پتھر زمر دین گیا۔ اُس شخص نے اسے چار سو درم میں فرو
کر کے اپنا قرضہ ادا کر دیا۔

اولیاءِ ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشتِ گلے

ایک مشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

تیر جستہ باز گردانند زِ راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زنِ بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم درمیانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد درمیانِ انبیاء

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مصاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

تخت کیوں چھوڑا؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کچھ لوگوں نے حضرت ابراہیم اوہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سوال کیا کہ آپ نے حکومت کیوں ترک کی۔ فرمایا کہ ایک دن میں تخت نشین تھا آئینہ میرے سامنے تھا میں نے اس پر غور کیا تو اپنا آخری مقام قبر میں نظر آیا اور سوچا کہ سفر لمبا ہے کوئی ساتھی نہیں اور توشہ بھی کچھ نہیں۔ حاکم بھی منصف اور عادل ہے۔ میرے پاس کوئی دلیل و حجت بھی نہیں۔ انہی خیالات سے حکومت سے منہ مڑ گیا۔

تیر جستہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے ہوئے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم درمیانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد درمیانِ انبیاء

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت مٹی کیمیا بن جاتے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مصاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

بے عمل سے کتنا بہتر

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کتے کو دیکھ کر فرمایا کہ کاش کہ اللہ تعالیٰ بروز قیامت مجھے اس کتے کی رفاقت نصیب کرے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ آپ کتے سے بہتر ہیں یا کتا آپ سے بہتر ہے۔ آپ نے جواب دیا کہ اگر عذاب سے نجات ہو گئی تو میں بہتر ہوں گا ورنہ قسم بخدا کتا مجھ سے ہزار درجہ بہتر ہے۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کہ

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیتِ گلے

ایک مشیت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

حضرت اولیں قرنی کو نہ دیکھنا

بروزِ معشر نبی کریم رؤف و رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اپنے مکان سے باہر تشریف لا کر پوچھیں گے کہ اولیں کہاں ہے میں اسے دیکھنا چاہتا ہوں۔ اس وقت بارگاہِ اللہ العالمین سے ندا آئے گی کہ پیارے محبوب! آپ تکلیف نہ کریں جس طرح آپ نے اسے دنیا میں نہیں یہاں بھی آپ اسے نہیں دیکھ سکتے۔

تیر جستہ باز گردانند زِ راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مقربہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت مٹی یکمیا بن جائے گی

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مصاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

بصرہ میں قحط کا پڑ جانا

ایک دفعہ بصرہ میں سخت قحط پڑا جس کی وجہ سے بارش بالکل نہ ہوئی ،
شہر کے لوگ طلبِ بارش کے لیے شہر سے باہر نکلے اور حضرت حن بصری رحمۃ اللہ
تعالیٰ علیہ کو قحط سے نجات حاصل کرنے کے لیے دعا کروانے کے لیے منبر پر بھیجا
آپ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا ، اے لوگو ! اگر تم بارش کے طالب ہو تو حن
کو شہر سے نکال دو۔ حضرت حن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہتے تھے
اپنی مرضی سے کچھ بھی نہیں کرتے تھے۔

تیر جستہ باز گردانند زِ راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت مٹی یکمیا بن جائے گی

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیائے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیاء

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحبِ بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کاملین کی صحبت اختیار کرے

ہاتھ کا کٹ جانا

حضرت مانک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک مرتبہ سخت بیمار ہو گئے یہاں تک کہ زندگی کی اُمید نہ رہی۔ آخر اللہ تعالیٰ نے شفاء عطا فرمائی ابھی آپ کمزور تھے کہ کسی غرض سے بازار شریف لے گئے۔ سامنے سے امیر شہر آ رہے تھے۔ چوب دار لوگوں کو راستے سے ہٹا رہا تھا۔ میں اتنی طاقت نہیں رکھتا تھا کہ جلدی سے ایک طرف ہو جاتا۔ چنانچہ چوبدار نے مجھے کوڑا مار کر ایک طرف کر دیا۔ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تیرے ہاتھ کو توڑے۔ دوسرے دن میں نے اُسے دیکھا کہ اس کا ہاتھ کٹا ہوا تھا اور چوراہے میں ذیل و خوار پڑا تھا۔

اولیاءِ اہمست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

تیر جستہ باز گردانند زِ راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زنِ بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر



غوثِ اعظم درمیانِ اولیا
غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد درمیانِ انبیا
جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
جو اللہ کا مصاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا
وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

حضرت حبیبِ عجمی کی دُعا کا اثر

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت حبیبِ عجمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے زمانہ میں کسی قاتل کو قصاص میں پھانسی دی گئی۔ اُسی رات اُس قاتل کو لوگوں نے خواب میں دیکھا کہ پرتکلف لباس پہنے ٹہلتا ہوا چلا جا رہا ہے۔ پوچھا کہ تو تو قاتل تھا یہ مقام تجھے کس طرح حاصل ہوا۔ قاتل نے کہا کہ جس وقت مجھے پھانسی دی جا رہی تھی تو اس وقت حضرت حبیبِ عجمی کا ادھر سے گزر ہوا۔ آپ نے میری طرف توجہ فرما کر دعا کی اور یہ سب برکت اُسی دُعا کی ہے۔

تیر جتہ باز گردانند ز راہ
کمان سے پھینکے ہوئے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کامل
کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم درمیانِ اولیا
غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد درمیانِ انبیا
جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ
اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے
ایک مِشت مٹی یکمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
جو اللہ کا مصاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا
وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

جنتی حور کا دیکھنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت عقبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک رات ایک خواب میں ایک جنتی حور کو دیکھا جو یہ کہہ رہی تھی کہ عقبہ میں تجھ پر عاشقی ہوں دیکھ کوئی ایسا کام ہرگز نہ کرنا کہ میرے اور تمہارے درمیان جدائی کی صورت پیدا جائے۔ فرمایا کہ میں نے دنیا کو ترک کر دیا ہے اب میں ہرگز اس کی طرف تو نہیں کروں گا یہاں تک کہ تجھ سے آملاؤں۔

تحریر: مولانا محمد رفیع
میر جعفر علی شاہ صاحب مدظلہ

کمان سے پھینکے ہوئے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کمال کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم درمیانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

پہلوں محمد درمیانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیاءِ ائمہ و فہرہ و اولیاء

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشتِ گلے

ایک مشت مٹی یکمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساجد بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

قلب کا بند ہو جانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا ایک دفعہ شاہی چراغ کی روشنی میں تھیں نے اپنا پیراہن سیاہ چنانچہ میرا قلب اُس وقت تک بند رہا جب تک کہ میں نے اُسے پھاڑ نہ ڈالا اور بارگاہِ الہی سے اس کی معافی نہ چاہی۔

ریت کا سونا بن جانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کشتی میں سوار ہونا چاہتے تھے مگر آپ کے پاس کرایہ کے پیسے نہ تھے اور ملاح ایک دینار مانگتا تھا۔ آپ نے دو رکعت نماز ادا کر کے بارگاہ خداوندی میں عرض کی الٰہی ملاح کچھ طلب کرتا ہے اور میرے پاس کچھ بھی نہیں۔ اُسی وقت دریا کی ریت سونا بن گئی اور آپ نے ایک مٹھی بھر کر ملاح کو دے دی۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مقربہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشتِ گلے

ایک مشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا طین کی صحبت اختیار کرے

علم و حکمت کا عطا ہونا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک شب ایک خواب دیکھا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہوا کہ اے ذوالنون ہر شخص نے سونے کی طرف فوج کی مگر تو نے اس سے اعلیٰ شے کی طرف رغبت کی یعنی میرے نام کی۔ چنانچہ ہم اس فعل کی برکت سے تمہارے لیے علم و حکمت کے دروازے کھول دیتے ہیں۔ اس

کے بعد آپ اپنے گھر میں واپس آ گئے۔

اولیاءِ اہست قدرت ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشت گلے

ایک مشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مصاحب بننا چاہے

اونشیند در حضور اولیاء

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیاء

غوثِ اعظم کا ترسہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیاء

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

محبت کی انتہا نہیں

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک سفر میں ایک عورت کو دیکھا اور اس سے محبت کی غایت دریافت کی۔ عورت نے کہا۔ اے کاذب! محبت کی غایت نہیں ہو کر تھی۔ آپ نے دریافت کیا کہ کیوں نہیں عورت نے کہا کہ محبت کی انتہا ہی نہیں ہوتی۔

اولیاءِ اہست قدرت ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشت گلے

ایک مشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا
غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا
جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
جو اللہ کا صاحبِ بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا
وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

گوشت کا حصول

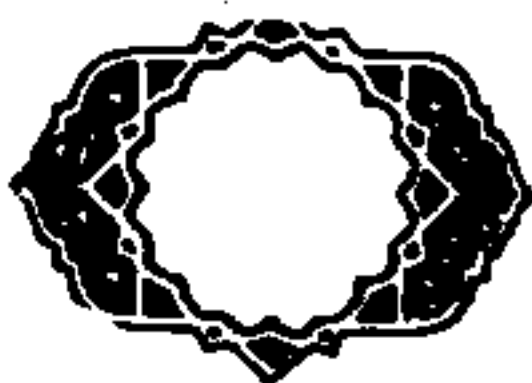
ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ درویشوں کے ایک گروہ کے ساتھ محو سفر تھے۔ ایک قلعہ کے نزدیک پہنچ کر دیکھا کہ بہت سی لکڑیاں جمع ہیں اور اسی جگہ رات گزارنے کا قصد کر لیا۔ رات کو خوب آگ جلائی۔ اس وقت ایک درویش نے کہا کہ کاش ملال گوشت ہمارے پاس ہوتا تو خوب بھون کر کھاتے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ قادر ہے۔ یہ کہہ کر نماز میں مصروف ہو گئے۔ اسی اثناء میں ایک شیر کی آواز آئی جس کے آگے آگے ایک گور خر بھاگ رہا تھا۔ درویشوں نے اُس گور خر کو پکڑ کر ذبح کیا اور شیر خاموش ہو کر پاس بیٹھا رہا۔

تیر جستہ باز گردانند ز راہ
کمان سے پھینکے ہوئے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کامل
کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ
اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے
ایک مِشت مٹی کیمیا بن جاتے گی۔



غوثِ اعظم در میان اولیا
غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میان انبیاء
جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
جو اللہ کا مساحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا
وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

دنیا کی محبوبیت

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ بصرہ کے بزرگوں میں سے ایک بزرگ حضرت رابع
بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کے سر پر ہاتھ رکھا
اور دنیا کی برائی کرنی شروع کر دی۔ آپ نے فرمایا کہ تم دنیا کو محبوب رکھتے ہو اگر
ایسا نہ ہوتا تو تم شکایت نہ کرتے کیونکہ جو شخص دنیا کو دوست رکھتا ہے وہ اکثر اسی
تذکرہ کرتا ہے۔

تیر جستہ باز گردانند ز راہ
کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زلزل بر آستانِ کاملے
کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میان اولیا
غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میان انبیاء
جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ
اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیتِ گلے
ایک مُشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
جو اللہ کا مساحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا
وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

اُننگلی کا روشن ہو جانا

ایک رات حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کے ہاں تشریف لے گئے۔ وہاں چراغ نہ تھا اور خواجہ صاحب کو چراغ کی ضرورت تھی۔ حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے اپنی اُننگلی پر پھونک ماری جس سے اُننگلی فوراً روشن ہو گئی اور صبح تک چراغ کا کام دیتی رہی۔

تیر جتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا قریبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مصاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

آنسوؤں کے پانی کا پر نالہ

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک دفعہ گھر کی چھت پر بیٹھے رو رہے تھے اور اس قدر روئے کہ ساری مٹی آنسوؤں سے تر ہو گئی اور آنسوؤں کے پانی سے پر نالہ جاری ہو گیا۔

اولیاء را ہست قدرت ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشت گلے

ایک مشت مٹی کیمیا بن جاتے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساحب بننا چاہے

اونشیند در حضور اولیاء

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستان کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوث اعظم در میان اولیاء

غوث اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

پہل محمد در میان انبیاء

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

ندائے الہی حضرت رابعہ کے حق میں

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کسی کام سے کہیں جا رہی تھیں۔ کسی نامحرم کو سامنے سے آتا دیکھ کر راستہ سے ہٹنے کے لیے دوسری طرف گر پڑیں اور آپ کا ہاتھ ٹوٹ گیا۔ اُسی وقت آپ نے خاک پر سر بسجود ہو کر دعا کی۔ الہی اگرچہ میں غریب و بے مددگار اور شکستہ دل ہوں مگر میں اس کی پرواہ نہ کرتی ہوئی بھی تیری رضا کی طالب ہوں اُسی وقت ایک آواز آئی رابعہ غم مٹ کر کل تمہارا مرتبہ وہ ہو گا کہ آسمان کے مقرب بھی تم پر رشک کریں گے۔ چنانچہ آپ دل شاد ہو کر زمین سے اٹھ کھڑی ہوئیں اور مالک کے گھر آ گئیں۔



تیر جہتہ باز گردانند زِ راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مقربہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشتِ گلے

ایک مشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مصاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

ہاتفِ غیب سے آواز آنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت حبیبِ عجمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک گوشہ میں تشریف فرما تھے اور کہہ رہے تھے کہ جس کا دل تجھ سے خوش نہیں اس کو خوشی نہ ہو، جسے تجھ سے محبت نہیں اُسے کسی سے محبت نہ ہو۔ لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ آپ نے گوشہ نشینی اختیار کر لی ہے۔ کام کاج بالکل چھوڑ دیا ہے فرمائیے رضائے الہی کس بات میں ہے۔ فرمایا کہ اُس کے دل میں رضا ہے جس دل میں کسی قسم کا غبار نہ ہو۔ اور جب اُن کے سامنے قرآن پڑھا جاتا تو بہت آہ و زاری کرتے۔ لوگوں نے پوچھا کہ آپ تو عجمی ہیں قرآن نہیں جانتے آخر یہ مقام آپ کو کیسے حاصل ہوا ہاتفِ غیب سے آواز آئی کہ بے شک عجمی ہے لیکن حبیب تو ہے۔



اولیاءِ اہست قدرت ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشت گلے

ایک مشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہم کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساحب بنتا چاہے

اونشیند در حضور اولیاء

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیاء

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

پہلے محمد در میانِ انبیاء

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

وجودِ فانی کیا ہے؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا سے پوچھا کہ تمہیں شوہر کی رغبت نہیں ہے۔ فرمایا عقد نکاحِ جم کے ساتھ ہوتا ہے اور یہاں میرا وجود ہی نہیں۔ میں مالک کی مملوک ہوں۔ مالک سے پوچھو۔ پھر پوچھا کہ یہ درجہ تم نے کس طرح حاصل کیا کہ سب حاصل کی ہوئی چیزوں کو اس میں گم کر دیا۔ پوچھا کہ تم کس طرح اسے جانتی ہو۔ جواب دیا کہ ہم بے کیفیت ہیں۔

اولیاءِ اہست قدرت ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشت گلے

ایک مشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم درمیانِ اولیا
غوثِ اعظم کا ترسہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد درمیانِ انبیاء
جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
جو اللہ کا مساحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا
وہ اولیاء کا طین کی صحبت اختیار کرے

کھجور کا طلب کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک آدمی حضرت عتبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض پر دازہ ہوا کہ حضور لوگ مجھ سے آپ کا حال پوچھتے ہیں کوئی کرامت دکھائیے۔ فرمایا کیا چاہتے ہو اس نے کہا کھجور کا طالب ہوں۔ وہ موسم جاڑے کا تھا۔ کھجور ختم ہو چکی تھی۔ آپ نے اس کی بات کو سن کر کہا کہ یہ لے لو۔ کہہ کر ایک تازہ خوشہ خرما اسے دے دیا۔

تیر جتہ باز گردانند ز راہ
کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کامل
کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم درمیانِ اولیا
غوثِ اعظم کا ترسہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد درمیانِ انبیاء
جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ
اللہ تعالیٰ کی عطائے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشتِ گلے
ایک مشت مٹی یکمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
جو اللہ کا مساحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا
وہ اولیاء کا طین کی صحبت اختیار کرے۔

تیس سال عالم حجاب میں

حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں ایک کنیز عرصہ تیس سال رہی لیکن آپ نے اس کا چہرہ تک نہ دیکھا۔ ایک دفعہ آپ نے کنیز سے فرمایا اے میری پردہ نشین کنیز کو ذرا آواز دو۔ کنیز نے عرض کیا حضور میں ہی آپ کی کنیز ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ اس تیس سال کی مدت میں مجھ کو یہ جمال نہ بٹھی کہ خدا کے سوا کسی اور کی طرف دھیان کر دوں۔ اس وجہ سے میں عرصہ تیس سال تیری طرف متوجہ نہ ہو سکا۔

تیر جتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے چپکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مقرب اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

دوست کا ورد

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کچھ علیل تھے ایک آدمی آپ کی خبر گیری کے لیے آیا اور آپ سے کہنے لگا کہ دوست کا ورد اچھا ہوتا ہے یہ سن کر آپ اُس سے نہایت خفا ہوئے اور فرمایا کہ اگر تم نے اُسے پہچانا ہوتا تو اس قدر آسانی سے اس کا نام نہ لیتا۔

ولی اللہ کا فرمانِ حق ہے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت شفیق بلخی اور حضرت ابو تراب بلخی حضرت خواجہ بایزید بطنامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ کھانا کھانے کے وقت آپ کا ایک مرید بھی پاس تھا۔ حضرت شفیق بلخی نے کہا کہ آؤ تم بھی کھانا کھاؤ مگر مرید نے انکار کر دیا اور کہا کہ میں روزدار ہوں۔ روزہ نہیں کھول سکتا۔ پھر حضرت ابو تراب نے کہا کہ آئیے ہمارے ساتھ کھانا کھائیے اور ایک سال کے روزوں کا ثواب حاصل کیجئے۔ مرید نے تب بھی انکار کیا۔ آخر آپ نے فرمایا کہ یہ درگاہ خداوندی سے راندہ گیا ہے۔ اسے چھوڑ دو۔ چنانچہ چند دنوں کے بعد وہ مرید چوری کے جرم میں گرفتار ہو گیا اور دونوں ہاتھ کاٹ دیئے گئے۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا قریب اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیتِ گلے

ایک مشیت مٹی کی میسا بن جائے گی۔

ھر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مسابح بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

ایک جن کا قتل ہونا اور غوثِ اعظم کا مرید کی امداد کرنا

بعد ازاں ایک عالم نماز جمعہ ادا کرنے کے بعد بمعہ تلامذہ قبرستان کی طرف فاتحہ خوانی

کے لیے نکلے۔ راستہ میں ایک سیاہ سانپ دیکھا تو اُسے اپنی چھڑی سے مار ڈالا۔ تھوڑے
 دیر کے بعد اُسے ایک لمبے گردوغبار نے ڈھانپ لیا تو اچانک نظروں سے غائب
 ہو گیا۔ یہ دیکھ کر شاگرد حیران رہ گئے۔ کچھ دیر بعد دیکھا کہ استاد صاحب ایک
 عمدہ لباس پہنے آ رہے ہیں۔ آگے بڑھ کر استقبال کیا۔ احوال اور لباس کے متعلق
 دریافت کیا۔ استاد صاحب فرمانے لگے جب مجھ پر غبار چھایا تو جن مجھے پکڑ کر ایک
 جزیرہ میں لے گئے۔ پھر دریا میں مجھے غوطہ دے کر اپنے بادشاہ کے پاس لے گئے ہیں
 نے دیکھا کہ وہ ایک ننھی تلوار ہاتھ میں لیے تخت پر کھڑا ہے اور اس کے سامنے ایک
 نوجوان مقتول پڑا ہے جس کا سر زخمی ہے اور جسم پر خون بہہ رہا ہے۔ میرے متعلق سوال کیا کہ
 یہ کون ہے۔ جنات نے کہا یہی قاتل ہے۔ نیز اس نے میری طرف غصہ کی حالت میں
 دیکھا اور کہا اے شہر کے استاد تو نے اس نوجوان کو ناحق قتل کیوں کیا ہے۔ میں نے
 انکار کرتے ہوئے کہا کہ خدا کی قسم میں نے اسے قتل نہیں کیا۔ آپ کے خادموں نے
 مجھ پر جھوٹا الزام لگایا ہے۔ انہوں نے بادشاہ سے عرض کیا کہ اس کے ہاتھ کی خون
 سے لتھڑی ہوئی چھڑی اس بات کی دلیل ہے کہ اسی نے ہی قتل کیا ہے۔ دیکھا تو چھڑی
 واقعی خون سے آلودہ تھی۔ مجھ سے اس خون کے متعلق پوچھا گیا تو میں نے کہا اس
 سے تو میں نے ایک سانپ کو مارا ہے اور یہ اس کا خون ہے۔ بادشاہ نے کہا اے
 جاہل وہ سانپ یہی میرا بیٹا ہے۔ یہ سنتے ہی ہکا بکا رہ گیا۔ پھر قاضی کی طرف متوجہ
 ہوا اور کہا کہ یہ شخص اپنے قاتل ہونے کا اقرار ہی ہے تم اس کے قتل کا حکم دے دو۔ قاضی
 نے میرے قتل کا حکم دے دیا۔ بادشاہ تلوار کھینچ کر مجھ پر وار کرنے لگا تو میں نے اپنے دل
 سے اپنے شیخ استاد حضرت غوث اعظم کی طرف ملتی ہوا اور مدد طلب کی فوراً ایک
 نورانی مرد نمودار ہوا اور بادشاہ سے کہنے لگا کہ اس شخص کو قتل نہ کیجیو یہ تو حضرت محبوب ہوا
 شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مرید ہے اگر وہ اس کے سبب تم پر دیافت
 فرمائیں تو تم کیا جواب دو گے۔ آپ کا اسم گرامی سنتے ہی اُس نے تلوار ہاتھ سے نیچے پھینک

دی اور مجھے کہا اے شہری استاد میں نے حضور غوث الاعظم کے ادب و احترام کی خاطر تجھے اپنے بیٹے کا قصاص معاف کیا اب تم ہی اس مقتول کا جنازہ پڑھاؤ اور اس کی مغفرت کی دعا کرو۔ پھر اُس نے مجھے یہ خلعت پہنا کر جنات کے ساتھ رخصت کر دیا جو مجھے وہاں لے گئے تھے وہ مجھے اس مکان میں چھوڑ کر میری نظروں سے پوشیدہ ہو گئے۔

تیر جہتہ باز گردانند زراہ

کمان سے پھینکے ہوئے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مقربہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیتِ گلے

ایک مشیت مٹی کی مٹیسا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

پیر و مرشد کون؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کچھ لوگوں نے حضرت خواجہ بایزید بستانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ حضور! یہ بتائیے کہ آپ کا پیر کون ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میرا پیر ایک بوڑھی عورت ہے۔ لوگوں نے سوال کیا وہ کیسے؟ آپ نے فرمایا کہ ایک دن میں حالتِ وجد میں غلبہ شوق سے اپنے حال میں نہ تھا۔ اُس وقت ایک عورت آئی اور آٹے کا ایک برتن میرے حوالے کر کے کہنے لگی کہ اسے ذرا رکھ لینا۔ میں اُس وقت اپنے حال میں نہ تھا ایک شیر کو اشارہ کیا۔ شیر آیا اور برتن اٹے

کا اس کی پشت پر رکھ دیا۔ اس کے بعد میں نے اس بوڑھی سے پوچھا کہ جب تم شہر
میں پہنچو گی تو کیا کہو گی کہ میں نے کسے دیکھا۔ بوڑھی عورت کہنے لگی کہ میں کہوں گی
کہ ایک رعنا ظالم کو دیکھا۔ میں نے پوچھا وہ کیسے؟ بوڑھی عورت نے کہا کہ یہ شیر مکلف
ہے۔ کیا یہ ظلم نہیں تو اور کیا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ ظلم نہیں ہے۔ بڑھیا نے کہا کہ جسے
اللہ تعالیٰ نے تکلیف نہیں دی تم اسے تکلیف دیتے ہو یہ ظلم نہیں تو اور کیا ہے آپ
نے پھر فرمایا یہ ظلم نہیں ہے۔ پھر بڑھیا نے کہا کہ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ شہر کے لوگ یہ خیال
کریں کہ شیر آپ کا فرماں بردار ہے اور آپ صاحبِ کرامت ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں
تب آپ نے توبہ کی۔ کیونکہ اس عورت کی یہ بات میری پیرو و مرشد بن گئی۔ اس کے بعد
آپ ایسے ہو گئے کہ جب کوئی علامت یا کرامت ظاہر ہوتی تو اس کی تصدیق بارگاہِ
خداوندی سے چاہتے اور اُسی وقت ایک نوری عبادت بخط سبز ظاہر ہوتی جس پر
یہ لکھا ہوتا تھا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ۔ نُوْحٌ نَحْيُ اللَّهِ۔ اِبْرَاهِيمُ
خَلِيلُ اللَّهِ۔ مُوسَىٰ كَلِيمُ اللَّهِ۔ عِيسَىٰ رُوحُ اللَّهِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام۔

چنانچہ انہی پانچ گواہوں کے بعد پھر کسی اور شہادت کی ضرورت پیش نہ آتی۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا قریبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرت از الہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیتِ گلے

ایک مشیت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحبِ بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا طین کی صحبت اختیار کرے

اولیاء کرام کا آپ کی اطاعت کرنا

ایک بزرگ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میں حضرت شیخ عدی بن مسافر کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھ سے دریافت کیا کہ آپ کہاں کے رہنے والے ہیں۔ میں نے کہا۔ میں بغداد کا رہنے والا ہوں اور شہنشاہ بغداد کا مرید ہوں۔ آپ نے یہ سن کر فرمایا۔ بہت خوب بہت خوب وہ تو قطبِ وقت ہیں۔ جب آپ نے قَدْحِیْ هَذِکَ عَلَى رَاقِبَةٍ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ فرمایا تو اس وقت تین سو اولیاء اللہ اور سات سو جلالِ غیب نے اپنی گردنیں جھکا دیں۔ پس یہ نزدیک آپ کی عظمت کے لیے یہی دلیل بہت بڑی ہے۔

تیر جہتہ باز گردانند زِ راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیاء

غوثِ اعظم کا قریب اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیاء

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیاءِ اہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا کئے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت مٹی یکمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساجد بنا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیاء

وہ اولیاء کا طین کی صحبت اختیار کرے

شہزاد کا عمامہ

حضرت غوثِ الثقلین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا لباس مبارک نہایت نفیس قسم کا ہوتا تھا جس کا ایک ذرع دس دینار کا ہوتا تھا۔ ایک دفعہ آپ نے شہزاد دینار کی قیمت کا عمامہ باندھا اور ایک فقیر کو دیکھا تو اُسی حال میں اُسے عطا فرمادیا۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کمال کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیاء را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا کئے دیا کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مٹت گئے

ایک مٹت مٹی کیمیا بن جائے گی

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا طہین کی صحبت اختیار کرے

شیطان کا سولی پر لٹکنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بزرگ جن کا نام حضرت احمد خضرویہ ہے، کے ایک ہزار مرید حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سب کو یہ مقام حاصل تھا کہ پانی پر چلتے تھے۔ ہوا میں اڑتے تھے۔ حضرت احمد خضرویہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جو شخص حضرت بایزید کے مشاہدہ کی طاقت برداشت رکھتا ہو وہ ہمارے ساتھ آئے تاکہ ہم بایزید کی زیارہ کریں جو یہ طاقت نہ رکھتا ہو علیحدہ ہو جائے۔ ہر ایک کے پاس ایک ایک عصا تھا ان میں سے ایک نے کہا کہ میں تمہارے عصاؤں کی نگرانی کروں گا کیونکہ مجھ میں دیدار کی تاب نہیں رکھتا۔ جب وہ سب لوگ آپ کی خدمت میں پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ تم میں سے جو سب سے بہتر ہے وہ اندر آئے وہ باہر کیوں کھڑا ہے۔ اسے بھی اندر بلایا گیا۔ آپ نے حضرت احمد خضرویہ سے فرمایا کہ عالم کے گرد گھومنا اور سیاحت کب تک؟ احمد خضرویہ نے عرض کیا کہ جب پانی ایک جگہ ٹھہرتا ہے تو خراب

ہو جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا پھر دریا کیوں نہیں بن جاتے تاکہ خرابی پیدا نہ ہو سکے اور آلائش بھی نہ رہے۔ اس کے بعد معرفت کے متعلق گفتگو ہوئی۔ اس پر احمد خضرویہ نے کہا کہ ایسی گفتگو نہ کریں جو ہماری سمجھ سے باہر ہو۔ غرض سات مرتبہ اسی قسم کی گفتگو ہوئی اور احمد خضرویہ بھی یہی کہتے رہے۔ بالآخر آپ کی گفتگو ان لوگوں کی سمجھ میں آنے لگی۔ جب آپ چپ ہو گئے تو احمد نے کہا کہ حضرت! ابلیس کو میں نے آپ کے کوچہ میں دار پر لٹکا ہوا دیکھا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ ہاں! کیونکہ اس نے میرے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ میں بسطام کے پاس نہیں آؤں گا لیکن اب اس نے ایک شخص کے دل میں وسوسہ ڈالا ہے۔ جس کی پاداش میں اسے سولی پر لٹکا دیا گیا ہے۔ جب کہ قاعدہ ہے کہ چوروں کو بادشاہوں کی عدالت سے پھانسی کی سزا ہوتی ہے۔ احمد خضرویہ کے مریدوں میں سے ایک مرید نے عرض کی کہ حضرت ہم ایک گروہ کو آپ کی خدمت میں عورتوں کی شکل میں دیکھتے ہیں۔ یہ کون لوگ ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ فرشتے ہیں جو علمی مسائل حل کرنے کے لیے میرے پاس آتے ہیں اور میں ان کو جواب دیتا ہوں۔ پھر فرمایا کہ میں نے ایک دفعہ خواب دیکھا کہ آسمانِ اول کے فرشتے میرے پاس آکر کہنے لگے کہ اٹھیں اور یادِ الہی میں مشغول ہو جائیں۔ میں نے کہا کہ میرے پاس وہ زبان نہیں جس سے میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کر سکوں۔ پھر دوسرے آسمان کے فرشتے آئے انہوں نے بھی یہی کہا اور میں نے وہی جواب دیا۔ اسی طرح ساتوں آسمانوں کے فرشتے آئے لیکن میں بھی وہی جواب دیتا رہا۔ پھر انہوں نے پوچھا کہ کب آپ کی زبان میں یہ طاقت پیدا ہوگی کہ آپ ذکرِ الہی کر سکیں۔ فرمایا اُس وقت جب کہ دوزخی لوگ دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے اور بہشتی لوگ بہشت میں پہنچ جائیں گے۔ یعنی قیامت کے بعد بایں عرشِ الہی کے ارد گرد پھرے گا اور ذکرِ الہی کرے گا۔



اولیاء ہست قدرت ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشت گلے

ایک مِشت مٹی یکمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساحب بننا چاہے

اونشیند در حضور اولیا

وہ اولیاء کا طہین کی صحبت اختیار کرے

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا تربہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

حضور غوث پاک کا نور ولایت

ایک ابی نامی عجمی شخص نہایت کند ذہن تھا۔ بڑی محنت سے سمجھانے کے باوجود بھی مسئلہ اس کی سمجھ میں نہ آتا تھا۔ ایک دن ایک بزرگ جن کا نام ابن السحل تھا آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اُس وقت اسے سبق پڑھا رہے تھے۔ اس کے سبق نہ آنے سے ابن السحل بہت حیران ہوئے۔ جب لڑکے کا سبق پڑھ کر مکتب سے چلا گیا تو ابن السحل نے آپ سے کہا کہ آپ کا اس کو پڑھانے میں اس قدر محنت کرنے پر میں حیران ہوں آپ نے جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

”اُس لڑکے کے ساتھ میری محنت اور جانفشانی کے دن ایک ہفتہ سے کم رہ گئے ہیں۔ ایک ہفتہ نہ گزرے گا کہ یہ بیچارہ دنیا سے رخصت ہو جائے گا۔ ابن السحل نے فرمایا کہ واقعی ایک ہفتہ بھی نہ گزرنے پایا تھا کہ اس بچے کا انتقال ہو گیا۔ اور میں نے اس بچے کے جنازہ میں شرکت بھی کی۔“

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشتِ گلے

ایک مشت مٹی یکمیا بن جاتے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساجد بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا طہین کی صحبت اختیار کرے

روپوں کی تھیلی سے خون نکلنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص نے بیان کیا کہ ایک رات ہم بہت سے آدمی حضور غوث اعظم کے مدرسہ میں حاضر تھے کہ خلیفہ المتعبد باللہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کرنے کے بعد آپ کے سامنے ادب سے بیٹھ گیا اور دس عدد تھیلیاں جو روپوں سے بھر پور تھیں لایا۔ آپ کی خدمت میں ان کا نذرانہ پیش کیا۔ آپ نے لینے سے انکار کر دیا۔ خلیفہ نے بہت زیادہ اصرار کیا۔ آپ نے اتنے اصرار پر صرف دو تھیلیاں اٹھا لیں۔ ایک تھیلی کو دائیں ہاتھ میں اور دوسری تھیلی کو بائیں ہاتھ میں پکڑ کر پھوٹا تو ان تھیلیوں سے خون نکلنے لگا۔ آپ نے خلیفہ سے فرمایا کیا تم خوفِ خدا نہیں رکھتے لوگوں کا خون پھوٹ کر تھیلی میں بند کر کے میرے پاس لاتے ہو۔ خلیفہ یہ دیکھ کر اور سن کر بہ ہوش ہو گیا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر مجھے خلیفہ کے آلِ رسول ہونا مد نظر نہ ہوتا تو میں یہ خون تمہارے محلات پر بہا دیتا۔

اولیاءِ اہست قدرت ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشت گلے

ایک مشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشین با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضور اولیاء

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کمال کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیاء

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیاء

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

ظلم سے نجات دلانا

ایک عورت جو سلسلہ بیعت میں حضور غوث اعظم سے تعلق رکھتی تھی۔ ایک دن وہ عورت کسی کام سے پہاڑ کی غار کی طرف گئی تو اُس کا عاشق بھی اسی غار کی طرف ہو گیا اور اُس کے پاس جا کر عصمت ریزی کرنے لگا۔ عورت نے اپنی خلاصی کی جب کوئی بھی صورت نہ دیکھی تو حضور غوث اعظم کا نام مبارک لے کر پکارنے لگی،

الغیاث یا غوث اعظم الغیاث یا غوث الثقلین الغیاث

یا شیخ محی الدین الغیاث یا سیدی عبدالقادر۔

اُس وقت آپ مدرسہ میں وضو فرما رہے تھے اور پاؤں میں لکڑی کی کھڑاویں تھیں۔ آپ نے انھیں پاؤں سے اتار کر غار کی طرف پھینکا۔ وہ فاسق کے مراد پانے سے پہلے پنچ گتھیں اور سر پر پڑنے لگیں حتیٰ کہ وہ مر گیا۔ پھر وہ عورت انھیں اٹھا کر آپ کے دہانے کو ہر بار میں حاضر ہوئی اور حاضرین کے سامنے آپ سے اپنا تمام واقعہ عرض کیا۔

تیر جتہ باز گردانند ز راہ
کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے
کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا
غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا
جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ
اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے
ایک مِشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
جو اللہ کا مصاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا
وہ اولیاء کا طین کی صحبت اختیار کرے

ایک تاجر کی امداد فرمانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک تاجر ایک قافلہ کے ساتھ سُرخ شکر لادے تجارت کے لیے گیا۔ راستہ میں رات کے وقت اُس کے اُونٹ گم ہو گئے بہت تلاش کرنے پر بھی نہ ملے سخت گھبرا یا۔ حضور غوث اعظم کا مرید تھا اس لیے پکارنے لگا،

”یاسدی غوث اعظم میرے اُونٹ سامان سمیت غائب ہو گئے۔“
اسی اثناء میں دیکھا کہ پہاڑ پر ایک سفید پوش بزرگ کھڑے اپنی آستین سے اپنی طرف اشارہ فرما رہے ہیں اس طرح کہ جیسے اپنی طرف بلا رہے ہیں جب میں اس طرف گیا تو اس اشارہ کرنے والے کو وہاں غائب پایا اور اُونٹ سامان سمیت اُس مکان سے دستیاب ہو گئے۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے چھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا ہے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیتِ گلے

ایک مشیت مٹی کیمیا بن جاتے گی

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا طہین کی صحبت اختیار کرے

درندہ مصلیٰ نماز پر

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ حاکم مصر کا فورخیدی نامی نے حضرت ابو عبد اللہ محمد تکراری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں ایک سو دینار بھیجے۔ آپ نے اس کے ایلچی کے سامنے یوں اظہار فرمایا گویا آپ پاگل ہیں۔ ایلچی واپس آکر کافور سے کہنے لگا کہ آپ نے مجھے ایک مجنوں کے پاس بھیجا تھا؟ کافور نے جواب دیا وہ مجنوں نہیں ہیں وہ تو شب زندہ دار اور صائم النہار بزرگ ہیں پھر کافور نے ایلچی کو ساتھ لیا اور رات کے دوران اسے لے کر مختلف اولیاء کے پاس گھومتا پھرا۔ پھر اسے لے کر حضرت تکروری کے مرشد ابن بابجا علیہ الرحمہ کی سرکار میں حضرت تکروری کی تلاش میں پہنچا مگر آپ وہاں بھی نہ ملے باہر نکلے تو ایک آدمی کو نماز پڑھتے پایا۔ دونوں نے نمازی کو غور سے دیکھا۔ یہ نمازی حضرت تکروری ہی تھے دونوں آپ کے پیچھے چل دیئے۔ جب بڑے دروازے تک ان کے پیچھے آئے تو دروازے کو بند پایا۔ کافور نے عرض کیا حضور! یہ آپ کی عتق شریفہ کے خلاف ہے آپ میرے سامنے دروازہ بند فرما رہے ہیں۔ دروازہ کھل گیا۔

حضرت شیخ تکریمی رحمۃ اللہ علیہ باہر تشریف لائے آپ چل دیئے اور وہ دونوں پیچھے ہوئے
آخر مقبرہ تک جا پہنچے۔ آپ وہاں نماز پڑھنے لگے۔ نماز پڑھ کر وہاں سے واپس ہوئے
تو ایک درندہ آیا اور مقام نماز پر آکر بیٹھنے لگا۔

اولیاءِ اہست قدرت ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے ہوئے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

یکمیا پیدا کن از مشت گلے

ایک مشت مٹی یکمیا بن جائے گی۔

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساحب بننا چاہے

غوثِ اعظم در میانِ اولیاء

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

اونشیند در حضورِ اولیاء

وہ اولیاء کا طین کی صحبت اختیار کرے

چوں محمد در میانِ انبیاء

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

ہاتھ کا ساکت ہو جانا

ایک دفعہ ایک بزرگ نے کہا کہ میں حضرت محمد بن اسمعیل المعروف خیر النسا ج
کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا یا شیخ !
آپ نے کل دو درہموں کا سوت فروخت کیا تھا تو میں دیکھ رہا تھا میں آپ کے پیچھے
پیچھے ہوا اور آپ کے تہ بند سے دو درہم کھول لیے اس وقت سے میرا ہاتھ
کندھے سے بندھا ہوا ہے۔ یہ سن کر آپ ہنس دیئے اور اپنے ہاتھ سے میرے ہاتھ
کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے ہاتھ کھول دیئے۔ پھر فرمانے لگے جا ان درہموں سے
اپنے بچوں کے لیے کچھ خرید لے مگر جا پھر کبھی ایسا نہ کرنا۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مٹت گلے

ایک مٹت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مصاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا طین کی صحبت اختیار کرے

انگشتی کا کمال

حضرت عبدالرحمن نامی بزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ عالمِ مستی میں کہا کہ جب تک میں زندہ ہوں قلینا شریف نہیں جاؤں گا کیونکہ وہاں پر ابو الوفاء موجود ہیں اس لیے آپ کے وہاں ہوتے ہوئے مجھے حاجت نہیں ہے۔ پھر جذبہٴ مستی کے بعد اس بات سے توبہ کی اور ابو الوفاء کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ حضرت ابو الوفاء نے مجھے دیکھ کر فرمایا۔ آپ نے یہ الفاظ کہے تھے۔ عبدالرحمن نے عرض کیا جی حضور! آپ نے فرمایا اب کیا وقت ہے عبدالرحمن نے جواباً عرض کیا ظہر کا وقت ہے۔ آپ نے درمیانی انگلی کو شہادت کی انگلی پر رکھا اور فرمایا اب دیکھو کون سا وقت ہے۔ عبدالرحمن نے جو دیکھا تو سخت اندھیرا تھا۔ عرض کیا حضور! اب تو سخت اندھیری رات ہے۔ آپ نے انگشتی مبارک اُتاری اور مصلا کا ایک کنارہ اٹھایا اور اسے اپنے ہاتھ سے چھوڑا اور فرمایا اب دیکھو انگشتی کہاں ہے۔ میں نے دیکھا کہ وہ زمین کے ایک گہرے گڑھے میں آگ میں موجود تھی۔ میں یہ منظر دیکھ کر غور و فکر ہو گیا۔ ابو الوفاء نے فرمایا کہ قسم بخدا اگر شفقتِ پدری کا خیال نہ ہوتا تو اب تو اس انگشتی

کی جگہ ہوتا کہ عجب کمالات دکھاتا۔

تیر جہتہ باز گردانند زراہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا ترسہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشتِ گلے

ایک مشت مٹی کیمیا بن جائے گی

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا طین کی صحبت اختیار کرے

ایک شخص اثر دہا کی خدمت میں

ایک ذفعہ کا ذکر ہے کہ ایک منکر شخص نے حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا حضرت مجھے فلاں مسئلہ سمجھائیں۔ آپ نے اُس کے افکار کو کشف کی رُو سے دیکھ کر فرمایا کہ فلاں پہاڑ کی غار میں میرا ایک دوست رہتا ہے اس کے پاس جاؤ اور سوال کرو وہ تمہارے مسئلہ کو حل کر دے گا وہ شخص اُس غار میں گیا تو دیکھا کہ ایک بہت بڑا اثر دہا حالت غضب میں بیٹھا ہے۔ اثر دہا کو دیکھتے ہی ڈر کی وجہ سے اُس کی ٹٹھی نکل گئی اور بے تحاشا وہاں سے بھاگا۔ جوتیاں بھی وہیں رہ گئیں۔ واپس آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر پاؤں پر گر پڑا۔ آپ نے فرمایا سبحان اللہ! کیا تو اپنی جوتیاں بھی نہ سنبھال سکا۔ محض ایک مخلوق سے ڈر کر تیری ٹٹھی نکل گئی تو پھر خدا کی ہیبت کا مسئلہ میں تجھے کیسے کشف کرا سکتا ہوں۔ حالانکہ تو انکا

کے طور پر میرے پاس آیا تھا۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے ہوئے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا قریبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہم کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

ڈاکو کا ولی اللہ بن جانا

ایک بزرگ جن کا نام نامی اسم گرامی محمد بن محمد کاکیں تھا پہلے بہت بڑے
راہزن تھے۔ ایک دفعہ آپ ایک جامداد پر ڈاکہ ڈالنے لگے اور مویشی ہانک لے کر
یہ جاگیر حضرت شیخ شنبکی کے پڑوس میں واقع تھی۔ جاگیر دار آپ کی خدمت میں حاضر
ہوئے اور کہنے لگے یا حضرت! کاکیں نے ہمارے مویشی پکڑ لیے ہیں اور اب ہم ان سے
مویشی واپس نہیں لے سکتے۔ آپ نے ایک خادم کو ان کی طرف بھیجا کہ جاؤ اسے میری
طرف سے پیغام دو کہ تمہیں بلا یا جا رہا ہے تاکہ وہ بارگاہِ الہی میں توبہ کرے اور ان لوگوں
کے مویشی بھی واپس کرے۔ جب خادم ان کے پاس آیا تو آپ نے اس پر نگاہ ڈالی
کہ خادم بیہوش ہو کر زمین پر گر گیا۔ جب خادم کو ہوش آیا تو اس کا سر حضرت شیخ تاج العارفین
کے گھٹنوں پر پڑا تھا۔ جب خادم کو ہوش آیا تو آپ نے فرمایا بتائیے حضرت شیخ نے آپ

کو کیا پیغام دے کر بھیجا تھا۔ خادم نے کہا حضرت صاحب کا یہ پیغام تھا کہ آپ
توبہ کریں اور مویشی واپس کریں۔ کہنے لگے ہاں میں اس فعل سے توبہ کرتا ہوں۔ پھر سر
آسمان کی طرف اٹھا کر کہنے لگا۔ مجھے تیری جوانی کی قسم! میں اس فعل سے سچی توبہ کرتا ہوں۔
پھر کپڑے پھاڑ دیئے۔ جانور ان کے مالکان کو واپس کر دیئے۔ خادم سے کہا چلئے حضرت
شیخ صاحب کی خدمت میں عرض کر دیجئے! خادم حاضر ہو رہا ہے۔ خادم نے واپسی اس بات
کی اطلاع شیخ صاحب کو کر دی۔ حاضرین یہ سن کر بول اُٹھے حضور! وہ ہرگز نہیں آئے گا۔
حضرت شیخ نے فرمایا وہ ضرور آئے گا وہ جھوٹ نہیں بولے گا۔ پھر وہ دفعتاً آپہنچے۔ حضرت شیخ
نے اُٹھ کر گلے لگا لیا۔ عہد و پیمان ہوا۔ اپنے کپڑے پہنا کر پہلو میں بیٹھا لیا۔ جب ظہر کا وقت
ہوا تو موزن نے اذان کہی۔ تو حضرت شیخ نے فرمایا ابو الوفاء! عرش کے مرغ کی اذان تک
انتظار کیجئے۔ پھر فرمایا ابو الوفاء! اللہ تعالیٰ تیرے لیے علم کا غلیچہ بچھا دے گا اب تو لوگوں کے
سامنے کلام کیا کر۔ شیخ ابو الوفاء اُٹھے بغداد آئے تو آسمان کا منادی ندا کر رہا تھا۔ لوگو! اس
شخص کے لیے اُٹھ کھڑے ہو۔ پھر تمام لوگ انھیں کی طرف متوجہ ہو گئے۔

تیر جتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے چھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا تربہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیتِ گلے

ایک نشت مٹی یکمیا بن جاتے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مصاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

ایک آتش پرست کا قبولِ اسلام

حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہمسایہ جو آگ کی پر جا کرتا تھا۔ اس کا ایک شیر خوار بچہ تھا جو تمام رات تاریکی کی وجہ سے روتا رہتا تھا۔ آپ ہر روز چرخ اٹھا کر اس کے گھر کی طرف لے جاتے تو بچہ خاموش ہو جاتا۔ جب وہ آتش پرست اپنے سفر سے واپس آیا تو بچے کی ماں نے شیخ کی نسبت سارا حال بیان کر دیا۔ آتش پرست نے کہا افسوس ہے کہ جب شیخ کی طرف سے روشنی پہنچ گئی تو پھر ہم اپنے آپ کو غفلت کی تاریکی میں کیوں رکھیں۔ اس کے بعد آتش پرست آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہو گیا۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے ہوئے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشتِ گلے

ایک مشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

یہود و نصاریٰ کا اسلام قبول کرنا

حضرت شیخ عمر الیحمائی نے فرمایا کہ حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس مبارک میں یہود و نصاریٰ اسلام سے مشرف ہوتے تھے۔ ہر مجلس مبارک میں ایسا ہی ہوتا تھا۔

بارش کا بند ہو جانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور غوث الثقلین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اہل مجلس سے وعظ فرما رہے تھے کہ اتنے میں بارش شروع ہو گئی۔ آپ نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا۔ الہی! میں تیری رضا کے لیے لوگوں کو جمع کرتا ہوں اور تو ان کو بھٹکانے کے لیے بارش برساتا ہے۔ آپ کا یہ کہنا ہی تھا کہ مدرسہ پر بارش برسنابند ہو گئی اور مدرسہ کے چاروں طرف بارش معمول کے مطابق ہوتی رہی۔

اولیاءِ اہست فترت ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

تیر جستہ باز گردانند زراہ

کمان سے پھینکے ہوئے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

یکمیا پیدا کن از مشیت گلے

ایک مشیت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

غوثِ اعظم در میانِ اولیاء

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساجد بننا چاہے

چوں محمد در میانِ انبیاء

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اونشیند در حضورِ اولیاء

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

وجد طاری ہو جانا

شیخین کا بیان ہے کہ حضور غوث الثقلین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس مبارک میں نہ تو کسی کو متحک آتا تھا اور نہ ہی کوئی کسی سے کلام کرتا تھا۔ کسی شخص کو مجلس میں کھڑا ہونے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ آپ کی تقریر دل پذیر سے حضرت محدث ابن جوزی کو وجد طاری ہو جاتا تھا۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے چھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا ترسہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا رہت قدرت از الہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشتِ گلے

ایک مشت مٹی کیمیا بن جاتے گی۔

شمر کہ خواہد، ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحبِ بنشنا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا طہین کی صحبت اختیار کرے

صاحبِ مزار سے عطا ہونا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک آدمی نے کہا کہ میں ایک فقیر شخص تھا جس کے پاس کچھ بھی نہیں تھا۔ میں اس عظیم المرتبت شخص کے مزار پر حاضر ہو کر عرض کیا۔ اے قبر میں رہنے والے آپ نے اپنا نام بزار رکھا ہے تو مجھے پہننے کے لیے کپڑے عطا کیجئے۔ میں محتاج ہوں۔ میرے پاس کچھ نہیں اور ننگا ہو چکا ہوں۔ میں زیارت سے فارغ ہو کر اپنے گھر آیا۔ دوسری صبح کو میری والدہ آئیں۔ ان کے پاس قمیض اور شلوار تھی کہنے لگیں میں اپنے کچھ ملنے والوں کے پاس گئی تھی انہوں نے مجھ سے پوچھا کیا آپ کا کوئی لٹڑ کا ہے۔ میرے ثبوت جواب پر کہنے لگے یہ قمیض اور شلوار اسے دے دینا۔ یہ دونوں کپڑے پا کر میں نے دل میں کہا چادر بھی تو چاہیئے تھی میں جسے اوڑھ کر سو سکتا۔ صبح میں آپ کی قبر مبارک پر زیارت کے لیے حاضر ہوا تو اپنی والدہ کی ساری بات عرض کر دی اور کہا جناب شیخ میری طرف سے اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ مجھے ابھی ایک چادر کی ضرورت ہے جسے میں اوڑھ کر سو سکوں۔ میں نے ان کے پاس

کھڑے ہو کر دُعا مانگی اور واپس لوٹ آیا۔ میں راستے میں تھا کہ ایک شخص نے مجھے آکر چادر دے دی۔

تیر جستہ باز گردانند زِ راہ

کمان سے پھینکے ہوئے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

یوسف زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مُشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہم کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

شقی کو سعید بنا دیا

حضور غوث الثقلین کے زمانہ میں ایک مقرب ولی کی ولایت چھن گئی اور چھوٹے بڑے سب کے سب اُسے مردود کہنے لگے۔ وہ تین سو ساٹھ اولیاء کا ملین کی خدمت میں حاضر ہو کر ملتی ہوا اور سب نے اُس کے لیے دربارِ خداوندی میں سفارش کی لیکن اُن کی سفارش قبول نہ ہوئی اور تمام نے اس کا نام لوحِ محفوظ کی فہرست میں اشتقیا میں لکھا دیکھا تو انہیں یہ خبر سنائی گئی کہ تم کبھی بھی اپنی پہلی منزل پر نہیں آ سکتے۔ چنانچہ یہ سن کر اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا آخر کار حضور غوث الثقلین نے دعا کی اور اس کا نام اشتقیا کی صف سے مٹا کر اصفیاء کی صف میں لکھ دیا۔



تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

بہشت کی پرواہ نہ کرنا

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک دن چند آدمیوں کے ساتھ ایک قبرستان سے گزرے۔ فرمایا کہ اس قبرستان میں ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے آٹھوں بہشتوں کی ذرہ بھر بھی پرواہ نہ کی۔ لیکن پھر بھی اس قدر حسرت دل میں باقی لے گئے کہ اگر اس حسرت کا ذرہ بھر اہل آسمان کے پیش کیا جائے تو خوف کے مارے سب کے سب غرق ہو جائیں۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

غوث اعظم درمیان اولیا

غوث اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد درمیان انبیاء

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساحب بننا چاہے

اونشیند در حضور اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

ایک ظالم قاضی کی معزولی

ابوالوفاء یحییٰ بن سعید جد ابن المزامح الظالم کے نام سے مشہور و معروف تھا اسے خلیفہ المقتضی لامر اللہ نے عہدہ قضا پر مامور کیا تو حضور غوث الثقلین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے منبر پر چڑھ کر خلیفہ سے فرمایا: اے خلیفہ تم نے ایک ظالم آدمی کو منصب قضا پر مامور کیا ہے کل تم بارگاہ الہی میں کیا جواب دو گے۔ خلیفہ نے جب یہ آپ کا فرمان سنا تو کانپ کانپ کر رونے لگا اور اسی وقت اس ظالم شخص کو عہدہ قضا سے معزول کر دیا۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوث اعظم درمیان اولیا

غوث اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد درمیان انبیاء

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیاء را ہست قدرت ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشت گلے

ایک مشت مٹی کیمیا بن جاتے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساحب بننا چاہے

اونشیند در حضور اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

بے وضو نام لینے پر ہلاکت

حضور غوث الثقلین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر شروع شروع میں جلالیت کا بہت غلبہ تھا۔ اس غلبہ کی یہ حالت تھی کہ جو شخص آپ کا نام بے وضو لیتا اس کا سرتن سے جدا ہو جاتا اور وہ مرجاتا تو آپ نے اپنے نانا باباں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ فرما رہے ہیں کہ بیٹا اس حالت کو چھوڑ دو کیونکہ ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے جس میں لوگ میرا اور رب تعالیٰ کا نام ہی بغیر آداب کے ذکر کیا کریں گے۔ آپ نے اپنے نانا پاک کی اُمت پر رحم کھا کر اس حالت کو ترک کر دیا۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا قریب اولیائے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت مٹی کیمیا بن جاتے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مصاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

چالیس سال عشاء کے وضو سے نماز فجر ادا کرنا

ایک بزرگ کا بیان ہے کہ میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرضہ چالیس سال رہا اور اس مدت میں میں نے ہمیشہ آپ کو عشاء کے وضو سے نماز فجر ادا کرتے دیکھا۔

تیر جستہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیاء

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیاء

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیاء ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشتِ گلے

ایک مشت مٹی کیمیا بن جائے گی

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیاء

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

ایک موسیقار کا تائب ہونا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رات کو قبرستان سے واپس آ رہے تھے دیکھا کہ راستہ میں ایک موسیقار لڑکے کا بربط بجا رہا تھا۔ آپ نے اسے دیکھ کر لا حول پڑھا۔ یہ سن کر وہ لڑکے کا غصہ میں غضبناک ہو گیا اور بربط اٹھا کر آپ کے سر پر دے مارا۔ آپ کو سر پر چوٹ لگی اور بربط بھی ٹوٹ گیا۔ آپ نے جب اپنے گھر واپس چلے آئے۔ پھر دوسرے دن علی الصبح ایک مرید کے ہاتھ غلوے کی ایک پیالی اذیر کی قیمت اس لڑکے پاس بھیج کر پیغام بھیجا کہ میں تم سے معافی کا خواستگار ہوں۔ بربط کی قیمت لے لو اور غلوہ کھا کر اس رنج کی تلخی کو بھول جاؤ۔ جو کل رات تمہیں پہنچی۔ جب یہ پیغام اور قیمت لڑکے کو ملا تو بہت شرمندہ ہوا۔ اور چند ایک اور ساتھیوں کے ہمراہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر معذرت کے ساتھ تائب ہو گیا۔



تیر جہتہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا مقربہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیاءِ اہمست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از ممت گلے

ایک ممت مٹی کیمیا بن جائے گی

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

توکل علی اللہ کیا ہے؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بزرگ جن کا نام نامی اسم گرامی حضرت شفیق بلخی ہے اُن کے شاگرد نے حج کا ارادہ کیا۔ حضرت شفیق بلخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شاگرد سے فرمایا کہ تم پہلے بسطام جا کر حضرت بایزید بسطامی کی زیارت کرو۔ جب وہ آپ کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے دریافت کیا کہ تم کس کے مرید ہو؟ اُس نے عرض کیا کہ میں حضرت شفیق بلخی کا مرید ہوں۔ پھر آپ نے پوچھا کہ وہ کیا کہتا ہے۔ عرض کیا کہ وہ مخلوق سے اوجھل اور توکل علی اللہ پر بھروسہ کیے ہوئے ہے اور کہتا ہے کہ اگر زمین و آسمان سونا بن جائے زمین سے کچھ پیدا نہ ہو اور نہ ہی آسمان سے کچھ برے اور تمام کائنات کی مخلوق میرا عیال ہو تب بھی میں توکل علی اللہ پر ہی قائم رہوں گا۔ آپ نے یہ سن کر فرمایا یہ تو بہت بڑا کفر ہے۔ اگر بایزید کی جان پر بھی بن جائے تب بھی اس کا فرد مشرک کے شہر میں قیام نہ کرے اور جب تو واپس آجائے تو اپنے مرشد سے کہہ دینا کہ محض دو روٹیوں کے عوض اللہ تعالیٰ کو نہ آزمائے۔ بھوک لگنے پر کسی ہم جنس

سے دور وٹیاں مانگ لے لیکن توکل کے بوجھ کو الگ رکھ دے تاکہ اس کی بد بختی سے تمام شہر زمین میں نہ دھنس جائے۔ یہ کلام سن کر وہ مرید واپس چلا آیا۔ جب اپنے مرشد کی خدمت میں پہنچا تو انھوں نے پوچھا کہ جلدی کیوں واپس آ گیا ہے۔ مرید نے تمام بات عرض کر دی۔ جب شیفتی نے یہ باتیں سنیں تو خود کو ان تمام نقائص میں مبتلا پایا۔

تیر جستہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے ہوئے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا

غوثِ اعظم کا تریبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیا را ہست قدرتِ ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے

ایک مِشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا صاحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

علم حقیقی کا حصول

شہرِ بظام کے بزرگوں میں سے ایک بزرگ جو نہایت متقی اور پرہیزگار تھا وہ ہمیشہ حضرت خواجہ بایزید بظامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حلقہ میں حاضر رہتا تھا اور صاحبِ اثر بھی تھا۔ ایک دن اُس نے آپ کی خدمت میں عرض کیا یا شیخ۔ تیس سال ہوئے کہ صائم الدہر اور قائم اللیل ہوں۔ لیکن جس علم کا آپ ذکر فرماتے ہیں اس کا ایک شاہد بھی اپنے آپ میں نہیں رکھتا ہوں باوجودیکہ میں علم کی تصدیق کرتا ہوں۔ اور اسے محبوب بھی رکھتا ہوں۔ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ تیس سال کیا اگر تیس سو سال تک بھی تو ایسا کرتا رہے تو ایک ذرہ تک بھی اُسے نہ سمجھ سکے۔ پوچھا کیوں؟ فرمایا کہ تو اپنے نفس کی

وجہ سے حجاب میں ہے۔ اُس نے عرض کیا اس کا کوئی علاج بھی ہے۔ آپ نے فرمایا اگر میں تجھے اس کا علاج بتا دوں تو تو اسے قبول نہیں کرے گا۔ اُس نے عرض کیا میں کئی سالوں سے اس کی تلاش میں ہوں میں ہر قیمت میں اسے قبول کروں گا۔ آپ نے فرمایا کہ ابھی جا کر اپنے سر اور دائرہ کی منہ وادو اور پہنے ہوئے کپڑے اتار کر گودری پہن لو۔ جس قوم کے لوگ تمہیں اچھا نہ سمجھتے ہوں اُن میں جا بیٹھو اور آخر وٹ کا ایک تھیلا بھر کر اپنے پاس لکھو اور لڑکوں کو کہہ دو کہ جو ایک طمانچہ مجھے لگائے گا اُسے ایک آخر وٹ دوں گا۔ اور جو دو طمانچے لگائے گا اُسے دو آخر وٹ ملیں گے۔ اور لڑکوں سے طمانچے کھانے کی غرض سے ہر کے ارد گرد چکر لگاؤ تاکہ وہ تجھے خوب پیٹیں۔ جس جگہ پر تمہیں زیادہ رسوا کیا جائے اُسی جگہ پر اپنا قیام کر لو۔ یہی تمہارا علاج ہے۔ جب اس نے یہ عجب علاج سنا تو حیران ہو اللہ کی تعریف بیان کی۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا کہ مشرک لوگ یہ اللہ کی تعریف کر کے مسلمان ہو جاتے ہیں تو تم یہی کلمات پڑھ کر مشرک ہو گئے۔ پوچھا کیوں؟ فرمایا اس لیے کہ تو نے یہ کلمہ تعظیم حق کے لیے نہیں پڑھا بلکہ تم نے اپنی تعظیم بیان کی ہے۔ پھر وہ کہنے لگا کہ میں اس طرح علاج نہیں کر سکتا۔ آپ نے فرمایا میں نے تمہیں پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ تمہارا علاج یہی ہے مگر تم نہیں کر سکو گے۔

تیر جستہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

اولیا را ہست قدرت ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیت گلے

ایک مشیت مٹی کی مٹی بن جائے گی۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

غوثِ اعظم در میان اولیا

غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میان انبیاء

جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو اللہ کا مساحب بننا چاہے

اونشیند در حضور اولیا

وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

عبادت میں لطف نہ آنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کو عبادت میں کچھ لطف نہ آیا۔ آپ نے خادم سے فرمایا کہ دیکھ گھر میں کیا چیز ہے۔ اس نے کہا ایک انگور کا خوشہ ہے فرمایا یہ کسی کو دیدو کیونکہ ہمارا گھر بننے کی دکان نہیں۔ اس کے بعد پھر عبادت میں پہلے کی طرح لطف آنے لگا۔ دروازہ کھل گیا۔ دیکھا کہ ایک دریا ئے زخار موجیں مار رہا ہے۔ فرمایا کہ آؤ اس دریا سے پار چلیں۔ لیکن ابراہیم ہروی ڈر گئے اور کہا کہ میرا یہ مقام نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ صحرا سے وہ جو جن کو آپ نے چن کر کھانا پکایا ہے اور خوشہ دان میں رکھا ہے وہ چو چار پاپوں کے کھائے ہوئے ہیں لیکن تم نے دانوں کو اکٹھا کر کے روٹی پکائی اور کھائی۔ جب اس کے متعلق زیادہ تحقیق کی گئی تو ایسا ہی پایا چنانچہ ابراہیم ہروی تائب ہو گیا۔

تیر جستہ باز گردانند ز راہ

کمان سے پھینکے ہوئے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کامل

کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

اولیا را ہست قدرت ازالہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشیت گلے

ایک مشیت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

غوث اعظم درمیان اولیا
غوث اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد درمیان انبیاء
جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
جو اللہ کا مساجد بننا چاہے

اونشیند در حضور اولیا
وہ اولیاء کا طین کی صحبت اختیار کرے

ایک حیران کن کرامت

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بزرگ جس کا نام شیخ ابوسعید تھا وہ حضرت خواجہ بایزید بظامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا امتحان لینا چاہتا تھا۔ آپ نے ابوسعید کو اپنے ایک مرید کے پاس جانے کی ہدایت کی جس کا نام بھی ابوسعید ہی تھا۔ جب ابوسعید ابوسعید کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ بھیڑیے ان کی بکریوں کی حفاظت کر رہے ہیں اور وہ نماز میں مشغول ہیں۔ آپ کے مرید نے نماز سے فارغ ہو کر پوچھا کہ تم کیا چاہتے ہو۔ شیخ ابوسعید نے کہا کہ گرم گرم روٹی اور انگور چاہیئے۔ آپ کے مرید ابوسعید کے ہاتھ میں لکڑی تھی فوراً اُسی کو توڑ کر دونوں حصے زمین میں گاڑ دیئے۔ اُسی وقت اُس میں قدرت الہی سے انگور لگ گئے مگر جو حصہ ابوسعید کے سامنے تھا اس میں انگور سیاہ رنگ کے تھے لیکن جو حصہ آپ کے مرید کے سامنے تھا اس میں انگور سفید رنگ کے تھے۔ ابوسعید نے پوچھا کہ رنگت میں فرق آنے کی وجہ کیا ہے۔ فرمایا کہ تم نے امتحان کے طور پر چاہا اور میں نے یقین کے طور پر۔ اس لیے ہر چیز کا رنگ اس کے حال کے لائق ہوتا ہے۔ اس کے بعد ایک کبیل شیخ ابوسعید کو دے کر کہا کہ اسے حفاظت سے رکھنا۔ چنانچہ ابوسعید جب حج کو گئے تو عرفات میں وہ کبیل گم ہو گیا۔ جب وہ حج سے واپس بظام آئے تو وہی کبیل اس چرواہے ابوسعید کے پاس تھا۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ
کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے
کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

غوثِ اعظم در میانِ اولیا
غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد در میانِ انبیا
جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیاءِ اہست فترتِ ازالہ
اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے
ایک مِشت مٹی یکمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
جو اللہ کا مساجد بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا
وہ اولیاء کا ملین کی صحبت اختیار کرے

بارش کا نزول

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کچھ آدمی جمع ہو کر حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خدمت میں حاضر ہوئے اور قحط کی شکایت کر کے قحط دفع ہونے کی دعا کرنے کے لیے عرض کیا کہ حضور بارش کی سخت قلت ہے اس لیے بارش ہونی چاہیے۔ آپ نے سرگھٹوں میں رکھا اور چند لمحوں کے بعد سر اٹھا کر فرمایا کہ جاؤ اپنے مکان کے پرناؤں کو درست کرو بارش آ رہی ہے۔ آپ کی زبان مبارک سے یہ لفظ نکلنے کی دیر تھی کہ بارش برسنی شروع ہو گئی۔ اور ایک دن رات تک مسلسل بارش برتی رہی۔

تیر جہتہ باز گردانند ز راہ
کمان سے پھینکے جوتے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے
کسی کامل کے آستانے کی گدائی کر

اولیاءِ اہست فترتِ ازالہ
اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مِشتِ گلے
ایک مِشت مٹی یکمیا بن جائے گی۔

غوثِ اعظم درمیانِ اولیا
غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد درمیانِ انبیاء
جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
جو اللہ کا مساحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا
وہ اولیاء کا طہین کی صحبت اختیار کرے

حضرت خضر کے ہاتھ میں ہاتھ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص نے حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ حضور قبرستان میں آپ کو فلاں شخص نے جنازے پر دیکھا کہ آپ حضرت خضر علیہ السلام کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ہوئے تھے۔ نماز جنازہ کے بعد دیکھا کہ آپ نے ہوا میں پرواز کی۔ آپ نے فرمایا کہ اُس شخص نے جو کچھ کہا بالکل سچ کہا۔

تیر جستہ باز گردانند ز راہ
کمان سے پھینکے ہوئے تیر کو واپس کر لیتے ہیں

بوسہ زن بر آستانِ کاملے
کسی کامل کے آستانے کی گہائی کر

غوثِ اعظم درمیانِ اولیا
غوثِ اعظم کا مرتبہ اولیاء کے درمیان ایسا ہے

چوں محمد درمیانِ انبیاء
جیسا کہ نبی پاک کا انبیاء کے درمیان

اولیاء را ہست قدرتِ ازالہ
اللہ تعالیٰ کی عطا سے اولیاء کو یہ طاقت حاصل ہے

یکمیا پیدا کن از مشتِ گلے
ایک مشت مٹی کیمیا بن جائے گی۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
جو اللہ کا مساحب بننا چاہے

اونشیند در حضورِ اولیا
وہ اولیاء کا طہین کی صحبت اختیار کرے



HAIRAT PUBLISHERS LAHORE

معارف
کتابیں

معارف
کتابیں



توحید پارک امامیہ کالونی
شاہدرہ لاہور

Marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>